لما فی السموات وما فی الارض وما بینهما وما تحت الثریٰ

# بوستان خیال

## جلد چہارم

جو فارسی مین میر تقی خیال کی تصنیف ہے پہر مختلف مترجمون نے ترجمہ کیا اور اب

## سید نادر علی سیفی

ساکن لاہور نے بعد دور کرنے قبایح اور طوالت کے واسطے حظ ناظرین کے مرتب کیا اور

شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ فروری ۱۸۹۳ء مین

بفضلہ تعالیٰ شانہ

یفی لاہور مین سید نادر علی سیفی کے اہتمام سے شائع ہوئی

# ہدیۂ محقر

یہ جلد بھی جو بوستان خیال کی چہارم جلد ہے زمان دولت عالیجناب

فیضمآب حضور نواب صادق محمد خان صاحب بہادر جی سی ایس آئی

دام اقبالہ والی ریاست بہاولپور کی خدمت والا درجت میں پیش کی گئی ہے

عاجز کے حال پر اس قدر توجہ رکھتے اور تلطف فرماتے ہیں

ندآرائے حکومت فرماندہی ہوئے

نادعلی سیفی

ضمیمہ رہبر ہند مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۲ء



# کتاب بستان خیال جلد چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر

وصلی اللہ علی محمد خاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین

زان بعد بندہ گنہ گار امیدوار رحمت داور داوار نادر علی سیفی ولد سیف علی مرحوم ومغفور موسوی نعمت خانی اِس کتاب کے ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ تین جلدین آپ کی نظر سے گذر گئین اب جلد چہارم کا آغاز ہوتا ہے اگر منظور الہی ہے تو یہ بھی ختم ہوجائیگی یہ کتاب بظاہر ایک داستان ہے لیکن چشم عاقبت بین کے لیئے دفتر عبرت و تقویم نصیحت ہے۔ شاہزادہ معز الدین جسکے حال مقال کی جلد سوئم خبر دیتی ہے شمہ تاجدار کے عشق مین نکلا اور حکیم کے عجائبات مین داخل ہو کر نوبہار کو اپنا مقصود سمجھنے لگا۔ سوچو کہ انسان کا کیا حال ہے۔ میر تقی خیال نے معز الدین کا حال نہین لکھا۔ ہماری غفلت و سرشاری کا نقشہ کھینچا ہے۔ ہم کہان تھے اور کہان ہین اور کہان جائینگے۔ اسکا کبھی ایک لمحے کے لیئے خیال آتا ہے اور زن و بچہ اور زر و زیور اور مکان و زمین کی فکر مین ایسے ڈوبے ہین کہ گویا ہمیشہ یہین رہینگے اور ہمارا اِسی جگہ قیام ہوگا۔ دنیا کو اپنے لیئے دار الخلد

عورت کو سرمایہ راحت اور بچون کو میوہ جنت سمجھا ہے۔ زر کو شفیع زمین کو خزانہ اور مکان
کو قلعہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ

دولت اگر ہے جمع تو بے سود قفل مین — خانہ اگر بپا ہے تو بے ہودہ سر فراز
رشوت مین اُسکو نے ملک الموت نے لیا — نے کر سکا یہ باب بروئے اجل فراز

چوتھی جلد مین شاہزادہ معزالدین ہی کی سیر کا حال ہے۔ ایک دن وہ آنے والا ہے کہ معزالدین
طلسم ابوالاجسام کے تماشا سے تنگ اور نوبہار کی صحبت سے دل برداشتہ ہو جائے گا۔
یہی حالت ہم پر گذرنے والی ہے۔ لیکن اُس وقت کیا فائدہ۔ اگر اب ہی ہم اصل مقصود کی طرف
رجوع کرین تو بہتر ہے

رکھتے ہو دل تو لاؤ خدا سے رجوع تم — رکھتے ہو جان تو ہو رہ حق مین قدم نواز

فی الجملہ ہمنے جلد ثالث کا اِس بات پر خاتمہ کیا تہا کہ صارم شیردل نے شاہزادہ معزالدین کو
طلسم حوت کی طرف روانہ کیا۔ اب وہان کی کیفیت ملاحظہ کیجیے

## روانہ ہونا شاہزادہ معزالدین کا برج حوت کی جانب

جب شاہزادہ لوح النحاس جو طلسم عقرب کی مخبر تھی اُس مار سرخ کے حوالے کر آیا جس سے لوح مذکور
لایا تہا تو صارم نے اُس سے پیر مرد سبز پوش کی انگشتری جو زمرد کی تھی لے لی اور عوض اُسکے
اپنی انگشتری یاقوت دے کر کہا۔ اے شہریار تم دریائے احمر کے کنارے کنارے روانہ ہو۔
قلیل مسافت کے بعد ایسی جگہ پہونچو گے کہ پانی وہان کا غبار آلود ہوگا۔ میری انگشتری
کو پانی مین غسل دینا۔ ایک کشتی دریا کے اندر سے پیدا ہوگی۔ تم اُسمین سوار ہو کر کہنا۔ اے سفینہ
سعادت مجھے گرداب ماہیان مین پہونچا دے۔ کشتی اُس گرداب مین پہونچ کر غرق ہو جائیگی

تم اُس وقت

تم اُس وقت آنکھین بند کر لینا۔ جب گرداب سے نکلوگے روبرو ایک شہر نظر آئے گا جسکا نام گوہر آویز ہے۔ شہر کے بارہ دروازے بلند و فراخ ہین اور ہر دروازے مین ایک گوہر بقدر بیضۂ مرغ آویزان ہے۔ تم شہر مین جاکر ابو المحاسن معلم کا مکان دریافت کرنا اور میرا سلام کہکے اُسکو میری انگشتری دکھانا

شاہزادہ دریائے احمر کے کنارے روانہ ہوا۔ چند ساعت مین ایسی جائے پہونچا جہان پانی حسب نشان دہی صارم کے تہا اور ایک درخت صندل مقابل دریا کے تہا جسکی بو مثل درخت صندل معروف تمام صحرا مین جہک رہی تھی۔ پانی بہی وہان کا شیرین تہا۔ شاہزادے نے انگشتری کو پانی مین غوطہ دیا۔ بمجرد اِس عمل کے ایک کشتی دریا کے اندر سے بالائے آب آئی اور شاہزادے کو گرد آبہا میان مین لے جاکر غرق ہوگئی۔ وہان اقسام و انواع ماہیان کا جوشش تہا۔ شاہزادے نے آنکھین بند کر لین۔ جب ایک لحظہ کے بعد آنکھ کہولی اپنے کو شہر گوہر آویز کے دروازے پر موجود پایا۔ ایک اہل شہر سے ابو المحاسن کا مکان دریافت کیا اُس نے کہا ابو المحاسن سعدان شاہ بادشاہ کا استاد ہم مجتہد عصر ہے اور ہمیشہ مدرسہ مین رہتا ہے۔ شاہزادہ مدرسہ مین تشریف لایا۔ وہ شخص بہ نخوت و غرور مسند افادہ پر بیٹھا تھا اور صدہا طالب علم گرد و پیش جمع تہے۔ شاہزادے نے بہزار مشکل اُس تک پہونچکر سلام کی معلم نے بے پروائی سے سلام کا جواب دیا۔ شاہزادے کو اُسکی یہ حرکت ناگوار گذری لیکن بہ مجبوری توقف کیا اور جب اُسکو فرصت ہوئی صارم کا سلام کہکے انگشتری دکہائی۔ معلم نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنے دار الغرور مین داخل ہوگیا۔ شاہزادہ بہ افسردہ ایک گوشہ مین متفکر بیٹھ گیا۔ قریب کے ایک حجرے مین ایک مرد صندلی پوش رہتا تہا اُس نے شاہزادے کو اپنے پاس بلاکے حال پوچھا۔ شاہزادے نے اپنی حقیقت ابتدا سے

انتہا تک بیان کر کے کہا صارم شیر دل نے مجھے ابو المحاسن معلم کے پاس بھیجا ہے لیکن اس مرد کی کی سفاہت سے امید کامیابی کی نہین۔ اُس مرد نے جسکا شہاب نوجوان نام تہا کہا اے جوان حکیم ابو المحاسن کچھ عرصہ سے عزلت گزین ہے۔ یہ شخص حکیم کے شاگردون مین سے ہے لیکن مختار ہو گیا ہے البتہ سعدان شاہ نے اُسکو ابو المحاسن خطاب دیا ہے۔ شاہزادے نے کہا حکیم صاحب کی کنارہ کشی کی کوئی علت ہوگی شہاب نے کہا۔ اِس شہر سے جانب شمال نوسو منزل پر ایک شہر سہم السعادت ہے۔ وہانکا بادشاہ سعیدون شاہ ہے۔ اُسکا بیٹا دری مشتری طلعت سعدان شاہ کی دختر پر عاشق ہوا اور پیغام نسبت کا بھیجا۔ سعدان شاہ بوجہ اُس معلم کی صحبت کے جسکا نام غادی ہے اور مرد کی ملعون کی اولاد خاص سے ہے خود اپنی دختر پر مائل تہا اسلیئے انکار کیا اور بظاہر یہ حجت پیش کی کہ دری مشتری طلعت اول طلسم قران السعدین سے مرات انسب اسے اسوا ۔۔۔ نہ ۔۔۔ کا نام ہے حکیم صاحب نے سعدان شاہ کو ملامت کی اور کہا کہ سعیدون شاہ کے بزرگ اصل حاکم و مالک اِس شہر کے ہین اور تمہارا جد سہم سعدان شاہ تہا بزرگ سپہ سالار تہا۔ دغا سے یہ ملک تمکو ملا ہے۔ لیکن جو گذرا سو گذرا اب تم اِس نسبت کو اپنی سعادت سمجہو اور سعیدون شاہ کو جواب صاف نہ دو۔ سعدان شاہ حکیم صاحب کی گفتگو سے برہم ہوا۔ اُس وقت سے حکیم صاحب نے اِس مرسکو ترک کر دیا ہے اور کوہستان مین جا کر گوشہ عبادت اختیار کیا ہے۔ مین حکیم صاحب کے حکم سے یہان مقیم ہون کہ جب تم آؤ اُنکی خدمت مین لے چلون

دوسرے روز شہاب نوجوان شاہزادے کو بیرون شہر ایک کوہ پر لے گیا وہان ایک گنبد زبرجد خالص کا تہا جسکے دروازے چوب صندل کے تہے اور دروازے کے روبرو ایک شیر برصندلی رنگ مہیب شکل بیٹھا ہوا تہا۔ شیر نے جو اُنکو دیکھا آواز مہیب

غرایا۔ شہاب نے کہا یا لیث الجبل مین حکیم صاحب کے حکم سے اِس جن ان کو یہان لایا ہون شیر
دروازے پر سے کنارے ہو گیا اور یہ دونون گنبد مین داخل ہوئے۔ شاہزادے نے
دیکھا کہ گنبد کے اندر ایک مرد بزرگ خدا رسیدہ سجادۂ عبادت پر عبادت آمرزگار مین بہمہ تن
مشغول ہے۔ اور اُسکے نور جمال سے تمام گنبد روشن و منور ہو رہا ہے۔ جب حکیم صاحب نے
دیکھا شاہزادہ نے باادب سلام کیا۔ حکیم صاحب نے کہا علیک السلام اے معز الدین۔ الحمد للہ تم
تشریف لائے مین تمہارا منتظر تہا۔ شاہزادہ نے صارم کا سلام کہا اور انگشتری پیش کی
بعد ازان عرض کی کہ مہر رب سوئیم ارباب شعلہ آبی کا ہونا فقط حضرت کی توجہ اور مہربانی پر
موقوف ہے۔ حکیم صاحب نے کہا روز فردا مین تمکو منزل مقصود کی طرف روانہ کرونگا
شام کے وقت حکیم صاحب نے اپنا سر زمین پر مارا۔ وہان سے زمین شق ہوئی اور
گروہ گروہ نازنینان شعلہ رو مرصع پوش بہ لباس صندلی مع سامان طرب و اسباب
عشرت باہر نکلین انہون نے گرد و پیش گنبد کے فرش ملوکانہ بچہا دیا اور انواع و اقسام طعام
لطیف اور میوہ ہائے تر و خشک ظروف چینی و بلوری مین دسترخوان پر چنا۔ شاہزادہ
نے بخواہش تمام کہانا کہایا اور شب بہر پریزادان حور نژاد کا رقص دیکھا جب صبح طالع
ہوئی حکیم صاحب نے ایک کاغذ مرقوم شاہزادہ کو دیا اور فرمایا کہ یہان سے بارہ منزل مغرب
کی جانب ایک کوہ جبل مراد نام ہے زدر بالائے کوہ ایک قصر رفیع الشان بنا ہوا ہے
تم وہان جاکر شاہزادہ دری مشتری طلعت سے کہنا کہ اپنے باپ کے سلاح خانہ سے زرہ الحفاظ
مجہے منگا دے جو تیرے خاندان مین پشت در پشت امانت چلی آتی ہے۔ زرہ کے
گریبان مین ایک حلقہ بعینہ قلابہ ماہی کی شکل ہوگا۔ وہ حلقہ نکال کر اپنے پاس رکہنا
بعد ازان میرے کاغذ کو دیکہنا

شاہزادہ حکیم صاحب سے رخصت ہوکر بارہ یوم کے عرصہ میں جبل نار پر پہونچا۔ ایک لشکر
مختصر قصر کے دروازہ پر بطور پاسبانی موجود تہا اور قصر کے اندر سے متواتر فریاد و نالہ کی
آواز آتی تھی۔ شاہزادہ سردار لشکر سے ملا اور کہا اپنے شاہزادہ سے جاکر کہو کہ ایک مرد
تمہاری معشوقہ کا پیام وصل لایا ہے اور حکیم ابو المحاسن کا سلام بہی کہتا ہے۔ پیر سردار نے
جس کا نام ابو الوفا تہا جو حکیم ابو المحاسن کا نام سنا نہایت خوش ہوا۔ اور مشتری طلعت کو
اِس امر کی اطلاع کی۔ اُس نے شہزادہ معز الدین کو قصر کے اندر بلا لیا۔ شاہزادہ نے مشتری کو جوان
بست سالہ وجیہہ و صاحب جمال پایا۔ اِلا شورش عشق اور غلبہ جنون سے چہرہ کا رنگ زعفرانی
ہو رہا تھا۔ شاہزادہ نے وقت رخصت حکیم صاحب سے ایک رقعہ مشتری طلعت کے نام بہی پایا تہا وہ رقعہ اُسکے حوالے کیا۔ اُس میں لکہا تہا
اے مشتری طلعت ہم نے تجکو اِس شاہزادہ عالیقدر کا تابعدار کر دیا ہے۔ جو یہ فرماوے عمل میں
لانا۔ کیونکہ تیرا حصول مقصد فقط اِسی شاہزادہ کے قدم مسعود پر موقوف تہا۔ مشتری طلعت بعد
مطالعہ رقعہ کے شاہزادہ سے بغلگیر ہوا۔ اور شاہزادہ کے حکم سے ابو الوفا کو زرہ الحفاظ کے
لانے کے لئے شہر مہبط السعادت کو روانہ کیا۔ وہ وہاں سے ایک صندوق مقفل لایا جس پر سعید شاہ والی
حال کے جد پنجم کی مہر تہی۔ شاہزادہ مشتری طلعت اور اُسکے آدمیوں نے ہر چند قفل کہولنے میں
جہد کی نہ کہلا۔ لیکن جب شاہزادہ معز الدین نے ہاتھ لگایا قفل خود بخود کہل کر گر پڑا۔ شاہزادہ
نے زرہ نکالی۔ اُسکے گریبان پر زرہ الحفاظ لکہا تہا اور چند اسمائے الہی کندہ تہے

شاہزادہ نے دو حلقہ جو بعینہ ثلاثت ہی کی صورت تہا زرہ کے گریبان سے
نکال کر حکیم صاحب کا کاغذ کہ دیکہا۔ یہ عبارت لکہی تہی۔ اے جوان جب تو زرہ کے
گریبان سے حلقہ نکال لے زرہ مشتری کو دیکر تاکید کرنا کہ ہر وقت اپنے جسم میں پہنے
بعدہ بروز پنجشنبہ جو غرہ ماہ اسفندار اور اول طلوع برج حوت ہوگا ساعت مشتری میں

بالاتفاق تم دونون زیر کوہ جانا۔ وہان سے سات فرسنگ دریائے محیط ہے۔ اے معز الدین تو دریا کے کنارے پر اِس اسم کا ورد کرنا۔ ایک ساعت میں ہزارہا مچھلیان جمع ہو جائینگی۔ تو زرہ کے حلقہ پر آرد جو لگا کر حلقہ کو دریا مین ڈال دینا۔ تمام مچھلیان اِس طعمہ کی رغبت سے متفرق ہو جائینگی۔ البتہ ایک ماہی کلان اپنی جگہ سے حرکت نہین کرنے کی۔ اور اُس طعمہ پر مائل ہو گی۔ تو اُس ماہی کو نظر غور سے دیکھنا شاید اِس شکل کی ماہی کبھی نظر سے نہ گذری ہو گی جب وہ حلقہ موںہہ مین لے کر نگلنے کا قصد کرے تو اُسکو بقوت بازو دریا مین سے کنارے پر کھینچ لینا اُسکی آنکھ مین ایک مہرہ ہوگا وہ مہرہ نکال کر اُس ماہی کو پھر دریا مین رہا کر دینا۔ وہ اِس قدر شور و غل کرے گی کہ دریا متلاطم ہو جائے گا تو کہنا اے ماہی یوشع علیہ السلام اگر مجھے ایک کار اہم درپیش نہ ہوتا تجھے یہ تکلیف شاقہ نہ دیتا۔ برائے حضرت یوشع میرا قصور معاف کر تا کہ مین اپنی مراد کو پہونچون۔ خاطر جمع رکھ مین تیری امانت مع شے زائد واپس کرونگا اِس کلمہ سے ماہی فریاد موقوف کر دے گی اور دریا بھی ساکن ہو جائے گا۔ بعد ازان پھر کاغذ کو دیکھنا

شاہزادے نے کاغذ کے فرمودہ پر عمل کیا۔ فی الواقع جب ماہی کی آنکھ سے مہرہ نکلا اُس کی فریاد سے دریا کو طوفان کی نوبت پہونچی۔ حتیٰ کہ جہان تک نظر کام کرتی تھی ایک سطح آب نظر آتا تھا۔ شاہزادہ مشتری طلعت کے حواس جاتے رہے اور تمام بدن مثل بید کانپنے لگا۔ لیکن جب شاہزادہ معز الدین نے کلمات مذکور کہے ماہی خاموش ہو گئی اور طوفان دریا بھی برطرف ہو گیا۔ شاہزادہ نے چندے آرام کر کے پھر حکیم صاحب کے کاغذ کو دیکھا یہ مضمون نظر آیا۔ اے جوان بعد دستیاب ہونے مہرہ ماہی کے تم دونون کنارہ کنارہ دریا کے روانہ ہو تین روز کے بعد ایک چاہ عمیق پر پہونچوگے جس مین زوال کے

وقت پانی دریا کا داخل ہوتا ہے اور دوپہر وسط شب مین وہی پانی چاہ کے اندر سے
باہر نکلتا ہے تو پانی کے درآمد و برآمد ہونے کا تماشا دیکھنا جب نصف شب گذریگی
وقت برآمد ہونے پانی کے ایک گل نیلوفر بہ شکل حوضہ چاہ کے اندر سے نکلیگا اور چند بالشت
کنارہ سے چاہ کے بلند ہوگا تو مہرہ ماہی ہاتھہ مین لے کر بلا وسواس گل نیلوفر پر سوار
ہو جانا وہ گل اندر سے چاہ کے جو اصل مین دروازہ طلسم ہی تجھے قصر قران السعدین مین
پہونچا دیگا مگر وقت روانگی مشتری طلعت کو تاکید کرنا کہ خبردار میرے آنے تک اسم
الہی پڑھنا اور لب چاہ سے قدم باہر نہ رکھنا۔ اگرچہ دعاء حفاظت کی برکت سے کوئی آسیب
نہین پہونچنے کا ازبسکہ کسی آفت طلسم مین ضرور گرفتار ہو جاوے گا۔ شاہزادہ بحر الدین نے
زہرہ مشتری طلعت کو فہمائش کر کے خود چاہ کے اندر داخل ہوا

## راوی ایک چند کلمے سعیدہ قمر طلعت بنت سعدان شاہ کے احوال مین گذارش کرتا ہے

کہ سعیدہ قمر طلعت بنت سعدان شاہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ شادی ملعون کے اغوا سے اُس کا باپ
قباد ثانی کی اہانت مین فساد کرتا ہی۔ چنانچہ زہرہ مشتری طلعت کو اسی واسطے جواب
صاف دیا اور وہ آوارہ ہو گیا تو وہ باپ سے اجازت لے کر باغ مین گئی اور ایک
دایہ اور گیارہ کنیزون کے ہمراہ شب کے وقت باغ سے نکل کر ایک طرف روانہ ہوئی
صبح کے قریب ایک سوداگر سے دوچار ہوئی جسکے ہمراہ تیس سوار تھے۔ اُس نے ان کو
ملازمت کی دعوت کی۔ اُنہون نے دو شرط پر ملازمت قبول کی اول یہ کہ اپنے خط و خال
قلمبند نہ کرائینگے۔ دوئم قافلہ سے دور تر فروکش ہونگے۔ سوداگر نے ان شرطون
کو منظور کر لیا۔ دوسرے روز سوداگر نے وہان سے کوچ کیا۔ ہنوز چھ فرسخ راہ طے کی تھی

کہ قزاقن

کہ قزاق سد راہ ہوئے جو شمار مین چالیس تھے سوداگر اور اسکے ہمراہیون نے خوف کیا
ملکہ سعیدہ نے ایسی جوانمردانگی دی کہ اکثر قزاق قتل ہوئے اور سوداگر جان سلامت لیکے
لیکن اُن کا سردار سرقان بحالت جنگ ملکہ سعیدہ پر عاشق ہو گیا اور کمال قیافہ دانی
سے یہ بھی دریافت کر لیا کہ وہ عورت ہے۔ اُس نے اپنے مقام پر جا کر تبدیل ہیئت کی
اور سر راہ ایک تکیہ مین قیام کر کے اپنے دو ہمراہیون کو اس بات پر مقرر کیا کہ سوداگر
کو اُس جگہہ لا کر مقیم کرین۔ جب قافلہ نے وہان آکر قیام کیا سرقان شب کے وقت تمام
اہل قافلہ کو داروے بیہوشی سے غافل کر کے ملکہ سعیدہ کو لے گیا اور اُسکے تین ہمراہیان
سوسن اور ورد اور کنیزون کو چادرون مین باندھ لیا۔ صبح کو نغمہ نے جو باقی کنیزون کی
سرگروہ تھی لاچار ہو کر ملکہ سعیدہ کی حقیقت سوداگر سے بیان کی۔ وہ سعدان شاہ کے
خوف سے مشتعل بیدل رہا اور شہر ہیکلیہ مین پہونچکر البطال قوی ہیکل کو اس ماجرا سے آگاہ
کیا جو سعدان شاہ کی طرف سے وہان کا صوبہدار تھا۔ البطال نے اُسی وقت چار سردارون
کو سو سو سوار کی جمعیت سے چار جانب روانہ کیا۔ سرقان اپنے مقام کے قریب پہونچا تھا
کہ البطال کے ایک سردار نے اُنکو آلیا اور سرقان کو قتل کر کے ملکہ کو مع کنیزون کے
محافون مین سوار کیا اور ہیکلیہ مین لے گیا۔ البطال نے دوسرے روز اپنے پسر رجال
کے ساتھہ ملکہ کو شہر گوہر آویز کی طرف روانہ کیا اور ہزار سوار ہمراہ مقرر کیے۔ ملکہ سعیدہ
کو بجز گریہ وزاری کے دوسرا کام نہ تھا جب تین منزلین راہ طے کی ملکہ نے ناچار
ہو کر رجال کو بلا کر کہا تو جو مجھے میرے باپ کے پاس لیے جاتا ہے شاید تو اُس ظالم
کی نیت سے واقف نہین ہے اب بہتر یہ ہے کہ تو مجھے اپنے ہمراہ کسی طرف لے چل
پھر مین تجھہ سے عقد کر لونگی۔ رجال ملکہ کے دم مین آ گیا۔ اور شہر گوہر آویز

بلخ پھیر لیا۔ بعض سوار و ان نے ارجال سے موافقت نہ کی اور ابطال کو جاکر یہ قصہ سنایا
اُس نے دو ہزار سوار سے ارجال کا تعاقب کیا

## ابطال و ارجال کو اپنے حال میں گرفتار چھوڑ کر کچھ احوال حکیم ابو المحاسن اور شہاب نوجوان کا بیان ہوتا ہے

شہاب نوجوان جس نے شہزادہ معز الدین کو حکیم ابو المحاسن کی خدمت مین پہونچایا تھا ارباب قطب الدین کا بیٹا ہے جو دولت و حکومت کے علاوہ زہد و تقویٰ کے سبب بھی اہل طلسم مین معزز و ممتاز ہے۔ شہاب نے تحصیل علم کے شوق مین اپنے ملک طیبہ کو چھوڑا اور شہر گوہر آویز مین سکونت اختیار کی۔ جب اُس نے تحصیل علوم سے فرصت پائی حکیم صاحب نے اُسکو سیر و شکار کی اجازت دی۔ ایک دن اثنائے شکار مین ایک مرغزار مین پہونچا۔ اُس مین دور تک سوسن خودرو پھولی تھی۔ شہاب ایک چمن مین حاضری کہاکر سو رہا۔ ناگاہ عالم خواب مین دیکھا کہ ایک نازنین حور وش قمر دیدار ایک گل سوسن ہاتھ مین لیئے ہوئے مرغزار مین گلگشت کر رہی ہے اور چہرہ اُسکا اِس قدر براق و شفاف ہے کہ نظر خیرہ ہوئی جاتی ہے۔ شہاب نے بہ عجز و نیاز اُس کا نام و نشان پوچھا۔ اُس نے کہا میرا نام سوسن جان بخش ہے اور مین بادشاہ کی دختر کی خواہر خطابی ہون۔ اگر میری ہوائے شوق تیرے دماغ مین ہے تو کوہ مراد پر جا اور حق خدمت اپنا میری خواہر کے ذمے ثابت کر۔ شہاب بیدار ہوکے شہر مین آیا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بادشاہ کی ایک ہی دختر ہے وہ بھی چند روز ہوئے کسی طرف نکل گئی ہے

بیچارہ حکیم صاحب کی خدمت مین آکر اپنے خواب کی حقیقت بیان کی حکیم صاحب نے فرمایا کہ
سعیدہ قمر طلعت کی ایک کنیز خاص ہے سوسن نام جو شرافت و نجابت اور فہم و دانش بدرجہ
اتم رکھتی ہے اور اس معقولیت سے اُس نے سعیدہ کی خدمات کی ہین کہ ملکہ نے اُسکو خواہر
جان بخش خطاب دیا ہے۔ انشاء اللہ تو قریب تر اپنے مقصد دلی کو پہونچے گا

## بارِ دیگر ملکہ سعیدہ کا حال بیان ہوتا ہے

جس وقت ارجال بن البطال ملکہ سعیدہ کو لیکر دوسری طرف روانہ ہوا وہ اس معنی
کا شکر درگاہ خدا مین بجالائی کہ بالفعل اس تدبیر سے پدر نابکار کے ہاتھ سے تو محفوظ رہی
آئندہ دیکھیے کیا پیش آتا ہے۔ ارجال نے تین روز و شب مسافت راہ طے کی تھی کہ ابطال
آپہونچا اور نصیحت و فہمائش کے بعد نوبت بہ جنگ پہونچی۔ ملکہ سعیدہ مع کنیزون کے
فرصت پاکر محافہ سے نکلی اور اسپ پر سوار ہو کر ایک طرف روانہ ہوئی۔ ادہر ابطال ارجال کو
قتل کرکے محافون کے قریب آیا اور اُنکو خالی پاکر زار زار رویا۔ آخر ملکہ کے سراغ پر روانہ
ہوا۔ ملکہ سعیدہ نہایت چالاکی سے قطع راہ کرتی تھی۔ حتیٰ کہ دو روز و شب کسی جائے آرام
نہ لیا۔ ناگاہ دور سے ایک کوہ اس قدر بلند نظر آیا کہ کہکشان فلک سے مقابل تھا۔ اور ایک
محل عالیشان بھی کوہ پر بنا ہوا تھا۔ لیکن چار طرف سے وہ کوہ ایسا قلب تھا کہ ناگر
بھی بند نہ ہوتا تھا۔ البتہ ایک راہ کوہ کی خارستان مین سے تھی وہ بھی ایسی تنگ
کہ ایک سوار کا بمشکل گذر ہو۔ ملکہ خارستان مین داخل ہوئی۔ مگر ایک فرسنگ راہ فراز کوہ
پر بمشکل طے کی تھی کہ ابطال بھی آگیا اور اُس نے پچاس سوار اُنکی گرفتاری کیواسطے
بھیجے۔ ملکہ اور اُسکی خواصین لبِ پیش بیٹھ گئین اور سوارون کو تیر مارنے شروع کیے

چونکہ ملکہ ایک سوار کی تھی اور یہ سب قادر انداز تھین جو سوار تیر کی ضرب پر پہونچتا تھا
ہلاک ہوتا تھا۔ شام تک چالیس سوار قتل ہوئے اور دس سوار لشکر کو واپس گئے
ملکہ نے اُس جا سے جہان جنگ کی تھی آتش روشن کرائی تاکہ ابطال کو گمان ہو کہ وہ اپنی
جائے موجود ہین بعد ازان اُس شب تاریک مین بہزار محنت و مصیبت فرازِ کوہ پر
روانہ ہوئین اور صبح کو کوہ پر پہونچ گئین۔ اتفاق سے وہ کوہ جبل مراد تھا۔ ابوالوفا کے
ہمرہان لشکر نے جو دس مردان کو دیکھا اپنے سالار کو اطلاع کی۔ وہ انکے پاس آیا اور
حال پوچھا۔ سوسن نے ملکہ کے اشارہ سے پوچھا کہ اول تم بتاؤ کہ تمہارا اِس کوہ پر سکونت پذیر
ہونے کا کیا باعث ہے۔ ابوالوفا نے شہزادہ مشتری طلعت کی اور اپنی تمام حقیقت
بیان کی۔ سوسن یہ معلوم کرکے کہ یہ لشکر ہمارا دوست ہے خوش ہوئی اور اُسکو ملکہ سعیدہ
کی تشریف آوری سے واقف کیا۔ ابوالوفا نے ملکہ کو اُسی قصر مین اُتارا اور ہر صورت
سے اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف ہوا۔ جب صبح ہوئی ابطال نے کوہ پر یورش کی ابوالوفا
نے اپنے سوار و پیادہ کو حکم دیا کہ تم بھی تیر و تفنگ سے انکی دعوت کرو۔ لشکر ابطال
اس تماشا سے حیران ہوا کہ کل بس تھوڑی تھین اور آج کئی سو سوار و پیادہ مقابلہ پر ہین
بہر حال جنگ شروع ہوئی اور شام تک بازار ملک الموت گرم رہا جب شام کے وقت
ابطال پھرا اور لشکر کی موجودات لی تو معلوم ہوا کہ چار سو آدمی ضائع ہوگیا ہے۔ دوسرے
روز پھر حملہ کیا ہر چند کہ ابوالوفا کے ہمراہیوں نے اُس روز بھی ابطال کے اکثر دلاوران
کو زخمی اور ہلاک کیا۔ بازہم ابطال کی تاکید و تہدید سے اُسکے لشکر نے ویسی جہد و کوشش
کی کہ زیر کوہ پہونچ گئے۔ اُس وقت ابوالوفا اور ملکہ سعیدہ نے خدا کی درگاہ مین مناجات
کی۔ ناگاہ دامن کوہ سے ایک گرد مختصر نظر آئی اور اُسکے درمیان سے ایک ابلق سوار

سرخ پوش نقابدار کمان ہرامی بازو پر لگائے ہوئے اور ایک شمشیر با قبضہ مرصع نگار
گردن مین حمائل اور ایک سپر فسرغ دامن پس پشت اور ایک نیزہ دوسرہ ہاتھ مین
لئے ہوئے برق باریق کی مانند نکلکر بخط مستقیم ابطال کے لشکر کے مقابل آیا اور اُس
نیزہ دوسرکو جو زبان مار کی صورت تھا اس طرح چرخ دیا جیسے چرخ کلال گردش کھاتا
ہے جو پہلوان نیزہ کی زد مین آتا تھا صاف دو ٹکڑے ہوجاتا تھا۔ ابطال نے جو یہ
ضرب دست نقابدار کی دیکھی بجز اسکے کوئی مفر نظر نہ آیا کہ طبل بازگشتی بجوا دیا وہ
نقابدار بھی میدان سے علیحدہ ہوکر کوہ کی ایک طرف چلا گیا

جب تک نقابدار معرکہ مین موجود رہا سوسن اُسی کی طرف متوجہ رہی جب وہ میدان
سے الگ ہوا سوسن بھی ملکہ کے پاس سے ہوکے غرفہ مین چلی آئی یاسمن اُسکے عقب
مین گئی اور دیکھا کہ سوسن غرفہ مین ہے اور نقابدار بے نقاب ہوکر زیر غرفہ استادہ
ہے۔ ہرگاہ نقابدار نے یاسمن کو دیکھا شرارۂ آتش کی مانند نظر سے غائب ہوگیا اور
سوسن بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی ملکہ نے فرمایا اے سوسن تجھے میرے سر کی
قسم تو اپنا صحیح حال بیان کر۔ سوسن نے کہا مین نے دوی شب خواب مین دیکھا کہ مین غرفہ
مین ہون اور یہی جوان سرخ پوش زیر غرفہ آیا۔ مین اُسکی شکل و شمائل پر بعید دل
مبتلا ہوگئی۔ ملکہ اُس نقابدار کے حال مین پہلے سے ہی حیران تھی۔ اب سوسن کی طرف سے
ایک طرح کی فکر پیدا ہوئی

ابطال دوروز نقابدار اسی تجسس مین رہا جب اُسکا نشان نملا روز سوئم پھر کوہ پر
یورش کی۔ اُسی طرح نقابدار سرخ پوش میدان مین آیا اور چند پہلوانان نامی و
گرامی کو نیزہ کی گردش سے خاک و خون مین ملایا۔ آخر ایک سردار لشکر غول پیکر

نے نقابدار سے کہا اے جوان گمنام ایک لحظہ نیزہ گردانی موقوف رکھ تا کہ باہم ہنر
سپاہ گری مین امتحان کرین - نقابدار نے نیزہ گردانی موقوف کی - لیکن غولان کسی
فن مین غالب آیا اور آخر قتل ہوا - قصہ مختصر جب ابطال کو وہ پرورش کرتا تہا نقابدار
اُسکو ہزیمت دیتا تہا - لاچار ابطال نے سعدان شاہ کو اور ابو الوفا نے سعیدون شاہ
کو کمک کے لیئے بلایا

راوی کہتا ہے کہ سوسن کو ایک روز قصر مراد مین ایک دروازہ نظر آیا - سوسن عالم
وحشت مین دروازہ کہولکر اندر گئی - وہان اِسطرح کی تاریکی تہی کہ کچھ نظر نہ آتا تہا - سوسن نے
شمع روشن کی اور شمع کی روشنی مین نقب کے اندر روانہ ہوئی - جب انتہائے نقب تک
پہونچی وہان ایک دروازہ قدیم نظر آیا اُسمین ایک سوراخ بہی تہا - سوسن نے جو سوراخ
سے اُس طرف دیکہا دروازہ کے روبرو ایک صفہ مربع تہا اور اُس پر ایک مرد بزرگ
ایک درخت انار موزون و خوش سایہ کے نیچے بیٹہا تہا - ناگاہ ایک جوان وجیہ و صاحب
جمال وہان آیا اور اُس نے باآداب تمام پیر مرد کو سلام کیا - پیر مرد نے فرمایا - اے فرزند
شہاب کوئی اخبار تازہ ہمارے روبرو بیان کر - اُس نے کہا اے مخزن اسرار الہی کوئی
تازہ خبر نہین - اِلّا یہ کہ ابطال نے سعدان شاہ کو اپنی مدد کے لیئے بلایا ہے - پیر مرد نے
فرمایا ہمین گردش فلک سے ثابت ہوتا ہے کہ دامن کوہ مراد مین خونریزی کامل واقع ہوگی
اِس عرصہ مین سوسن نے اُس جوان کو غور سے دیکہا - وہی نقابدار سرخ پوش تہا
سوسن نے ایک نعرہ ہائے کا مارا اور بے ہوش ہوگئی - یہ واقعہ رفتہ رفتہ ملکہ کے گوش زد
ہوا - وہ بہی وہان آئی اور دروازے کی دوسری طرف نظر کرکے قیاساً سمجہی کہ وہ جوان
سوسن کا مطلوب ہے لیکن جب اُس بزرگ کو نظر امتیاز سے دیکہا - معلوم ہوا کہ حکیم

ابو المحاسن ہے۔ جس نے ملکہ کو تعلیم و تربیت کیا تھا

اس اثنا میں حکیم صاحب سے شہاب نوجوان نے پوچھا اے حضرت آج جناب کے ورد زبان بار بارہ حصے کیوں یہ کہے ہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا یہ حال تجھ سے مخفی نہیں رہیگا لیکن تو بتا کہ تیری معشوقہ اس وقت کہاں ہے۔ میں نے بارہ برس کامل تجھ کو علم نجوم کا درس دیا ہے آج دیکھوں تجھ کو اسمیں کسقدر دستگاہ ہے۔ شہاب نے زائچہ وقت دیکھکر عرض کیا پیر و مرشد غلام کو از روئے حساب معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس وقت سوگز کے دور میں اسی مکان کے قریب موجود ہے۔ حکیم صاحب نے شہاب کو ایک گوشہ میں مخفی کر دیا۔ اور خود دروازے پر نقب کے تشریف لاکر فرمایا اے فرزند ملکہ سعیدہ تم باہر آکر حاضری کہاو۔ ملکہ سعیدہ دروازہ کہولکر باہر آئی۔ حکیم صاحب نے ملکہ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا کہ ان چند روز میں جو مصیبت و مشقت تیرے روبکار ہوئی اس سے تو بہت آزردہ ہوئی ہوگی۔ لیکن دلجمعی رکھ کہ عنقریب زمانہ تیرے حسب مراد گردش کرنے والا ہے۔ بعد ازان سوسن کو دست گرفتہ شہاب کے پاس لے گئے اور فرمایا اے شہاب آگاہ ہو کہ سوسن معرض سمع میں نہیں آئی ورنہ کسی کی کنیز ہے بلکہ حسب و نسب میں تیری ہم رتبہ ہے کسی وقت اسکا قصہ گذشتہ تیرے روبرو بیان کرونگا۔ تجھے بہی اس کی قدر و منزلت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت کرنا لائق نہیں

سعیدہ نے بعد کہانا کہانے کے حکیم صاحب سے مشتری و طلعت کا حال پوچھا حکیم صاحب نے بعد دیکھنے زائچہ حال کے فرمایا تو نے عجب وقت میں مشتری و طلعت کا حال پوچھا شاہزادہ معز الدین اسکو کنارے پر چاہ کے او راد اسم کی ہدایت کر گیا تہا۔ لیکن مشتری نے ایک شب تجھ کو خواب میں دیکھا اور بیدار ہوکر عالم وحشت میں کنارہ چاہ سے

جو دائرہ محفوظ تھا نیچے اُتر آیا۔ اُسکو ایک شیطان طلسم نے گرفتار کر لیا۔ اور اُس سے ایک
ساحرہ کیدانہ نام نے مشتری طلعت کو لے لیا۔ کیدانہ کا ایک برادر حقیقی شرارہ نام
چالیس ہزار جادوگرون کا حاکم ہے اُس نے دشت قبچاق اور طلسم کے درمیان ایک
شہر شررنگار آباد کیا ہے کیدانہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ اُسی شہر مین حکومت بسر
کرتی ہے۔ ملکہ سعیدہ نے جو یہ حقیقت مشتری کی سُنی زار زار روئی۔ حکیم صاحب نے دلاسا
دیا اور فرمایا اے فرزند تو اسی قصر مرادین بآرام تمام اوقات گذار مین واسطے رہائی
شاہزادہ وزری کے کسی شخص کو روانہ کرتا ہون اور خود قصر قران السعدین مین جاتا ہون
وہان مجھے شاہزادہ معز الدین کی مدد و اعانت کرنی ضرور ہے۔ کس واسطے کہ وہ
کارخانۂ عجائبات کا مہمان عزیز ہے۔ ملکہ سعیدہ حکیم صاحب سے رخصت ہو کر اپنے محل مین
چلی آئی۔ حکیم صاحب نے ایک سنگ عقیق جسپر چند اسمائے بزرگ کندہ تھے بازو پر شہاب
نوجوان کے باندھا اور فرمایا کہ اِس عقیق کا منقوش نام ہے اور اِس کو خدا تعالی نے
یہ خاصیت بخشی ہے کہ صاحب عقیق کسی بلا مین گرفتار نہین ہوتا تو مہر سوسن کے عوض
مین مشتری طلعت کو قید سے کیدانہ ساحرہ کے نکال یہان سے مغرب و شمال کے مابین روانہ
ہو۔ ایک ہفتہ کے بعد ایک لشکر مین پہنچے گا جس کے سردار کا ضرغام شاہ نام
ہے۔ وہ بھی اُس جادوگر کے ہاتھ سے نہایت ستم رسیدہ ہے تو ضرغام شاہ سے ملاقات
کرنا اور اُس کی حقیقت پوچھنا۔ وہ حال اپنا تیرے روبرو بیان کرے گا۔ تو کہنا اے
ضرغام شاہ اگر تو میرے ہمراہ چلے مین جادوگر کو قتل کروں اور تجھے منزل مقصود کو
پہونچا دون۔ ضرغام شاہ بطریق ملازم تیرے ہمراہ ہووے گا۔ آئندہ جہان تک ممکن
ہو اسم کو جو عقیق پہ کندہ ہے تین مرتبہ پڑھنا۔ عین اوراد و خوانی مین آنکھ

تیری بند ہوجائے گی اور عالم رویا میں ایک جوان نقابدار تجھے ہدایت کرے گا تو موافق
ہدایت کے کاربند ہونا۔ شہاب نوجوان حکیم صاحب سے رخصت ہوکر روانہ ہوا۔ بعد از ان
حکیم صاحب بھی ایک جانب چلے گئے

## روانہ ہونا شہاب نوجوان کا شاہزادہ دُر شتری طلعت کی رہائی کے واسطے اور قصہ ضرغام شاہ کا

شہاب نوجوان حکیم صاحب سے رخصت ہوکر روز ہفتم لشکر ضرغام شاہ میں پہونچا۔ جو اُس وقت
تیس ہزار سوار کی جمعیت سے شہر شررنگار کو جاتا تھا۔ شہاب نے ضرغام شاہ سے ملاقات کی اور
اُسکی سرگذشت پوچھی۔ ضرغام شاہ نے کہا اے جوان ایک زن ضعیفہ واسطہ بانو نام میری سرکار
مین خدمت افسانہ گوئی پر نوکر تھی۔ ایک روز مین مرقع تصویرات دیکھ رہا تہا۔ ایک تصویر
کی مین نے تعریف کی۔ واسطہ بانو نے کہا بادشاہ ملک نظرستان کی دختر پری پیکر کو جس کا نرگس
شہلا نام ہے یہ تصویر نہین پہونچتی۔ مین نے واسطہ بانو کو نظرستان مین بہیجا اور وہ
نرگس شہلا کی تصویر لے آئی۔ لیکن اُس نے آکر بیان کیا کہ سال مین ایک بار روز سالگرہ
نرگس شہلا کو ایک صورت مہیب نظر آتی ہے اور اظہار محبت کرتی ہے اِسی باعث نرگس
کے خالہ زاد بہائی نے نسبت ترک کر دی ہے۔ مین نے اِس افسانہ کو ہزل سمجہا اور جب بادشاہ
ہوا انظار شاہ کو نسبت کا پیغام بہیجا۔ اُس نے برضا و رغبت میرا عقد کر دیا۔ جب مین
نرگس شہلا کو اپنے شہر مین لایا میری والدہ نے مجھے اور نرگس شہلا کو ایک دسترخوان
پر بٹہایا بعد از ان بطریق شگون شیر و برنج اور کباب مرغ ہمارے روبرو رکہا۔ نرگس
شہلا نے ہنوز دو لقمے شیر برنج کے کہائے تہے کہ یکایک اُسکا حال غیر ہوگیا اور پکاری
کہ یہی بلائے بد مجھے ہر سال نظر آتی ہے۔ ناگاہ ایک پنجہ بالا آسمان کی جانب سے پیدا ہوکر

نرگس کو لے گیا۔ بعد از ان کسی مرد غیب نے آواز مہیب کہا اے خر خام شاہ یہ تحفہ لطیف تیری
تو ہان ناپاک کے لایق نہ تہا۔ آگاہ ہو کہ مین نے مدت دراز سے اِس نازنین کو پرورش کیا ہے
اب مین اپنی امانت لیئے جاتا ہون مجھے اُس آواز کے خوف سے اپنے حال کی خبر نہ رہی اور
بے ہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا ایک منجم کو طلب کیا جو اپنے فن مین کامل تھا۔ اُس نے
ایک ساعت کامل زائچہ حال کو نظر غور سے دیکھکر کہا نرگس کو شہلا کو اشرار جادو لے گیا ہے۔ واسط
بانو نے جو یہ حقیقت سُنی بشکل زن عابدہ پیادہ پا شہر نگار مین پہونچی اور اُس نے وہان
مشہور کیا ہے مین اِس کام کی عورت ہون کہ اگر کسی شخص کی معشوقہ راضی نہو مین چند روز
مین راضی کر دون یہ شدہ شدہ اشرار جادو نے بہی واسط بانو کا حال سنا اور اُسی
بلاکر کہا اے ضعیفہ ایک نازنین میری محبوبہ ہے اور وہ کسی صورت سے مجھے منہہ
نہین لگاتی۔ تو اُسکو ایک نظر دیکھ اور ایسی تدبیر کر کہ جو مین کہون منظور کرے۔
واسط بانو اشرار کے ہمراہ نرگس شہلا کے پاس آئی۔ اور فرصت پاکر اُس سے کہا
کہ تم اشرار جادو سے خواہ مجبر اور خواہ بخوشی دو سال کی مہلت لو اگر اس عرصہ مین
ہمسے کوئی صورت تمہاری رہائی کی نکلی فہو المراد۔ ورنہ تم کو اپنی زیست و مرگ کا اختیار ہے
ایک ساعت اشرار جادو نے نرگس سے کہا مین تیری خاطر و مدارت مین کوئی دقیقہ
باقی نہین رکہتا لیکن تو مجھسے بکشادہ پیشانی بات نہین کرتی۔ مجبور اب مین بہی
اذیت و تکلیف دونگا۔ نرگس نے کہا اے اشرار ہماری قوم و مذہب مین یہ رسم ہے
کہ شوہر زندہ کی منکوحہ دو سال عدت مین رہے۔ اگر تجھسے اسقدر مدت صبر
ہوسکے فہو المراد نہ مین اپنے کو ہلاک کرونگی۔ اشرار نے کہا اِس بات کا مضائقہ نہین
بعد وہ واسط بانو شہر نگار سے میرے پاس آئی اور یہ جو کچہ گذرا تہا اس سے آگاہ کیا۔

میں نے جہان کسی ساحرہ کا نام سنا یا نشان پایا بلا کر اشرار جادو کی حقیقت بیان کی
کسی نے اسکے مقابلہ کا اقرار نہ کیا۔ میں مایوس ہوکر اِس قصد سے نکلا کہ شہادت تیرے
زیر قصر جان نثار یا در مفارقت سے بمراتب بہتر ہے۔ جب یہاں پہونچا چند جاسوس
اشرار جادو کی خبر کے واسطے بھیجے۔ وہ خبر لائے کہ یہاں سے تین تین منزل تک ایسی
آتش سحر روشن ہے کہ طائر و انسان کا گذر نہیں ہو سکتا۔ اور اِس طرف آتش سحر کے
نہر عمیق ہے۔ اگر کوئی شخص نہر سے اُس طرف گذرتا ہے بے تکلف آتش سحر کا لقمہ
ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میرے دو چار جاسوس جلکر خاکستر ہو گئے۔ میں اِس خبر سے نا امید
مطلق ہو گیا۔ ناگاہ اُسی شب عالم خواب میں ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا اے ضرغام شاہ
تو اِسی جا بسنے مقام کر دے ایک مرد اشرار جادو کا کشندہ تیرے پاس آئے گا تو اسکی
فرمانبرداری اختیار کرنا۔ اور اُسکی علامت بھی مجھے بتلائی۔ شہاب نوجوان نے عقیق بتوقیر
ضرغام شاہ کو وہ کہلایا۔ اور اُسکی فوج کا اختیار اپنے ہاتھ میں لیا

## راوی داستان یہاں موقوف کرتا ہے اور شاہزادہ معز الدین کا حال گذارش کرتا ہے

جب شاہزادہ گل نیلوفر میں سوار ہوا وہ گل بے تکلف پانی میں غرق ہو گیا شاہزادہ نے
جو ایک لمحہ کے بعد آنکھ کھولی وہاں ایک دریائے ذخار اِس طرح کا رواں دیکھا کہ اُسکا دوسرا
کنارہ نظر نہ آتا تھا اور جانوران آبی نہنگ ماہی کی کثرت تھی۔ وہ گل نیلوفر کشتی
کی مانند سر آب رواں تھا۔ شاہزادے نے حکیم صاحب کے کاغذ کے رسالے سے مہرہ چشم ماہی
کو ہاتھ میں لیکر بآواز بلند کہا اے جانوران بحر عمیق میں مہرے کا مالک ہوں اگر شور و
غل کروگے ایک لحظہ میں تمکو تمہارے مسکن سے معزول کر دونگا۔ اِس کلمہ سے جانور

غائب ہوگئے۔ شاہزادے نے کاغذ سے ایک اسم پڑھ کے اپنے اوپر دم کیا۔ بعدہ کہا اے کشتی بحر عمیق تو سمجھ کہ قصر قرآن السعدین کے سر راہ پہونچا رہے۔ نیلوفر تیز رواں ہو کر ایسی جا پہونچا جہان پانی سے گزر بند جاتا تہا۔ گل بھی بند ہوگیا۔ شاہزادے نے وہان ایک روشنی دیکھی اور روشنی مین ایک بند دروازہ نظر آیا۔ گل نیلوفر نے دروازے کے مقابل پہونچ کر خود بخود ایسی ٹکر ماری کہ شاہزادہ گل سے جدا ہوکر دروازہ کے اندر داخل ہوگیا۔ دیکھا ایک باغ مثل بہشت برین ہے اور در و دیوار اسقدر بلند ہین کہ نظر انتہا تک کام نہین کرتی۔ وسط باغ مین لا اقل ایک صفہ نیم فرسخ مربع تہا اور صفہ کے وسط مین ایک مینار شش درجہ سر بفلک کشیدہ واقع تہا اور زیر مینار ایک مرد پیر قرعہ و تختی لیے ہوئے بوریا کہنہ پر بیٹھا ہوا اُس وقت کچھ حساب کر رہا تھا۔ شاہزادے نے صفہ پر جاکر اُس مرد پیر کو سلام کیا۔ اگرچہ پیر مرد نے سلام کا جواب دیا لیکن کچھ بات نہ کی شاہزادے نے پوچھا اے بزرگ تم کون ہو اور یہ زائچہ کسکے واسطے دیکھ رہے ہو۔ پیر مرد پھر بھی نہ بولا۔ اِس اثنا مین ظہر کا وقت آیا۔ پیر مرد نے آب نہر سے وضو کیا اور نماز مین مشغول ہوا۔ شاہزادے نے بھی اقتدا کی۔ ہنوز ایک رکعت نماز ختم نہ ہوئی تھی کہ ایک عورت نے مینار پر سے آواز دی۔ اے پدر بزرگوار کہانا حاضر ہے۔ پیر مرد نے نماز قطع کی اور صفہ سے نیچے اُتر کر درختون مین غائب ہوگیا۔ شاہزادہ نے نماز کے بعد پیر مرد کو مینار کے درجہ سوئم مین پایا۔ اُس وقت کچھ کہا رہا تہا اور ایک نازنین ماہ جبین جبین ملیح بالغہ مگس رانی کر رہی تہی۔ پیر مرد نے مینار پر سے اشارہ کیا کہ تم بھی کہاؤ۔ شاہزادہ نے فرمایا خوب تواضع کرتے ہو اول یہ بتاؤ کہ کس راہ سے مین تمہاری خدمت مین پہونچون۔ پیر مرد نے درختون کی طرف اشارہ کیا۔ شاہزادہ نے فرمایا تمہارا اشارہ میرے فہم مین

نہین آتا زبان سے کچھ جو مین نے پوچھا ہون پیر مرد خاموش ہو رہا۔ اُس وقت شاہزادے کو
اسقدر اشتہا کا غلبہ تھا کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا آتا جاتا تھا۔ آخر صفہ سے نیچے اُتر کر
تلاش بار درختون مین گیا۔ جب کہین نشان نہ ملا مجبور باغ کا میوہ کہایا۔ ہر گاہ عصر
کے وقت زیر مینارہ آیا پیر مرد کو اُسی طرح زائچہ کشی مین مصروف پایا۔ شاہزادے نے فرمایا
اے روشن ضمیر افسوس باین صلاح و تقوے جز و خوش طبعی بھی تمہارے مزاج مین غرور ہے
پیر مرد نے اشارے سے کہا صبر کرو۔ اس عرصہ مین مغرب کا وقت ہوا پیر مرد نے بعد ادائے نماز
کہا اے شہریار مجھے معاف فرمانا کہ مین نے اُس وقت روزہ داری کے باعث تمہسے بات نہ کی
شاہزادے نے فرمایا اے بزرگ میرے روبرو تمنے کہانا کہایا اور پہر تم دعوے روزہ داری
کرتے ہو۔ یہ بات کس ملت و آئین مین جائز ہے پیر مرد نے کہا

ملت عاشق ز ملتہا جدا است — عاشقان را مذہب و ملت خدا است

آگاہ ہو کہ خالق ہژدہ ہزار عالم اور آفرینندۂ بنی آدم نے واسطے وصل ہونے اپنے چند
قطرون کے اصل دریا مین اور واسطے پہونچنے منزل مقصود کے علاوہ طریقۂ شریعت کی
اور راہ بہی پیدا کی ہے اور ہر فرقہ مین بجائے خود روزہ کی اقسام ہے ازانجملہ ایک
روزۂ عام ہے اور ایک روزۂ خاص۔ شاہزادے نے فرمایا مجمل میرے فہم مین نہین
آتا بالتصریح بیان کرو۔ پیر مرد نے کہا روزۂ عام وہ ہے جو تمام اعضائے بدن سے
متعلق ہوتا ہے اُسکو روزۂ تمام بہی کہتے ہین۔ اور روزۂ خاص ایک عضو خاص سے تعلق
رکہتا ہے۔ مانند آنکہ اور زبان وغیرہ اعضا کے۔ غرضکہ مینے ایک ہفتہ روزہ زبان کا
رکہا تہا۔ جو آج تمہارے روبرو افطار کیا۔ اور ہفتہ مین بجز دعا و نماز کسی سے بات
نہین کی۔ لیکن قدرے قلیل کہا لینا اس روزہ مین جسکا صوم صمت نام ہے ممنوع

نہین۔شاہزادہ کو فصاحت بیانی مین پیر مرد کے نہایت لطف آیا۔بعد ازان پوچھا
کہ اسم شریف حضرت کا کیا ہی اور یہان چند مدت سے سکونت رکھتے ہو اور یہ حوض
بھی طلسم مین داخل ہے یا خارج طلسم ہی۔پیر مرد نے کہا میرا عبید ون عابد نام ہے۔مین
چارسو برس کے زمانہ سے اِس باغ مین رہتا ہون۔اور یہ باغ و مینار مرحلات طلسم مین داخل
ہین۔شاہزادہ نے کہا یہ نازنین بالاے مینار کون ہی جس نے تمکو کہانے کے واسطے بلایا
پیر مرد نے کہا پریزادون کے بادشاہ کے توشمال کی دختر ملاحت پری ہی۔اُسکو مین قرآن
مجید کا سبق دیتا ہون اور وہ میرے واسطے کہانا لاتی ہے۔شاہزادہ نے فرمایا اے
بزرگ تم جو درختون مین جاکر غائب ہوگئے اور بالاے مینار پہنچے یہ کیا اسرار ہے۔
پیر مرد نے کہا ایک ساعت مین تمام راز تمکو ظاہر ہوئے جاتے ہین۔شاہزادے نے
کہا تم قرعہ اندازی و زائچہ کشی کسکے واسطے کرتے ہو۔اُس نے کہا اِس پردے مین ایک شہر
ہے جسکا نام آبگینہ حصار ہی۔وہان کے بادشاہ عالی سلطان کا پسر صاحب خانقاہ کی دختر
پر اور صاحب خانقاہ کا پسر بادشاہ کی دختر پر فریفتہ ہوگیا ہے۔اور چونکہ اُس ملک مین
غیر کفو مین شادی کرنا ناجائز ہے اسلیے وہ فرداً فرداً میرے پاس آئے تھے اور دریافت
کرتے تھے کہ اُنکا کام درست ہوگا یا نہین۔مین اُنکا زائچہ حال دیکھ رہا تھا۔شاہزادی
نے فرمایا اے بزرگ اُس نازنین کی طلب پر تمنے بے تکلف نماز قطع کی اسکے کیا معنی
پیر مرد نے کہا مین اُسوقت نماز سے فارغ ہوکر دعا مین مشغول تھا۔ہرگاہ وہ دعا
نماز سے مشابہ ہے تمنے خیال کیا کہ مینے نماز قطع کی۔لیکن تم اب سوالات قطع کرو
اور اپنا حال بیان کرو کہ کس تقریب سے یہان تشریف لائے ہو۔شاہزادہ نے تمام
قصہ اپنا بیان کرکے کہا مین مہر سوختہ اور باب شبانہ آپ ہی کے واسطے حکیم ابو المحاسن

کے کاغذ

کے کاغذ کے ذریعہ سے یہان آیا ہون پہیر مڑ دئیے کہا تم نے یہان پہنچکر حکیم صاحب کے
کاغذ کو بھی دیکھا یا نہین۔ شاہزادے نے جو بغل مین دیکھا کاغذ گم تھا۔ ناراض ہوکر
فرمایا اِس باغ اور مینار وغیرہ کو خدا غارت کرے جس کے تماشا مین میرا کاغذ گم ہوا
عبیدون نے کہا شاید وغیرہ مین حضور مجہے داخل کرتے ہین۔ سبحان اللہ ایسی شے کو
جو درکار ہو گم کر دینا اور پہر دوسرون کو ملامت کرنا۔ شاید کاغذ شیاطین لے گئے اب وہ
تمہارے گرفتار کرنے کی فکر مین ہونگے۔ جلدی مینار پر تشریف لیچلو ورنہ تمہارے سبب
مجہے بہی اذیت دینگے۔ شاہزادے نے فرمایا شیاطین مینار پر نہین جا سکتے عبیدون
نے کہا اگرچہ پیش مینار کے جو اسمائے الہی کندہ ہین اِس وجہ سے وہان شیاطین کا گذر ممکن
نہین ہے۔ لاچار شاہزادہ عبیدون کے ہمراہ ہو لیا۔ اُس نے صفہ سے اُتر کر ایک درخت
کو بغل مین لیکر اِس طرح کا چرخ دیا کہ زمین کے اندر سے نکل آیا۔ شاہزادے نے وہان
ایک نقب دیکھی۔ جب نقب ختم ہوئی زیر مینار پہونچے۔ وہان ایک زینہ تہا۔ شاہزادہ
عبیدون کے ہمراہ زینہ کی راہ سے مینار کے درجۂ سوئم مین گیا۔ عبیدون نے کہا میری
سکونت کا یہی مقام ہے اِس سے بالاتر نہین جا سکتا۔ شاہزادے نے سبب پوچہا
اُس نے کہا تاریخ طلسم مین لکہا ہے کہ مینار کے چہہ درجون کا وہ شخص تماشا دیکھے گا
جس کے پاس ماہی یوشع علیہ السلام کی آنکھ کا مُہرہ ہوگا۔ شاہزادے نے فرمایا وہ مہرہ
میرے پاس موجود ہے۔ عبیدون نے کہا بیتکلف تم بالائے مینار جاکر وہان
کا تماشا دیکھو۔ مین نے سُنا ہے کہ درجہ ششم سے قصر قران السعدین بخوبی نظر آتا ہے۔ شاہزادے
نے فرمایا اُسی قصر کے پہونچنے پر باب ثالثہ آبی کے رستے تم کی جہر موقوف ہے لیکن یہ معلوم
نہین کہ قصر یہان سے کسقدر فاصلہ پر ہے۔ عبیدون نے کہا مسافت تخمیناً پانچ میل سے

زیادہ نہ ہوگی۔ شاہزادہ قلت مسافت سے دل مین خوش ہوا تھا کہ یکایک باغ کے
اندر روشنی پیدا ہوئی۔ روشنی مین ایک شیطان نیوپیکر فیل چہرہ گرز شیر سر ہاتھہ مین لئے
ہوئے زیر مینار آیا۔ چند نفر شیاطین دیگر اُسکے ہمراہ تھے۔ اُسنے کہا اے عبیدون
تم اِس جوان کو ہمارے حوالے کردو ورنہ تمکو ضرر پہونچے گا۔ عبیدون نے شہزادے سے
کہا اِس وقت جو دعا و اسم تمکو یاد ہو پڑھو۔ اُس شیطان نے کہ نجوم اُسکا نام تھا کہا
اے عبیدون تو اِس جوان کو نہین دیتا تو اِس سے لے کے مہرہ ماہی ہمین دیدے۔ عبیدون
خاموش رہا۔ شیاطین شب بھر شور و غل مچاتے رہے۔ جب صبح ہوئی بانغت غائب ہوگئے
عبیدون شہزادے کے زائچہ طالع کے دیکھنے مین مصروف ہوا اور شہزادہ بالائی مینار
گیا۔ مینار کے درجہ چہارم مین ایک شہر معمور و آباد دیکھا اور درجہ پنجم مین ایک باغ
وسیع الفضا تھا جب درجہ ششم پر پہونچا ایک محل صندلی رنگ اِس صورت کا نظر آیا جسکی
روشنی بعینہ مثل روشنی آفتاب تھی۔ حتیٰ کہ باوجود مسافت بعید شہزادے کے جسم کو حرارت
روشنی محسوس ہوئی۔ فراست سے سمجھا کہ قصر قران السعدین یہی مکان ہے۔ عرصہ دراز تک
تماشا دیکھتا رہا

جب آفتاب بلند ہوا ارتفاع غبار کے سبب قصر کا نظر آنا بند ہوگیا۔ شہزادہ عبیدون
کے پاس چلا آیا۔ اُس وقت ملاحت پری بھی عابد کے پاس موجود تھی۔ شہزادے نے قصر
کی روشنی کا حال پوچھا۔ عبیدون نے کہا وہ روشنی مرات الغیب کی ہے جو قصر کی شرقی دیوار
پر نصب ہے۔ اُس آئینے کی یہہ خاصیت ہے کہ جو انسان آئینے کی جانب مخاطب ہو کر یہہ الفاظ کہے
اے مراۃ الغیب بحق رجال الغیب اگر کام میرا ممکن الوقوع ہے میرے مطلوب کی صورت آئینے مین
نظر آوے۔ فی الفور صورت مطلوب جلوہ گر ہوگی۔ دوئم یہ صنعت ہے کہ دیکھنے والے کا عکس

آئینے میں ظاہر نہیں ہوتا ہے اور ہر شخص کا عکس نظر آوے گا پر نہ یہی شخص آئینے میں مالک
ہو گی - تم قصر قران السعدین کی جانب ہمت فرماؤ - علم زائچہ سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے
طالع میں شکل نصرت الداخل واقع ہے جو برج حوت سے متعلق ہے - دیگر شکلیں بھی مطابق ہیں
بس بالضرور تمہارے تمام کام بوجہ احسن بانجام پہنچینگے - البتہ اس راہ میں ایک شخص سے پیر مرد
سے جو بزرگ اولیٰ تمہارا مددگار ہوگا - وہ اس طلسم میں بھی مدد و اعانت کریگا - تم کو
ملاحت پری اس باغ سے باہر جا کر ایک مقام میں پہونچا دے گی - تا وقت زوال مشرق سے
مغرب کی طرف اور بعد زوال مغرب سے مشرق کی جانب راہ قطع کرنا - جہاں شام کا وقت
ہو جاوے وہیں شب گذارنا ایک قدم بیشتر نہ رکھنا - ورنہ راہ غلط ہو جاوے گی - میں بھی
اب یہاں نہیں رہنے کا کسی مکان محفوظ تر میں چلا جاؤنگا - شہزادے نے کہا مجھے اس مرغ
جعفری سے کیا حاصل - عابد نے کہا یہ راز سربستہ مرغ اسرار ظاہر کرے گا - شہزادے نے
فرمایا ہزار ہا سوال جمع ہو گئے ہیں کہاں تک مرغ اسرار سے حل ہونگے - عابد نے عرض کی
جو سوال مرغ اسرار سے حل نہ ہوگا وہ اصل کار سے دریافت کرنا - شہزادے نے پوچھا
اصل کار کون شخص ہے - عابد نے کہا - مرآۃ الغیب سے اصل کار کا حال دریافت کرنا

القصہ ملاحت پری نے شہزادے کو اپنے دوش پر سوار کیا اور جس جگہ کا عابد نے حکم
دیا تھا وہاں پہونچ کر عرض کیا - میں تا امکان حضور کی خدمت بجا لاؤں گی
اور جس قدر سامان کو جا بجا حضور کی امداد کے واسطے آمادہ کرونگی - شہزادہ اسکو
رخصت کرکے روانہ ہوا - ہنوز چند قدم راہ طے کی تھی کہ پشت سے آواز ٹاپ
ہونے کی آئی شہزادے نے چند بار پس پشت اپنے دیکھا مگر کوئی آواز دہندہ
نظر نہ آیا - ناگاہ روبرو سے ایک گرد نمودار ہوئی اور دامن گرد سے فیل سوار نکلا

ایک لشکر گرز فیل سر ہاتھ مین لیئے ہوئے سر برہنہ باہر نکلا۔ نرہ دیاب آکر بعض فیل سوار دست راست ہوگئے اور بعض دست چپ۔ اوسکا ایک شخص جو طرح فیل پر سوار شہزادے کے روبرو آیا اور اُس نے کہا۔ اے جوان صلاح دولت یہ ہی کہ تو مہرہ ماہی مجھے دے دے ہم اُس کاغذ کو اور مُہرے کو زر روانہ طلسم پر آویزان کر دینگے اور جو جن و انسان تجھ سے محاربہ کرے گا ہم اُس سے جنگ کرینگے۔ شہزادے نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اور تو کاغذ مجھ سے کسطرح لے گیا۔ اُس نے کہا میرا نام نجوم شعبدہ باز ہے جس وقت تو نے باغ مین بطلب وضو کے کمر کھولی۔ کاغذ زمین پر گرا جب تک سایہ قامت تیرا کاغذ پر رہا ہمین لینے کی جرات نہ ہوئی جب تو جدا ہوا ہم نے لے لیا۔ شہزادے نے فرمایا مہرہ میرے پاس موجود ہے اگر تم لے سکتے ہو لے لو۔ یہ سن کر نجوم نے گرز فیل سر سے جو مثل کوہ البرز تھا شہزادے پر حملہ کیا لیکن برکت سے مہرہ ماہی کے وہ شاخ انار کی شکل ہوگیا جسمین انار بھی لگا تھا۔ نجوم گرز کو زمین پر پھینک کر مع لشکر کے غائب ہوگیا۔ اِس عرصے مین آفتاب وسط السما مین پہونچا۔ شہزادے نے موافق ہدایت عبیدون عابد کے مغرب سے مشرق کی طرف مراجعت کی۔ بار دیگر شیاطین بہ تبدیل صورت سد راہ ہوئے۔ نجوم بشکل انسان سے ریاتک مسلح شہزادے کے روبرو آیا اور نیزہ بازی شروع کی۔ ہرچند کہ شیاطین نے یہ فن رجم شہاب ثاقب سے تعلیم پایا ہے۔ لیکن شہزادے نے آخر نیزے کی ضرب سے اُس کا نیزہ زمین پر گرا دیا۔ جب شمشیر کی نوبت پہونچی طرفین کا درجہ مساوی رہا۔ کیونکہ نجوم کی شمشیر بوجہ مہرہ ماہی کے شہزادے کے جسم پر کارگر نہ ہوتی تھی اور شہزادے کی تلوار اس سبب سے نجوم پر اثر نہ کرتی تھی کہ وہ آتش لطیف سے تھا اور یہ بوزنیا کے آہن کثیف سے۔ اتنے مین ملاحت پری زنگولان جنی کو جو طلس جنون کا افسر تھا

شہزادے کی نمک سے واسطہ تھی۔ اُس نے ایک شمشیر نذر کی شہزادے نے اُس شمشیر سے نحوم کو اور دیگر شیاطین کو فلوان اور اُسکے ہمراہیوں نے قتل کیا

شہزادہ شام کے وقت ایک باغ کے قریب پہونچا جب اندر تشریف لایا یہاں بھی باغ اول کی مانند ایک سبیل باغ کے وسط میں دیکھا۔ بلکہ تمام مکانات اس باغ کے باغ اول سے مشابہ تھے۔ شہزادے نے موافق نصیحت عبیدون کے بعد اوہام کھانا زیر سبیل آرام کیا ایک ساعت نہ گذری تھی کہ ملاحت پری آئی اور خوان طعام روبرو رکھا شہزادہ لقمہ اُٹھایا چاہتا تھا کہ یکایک آسمان کیطرف سے آواز آئی۔ اے جوان خبردار اس طعام ناپاک کو نہ کھانا۔ ایک مرتبہ تونے حکیم کا کاغذ گم کردیا اب اپنی جان ضایع کرنا چاہتا ہے۔ ملاحت پری نقلی دشنام کہ غلیظ دیتی ہوئی چلی گئی۔ اور اصلی ملاحت پری نے آکے کہا تم کو اس باغ کی سرحد دارنی نے جو ایک ساحرنی ہے میری شکل سے فریب دینا چاہا تھا اگر ایک لقمہ بھی اُس کھانے سے کھا لیتے پھر تا قیامت ایک شکل پر رہتے۔ شاہزادے نے جو اُس کھانے کو اب دیکھا فی الحقیقت تمام رکابیوں میں بجائے برنج کرم ہائے مختلف رنگ بھرے ہوئے تھے۔ ملاحت پری نے کہا خداوند نعمت یہ ایک کرم دس آدمیوں کی ہلاکت کے واسطے کافی ہے۔ شاہزادے نے سلامتی جان پر اپنے شکر کیا اور جو کھانا ملاحت پری اصلی لائی تھی سیر ہو کر کھایا۔ بعد ازاں زیر سبیل سو رہا۔ جب وقت صباح آنکھ کھلی موافق ہدایت عبیدون کے مغرب کی جانب روانہ ہوا۔ بدستور روز گذشتہ اثنائے راہ میں ایک گرد نظر آئی بطور تشق گردمیں سے ہزار شیاطین بایں ہیبت وصلابت نکلے جنکی صورت دیکھنے سے رستم کا زہرہ آب ہوتا تھا۔ اُس لشکر کا سردار ایک دیو تھا جسکو شیدروس آتش دہن بادشاہ شیاطین نے نحوم شیطان کی خبر قتل سنکر بھیجا تھا۔

اس شیطان بدطرف سے شاہزادہ پر حملہ کیا۔ انقلوں عین وقت پر آج ہی پہونچا۔ اور خرطوس
اسکے ہاتھ سے قتل ہوا۔ بلکہ رفتہ رفتہ اسکے تمام ہمراہی بعرض قتل میں آئے۔ شاہزادی
نے آکر شیطینوں کو خاک و خون میں ملا دیا اور خود مہرے کی برکت سے محفوظ رہا۔ لیکن کثرت
حرب ضرب سے تھک گیا۔ اسی اثنا میں انقلوں جنی کا خالو فرمانوس جنی چار سو جن زبردست
کی جمعیت سے کمک جنگ میں آیا اور شیاطین پر حملہ کیا۔ شاہزادے نے جو فرصت پائی
اپنی منزل مقصود کی راہ لی اور بدستور زوال کے وقت مغرب سے مشرق کی طرف روانہ ہوکر
ہنگام شام ایک باغ میں پہونچا یہاں بھی ایک محل وسط باغ میں تھا بلکہ تمام آثار طلسمات
گذشتہ کی مانند نظر سے گذرے۔ آج کی شب ملاحت پری دو قسم کا کھانا لائی اور چند
جن تمام شب خدمت میں حاضر رہے۔ شاہزادے نے باغ کی دونوں جانب روشنی دیکھی۔
آخر روشنی کا حال پوچھا۔ ملاحت پری نے عرض کیا کہ باغ کے پاس چپ جانب لشکر اور دست راست
جانب مسلمان خیمہ زن ہیں

صبح کو فریقین میں پھر جنگ شروع ہوئی۔ عین گرمی جنگ میں خرتوس نے فرار کی ٹھانی
کیا اور خود شاہزادے کے ہاتھ سے جہنم واصل ہوا لیکن اسی وقت خرطوس ابلیس منش
ایک ہزار شیاطین کی جمعیت سے پہونچا اور ادھر قیمان ورست یقین اسکے کمک [illegible] کو
آپہنچا۔ اور سب روز ہنگامہ جنگ گرم رہا۔ آخر ارقیمان جس طرح خرطوس کے ہاتھ سے
اور خرطوس شاہزادے کے ہاتھ سے زخمی ہوا۔ شام کے وقت بدستور شاہزادہ
ایک باغ میں پہونچا اور موافق معمول زیر محل شب بسر کی۔ صبح کو پھر جنگل کی طرف
روانہ ہوا۔ زوال کے وقت خورشید روش بیک شیاطین کثیر کے ساتھ گرد
جنگ میں پہونچی۔ اتنے میں ناگاہ وقت لشکر جن شاہزادے نے آکر

اُنپر آثار عجز ظاہر ہوتے تھے اُدھر شاہزادہ خود متوجہ ہوتا تھا اور کشتون کے پشتے لگا دیتا تہا۔ شیدروس نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے عیار خناس سے کہا مین آدم زاد کا رد برو مقابلہ کرتا ہون تو دست راست سے بے خبر بازو پر اس ضرب سے خنجر مار کہ رشتہ جوہر کا قطع ہوجاے اور وہ جہرہ زمین پر گر جائے پھر قتل کرنا اُسکا نہایت آسان ہے۔ یہ کہکر شیدروس نے روبرو آکر نیزہ شاہزادے کے سینہ پر مارا۔ شاہزادے نے ضرب شمشیر سے نیزہ اُسکا زمین پر گرادیا اُس نے تلوار ماری شاہزادے نے ضرب شمشیر بہی دفع کی۔ ناگاہ دست راست کی جانب سے خناس نے حملہ کیا۔ شاہزادے نے تیغ المانی جو افسلون جنی نے نذر کی تہی شیدروس کو کہائی اور خناس کے سر پر ماری جس نے خناس کو دو پارہ کردیا۔ خناس کے قتل ہونے پر تمام طلسم شاہزادے پر ہجوم لائے

اِس اثنا مین سلطان ارقیموس بادشاہ جنہ سلمان چالیس ہزار بہادر کی جمعیت سے معرکہ جنگ مین آیا۔ حکیم ابوالمحاسن بہی اُسکے ہمراہ تہے۔ حکیم کے آنے سے شاہزادے نے جان تازہ پائی اور جہرے کو زمین پر رکھکے اُسکے متعلق نور زمین مع اجنہ کے فوج بیٹھ گیا۔ ارقیموس نے چند ساعت مین شیدروس کو قتل اور اُسکے لشکر کو پراگندہ کردیا۔ بعد ازان مع حکیم صاحب شاہزادے کی خدمت مین آیا اور کاغذ گم گشتہ جو شیدروس کے قتل کے بعد ہاتھ آیا تھا نذر کیا۔ حکیم ابوالمحاسن شاہزادے سے بغلگیر ہوا اور کہا اے شہریار تمنے اس کاغذ کو گم کرکے استقدر تکلیف اُٹھائی۔ شاہزادے نے کہا آنچہ گذشت گذشت آپ یہ فرمائیے آپکا آنا اتفاقیہ ہے یا ارادتاً تشریف لائے ہین۔ حکیم ابوالمحاسن نے فرمایا ایک روز مین نے تمہارے بارے مین استخارہ کیا معلوم ہوا کہ تم سے خدا لائے فاتح طلسم کی راہ مین سرزد ہوئی یعنی تم نے اُس کاغذ کو کہو دیا وہان سے مجہے دری ہشتری طالع کا حال پوچہا تو اُنہے

سے معلوم ہوا کہ وہ ایک ساحرہ کی قید مین گرفتار ہو گیا ہے۔ مین نے شہاب کو اُسکی رہائی
پر مامور کیا اور خود تمہاری طرف روانہ ہوا۔ پردۂ دوئم اور ظاہر دوئم مین آ کر سنا کہ شیاطین
تمہارے پاس سے میرا کاغذ لے گئے اور عبید ولن عابد تمہارے شر سے سعی کر رہے ہین
سلطان ارقیموس کے پاس گیا جو پردۂ دوئم مین اجنہ اسلام کا بادشاہ ہے۔ وہان سے اول
ارقیمان درست یقین کو تمہاری مدد کے واسطے بھیجا۔ بالاخر خود سلطان کے ہمراہ تمہاری
خدمت مین حاضر ہوا۔ شاہزادے نے فرمایا خوب ہوا کہ آپ آ گئے۔ مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ
مین ملکہ نوبہار کے دیدار سے کب تک بہرہ مند ہونگا۔ حکیم صاحب نے فرمایا اب بہت کم قصہ باقی
رہا ہے۔ دوسرے روز حکیم صاحب نے سلطان ارقیموس کو رخصت کیا اور شیدرہ سر آتش دین
کی سلطنت ارقیمان درست یقین کو تفویض فرمائی۔ بعد ازان ملاحت پری کو حکم کیا کہ عبید ولن
عابد کو اُسی باغ مین پہونچا دے۔ جب اِن امور سے فراغت پائی شاہزادے کو ہمراہ لیکر
قصر قران السعدین کی طرف روانہ ہوا

## بار دیگر ظاہر اول طلسم کی داستان گذارش ہوتی ہے

یہہ داستان دو جائے تقسیم ہوئی ہے۔ ایک کوہ مراد کی دوسری شہاب نخجوان کی۔ الحال
کوہ مراد کا حال بیان ہوتا ہے جب سعدان شاہ کے پاس البطال کا قاصد پہونچا بعد
بعد صلاح و مشورہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ اور رغادی مردود کو ہمراہ لیکر
کوہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہان پہونچتے ہی خواجہ فیروز ناظر کو جس نے ملکہ سعیدہ قمر طلعت
کو پرورش کیا تھا اپنی دختر کے پاس بھیجا۔ لیکن ناظر جو ایک مرد دانا تھا اور آئین شرع
کو اچھا نہ سمجھتا تھا بجائے اسکے کہ سعیدہ کو فہمائش کر کے لائے کوہ پر جا کر اُسکی رفاقت

اختیار کرلی۔ دوسرے روز سعدان شاہ نے اطراف کوہ کو خوب غور سے دیکھا جب
کوئی اور راہ سوائے خارستان کے نظر آئی شاقول گردن کش کو جمعیت سی پانچہزار سوار کے
یورش کا حکم دیا۔ شاقول آہستہ آہستہ جنگ کنان فراز کوہ پر پہونچا۔ اگرچہ اکثر ہمراہی اُسکے
اہل کوہ کے تیر و تفنگ سے زخمی و ہلاک ہوئے۔ لیکن وہ دلاور دلیرانہ و مردانہ پیشا پیش
بالائے کوہ جاتا تھا۔ اور اہل کوہ کے تیر و تفنگ کو اپنی سپر آہنی پر رد کرتا تھا۔ حتی کہ دو مرحلے
فتح کیئے۔ ابو الفتح نے ملکہ سعیدہ کو اطلاع کی کہ آج انتظام کوہ دشوار ہے۔ ملکہ ایک حالت
اضطرار میں نقاب افگندہ کوہ کے کنارے پر آئی۔ اور شاقول کی سپر فولادی پر ایک تیر
جان ستان اِس قوت بازو سے مارا کہ سپر سے گذر کر پیشانی پر پہونچا۔ اور بعد چاک کرنے خود
و کاسہ سر کے دوسری طرف گذر گیا۔ مردان لشکر بحال خراب ہزیمت خوردہ شاقول کو
زیر کوہ لائے اور طبل بازگشتی بجوادیا

روز دیگر ساہول ہمن سینہ نے کوہ پر حملہ کیا۔ ابھی اُس سے کوئی کار نمایان نہ ہوا تھا کہ
سعیدون مشتری جاہ دو لاکھ سوار و پیادہ کی جمعیت سے آیا اور سردیوان بیگ ترک کو پانچہزار
سوار دیکر اہل کوہ کی مدد کے واسطے بھیجا۔ اِس جنگ میں ساہول قتل ہوا۔ دوسرے روز
سعدان شاہ کی طرف سے القوم فیل قوت میدان میں آیا۔ سعیدون شاہ کی طرف سے
رابض خان و نخاد ر مقابلہ میں گیا۔ القوم نے رابض خان کو زخمی کیا۔ ضمار خان یکہ سوار نے
جاکر القوم کو جان سے مارا۔ سعدان شاہ نے ایک ہی پہلوان کے قتل ہونے سے طبل
بازگشتی بجوادیا۔ لیکن نصف شب کے بعد سردوم کشتی گیر کو کوہ پر یورش کرنے کا حکم دیا جبتک
مردمان کوہ خبردار ہوں اُس نے تین مرحلے لیئے۔ اسی وقت آواز بہ کش و بگیر کی چار جانب
سے بلند ہوئی۔ سعیدون شاہ نے فرزند مہشن بیگ ترک کو اہل کوہ کی کمک کے واسطے

بھیجا۔ چند ساعت میں سرودم قزقر خان کے ہاتھ سے قتیل ہوا۔ رفتہ رفتہ دونوں بادشاہوں
کے باقی لشکر میں بھی جنگ شروع ہو گئی۔ اور آخر سعدان شاہ نے سعیدون شاہ کو اپنے
مقابلہ کے واسطے بلایا اور اسکی پیشانی پر نیزہ مارا۔ سعیدون شاہ نے اسی حالت زخمداری
میں سعدان شاہ کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا اور خانۂ زین میں دبا لیا۔ ہرگاہ حق بجانب سعیدون
شاہ کے تھا حق تعالی نے ایسا زور و قوت بخشا کہ اس نے سعدان شاہ کو خانۂ زین سے بلند
کر لیا اور چاہتا تھا کہ نقش زمین کر دے مگر کمربند دو حصے ہو گیا اور وہ زمین پر گرا۔ راجل
تیز پا عیار سعدان شاہ کو لشکر میں لے آیا اور طبل بازگشت لشکروں میں بجا۔ اور اپنے اپنے قیامگاہ
پر چلے آئے۔ سعدان شاہ اس ہزیمت کے باعث تین روز محل سے باہر نہ نکلا۔ روز
چہارم غاوی ملعون نے سعدان شاہ کو کہا کہ تو سعیدون شاہ سے دو ہفتہ کی رخصت طلب کر۔ سعدان شاہ
نے دو ہفتہ کی مہلت سعیدون شاہ سے لی۔ غاوی سوفسطائی اسی روز قدرے اسباب
نیرنجات اور سامان آلات طلسمات لے کر ایک غار میں گیا۔ فقط ایک غلام ایک بار
روز و شب میں اسکے پاس جاتا تھا اور کسی اہل لشکر کو اس مقام سے آگاہی نہ تھی۔ وہ وقت سحر تعویذ
ایک روز بہشتم غاوی مردود غار سے ایک مس کی لوح خورد جس پر چند عفریتوں کی شکلیں کندہ
تھیں لایا اور ابطال کے بازو کے گوشت میں رکھ کر اوپر سے بخیہ کر دیا اور اس سے کہا کہ کوئی حربہ
تیرے جسم پر کارگر نہ ہوگا کیونکہ بنتے وقت ترتیب طلسم تمام پہلوانان جنی اعظم کا نام مع اسم
سعیدون شاہ اور سرعت عیار وغیرہ ورد کیا ہے۔ اسی واسطے انکے ہاتھ سے تیری اجل
مقدر نہیں۔ جب ابطال کا زخم بھر گیا اس نے اپنے نام طبل جنگ بجوایا۔ اور وقت
صبح دونوں بادشاہ عالیجاہ مع اپنی اپنی فوج کے میدان کارزار میں صف آرا ہوئے۔
سعدان شاہ نے ابطال کو بعد عطائے جام شراب میدان حرب کی اجازت دی۔ ابطال نے کر و فر

حرب گاہ مین آیا۔ سعیدان شاہ کی طرف سے مسطورخان ایک دلاور یگانہ جنگ کو نکلا۔
ابطال نے مسطورخان کو ایک ساعت مین قتل کیا۔ اسی طرح اس روز دو پہلوان اور ابطال
کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ شام کے وقت سعدان شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اور زر
کثیر ابطال کے سر پر نثار کیا۔ قصہ کوتاہ ہر روز ابطال بدسگال جنگ گاہ مین آ کر
اکثر زنادران لشکر اسلام کو قتل و گرفتار کرتا تھا

## یہان ان بادشاہون کو سرگرم پیکار رکھ کر راوی شہاب نوجوان کا حال بیان کرتا ہے

جب شہاب نے نرغام شاہ کی سپہ سالاری اختیار کی۔ دوسرے روز واسطے استیصال اشرار جادو
کے شہر زنگار کی جانب روانہ ہوا۔ منزل پنجم مین کیا دیکھتا ہے کہ تمام بیابان جیسے آگ کا
ہے۔ اور ایک نہر وسیع آتش کے اس طرف جاری ہے۔ شہاب نوجوان نے اسی طرف
نہر کے خیمہ و خرگاہ لشکر کے برپا کرائے۔ اور وقت شب بعد انفراغ نماز و وظائف جو اسم
کہ سنگ منقوش پہ کندہ تھا موافق ہدایت حکیم کے پڑھ کر سو رہا۔ عالم خواب مین ایک مرد
بزرگ نقاب دار تشریف لایا اور اس نے فرمایا اے شہاب تو ایک ظرف گلی پانی مین بھر
نہر کا لے اور اس اسم کو چہل و یک مرتبہ پانی پر دم کر بعد ازان دم کردہ نہر کے اس طرف
جا آتش سحر خلاف اپنے تا عادے کے ترا استقبال نہین کرنے کی اپنی جگہ قائم ہو گی
تو آتش سحر کے نزدیک جا کر قدرے پانی نہر کا چھڑکنا آتش سحر وہان سے ایک فرسخ پیچھے
ہو جاوے گی تم آتش کی جاے خیمہ زن ہونا۔ اس عرصہ مین شمرار جادو اور اس کے
پہلوانان لشکر چند بار آتش سحر کو اپنی پس پشت کر کے تجھ سے محاربہ کرین گے جب
باعتبار قوت ساحری وہم باعتبار شجاعت و پہلوانی بر سر نہ آئین گے تیرے روبرو

گریز کرین آگے یا قتل ہونگے۔ تو اُنکے گریز کے بعد حسب معمول آب نہر سے پھر آتش سحر کو
پس پا کرنا اور خود آتش کی جائے مقیم ہونا۔ اسی طرح ایک ہفتے کے بعد شہر زنگار مین جا
پہونچے۔ جب شہاب نے دو مرتبہ ایک ایک فرسنگ آتش سحر کو دفع کیا۔ شرار جادو کے حکم سے
آتش دست جادو ہزار ساحرون کی جمعیت سے مقابلہ کے واسطے آیا۔ اور اُس نے ایک ساحر
کو جو پہلوان بھی تھا میدان مین جانے کی اجازت دی۔ اُس طرف سے بھی ایک دلاور مقابلہ
کے واسطے گیا۔ جادوگر نے عمل سحر سے دلاور اسلام کو کمند مین باندھ لیا۔ بلکہ اسی طرح اور
تین سردار خضر غلام شاہ کے لشکر کے گرفتار ہوئے۔ آخر شہاب خود میدان حرب مین گیا۔
اُس پر بوجہ سنگ منقوش سحر نے کچھ اثر نہ کیا۔ جو ساحر آیا اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا۔ حتی کہ آتش
دست کو بھی خاک معرکہ مین ملا دیا۔ بقیہ جادوگر شہر زنگار کیطرف بھاگے۔ شہاب نے تیسری
مرتبہ آتش پر قطرہ نشانی کی۔ اور وہ ایک فرسنگ اور پس پا ہو گئی۔ شہاب کا لشکر اُسکی
جائے مقیم ہوا۔ دوسرے روز تمام مردمان لشکر قسم قسم کی امراض مین گرفتار ہو گئے
از انجملہ خضر غلام شاہ نے شہاب کے روبرو درد سر کی شکایت کی۔ شہاب دلاور نے عالم خواب
مین نقاب دار سے حقیقت لشکر کی بیان کی۔ نقاب دار صاحب اسرار نے فرمایا اے شہاب
اس دفعہ شرار جادو نے ماہیار نامی ایک ساحر کو تیرے مقابلے کے واسطے بھیجا ہے۔ اُسکے عمل سحر سے
زیادہ سے لشکر مین امراض شایع ہوئے تو حجر منقوش کو آب نہر مین غوطہ دیکر پانی اُسکا اہل
لشکر کو پلا۔ خدا کے فضل سے تندرست ہو جاوینگے۔ صبح کے وقت شہاب نے پانی حجر
منقوش کا لشکر کو پلایا۔ فی الواقع تمام امراض دفع ہوئے۔ روز دیگر ماہیار جادوگر خود
میدان مین آیا۔ اِدھر طرف سے شہاب نوجوان با دبدبہ و شوکت میدان حرب مین گیا کہ
ماہیار کے ہوش جاتے رہے یہان تک کہ بغیر حرب وہان سے بھاگا اور فوج اُس کی

ہر طرف پراگندہ ہوگئی۔ شہاب نے جو اس دفعہ آتش سحر پر پانی چھڑکا آتش سحر نے ہاہیار کو
اٹھائے راہ میں جالیا اور وہ آتش میں جلکر خاکستر ہوگیا۔ ضرغام شاہ نے آتش کی جا بجا
لشکر کا اپنے مقام کرایا

اب یہاں سے شہر زنگار دو فرسنگ ہے اور آتش سحر ایک فرسنگ۔ جب حرارت آتش کی
شہر میں سرایت کی اہل شہر نے استغاثہ کیا۔ اشرار نے کہا کہ میں نے اور محتال وزیر نے
دس روز کی محنت میں یہ آتش اعمال سحر سے حریف کے سد راہ کی تھی اب اس کے خاموش
کرنے کو لااقل تین روز کا عرصہ چاہئے۔ اور بغیر میرے اور محتال کے کسی جادوگر سے خاموش
نہیں ہوسکتی۔ لیکن تم دلجمعی رکھو میں شہر کے جنوبی دروازے سے باہر نکل کر حریف کے مقابل
ہو کر آرا ہونگا سوا اسکے حریف کو فقط میری ذات سے سروکار ہے وہ بھی اُسی طرف میرے
مقابل آوے گا۔ پھر خلائق شہر اذیت آتش سے محفوظ رہے گی۔ اشرار مطابق اُس کے شہر کے
دروازۂ جنوبی سے باہر نکلا اور آتش سحر کو اپنے دست راست رکھ کر اہل اسلام کے مقابل
خیمہ زن ہوا۔ اس اثنا میں شہاب نوجوان بصیغہ رسالت اشرار کے پاس آیا اور کہا
دری مشتری طلعت اور نرگس شہلا کو ہمارے حوالے کردو۔ دوئم شاہ ورمایا دین اسلام
قبول کرو۔ اور سحر و ساحری سے باز آؤ ورنہ اپنی سزائے اعمال کو پہونچوگے۔ اشرار
نے کہا ہم مشورہ کرکے ان باتوں کا جواب دینگے

شہاب کے رخصت ہونے کے بعد اشرار اور کیدانہ اور محتال نے شہاب کے سوالوں پر غور
شروع کیا۔ لیکن کوئی بات قرار نہ پائی۔ آخر محتال نے کہا شاہزادہ مشتری کے پاس ایک زرہ
زرہ [illegible] ہے اسمیں یہ صفت ہے کہ کوئی سحر اُسکے پہننے والے پر کارگر نہیں ہوتا لیکن
[illegible] مشتری [illegible] اگر تم [illegible] میں [illegible] زرہ [illegible]

رہزن کیدانہ نے کہا تم کو اس بات کا اختیار ہے

شہزادہ دری مشتری طلعت کو کیدانہ ملعونہ نے ایک مکان عالیشان مین نظربند کر رکھا تھا
اور روز و شب اسکی خاطر و دلجوئی کرتی تھی مگر مشتری تصور مین سعیدہ کے ایسا مبتلا تھا
کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی اور اکثر اوقات سعیدہ کی تصویر کو دیکھ کر رویا کرتا تھا۔ ایک روز
محتال نے مشتری کے پاس آکر کہا اے شاہزادہ نامدار مین تیری معشوقہ کی تلاش کرونگا بشرطیکہ
تو یہ زرہ مجھے بخوشی دل بخشدے۔ مشتری جو غلبۂ عشق مین سعیدہ کے از خود رفتہ تھا باشدت رضا
زرہ محتال کے حوالے کی۔ بعد ازان کہا اے شاہزادۂ کامگار تین روز کے واسطے یہ تصویر
مجھے دیجئے پھر مین بآسانی اسے تلاش کرونگا۔ مشتری اس وقت محتال کو اسقدر عزیز
و دوست رکھتا تھا کہ بے تکلف تصویر سعیدہ کی حوالے کی۔ محتال نے اشرار کے پاس آکر زرہ اسکو
دی اور کیدانہ کو وہ تصویر دیکر کہا تو صاحب تصویر کی شکل سے اپنے کو آراستہ کر۔ پھر امید
ہے کہ دری مشتری طلعت راضی ہو جائے گا۔ محتال و کیدانہ تو جانب قصر الجبال روانہ ہوئے
جہان مشتری طلعت بموجب فرمایش محتال کے سعیدہ کا انتظار کرتا تھا اور یہان اشرار جادو
نے ضرغام شاہ کو مقابلے کے واسطے طلب کیا۔ شہاب نوجوان نے تھوڑے پانی عقیق منقوش کا
ضرغام شاہ کو پلایا اور میدان کی اجازت دی۔ اشرار نے اول بقوت سحر ضرغام شاہ
کو دستگیر کرنے کا قصد کیا لا آب حجر منقوش کے سبب ممکن نہ ہوا۔ جب گرز و شمشیر کی نوبت
آئی اشرار نے ایک ضرب شمشیر اس قوت سے ضرغام شاہ کے سر پر لگائی کہ چار انگل تک
سر مین در آئی۔ عیان ہے اہل اسلام بہزار مشکل ضرغام شاہ کو اپنے لشکر مین لے آئے۔ شہاب
جو اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ اشرار کو زرہ الحفاظہ دستیاب ہوئی ہے اسنے دوسرے روز
تین افسر سرداران لشکر یکے بعد دیگرے میدان مین بھیجے۔ اشرار نے وہ کو قتل کیا اور

ایک کو گرفتار کر لیا۔ آخر خود شہاب واسطے مقابلہ اشرار کے میدان جنگ مین
گیا۔ شام تک اشرار اور شہاب جنگ نیزہ و گرز اور زور و قوت مین سرگرم رہے
بعدازان اپنے لشکر مین چلے آئے۔ شہاب نوجوان متفکر و حیران بعد
اوراد سہم سوئا وہی نقابدار عالم رویا مین تشریف لایا اور فرمایا اے شہاب آگاہ
ہو۔ کہ ایک زرہ زرہ الحفاظ ہے جسکے دامن و گریبان مین جبار اسمائے اعظم کندہ ہین
اسی باعث سے کوئی حربہ اُسکے پہننے والے پر کارگر نہین ہوتا۔ مالک زرہ کا
بحسب ارث و استحقاق شاہزادہ مشتری طلعت بن ملک سعیدون شاہ ہے
لیکن جس انسان کو مشتری طلعت زرہ پہننے کی اجازت دی وہ بھی پہن سکتا ہے
در بنولا محتال کو وہ زرہ مشتری نے بخوشی دل بخشدی ہے۔ اور وہی زرہ اشرار
جادو پہنکر ہر روز میدان داری کرتا ہے اور تمہارے سرداران لشکر اُس کے
ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہین کل صبح کے وقت اشرار جادو اشرار کی طرف سے
تیری خدمت مین حاضر ہو کر ایک ہفتہ کی مہلت طلب کرے گا تو حسب و بوجہات
مہلت دے دینا۔ اشرار ایام مہلت مین آتش سحر کو خاموش کرے گا۔
تجھکو مناسب ہے کہ اس عرصہ مین نرگس شہلا اور شہزادہ مشتری طلعت کو اشرار
اور کیدانہ ملعونہ کی قید سے نجات دے۔ نرگس شہلا کے نجات دینے کا یہ طریق
ہے۔ روز فردا قبل از طلوع آفتاب شرق کی جانب روانہ ہونا چند ساعت کے بعد
ایک حوض کے کنارہ پر پہونچے گا۔ وہان یہ اسم موافق اعداد بورج حوت ورد کرنا
جب عدد اسم تمام ہونگے ایک اژدہا آتش فشان حوض کے اندر سے سر باہر نکالیگا
تو بلا خوف موںھ مین اژدہی کے داخل ہو جانا۔ چند لمعہ کے بعد ایک قلعہ دروازہ

بند نظر آئے گا تو اسم یا مفتح الابواب ہزار بار قلعہ کے دروازے پر دم کرنا۔ ایک طاؤس
پرواز کنان اوج ہوا سے آئیگا اور کنگرہ پر قلعہ کے بیٹھ کر فریاد کرے گا۔ تو طاؤس کو
تیر سے مارنا اور خون اُسکا دروازہ پر قلعہ کے چھڑکنا دروازہ قلعہ کا خود بخود کھل جائیگا
تو قلعہ کے اندر جانا سپہگاہ بازار مین پہونچیگا۔ ہر طرف عورتون کو کاروبار مین مصروف
دیکھے گا۔ وہ تجھ کو دیکھ کر شور و غل مچاوین گی۔ اُس وقت ہر ایک کے حلق سے آواز
خرد سگ اور شغیر و پلنگ اور زاغ و زغن و کرگس و بوم وغیرہ جانورون کی پیدا ہوگی
پھر وان کی فریاد کے تمام جانور ان مذکورہ چرند و پرند وہان جمع ہوجائین گے
تو چرندون مین سے شیر کو اور پرندون مین سے عقاب کو ہلاک کرنا اُنکے ہلاک ہونے
کے بعد تمام جانور غائب ہوجائین گے۔ اُسوقت ایک پیرزالہ بہ لباس فاخرہ سے
پا تک زیور مرصع نگار پہنے تیرے پاس آوے گی۔ آگاہ ہو کہ وہ قلعہ شرار کے
سحر و ساحری کا نتیجہ ہے۔ اور وہ پیرزالہ خزانہ اس کی مادہ ہے۔ تو کہنا مین ساحر
ہون اور بقصد نکاح اسقدر زحمت اٹھائی ہے۔ وہ اس بات پر راضی ہوجاوے گی
اُسکے پاس ایک خریطہ شرار جادو کا دیا ہوا موجود ہوگا۔ بحیلہ وہ خریطہ لے لینا
اُس مین ایک گیاہ سرخ رنگ ہوگا۔ اُسکو جلا دینا۔ آگ کی گرمی سے ایک
کرم جسکا عرض و طول دو بالشت ہوگا اُسکے دماغ سے نکلے گی۔ تو بہ تعجیل
تمام کرم کو کفش سے مارنا پھر وہ مرتے کرم کے خزانہ بھی مرجائے گی اور طلسم کا نام و
نشان تک باقی نہ رہے گا۔ البتہ وہ ایک محل باقی رہ جائیگا جس مین نرگس سنہلا
اور چند خواصین اصلی قید ہین تو نرگس کے پاس جاکر حقیقت ضیغم شاہ کی
بیان کرنا اور اُسکو اپنے ہمراہ لشکر مین لے آنا پھر ہم تجھے درہی مشتری طلسم

کی رہائی کی تدبیر بتائین گے

اشرار جادو کی رعایا آتش سے تنگ آرہی تھی۔ اسوقت لوگون نے دوبارہ اشرار سے فریاد کی۔ اشرار نے اتزار جادو کو واسطے حاصل کرنے مہلت کے بھیجا۔ شہاب نے اوسکو ایک ہفتہ کی مُہلت دی۔ اور خود حسب ہدایت نقابدار اشرار جادو کی سحر بندی کو باطل کیا۔ اور نرگس شہلا کو وہان سے ہمراہ لے کر اُسکوہ پر آیا جہان سے شہر نگار نظر آتا تھا۔ دیکھا کہ ایک طرف شہر شرر نگار ہے۔ اور دوسری جانب ضرغام شاہ کا لشکر ہے۔ اور سمت سوم آتش سحر روشن ہے۔ الا تیزی و تندی آتش سحر کی نسبت اول کم تھی۔ شہاب سمجھا کہ اشرار جادو انطفاے آتش کے عمل مین مشغول ہے۔ وہان سے بوقت شب لشکر مین داخل ہوا۔ اور بطریق مناسب ضرغام شاہ اور نرگس شہلا کی ملاقات کرائی۔ ضرغام شاہ نے احسان بجالایا

شہاب نے اُن سے فارغ ہو کر بعد ورد اسم سو رہا۔ نقابدار نے عالم واقعہ مین فرمایا اے شہاب بسم اللہ اب تو وقت صباح قبل از طلوع آفتاب واسطے رہائی مشتری طلعت کے قطب شمالی کی طرف روانہ ہو بیس فرسنگ کے بعد ایک کوہستان مین پہونچے گا۔ وہان ایک مکان قصر الجبال نام ہے۔ اُس قصر مین محتال جادو اور کیدانہ بشکل سعیدہ رات دن مشتری طلعت کو شراب پلاتے ہین تا کہ عالم مستی مین مشتری کیدانہ سے توجہ کرے اور بوسے بدرنگی ذہن ناپاک کی مشتری کے دماغ مین نہ آوے۔ مشتری کیدانہ کو سعیدہ سمجھ کر راز و نیاز کی باتین کرتا ہے۔ لیکن ابھی اور ہر طرح سے محفوظ ہے۔ جب تو قصر الجبال مین پہونچے گا

عقیق منقوش کی برکت سے کیدانہ کی صورت مصنوعی زائل اور محتال و کیدانہ
کی قوت ساحری باطل ہو جائے گی۔ شہاب حسب فرمودۂ صاحب اسرار قصر الجبال
مین پہونچا طرفہ مکان عالیشان دیکھا جسکی تمام در و دیوار سنگ یشم کے تھے۔
شہاب سیر کنان ایک مکان مین آیا۔ وہان دیکھا کہ محتال شراب خواری کر رہا ہے
محتال نے اسی عالم مستی مین شمشیر غلاف سے نکال کر شہاب پر حملہ کیا اور ایک
ساعت جنگ مردانہ کرتا رہا بالآخر شہاب کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ بعد ازان اُس
حجرے مین آیا جہان مشتری طلعت اور کیدانہ تھے۔ کیدانہ نے جو شہاب نوجوان
کی صورت دیکھی عقیق منقوش کے سبب عمل سحر باطل ہو گیا اور وہی ہیئت
اصلی اُسکی نکل آئی۔ اُسوقت بوے بد اُس ملعونہ کے دہن ناپاک کی ایسی مہکی
کہ تمام حجرے کو بیت الخلا کا مرتبہ پہونچا۔ شہزادہ ڈر گیا دیکھتا ہے کہ عوض سعیدہ
کے ایک زن جمیلہ عفریتہ زشت رو پرو بیٹھی ہے۔ پوچھا اے ملعونہ تو کون بلاے
بد ہے جو ایک ساعت مین شکل ہر بار ہزار رنگ بدلتی ہے۔ کیدانہ نے کچھہ جواب نہ دیا
اور از سر نو سحر خوانی شروع کی۔ لیکن کچھہ اثر نہوا۔ شہاب نے کیدانہ کو حجرے کے
اندر سے باہر لاکر ایک ستون سے اُسکو باندہ دیا اور بعذاب سخت ہلاک کیا۔ بعدہ تمام
سرگذشت مشتری طلعت کے روبرو بیان کی۔ شہزادے نے شہاب کو سینے سے
لگا کر کہا۔ اے برادر نامدار تو نے وہ احسان ہمارے خاندان پر کیا ہے کہ تمام
عمر ہم تیرے بار احسان سے سبکدوش نہین ہونے کے۔ اگر تمہاری مرضی ہو
یہان سے بخط مستقیم شہر نگار کو چلین۔ شہاب نے کہا۔ اول ہمین موافق ارشاد
نقابدار صاحب اسرار جبل الخیل پر چلنا ضرور ہے۔ وہان سے ایک اسپ تمہاری

سواری کے لیے لا دیتے پھر ایشر ارچباودی کی خبر لینے گئے مشتری طلعت نے پوچھا حسن الغیب
کیا مکان ہے اور وہ کیسا ہے کس بعض کا ہوگا شہزادے کیا مجھ عالم ... ہم
کہ یہاں سے ہفتاد فرسنگ ... ایک کوہ ہے جسکو زبان عربی میں جبل الطیر کہتے ہیں
وہاں چند نفر دیو خدا پرست بشکل ... آئے ہیں ان کے ...
ہے - اُن کے آباؤ اجداد ... حضرت سلیمان علیہ السلام کے جلو میں ...
ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو اُن گھوڑوں کو عصر کے وقت دیکھا تماشہ ...
آفتاب غروب ہوگیا اور نماز کا وقت جاتا رہا حضرت سلیمان نے فرمایا "انی احببت حب الخیر
عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب" - بعد ازاں چند گھوڑوں کو قربانی کیا - خدا
کی قدرت سے آفتاب پھر مغرب کیطرف سے طلوع ہوکر اپنی جائے پر قائم ہوگیا اور حضرت
سلیمان نے نماز ادا کی - دری مشتری طلعت نے کہا کیا رجعت آفتاب بھی ممکن ہے - شہزادے نے
کہا - خدا سے کون سی بات بعید ہے - ایک مرتبہ نہیں بلکہ چار مرتبہ آفتاب نے رجعت کی ہے
ایک بار حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے واسطے کہ اُن سے جنگ کفار میں وقت عصر
قضا ہوگیا تھا - مرتبہ دویم حضرت سلیمان کے لیے جس طرح ذکر ہوا - بار سوئم حضرت محمد
مصطفےٰ کے عہد میں - جب سرور کونین نزدکوہ سے منزل صہبا میں پہونچے اور راس
مقام میں آخر روز آثار وحی شاہ سریر نبوت پر ظاہر ہوئے اور یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی :
"ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" حضرت نے سر مبارک اپنا زانوے حضرت
شاہ ولایت کے رکھدیا اور ضمیر منیر اقتباس انوار وحی میں مشغول ہوا - ہر گاہ وحی منجلی ہوئی
آفتاب غروب ہوگیا حضرت رسالت پناہ نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا - یا علی تم نے
نماز عصر بھی ادا کی - حضرت علی نے جواب دیا - یا حضرت آپ کو بخوبی روشن ہے کہ تیئے

۔۔زادا کرنے کی فرصت نہین پائی۔جناب رسالت پناہ نے دعا کی۔اُسی وقت آفتاب
۔۔طلوع کیا اور وقت عصر نظر آیا۔حضرت امیرالمومنین نے بخوبی تمام نماز عصر ادا کی۔
۔۔تبہ چہارم بعد وفات سرور کائنات کے جس وقت شاہ ولایت جناب نہروان سے
۔۔ہو کر کوفہ کی جانب متوجہ ہوئے اور زمین بابل مین پہونچے جو محل عذاب الٰہی تہا
حضرت نے مردمان ہمراہی کو وہان مقام کا حکم دیا اور خود پیشتر تشریف لے گئے جویریہ
رضی اللہ عنہ اِس حدیث شریف کے راوی ہین کہ اُس وقت مین بہی حضرت علی کے ہمراہ
تہا اور مین نے اپنے دل مین عزم کیا تہا کہ جہان جناب علی نماز گذارین گے مین بہی اقتدا
کرونگا۔وہان ایک پُل جسر سورے نام تہا۔جب علی پل پر سے گذرے آفتاب غروب ہوگیا
مجھے بجائے خود خطرہ گذرا کہ پیغمبر کے وصی سے نماز کا قضا ہو جانا خلاف قیاس ہے۔شاہ
اولیا نور ولایت سے خطرہ پر میرے آگاہ ہوگئے اور مجھسے فرمایا۔اے جویریہ شاید تیری
طبیعت مین کسی طرح کا خیال آیا۔مینے حال اپنی طبیعت کا حضرت کی خدمت شریف مین عرض
کیا۔حضرت ولایت پناہ اُس وقت دعا مین مشغول ہوئے اور ایک اسم ایسی زبان مین
پڑہا کہ میرے فہم مین نہ آیا۔ہنوز اور اد اسم تمام نہ ہوا تہا کہ ناگاہ آواز تکبیر آسمان
کی جانب سے آئی اور آفتاب مغرب سے طالع ہوا حضرت نے نماز گذاری مینے بہی اقتدا
کی:۔"اللهم ارزقنا محبته اهل بيت حبيبك وثبت اقدامنا عليه"

القصہ شہزادہ مشتری طلعت اور شہاب نوجوان عصر کے وقت جبل الخیل مین پہونچے
وہ کوہ اسقدر بلند تہا کہ قلہ تک نظر کام نہ کرتی تہی اور ہر طرف چشمہ ہائے آب خوشگوار
جاری تہے اور وسط کوہ مین ایک صفہ سنگ مرمر کا بنا ہوا تہا۔شہاب اور مشتری طلعت
نے شب بالائے کوہ بسر کی۔دوسرے روز نماز صبح کے بعد اوراد و اسم شروع کیے عصر کے

وقت یکایک تمام زمین و آسمان غبار آلود ہوا اور وہ مرکب ش پر پرواز کرکے ہوا ہوئے
زمین ایک اسپ مشکین ادہم نام بہی تہا اور اُسکے سر پر ایک تاج مرصع نگار بطور کلغی
رکہا ہوا تہا۔ تمام اسپ بعد چرنے علف زار کے چشمہ سے نوبت بنوبت پانی پیتے تہے اور
پرواز کر جاتے تہے۔ جب اسپ ادہم کی نوبت آئی شہزادہ دری نے موافق تعلیم شہزادی
کے صفہ پر استادہ ہوکر یہ کلمات باواز بلند کہے:۔ اے ادہم بحق حضرت سلیمان علیہ السلام
تو چند روز کے واسطے میری فرمان برداری قبول کر اور جب تک میرا کام مراد کو پہنچے
خبرداریت اسپ تبدیل نہ کرنا۔ ادہم نے اول ایک نگاہ غضب آلود سے مشتری کو دیکھا پہر
قریب آیا مشتری نے تین مرتبہ آیہ کریمہ سبحان الذی سخرلنا ھذا ادہم پر دم کی تو
پر و بال ادہم کے پوشیدہ ہوگئے اور مرکب چار عنصری کی شکل ہوگیا مشتری خلعت اور
لے کر شہاب کے ہمراہ لشکر کی طرف روانہ ہوا

## بالفعل کمیت قلم کی جادۂ دوئم طلسم کی جانب بازگشت ہوتی ہے

جب شاہزادہ معز الدین اور حکیم ابو المحاسن قصر قرآن السعدین کی جانب روانہ ہوئے
شہزادے نے فرمایا۔ اے حکیم صاحب تمام بادشاہان طلسم بطریق ملازم و خدمتگار
تمہارے محکوم ہین پہر پیادہ پا راہ قطع کرنے کے کیا معنی۔ حکیم صاحب نے کہا۔ پیادہ پائی
میری تمہاری مہربانی کا باعث ہے۔ نہ تم میرا کاغذ گم کرتے اور نہ تکلیف پیادہ پائی
کی نصیب ہوتی اور نہ مین تمہاری خاطر تصدیع پیادہ روی برداشت کرتا۔ ہرچند
کاغذ دستیاب ہوگیا لیکن اُسکے کفارے مین پیادہ قطع راہ کرنا پُر ضرور ہے۔ جب دو پہر
دن گذرا حکیم صاحب نے بہ مشرق سے مغرب کی طرف مراجعت کی شہزادہ سمت ...

اے حکیم صاحب برائے خدا یہ عقدہ بھی میرا حل کرو کہ صبح سے زوال تک سیار طلسم مغرب کی طرف جاتا ہے اور بہر زوال سے تا شام مشرق کی طرف قطع راہ کرتا ہے یہ کیا اسرار ہے۔ دویم جو آثار و علامات اثنائے راہ میں نظر آتی ہیں وقت مراجعت پھر ظاہر نہیں ہوتے۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے نور دیدۂ اقبال اکثر مقدمات طلسم خلاف قاعدہ اور غیر معقول ہوتے ہیں۔ آگاہ ہو کہ یہ طلسم برج حوت ہے۔ ہرگاہ آفتاب برج جوزا میں داخل ہوتا ہے برج حوت بالائے آسمان طلوع کرتا ہے اور توجہ اُسکی مشرق سے مغرب کی طرف ہوتی ہے۔ جب وقت زوال حوت غروب ہو جاتا ہے پھر بموافق حرکت فلکی زیر زمین مغرب سے مشرق کی سمت حرکت کرتا ہے اُسی حرکت لامحالہ متوجہ طلسم کو بھی موافق رفتار و حرکت اُسکی راہ قطع کرنی واجب ہے۔ اگرچہ سیار طلسم اپنے اعتقاد میں مراجعت کرتا ہے الا واقع میں یہ امر نہیں جو وہ سمجھا۔ بلکہ بانیٔ طلسم نے راہ طلسم حوت اسی طریق سے معین کی ہے۔ اِس سوال و جواب کے بعد قریب شام حکیم صاحب شہزادہ معز الدین کو ہمراہ لیکر ایک درہ کوہ میں داخل ہوئے جب درہ سے باہر نکلے شہزادے نے ایک دریائے ذخار وبے پایان دیکھا اور وسط دریا میں ایک قصر بادامی رنگ واقع تھا اور دیوار شرقی پر قصر کے ایک آئینہ اس طرح کا نصب دیکھا جسکی شعاع سے تمام دریا روشن و منور ہو رہا تھا۔ حکیم صاحب نے وہ شب قریب دریا کے گذاری۔ ملاحت پری اُنکے واسطے طعام رنگا رنگ لائی۔ وقت صباح حکیم صاحب شہزادہ کو کنارہ پر دریا کے لائے۔ وہاں شہزادی نے ملاحظہ فرمایا کہ دو مرد ایک دوسرے کی جانب سے پشت پھیرے ہوئے چوب تر کا عصا لیے ہیں۔ مگر اُنمیں باہم اِس قدر فاصلہ ہے کہ ایک کی صورت دوسرے

کو تمیز نہین ہوتی۔ شہزادے نے حکیم صاحب سے پوچھا کہ یہ دونون مرد کون ہین اور دریا
کے کنارے پر کس کام مین مصروف ہین۔ حکیم صاحب نے فرمایا اگرچہ تم نے اُنکو دیکھا نہین۔
لیکن یہ بات عبیدون عابد کی زبان سے تمنے ضرور سُنی ہوگی کہ عالی سلطان بادشاہ
آبگینہ حصار کا پسر معالی سلطان صاحب خانقاہ کی دختر کرشمہ خاتون پر عاشق ہوگیا
اور جمیل عرفان پسر صاحب خانقاہ جسکو مرشد عالم کہتے ہین کہ اُس کا بھی خلقت پر
بادشاہ سے کچھ کم رعب و داب نہین ہے علیلۓ بلند اختر معالی کی خواہر پر فریفتہ ہوا
اور دونون علیحدہ علیحدہ عبیدون عابد کے پاس گئے۔ اُس نے اُنکو دوسرے روز کا
وعدہ دیا۔ یہ وہی دونون ہین۔ جب دوسرے روز عبیدون کو باغ مین نہ پایا با
عالم یاس و حسرت مین قصر قران السعدین کا قصد کیا تاکہ صورت مراد آئینہ مین دیکھین
چونکہ دونون بہ تبدیل ہیئت آئے ہین اس لیئے ابتک ایک دوسرے کو شناخت
نہین کیا۔ اب دونون عمد بناتے ہین اور اُس پر سوار ہوتے ہین۔ لیکن چند
قدم کے بعد دریا مین اسقدر شور و تلاطم ہوتا ہے کہ پھر کنارے پر پہونچ جاتے ہین اور
عمد بھی طوفان کے صدمے سے پرزے پرزے ہوجاتا ہے۔ شہزادے نے فرمایا سبحان
اللہ تم معالی اور جمیل عرفان کا حال اس طرح بیان فرماتے ہو کہ گویا تمام قصہ نظر
سے گذرا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا مین طلسم برج حوت کے احوال سے ایسا آگاہ ہون
جیسے اصل الاصول یا اصل کار کل طلسمات کے جزو کل سے آگاہ رہتا ہے۔ شہزادے نے
پوچھا۔ اصل کار یا اصل الاصول کیا شئے ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا اگر تم نے اُس
آئینے کا مالک ہونا ہے تو تم اصل الاصول کی صورت مراۃ الغیب مین دیکھوگے خیر اب
تم اُن کے پاس جاکر کہو کہ اگر ایکدفعہ تم عمد پر سوار ہوئے اعضا تمہارے مثل عمد کے

پرزہ پرزہ ہوجائینگے۔ بہتر ہے کہ میرے ہمراہ حکیم ابو المحاسن کے پاس چلو

شہزادہ دونون کو حکیم صاحب کے پاس لایا۔ حکیم صاحب نے ہر ایک کا حال جدا جدا کرکے پوچھا اور شہزادہ معز الدین کو اپنے قول کی صداقت کرادی۔ بعد ازان فرمایا اے شہریار وہ مہرہ چشم ماہی یوشع تم دریا کو دکہاؤ۔ شہزادے نے مہرہ ماہی دریا کو دکہایا۔ ناگاہ آب دریا نے جوش کہایا اور ایک ساعت کے بعد ایک ماہی کلان دریا سے نکلکر کنارہ پر آئی اور موہنہ اپنا غار کی مانند کہولدیا۔ شہزادے نے موافق ارشاد حکیم صاحب کے مہرہ ماہی کے موہنہ مین ڈالدیا۔ ماہی دریا کے اندر چلی گئی۔ ایک لمحہ نہ گذرا تہا کہ ایک کشتی دریا کے اندر سے باہر نکلی اُسپر ایک نازنین بجاے ملاح سوار تہی۔ شہزادہ اور حکیم ابو المحاسن اور معالی سلطان اور جمیل عرفان چارون شخص کشتی مین سوار ہوئے۔ نازنین نے اِن کو اُس طرف کنارہ پر دریا کے پہونچادیا۔ بعدہ مہرہ شہزادے کے حوالے کیا اور خود دریا کے اندر چلی گئی۔ شہزادے نے نزدیک سے اُس قصر بازامی رنگ کو نہایت زینت و تکلف کا دیکہا۔ روبروے قصر کے ایک میدان وسیع تہا اور میدان مین شعاع آئینہ کی مثل شعاع آفتاب پرتو افگن تہی۔ شہزادے نے جو نظر غور سے آئینے کو ملاحظہ فرمایا اُسمین شعاع آفتاب کا مطلق دخل نہ تہا بالذات روشن تہا۔ علاوہ ازین وقت صباح آئینہ قصر کی دیوار شرقی سے طلوع کرتا تہا اور جسقدر آفتاب بلند ہوتا تہا آئینہ بہی بلند ہوتا جاتا تہا اور بعد غروب آفتاب اُس طرف دیوار قصر کے پوشیدہ ہوجاتا تہا

حکیم صاحب نے معالی سلطان کو ایک اسم بتایا اور فرمایا کہ زیر دیوار قصر مقابل آئینے کے چشم بند بآئین اعداد درود کر۔ لیکن جب تک بارہ اسم باقی رہے اُس وقت

چشم پانہ پڑہنا - بعدہ آئینہ کی جانب مخاطب ہوکر کہنا اے مراۃ الغیب بحق علام الغیوب میری محبوبہ کی صورت مجھے دکہا دے - اگر تیرے مقدر مین وصال جانان ہی البتہ معشوقہ کی صورت آئینہ مین نظر آوے گی - اُسکے بعد جمیل عرفان کو بہی یہی طریقہ ارشاد فرمایا - اُن دونون کے جانے کے بعد اُنکی اوراد خوانی کا تماشا دیکہنے کو شہزادہ بہی حکیم صاحب کے ہمراہ آئینے کے قریب آیا - دیکہا کہ اُسمین غلاف اور آئینون کے کسی انسان کا عکس نظر نہین آتا اور اسقدر براق و مجلا ہے کہ نظر قائم نہین ہوسکتی

جمیل عرفان کو جو ذرویش زادگی کے باعث اکثر اوقات وردو وظائف کا شغل و اشغال رہتا تہا اُس نے معالی سے اول اعداد اسم تمام کیئے اور آئینہ سے صورت معشوقہ کی درخواست کی - ناگاہ علیائے بلند ابرو بہزار نازو انداز سطح آئینہ مین جلوہ گر ہوئی اور اُس نے ایسے اشارات تیز تیز محبت آمیز کیئے کہ جمیل محو مطلق ہوگیا - اِس اثنا مین معالی نے بہی آنکہ کہول کر آئینہ کی طرف نظر کی - کیا دیکہتا ہے کہ خواہر اُسکی علیاء بلند ابرو بے تکلف آئینہ مین موجود ہے - اِس تماشائے عجیب سے ہوش معالی کے بجا نہ رہے اور دل مین کہا الٰہی عجب آئینہ ہے کہ انسان کو مادر و خواہر پر عاشق کرتا ہے - مین مزدک ملعون کی شریعت کا پیرو نہین جو مادر و خواہر کو حلال سمجہون - خیر سات بار اور اسم باقی رہا ہی یہ بہی تمام کرو اور دیکہو کیا معاملہ روبکار ہوتا ہے - الغرض معالی نے بعد تمام کرنے اعداد باقیہ کے کمال بد دماغی سے پہر آئینہ کی طرف دیکہا اور اپنے مطلب کی درخواست کی - لیکن عقب سر جو نظر کی دیکہا کہ جمیل علیاء بلند ابرو کے بلاگردان ہورہی

اُس وقت معالی بھی اپنی علیا جمیل کا بہت شوقین ہے لیکن امر اُس کو ایسی قدر بہا
ناگوار گذرا کہ اُس نے اپنے تئیں غضب میں جمیل سے کہا اے گدازادہ تصدق خواہ
اپنے چشمہ و دریوزہ گری ہے تو اپنی درجہ کو پہونچا کہ دختر سلاطین پر عاشق ہوا ہے
اپنی قدر و منزلت پہ تجھے کچھ نظر نہیں ہے۔ جمیل اُس وقت اپنے خیال میں ایسا مستغرق تھا
کہ معالی کی بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ ناگاہ کرشمہ خاتون کی صورت بھی آئینہ میں نمودار
ہوئی۔ جمیل نے جو کرشمہ خاتون اپنی خواہر کی شکل آئینہ میں دیکھی وہ بھی سمجھا کہ معالی
کرشمہ پر عاشق ہے۔ اُس وقت اُس نے معالی کو جواب دیا۔ اے سگ فرنیا فقط
اس باعث سے کہ چار معلوک تجھے سلام کرتے ہیں تو اس قدر مغرور اور از خود رفتہ
ہوا کہ عارفان خدا آگاہ کی دختر دان سے رسم و راہ محبت پیدا کرے۔ معالی
نے پوچھا یہ لفظ تو کس دستاویز سے کہتا ہے جمیل نے کہا جس دستاویز سے تو کہتا ہی
اُسی دستاویز سے میں کہتا ہوں۔ معالی نے جو آئینے کی طرف دیکھا خلاف صورت
علیا کے کرشمہ خاتون کی صورت نظر آئی۔ معالی بمجرد دیکھنے کرشمہ خاتون کے بیہوش
ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا دونوں شاہزادگان باہم منفعل ہوئے اور تا وقت
معین اپنی اپنی معشوقوں کی صورت دیکھتے رہے۔ ایک ساعت کے بعد آئینہ
پس دیوار مخفی ہو گیا۔ حکیم صاحب نے جمیل و معالی میں صلح کرا دی۔ بعد ازاں شہزادے سے
فرمایا کہ اب تمہاری نوبت ہے۔ شاہزادے نے دوسرے روز صبح کے وقت اوراد
اسم شروع کیا۔ جب اسم تمام ہو گیا آئینہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو مجھے میری
محبوبہ کی صورت دکھا دے۔ بدستور نہال قامت ملکہ نوبہار گلشن افروز با ہزاران
ہزاران تبسم و انداز اور کرشمہ و ناز مراۃ الغیب میں جلوہ گر ہوا۔ شاہزادے نے

جو مدت دراز کے بعد دلبر مہر سیما کی صورت دیکھی عرصہ دراز تک عالم حیرت مین آئینہ کی طرف دیکھا کیا حسب معمول ایک ساعت کے بعد آئینہ پس دیوار مخفی ہو گیا اور پہر صورت ملکہ نوبہار کی نظر نہ آئی۔ شاہزادہ نے ہائے کا نعرہ مارا۔ اور ایسا بیہوش ہوا کہ اپنے حال کی کچھ خبر نہ رہی جب ہوش مین آیا حکیم صاحب سے فرمایا اے حضرت براے خدا ایک بار پہر صورت ملکہ نوبہار کی مجھے دکہا دو۔ حکیم صاحب نے کہا تم نے اول ہی جو حال سنا ہی کہ تجلی کو کسی صورت سے تکرار نہین ہو سکتی۔ ہان کوئی اور مطلب خلاف اس مطلب کے ارشاد فرماؤ مین بجان و دل بجا لاؤن۔ لیکن یہ امر میری دست قدرت سے خارج ہے کس واسطے کہ نہ یہ ساعت گذشتہ پہر آسکتی ہے اور نہ یہ کواکب ایک جائے جمع ہو سکتی ہین۔ شاہزادہ نے فرمایا خیر تم اصل الاصول یا اصل کار ہی کی صورت آئینہ مین دکہا دو حکیم ابو المحاسن نے کہا جس حال مین عجائبات کی محض تمہاری اور تمہاری معشوقہ کی ذات عالی کے واسطے بنا ہوئی پہر آئینہ کا ہنر بجز تمہارے دوسرا شخص مالک نہین ہو سکتا۔ لہذا جو مرضی مبارک ہو آئینہ سے فرمایش کرو۔ شاہزادے نے دوسرے روز بعد اداے رسم آئینہ سے استدعا کی کہ مین اصل کار کی صورت دیکہنا چاہتا ہون۔ یکایک جمال باکمال حکیم قسطاس نفع اللہ بہ الناس کا مراۃ الغیب مین نظر آیا۔ شاہزادے نے جو صورت حکیم قسطاس کی دیکھی تمام قصہ گذشتہ یاد آیا کہ اصل مین کون تہا اور میرا باپ کون ہے اور حکیم قسطاس الحکمت نے مجھے واسطے سیر عجائبات کے بہیجا ہے۔ بمجرد اس خیال کے اُسی طرح ہائے کا نعرہ مارا اور پہر بیہوش ہو گیا جب ہوش و حواس بجا ہوئے وہ خیال بالکل طبیعت سے رفع ہو گیا تہا اور جب تک کیفیت طلسمی مین مبتلا تہا پہر وہی کیفیت طبیعت پر غالب آئی۔ حکیم صاحب شاہزادہ

معز الدین کو ہمراہ لیکر زیر دیوار قصر آئے۔ شاہزادے کو وہان بجز دیوار کے اور کوئی
چیز نظر نہ آئی۔ حکیم ابو المحاسن نے کہا اے شہریار تم ایک ساعت شب باقی رہے زیر دیوار
جانا وہان ایک روشنی بنیاد پر دیوار کے دیکھوگے اور روشنی مین ایک خندق نظر
آوے گی۔ تم ایک ساعت قریب خندق کے توقف کرنا۔ ایک زنگی تیغ برہنہ لئے ہوئے
خندق سے باہر نکلنے کا قصد کریگا۔ تم بہ تعجیل اس ترکیب سے زنگی کی گردن پر شمشیر مارنا کہ
سر اُسکا خندق سے باہر گرے اور جسم خندق مین رہے۔ بعد ازان بدولت و اقبال
خندق مین داخل ہو جانا۔ چند قدم کے بعد ایسی جائے پہونچوگے جہان سے قصر طلسم نظر
آتا ہے۔ مین بھی جہان تک میری حد ہے تمہارے ہمراہ چلونگا۔ شاہزادہ موافق
ہدایت حکیم صاحب کے زیر دیوار قصر پہونچا اور بعد قتل کرنے زنگی کے خندق مین داخل
ہوا جب نقب سے باہر نکلا فی الواقع حکیم صاحب کو بھی وہان موجود پایا۔ چند قدم
وہان سے روانہ ہوا تھا۔ کہ روبرو سے ایک قلعہ نحاس یعنی تانبے کا نظر آیا جسکے اکیس
برج تھے۔ از انجملہ بیس برج چار جانب قلعے کے واقع تھے اور ایک برج کلان وسط قلعہ مین تھا
اور ایک مکان صندلی رنگ دور مین برج وسط کے اسقدر بلند تھا کہ باہر سے قلعہ کے
بخوبی تمام نظر آتا تھا۔ اور ہر برج مین اُن اکیس برج مذکور سے دو دو صورتین
غیر مکرر ایک تخت پر عجیب و غریب ہیئت سے نظر آئین۔ یعنی برج اول مین ایک زنگی
قوی ہیکل کی صورت اس شکل سے دیکھی کہ ایک ہاتھ مین اُسکے تیغ برہنہ تھی اور
مشعل آتش روبرو رکھی تھی اور دوسرا مرد ریش سپید مصلائے عبادت پر بیٹھا ہوا
تسبیح گردانی کر رہا تھا اور گردن مین ایک طرف حمائل آویزان تھی اور دوسری طرف
اسطرلاب رکھا تھا۔ غرضکہ باین ساز و سامان زنگی کے برابر وہ بھی تخت پر بیٹھا ہوا تھا

اسی طرح دوسرے برج میں بھی زنگی سبزہ فام ایک مرد سپاہی ترک سرخ پوش کے پہلو میں
اس شان سے بیٹھا تھا کہ ایک ہاتھ میں اس کے خنجر برہنہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں شمشیر
برہنہ خون چکاں تھی۔ مگر زنگی مرد صندلی پوش اور سپاہی سرخ پوش سے قد و قامت
میں کلاں تر تھا۔ بلکہ اور برجوں میں بھی یہی قیاس کرنا چاہیے کہ زنگی تمام مردوں اور
تخت نشین سے کلاں تر ہے۔ الغرض برج سوم میں وہی زنگی ایک مرد تاجدار زرین
لباس کے ہمراہ تھا۔ اور برج چہارم میں ایک نازنین جمیلہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا
شاہزادے نے جو نازنین تخت نشین کی صورت بغور سے دیکھی معلوم ہوا کہ افسردہ
رنگ اسکے چہرے کا کسی عارضہ کے سبب سے پیلا ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں رباب چنگ
وغیرہ سازہائے مشہورہ اور پشتارہائے گزک تمام سامان عیش و طرب پیش اس
نازنین کے رکھا ہوا تھا اور برج پنجم میں وہی زنگی ایک مرد سیاق دان متصدی کبود پوش
کے ہمراہ تھا۔ برج ششم میں اسی زنگی کو ایسے ایک امرد جوان مرغلف کے ہم پہلو دیکھا جسکی
سراپا سے چالاکی و کسرت ظاہر ہوتی تھی۔ اور لباس عنابی پہنے ہوئے تھا اسکا کل
سے برج ہفتم میں مرد صندلی پوش سپاہی سرخ پوش کے ساتھ تخت پر بیٹھا تھا اور برج
ہشتم میں وہ صندلی پوش اور بادشاہ تاجدار ایک جلسہ جمع تھے۔ اور برج نہم
میں صندلی پوش اسی نازنین جمیلہ کے ہمراہ تھا۔ الا اس برج میں صورت نازنین
کی خلاف برج چہارم کے سپید و براق دیکھی اور برج دہم میں صندلی پوش
اور وہ مجوز یعنی متصدی کبود پوش جمع تھے۔ اور برج یازدہم میں صندلی پوش
کے پہلو میں وہی جوان امرد شاطر لباس تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور برج دوازدہم
میں وہ سپاہی ترک سرخ پوش بادشاہ تاجدار کے ہمراہ تھا۔ برج سیزدہم

مین سپاہی اور وہ نازنین جمیلہ ایک جائی تہے - اور برج چہاردہم مین ترک سرخ پوش متصدی
کبود پوش کے ہم پہلو تہا - اور برج پانزدہم مین سرخ پوش اور وہ امرد جوان شاطر
لباس ایک جائی نظر آئے - اور برج شانزدہم مین بادشاہ تاجدار نازنین جمیلہ
کے ہمراہ تہا - اور برج ہفتدہم مین بادشاہ تاجدار اور محرر کبود پوش ایک تخت
پر متمکن تہے - اور برج ہجدہم مین بادشاہ تاجدار اور وزیر شاطر لباس ایک جائی
تہے - اور برج نوزدہم مین وہ نازنین کبود پوش محرر کے پہلو مین بیٹھی ہوئی تہی -
اور برج بستم مین وزیر شاطر لباس کے ہمراہ تہی - اور برج بست و یکم مین کبود پوش
متصدی اور وزیر ہمراہ تہے - لیکن یہ تمام صورتین حرکت کرتی تہین اور ایک
برج سے دوسرے برج مین جاتی تہین اور جو برج کہ قصر صندلی رنگ کے وسط مین
واقع تہا اسکی راہ تمام برجون تک پہنچتی تہی - یعنی یہ تمام صورتین مذکورہ
برج وسط مین سے اور برجون مین جاتی تہین اور ان برجون سے پہر اسی برج
مین آتی تہین - ریحان بخت ان صورتون کے پایہ دار الحقیقہ بہلول صندلی کی شکل تہا
شہزادہ صاحب سعادت اس تماشہ کے طرفہ تر یہ تہا غور دیکہا کہ ان صورتون کو بعض برج
مین خود بخود ایک رونق و زینت پیدا ہو جاتی تہی - یعنی ہیئت انکی مرتبہ اول سے
زیادہ تر دلکش و خوشنما نظر آتی تہی اور اسی وقت چار جانب سے قلعہ کے نقارہ
وغیرہ باجے سواری کی صدا بلند ہوتی تہی اور تمام صورتین مذکورہ
بانات فوق مشک اور میوہ جات عنبر وغیرہ اشیاء خوشبو باہر قلعہ کے پہینکتی
تہین اور وہ نافی زمین سے ضرب کہا کر جو شگاف ہو جاتے تہے ان مین غرق ہو جاتی تہی
الغرض یہ ہنگامہ اس وقت تک برپا رہتا تہا کہ جس وقت انہین بعد صورتون کو برج وسط مین

استقامت واقع ہوتی تھی ہر گاہ وہ برج ہائے متعددہ میں جاتی تھیں پھر تماشا بالکل
بھی دفعتاً موقوف ہو جاتا تھا۔ شہزادے نے حکیم صاحب کے ہمراہ بایں خیال
گرد قلعہ کے گشت لگایا کہ شاید کوئی اور تماشا نئے تازہ نظر آوے۔ لیکن
جب دوسرے برج کے مقابل پہونچتا تھا پھر وہ صورتیں مکرر نظر نہ آتی تھیں
مثلاً برج اول میں مرد زنگی اور سرو صندلی پوشش باہم نظر آتے تھے پھر برج
پہونچنے برج دوم کے صورتیں انکی غائب ہو جاتی تھیں۔ شہزادے نے فرمایا
"سبحان الذی خلق الازواج کلہا" اے حکیم صاحب واللہ تمام عجائبات میں اسطرح
کا تماشا خلاف قیاس ہرگز نظر سے نہیں گذرا۔ حکیم صاحب نے کہا وہ طلسمات گذشتہ
جو تمہاری نظر سے گذرے بقدر علم انسان حرکات افلاک اور ہیئت کواکب سے بھی
خبر دیتے ہیں اور یہ طلسم قران السعدین ہے آگاہ ہو کہ ہر برج میں اس قسم کے
دو کواکب کا قران ہے یعنی برج اول میں زحل و مشتری کی صورت ہے جو تجھے عیاں
دکھتے ہیں اور برج دوم میں زحل اور مریخ کا قران ہے اور برج سوم میں زحل و آفتاب
اور برج چہارم میں زحل و زہرہ اور پنجم میں زحل و عطارد اور ششم میں زحل و
قمر غرض کہ اسی قیاس سے برج باقیہ کی بھی حقیقت دریافت کرنی چاہئے۔ اب
میں تمکو اس طلسم کے صاحب تاریخ کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہ موافق ہدایت
کتاب تاریخ تمہاری رہنمائی کریگا

حکیم ابو المحاسن شہزادے کو اپنے ہمراہ قلعہ کے دست راست ایک چشمہ کے
کنارے پر لائے اور ایک اسم چشمہ پر دم کیا۔ پانی نے چشمہ کے جوش کھایا اور
منجمد ہو کر گنبد کی شکل پیدا کی۔ ناگاہ طوفان اس طرح کا شروع ہوا کہ زمین

و آسمان تار یک ہو گیا۔ جب تاریکی ہر طرف ہوئی شہزادہ نے بجائے آب ہے نجمہ ایک گنبد بلوریں دیکھا۔ حکیم صاحب شاہزادہ کو گنبد کے اندر لے گئے۔ وہان ایک مرد ریش سفید مرتاض فرش کہنہ پر بیٹھا ہوا تھا اور تقویم پارہ اُسکے روبرو رکھی تھی اور اُس وقت کچھ حساب کر رہا تھا۔ حکیم ابو المحاسن نے کہا۔ سلام علیک یا برجیس محاسب۔ پیر مرد نے سلام کا جواب دیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے محاسب مین شہزادے کو تمہارے پاس لایا ہون آیا تم اسکے حال سے بھی واقف ہوئے کہ یہ کون عالیقدر ہے۔ برجیس محاسب نے اول شہزادے کے خط و خال کو نظر غور سے دیکھا بعد ازان کہا۔ مرحبا اے فرخندہ قدم خورشید علم تو وہی شخص ہے جسکے واسطے مادہ کائنات طلسم ترتیب دیا گیا اور تیرے قدم ہمایون کی طفیل اکثر عاشقان خستہ جگر اپنی مراد کو پہونچے اور پہونچینگے۔ اور مرات اللغیب کا بھی آخر تو ہی مالک ہوگا۔ لیکن یہ ارشاد فرماؤ کہ غریب خانہ مین کس نظر سے تکلیف کی۔ شہزادہ نے اشارے سے حکیم ابو المحاسن کے فرمان مہری ابر نا مشاطہ آبی کا برجیس کے روبرو رکھدیا اور فرمایا اے بزرگ

آنجا کہ عیان است چہ حاجت بہ بیان

اب مین مہر سوئم ربا شاطہ آبی کی فرمان پہ اپنے چاہتا ہون۔ جو ہیچ حجت کا موکل ہے برجیس محاسب نے کہا۔ مجھے بہرحال اپنا فرمان بردار سمجھو مگر خدا جانے مہرہ چشم ماہی اژدہر کا بھی تمہارے پاس موجود ہے یا نہین۔ شہزادے نے فرمایا ہان وہ مہرہ عنایت سے حکیم ابو المحاسن کے دستیاب ہوا ہے۔ برجیس نے ایک کتاب شہزادے کے روبرو رکھدی اور کہا تم اس صفحہ مین دیکھو جو عبارت لکھی ہے اُسکی نقل لے لو۔ شہزادے نے تمام صفحے نقل کر لیا

حکیم ابو المحاسن نے شہزادے سے کہا۔ اے عالیقدر اب مین اسی برج کے
پاس رہونگا اور تم قلعہ مین داخل ہو۔ شہزادہ قلعہ کے زیر دیوار تشریف لایا تو ہان
کسی طرف قلعہ کا دروازہ نظر نہ آیا۔ جب حکیم سے کتاب کے پانی چشمہ کا اس برج کے
روبرو زمین پر ڈالا جہان دو پیر مرد صندلی پوش اور زنانین سپید پوش جمع
تھے دروازہ قلعہ کا نمودار ہوا لیکن بند تہا۔ شہزادے نے قدرے خاک چشمہ کے پانی
مین ملا کر ایک گلولہ بنایا۔ بعدہ گلولہ کو قلعہ کے دروازہ پر نہایت زور سے مارا دروازہ
کھل گیا اور شہزادہ قلعہ کے اندر داخل ہوا۔ وہان نقل کتاب کو جو دیکھا یہ لکھا
تہا۔ اے جوان اس قلعہ مین بیس دیوان عام ہین اور ایک دیوان خاص۔ الا تیرا
کام دیوان خاص یعنی برج بست دہم سے متعلق ہے۔ اسی شکل کے اکیس بازار دیکھے
ہین۔ شہزادہ بازار اول مین پہونچا۔ وہان عین چارسو بازار مین ایک نہر
عظیم جاری دیکھی اور ایک جانب کنارہ پر نہر کے بازار زنگیون کا تہا۔ حتی کہ
دوکاندار اور راہرو وغیرہ تمام زنگی تھے۔ اور دوسری جانب برعکس جوانان
خوش ظاہر نیک منظر سبز پوش جلد رفتار ہر کام مین مصروف نظر آئے۔ شہزادے
نے سبز پوشون کے بازار مین قدم رکہا تہا کہ ایک زنگی نے زبردستی بغل مین لیکر
اپنے بازار مین پہونچا دیا اور کہا۔ اے جوان ہمارے بازار نے تیرا کیا قصور
کیا ہے جو تو اسمین راستہ نہین چلتا۔ شہزادہ مجبور زنگیون کے بازار مین قائم
ہوا۔ ناگاہ دو شاطر سبز پوش آئے اور دست بدست شہزادے کو اپنے بازار
مین لے گئے۔ جب تین بار یہی معاملہ پیش آیا۔ شہزادے نے نقل کتاب کو دیکھا
اور اسکی ہدایت کے موافق چشم ماہی و شمع کا مہرہ نہر کو دکھایا۔ ایک کشتی خرد

نہر مین پیدا ہوئی۔ شہزادہ کشتی مین سوار ہوا۔ کشتی چند ساعت مین ایک دیوان عام کے اندر
پہونچی۔ شہزادے نے وہان ایک مرد زنگی اور ایک مرد سبز پوش کو تخت فرماندہی پر پہلو
بہ پہلو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ نصف اہل دربار زنگی تھے اور نصف سبز پوش۔ لیکن جب تک
شہزادہ کشتی مین سوار رہا اُن زنگی اور سبز پوشون مین باہم جنگ کارزار ہوتی رہی۔
ہر گاہ شہزادہ موافق حکم کتاب بادشاہان تخت نشین کے روبرو گیا۔ بادشاہ زنگی نے کہا
یہ مرد ہمارا دزد ہے ہم اسکو قتل کرینگے۔ سبز پوش نے کہا تو غلط کہتا ہے ہمارا مہمان ہے ہم اسکی
تعظیم و تکریم مین کوئی مدارج باقی نہین رکھنے کے۔ آخر کار دونو بادشاہون مین بھی باہم
نزاع لفظی شروع ہوئی۔ شہزادے نے کتاب کے حکم سے تمام اہل دربار کو مہرہ ماہی
دکھایا۔ بمجرد دکھانے مہرہ کے زنگی کوکب سحری کی مانند ناپدید ہو گئے۔ فقط سبز پوش
دیوان عام مین موجود رہے۔ بادشاہ سبز پوش نے شہزادے کو اپنے پہلو مین تخت
پر بٹھا لیا اور تمام سامان مہمانی و لوازمہ دعوت مہیا کیا۔ شہزادے نے کھانا کھانے
کے بعد آرام فرمایا۔ جب وقت صبح آنکھ کھلی اپنے کو دوسرے بازار مین پایا۔ یہی نہر اُس
بازار مین بھی جاری تھی اور ایک جانب نہر کے یہی مردمان سبز پوش اور دوسری
جانب دوکاندار و اہل حرفہ صندلی پوش تھے۔ اُسی طرح ہر ایک نے شہزادے سے
التجا کی کہ تم ہمارے بازار مین رستہ چلو۔ شہزادے نے موافق احکام کتاب اُن سے
کہا۔ تم ایک تخت میری سواری کے واسطے لاؤ اور دونون فریق تخت کو اپنے دوش
پر اُٹھاؤ۔ حسب الارشاد وہ تخت لائے اور نہایت اعزاز و احترام سے شہزادے
کو دیوان عام مین لے گئے۔ یہان بھی دو بادشاہ ایک تخت پر پہلو بہ پہلو بیٹھے تھے
مگر ان بادشاہان صندلی پوش اور سبز پوش نے بلا نزاع شاہزادے کی دعوت

شاہانہ

شاہانہ کی اور تمام شب خدمت مین حاضر رہے۔ شہزادے نے نصف شب کے بعد آرام
فرمایا۔ جب وقت صباح بیدار ہوا سبز پوش اور سرخپوشون کے بازار مین اپنے کو دیکھا
اُن سبز پوش اور سرخپوشون مین باہم فقط شہزادے کے باعث اسقدر خونریزی
ہوئی کہ نہر کا پانی بہی سرخ ہو گیا۔ شہزادہ حسکم سے کتاب کے ایک اسپ سبز رنگ پر
سوار ہو کر دیوان سوئیم مین تشریف لایا۔ بادشاہ سبز پوش نے کہا۔ یہ جوان ہمارا
مہمان ہے ہم اسکی دعوت معقول کرینگے۔ بادشاہ سرخ پوش نے کہا۔ ہماری دعوت مہمانی
یہی ہے کہ ہم مہمان کے گوشت کے کباب شراب کے ساتھہ بطریق گزک کہایا کرتے ہین۔
سبز پوش نے کہا۔ لعنت خدا تیری دعوت پر۔ بادشاہ سرخپوش نے ایک شمشیر
آبدار بادشاہ سبز پوش کے سر پر لگائی۔ سبز پوش نے نہایت چالاکی سے ضرب
شمشیر دفع کی۔ بعد ازان فیمابین جنگ تیغ و خنجر شروع ہوئی۔ شہزادے نے بموجب
حکم کتاب ایک حوض مین غوطہ مارا۔ جب حوض سے سر باہر نکالا دیوان عام کو سرخپوشون
سے خالی پایا۔ بادشاہ سبز پوش نے بتزک تمام مہمانی کی۔ شاہزادے نے بادشاہ
سبز پوش سے پوچھا۔ مین ہر روز ایک بازار تازہ مین پہونچتا ہون اور اہل بازار
ہر بازار مین دو رنگ نظر آتے ہین یہ کیا اسرار ہے۔ سبز پوش نے جواب دیا۔
اس اندوہ اسرار سے نادرہ راز دار یا مرغ اسرار آگاہ ہو گا اور بر تقدیر وہ بہی
آگاہ نہو سکے تا ناک اُنکا بلا شبہہ تمام راز سے تجہے آگاہ کریگا۔ شاہزادے نے پوچھا
نادرہ راز دار اور مرغ اسرار کا کوئی ناک بہی ہے۔ بادشاہ سبز پوش نے کہا کہ
یہان جن کوئی بھی شے ایسی ہے جو بے ناک ہو۔ کیا تو نے یہ آیہ کریمہ نہین پڑہی افحسبتم
انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون شاہزادے نے فرمایا اب تم یہ بیان کرو

کہ مین نے تمکو اندر تمہاری ملازم و رعایا کو کسی روز سیاہ پوشون کے ہمراہ اور کسی
دن صندلی پوشون کے ساتھہ اور ایکدن سرخپوشون کے شامل پایا یہ کیا بات ہی سبز پوش
نے کہا تم چہہ روز تک ہمارے مہمان ہو بعد ازان دوسری قوم کے مہمان ہو گے

القصہ موافق معمول شاہزادہ بعد بیدار ہونے کے وقت صباح ایک اور بازار مین
پہونچا۔ وہان بہی بدستور ایک طرف سبز پوش تہے اور دوسری جانب زرد پوش
لیکن اُس روز سبز پوشون کے سر پر ایک سرپیچ مرصع نگار بندھا تہا اور زرد پوشون
کے سر پہ تاج یاقوت نگار رکہا تہا۔ یہان بہی بلا فساد فریقین نے خاطر و تواضع
کی۔ روز دیگر حسب معمول بازار تازہ مین پہونچا۔ وہان مردان سبز پوش اور زنان
سپید پوشش کا ہجوم تہا اور دیوان عام مین بادشاہ سبز پوش کے پہلو مین ایک نازنین
زہرہ جبین تخت پر متمکن تہی اور سامان عیش و نشاط بہ نسبت روزہائے گذشتہ بہت زیادہ
موجود تہا

غرض شاہزادہ اسی طرح اکیس بازارون مین پہونچا ہم اور فقط قران النحسین اور
قران السعدین کا حال بیان کرینگے۔ لیکن جو واقعات کسی بازار مین گذری اُسکے
تصور کے واسطے ہمارے ناظرین اب بہی آگاہ ہین کہ کوکب زحل سیاہ مطلق اور
نحس اکبر ہے اور اُسکی مدلولات مین دہقین و صحرا نشین اور فرقہ مشائخ اور
قطاع الطریق اور زانی اور بدکار محسوب ہوتے ہین۔ بلکہ تمام جو بات دغا و کذب و مکر و بغض
فقط زحل کی نظر سے پیدا ہوتا ہے۔ مشتری کا صندلی اور بادامی اور جوزی و نخودی
رنگ قرار دیتے ہین اور سعد اکبر خطاب ہے اُسکی مدلولات مین زاہد و عابد اور سادات
اور علما اور صندلی رنگ داخل ہین اور فواکہ و حبوب شیرین و نافع مشتری سے

متعلق

متعلق ہین۔ مریخ نحس اصغر اور سرخ رنگ سیاہی مائل ہے۔ مردمان سپاہ پیشہ و ترکان
خونخوار اور جلاد و قصاب اور انسان قسی القلب اُسکے مدلولات سے ہین اور حبوب
و میوہ تلخ و ترش مریخ کی نظر سے پیدا ہوتا ہے۔ آفتاب نیر اعظم اور بادشاہ کواکب
ہے۔ رنگ اُسکا زرد و براق سرخی مائل ہے۔ بادشاہ اور سردار اور عمدہ گروہ ان
وغیرہ اُسکے مدلولات مین داخل ہین۔ میوہ خوش ذائقہ اور شیرینی اور اشیائے خیر و
اشیائے لطیفہ اُسی کی نظر سے پیدا ہوتی ہین۔ کوکب زہرہ سعد اصغر اور رنگ سپید
و براق ہے۔ اُسکے مدلولات زنان خوش جمال و مردمان مطرب و نغمہ سنج و ارباب عیش
و طرب و جوانان عیش پرست ہین۔ عطارد ممتزج اور کبود رنگ اور منشی اور وزیر
اور دبیرون کا کوکب ہے۔ قمر نیر اصغر اور سبز رنگ ہے اور اُسکے منسوبات ست
شاطر اور گاذر اور تیرہ فروش ہین

جب شہزادہ اُس بازار مین گیا جو قران النحسین یا زحل و مریخ کے متعلق تہا اُسکے
وسط مین ایک نہر جاری تہی جسکا نصف پانی سیاہ مطلق اور نصف خون کبوتر کی مانند
سرخ تہا۔ آب سیاہ مین تمام جانور ماہی وغیرہ سیاہ اور آب سرخ مین سرخ رنگ تھے
آب سیاہ کی جانب بازار مین سرتاسر زنگیون اور زغال فروشون کی دوکانین اور
طرف ثانی مین بجز قصاب اور جلادون کے دوسرا انسان نہ تہا۔ دونون طرف
کنارہ نہر کے سرتاسر زنگی و زغال فروشون کی دوکانین وہ تہین اور طرف ثانی
مقابل مین بجز قصاب جلادون کے دوسرا انسان نہ تہا اور دونون طرف
نہر کے کنارے پردہ مین استادہ تہین کہ قصد گناہ و تقصیر کے انتقام مین آدمی دار پہ
کہنچا جاتا تہا جیسے کوئی کلمۂ فحش زبان سے نکالا یا شب مین بازار گردی کی یا نہر کے

کنارے پر پیشاب کیا۔ شہزادے نے ایک عالم تحیر مین بر جبین محاسب کی کتاب کی نقل کو دیکھا۔ خدا کی قدرت سے ایک حرف بھی سمجھ مین نہ آیا۔ اِس اثنا مین چند قصاب آئے اور گوشت مقتولون کا صاف کیا۔ ایک ساعت مین اُن مقتولون کے خویش و اقارب وہ گوشت خرید کر لے گئے۔ باقی دیگر مردمان شہر نے خریدا۔ شہزادے نے اُنکے آئین و طریق پر ہزار ہزار لعنت کی۔ ناگاہ ایک زن سیاہ رو سیاہ پوش گریہ منظر ہوئے سر کُہلے ہوئے شہزادے کے پاس آئی اور کہا۔ اے جوان جسطرح تو خوش ظاہر ہے اُسی طرح خوش باطن بھی ہوگا مین ایک حاجت اپنی تیرے پاس لائی ہون شہزادے نے پوچھا کیا حاجت ہی۔ عورت نے کہا اے جوان دلاور چند روز ہوئے مینے اپنی دختر کا ایک مرد سے نکاح کر دیا ہے اب شوہر اُسکو میرے گہر مین نہین آنے دیتا۔ کہتا ہی اگر تو کسی مرد معتبر کی ضمانت دے مین تیری دختر کو جانے دون۔ از راہ غریب پروری میرے ہمراہ چل تا کہ مین تیری ضمانت سے اپنی دختر کو گہر مین لاؤن شہزادے نے ہنسکر کہا تو اپنے کسی خویش و قریبی یا دوست و آشنا کی ضمانت دے دے۔ عورت نے جواب دیا داماد میرا شہر کے باشندون کی ضمانت قبول نہین کرتا۔ شہزادے نے فرمایا تو دیوانی ہوئی ہے مجھے کیا غرض کہ مین کسی کی ضمانت مین آؤن۔ عورت نے کہا میرے دیوانہ ہونے مین کیا شک ہے۔ صاحب الغرض مجنون۔ لیکن تو مجھے البتہ مرد عاقل نظر آتا ہی جو اسطرح کی دلیلین کرتا ہی۔ شہزادے نے فرمایا ضمانت ایک طرف مین یہان کی خلایق سے کسی طرح کا سروکار بھی نہین رکہتا۔ عورت نے کہا۔ درحالیکہ تجھے سروکار نہ تہا پہر تو کس واسطے شہر مین آیا۔ شہزادے نے فرمایا۔ مین اپنے اختیار سے نہین آیا۔ اُس نے کہا۔ اگر عالم بے اختیاری مین مجھ بیچاری ستم رسیدہ

کی بھی ضمانت کردے گا کیا ہ گناہ کی بات ہی۔ شہزادے نے کہا۔ برائے خدا میرے روبرو سے ہٹ جا۔ ضعیفہ پس پشت ہو گئی اور کہا مینے تیرے حکم کی تعمیل کردی۔ اب تجھے بہر حال میرے ہمراہ چلنا ضرور ہی۔ شہزادہ تنگ آکر وہان سے روانہ ہوا۔ عورت نے ایک جست کی اور شہزادے کا گریبان پکڑ لیا اور داد و بیداد کرنے لگی۔ لوگ جمع ہو گئے اور صورت قضیہ دریافت کی۔ عورت نے کہا مینے اِس جوان کے روبرو ایک حاجت بیان کی تہی اول اسنے اقرار کیا اور اب پہلوتہی کرتا ہی۔ شہزادے نے فرمایا۔ اے قطامہ مینے کس وقت تیری روائے حاجت کا اقرار کیا تہا۔ عورت نے کہا۔ ہرگاہ تونے میری حاجت پوچہی مین سمجہا کہ بلاشبہ تو روا کرے گا۔ جب قصے کو زیادہ تر طول ہوا وہ زنکہ چند مردون کی حمایت سے کشان کشان شہزادے کو قاضی کے محکمے مین لے گئی۔ قاضی نے احوال سُنکر کہا۔ تجکو خاموش رہنا تہا درحالیکہ حاجت پوچہی پہر اس شہر کی رسم قدیم کے مطابق حاجت کا برلانا ضروری ہو گیا

اہل شہر شہزادے کو زبردستی ضعیفہ کے داماد کے پاس لے گئے اور بوجہ ضمانت دلوا کر اُسکی دختر کو لائے۔ اُس شخص نے شہزادے کو نظر بند رکہا اور شام کے وقت تقاضا کیا کہ کوئی عورت میرے واسطے لا۔ شہزادے نے ایک مشت سخت باین قوت اُسکے سر پر مارا کہ مغز ناک کی راہ نکلگیا۔ وہی ضعیفہ شہزادے کو گرفتار کرا کر بار دیگر قاضی کے پاس لے گئی۔ قاضی نے قصہ سُنکر حکم دیا کہ اُس زن بیوہ کو اِس جوان کے حوالے کردو۔ شہزادہ لعنت کنان عروس کو لے کر اُسکے گہر پر آیا۔ شب کو ایک مرد اُس زنکہ کے پاس آیا۔ ہر چند کہ شہزادے کو اُس قحبہ سے کچھ غرض نہ تہی لیکن اِس قدر طبیعت برہم ہوئی کہ ایک ہی ضرب شمشیر مین دونون کا کام تمام

کر دیا۔ بعد ازان وہان سے بہاگا۔ اہل مجلس نے بقصد گرفتاری شہزادے کا تعاقب کیا
شہزادہ کشت و خون کرتا ہوا بہزار مشکل وقت طلوع آفتاب اُسی نہر کے کنارے پہ
پہونچا جو بازار کے درمیان جاری تھی اور ایسی جست کی کہ آب سُرخ مین داخل ہوا۔
سرخپوشون نے شہزادے کو نہر سے نکالا اور اُسکے حامی مددگار ہوئے۔ حتی کہ سیاہ پوشون
اور سرخپوشون مین تیغ و خنجر کی نوبت پہونچی۔ یہ مقدمہ تا ظہر سے فیصل نہ ہوا اور شہزادے کو
دیوان عام مین لے گئے۔ شہزادے نے دیکھا کہ دو بادشاہ سیاہ پوش و سرخپوش
ایک تخت پر پہلو بہ پہلو حکمرانی کر رہے ہین۔ بعد قیل و قال دراز انہون نے حکم دیا
کہ اس جوان کو آج کی شب فلان مکان مین رکھو جو لب نہر واقع ہی اور کسی سمت جانے
نہ دو۔ صبح وقت صباح اپنے روبرو پھر اس سے ایک بار جست کرینگے اگر آب سیاہ
مین گرا سیاہ پوشون کے حوالے کیا جائیگا اور اگر آب سرخ مین گرا سرخپوشون
کے پاس رہیگا

وقت صباح دونون بادشاہ سیاہ پوش و سرخپوش مع فوج ظفر موج نہر کے کنارے
پر صف آرا ہوئے۔ خلائق شہر کا اسقدر ہجوم تہا کہ حد حصر سے زیادہ تہا۔ شہزادے
نے بقوت تمام جست کی۔ خدا کی قدرت سے عین وسط حقیقی مین گرا چنانچہ
ایک طرف سے لباس سرخ ہو گیا اور ایک طرف سے سیاہ۔ دونون بادشاہ مرکبون
سے اُترے اور اپنی دختران نیک اختر کا شہزادے سے عقد کر دیا۔ ایک سیاہ مطلق
تہی اور دوسری سرخ چہرہ و بد نقشہ۔ شہزادے نے چالیس دن انکی عروسون کے
عیش میں سیاہ پوشون کے بادشاہ کی دختر سب سے بد اطوار تہی اور سرخپوشون
کے بادشاہ کی دختر بہی ویسی ہی کاہل۔ دونون شہزادیان بجاے خود اپنے شوہر سے

مبتلا ہوئین کہ وقت فرصت ایک دوسری کو ہلاک کرین۔ زنگولہ نے اعمال سحر سے ایک صورت گلی بنامی اور تیر وکمان اُسکے ہاتھ مین دیکر ایک افسون ایسا دم کیا کہ تیر ساعت مقررہ مین بڑھا ہوا اور مرغولہ کو ہلاک کرے۔ اور مرغولہ نے ایک شب موقع پاکر زنگولہ کو قتل کیا۔ اتفاقاً ساحرہ مقتولہ کا عمل بھی اُسی وقت تمام ہوچکا تہا وہ تیر جو پیکر گلی کے ہاتھ سے رہا ہوا مرغولہ کے جگر مین تا سوفار غرق ہوگیا۔ شہزادے کو گرفتہ وبستہ ایک برج پر لے گئے اور یہ تجویز کی کہ اول سیاہ پوشون کا مارگیر شہزادے کو ماری کٹوائے۔ جب زہر سے بدن سیاہ ہوجائے پھر سرخپوشون کا جلاد سر جدا کرے۔ مارگیر نے ایک مار سیاہ تین بار خلائق کو دکہایا اور چاہتا تہا کہ شہزادے کو کٹوائے کہ ایک دست غیب آسمان کیجانب سے پیدا ہوا اور شہزادے کو کہیں لے گیا

تموج ہوا سے شاہزادے کے ہوش بجا نرہے جب ہوش مین آیا اپنے کو ایک بازار مین پایا اور وہ نہر بہی بدستور جاری تہی۔ لیکن نصف نہر مین شیر پاکیزہ اور نصف مین شہد مصفا تہا اور نہر عسل کیطرف تمام مردمان خوش قبا نسبت صندلی پوشش متقی و پرہیزگار ہر ایک کام مین مصروف تہے اور جوئے شیر کی طرف مردمان سپید پوشش اور زنان ہفت بادلہ پوشش کا اجتماع تہا۔ مگر مرد کم تہے اور عورتین بیشتر۔ علاوہ ازین تمام اسباب عیش ونشاط اور سامان طرب وسرور دونون جانب نہر کے موجود ومہیا نظر آیا۔ اُن زنان ومردونے شہزادے کو ایک تخت مرصع نگار پر سوار کیا اور نوبت بہ نوبت تخت کو اپنے اپنے دوش پر رکہکر باعزاز تمام قلعہ مین لیچلے۔ شہزادے نے اثنا سے

راہ مین ایک طرف کنارہ پر نہر کے مکانات صندلی رنگ مطلا و مذہب دیکھے
اور دوسری طرف تمام مکانات اسقدر سپید و براق مجلا تھے کہ اُنکی صفائی
و جلا سے آنکھ خیرہ ہوئی جاتی تھی۔ اُنہون نے تخت شہزادے کا ایک جا پر رکھ دیا
اور باتفاق رقص و سرود مین مشغول ہوئے۔ شہزادے کو رقص و نغمہ مین
اُنکے ایسا لطف آیا کہ زنگ کلفت اس قدر ایام بد کا طبیعت سے بالکل رفع
ہوا اور اس تجمل و سامان سے سمجھا کہ یہہ شکل قرآن السعدین کے اثر کی ہے۔ الغرض
اسی طرح ساز و نوا کرتے ہوئے شہر کے دروازہ سے برج وسط تک چھہ روز کے عرصہ
مین لگ گئے۔ شہزادے کو ہر روز خرم تر روز عید سے گذرا اور ہر شب شب قدر
سے زیادہ معلوم ہوئی۔ جب روز ہشتم برج وسط مین پہونچے۔ جو دیوان خاص
تھا شہزادے نے وہان بھی دو بادشاہون کو ایک تخت پر متمکن دیکھا۔ ایمین
ایک مرد محاسن سپید صندلی پوش تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے حکمرانی کرتا
تھا اور گرد و پیش تمام خادم و ملازم تسبیح و تہلیل مین مشغول تھے۔ دوم ایک
نازنین ماہ پیکر الماس پوش بلباس شاہانہ پہلو مین صندلی پوش کے اُسی
تخت پر بیٹھی ہوئی تھی اور صدہا معشوقین پری پیکر اُسکے روبرو ساز و نوا
مین سرگرم تھین۔ اُن زن و مرد تخت نشین نے سرو قد تعظیم دی اور تخت
پر اپنے وسط مین بٹھا لیا۔ بعد جشن جمشیدی کا حکم دیا۔ روز ہشتم ملکہ الماس پوش
نے خود چنگ ہاتھ مین لے کر اسطرح بجایا کہ تمام اہل مجلس محو و مدہوش
ہوگئے۔ بعد ازان یہ چنگ مکان کے صحن مین آئی اور خود بخود اپنا آسمان کی
جانب گئی اور پھر چنگ بجانے لگی۔ ایک ساعت کے بعد ایک ستارہ شوخ

آسمان کی جانب سے نازل ہوکر اُس نازنین کے مونہہ مین داخل ہوگیا - بروقت داخل ہونے
ستارہ کے وہ پھر مجلس مین آئی اور اِس لہجہ سے گائی کہ تمام در و دیوار سے صدائے
تحسین و آفرین آتی تھی - یہانتک کہ آہستہ آہستہ تمام حاضرین مجلس بےہوش ہوگئے بلکہ خود
وہ نازنین بھی ہوش سے جاتی رہی - اُسی عالم غفلت مین ستارہ اُسکے مونہہ سے نکل کر
پھر آسمان پر پہونچا - شہزادہ کو اُس وقت بھی عالم غش طاری رہا کہ صبح تک آنکھ نہ کھلی جب
صبح کے وقت ہوش مین آیا اپنے کو برج وسط مین پایا - وہان دیکھا کہ ستہرا فرش
شاہانہ بچھا ہوا ہے اور عود سوز و مجمرات نخلخے ہر ایک جائے روشن ہین - اِلّا کوئی بھی
موجود نہین - شہزادے کو آراستگی مکان سے کمال تعجب ہوئی اور برج کے ہر ایک مکان
کو نظر غور سے دیکھا - اِس اثنا مین ایک جوان وہان آیا - شہزادے نے پوچھا - اے برادر
تو کون ہے - اُس نے کہا - مین خادم فیل برج حوت کا موکل ہون مین ہی زنگیون اور
سر خیز شون سے چھڑا کر تم کو لایا تھا اور یہ مکان فیض نشان تمہارا منزل مقصود ہے
اب تم بدولت و اقبال تشریف رکھو اور دعوت مشتری کی شروع کرو بعد ختم ہونے دعوت
کے موکلان عالم بالا تمہارے پاس آوینگے اور تمہارے فرمان پر مہر کرینگے بعد از ان
تم سے دریافت کرینگے کہ علاوہ مہر کے اور کوئی مطلب بھی تیرا ہے تم کہنا ہان مین
ایک ساعت اثر قران السعدین اپنے حال مین دیکھا چاہتا ہون بعد پھر اُسی وقت ملاحظہ فرماؤ
کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے - شہزادے نے حسب ہدایت خادم فیل کے دعوت مشتری
شروع کی - ہنوز دعوت ختم نہ ہوئی تھی کہ روز ششم تمام آسمان موکلون کے پر و بال
سے پوشیدہ ہوگیا از انجملہ ایک موکل نہایت وجیہہ و حسین تخت مرصع نگار پر سوار
شہزادے کے پاس آیا اور اُس نے پوچھا - اے جوان تو نے ہمین کس مطلب کے

واسطے طلب کیا ہے۔ شہزادے نے وہ فرمان مُہری اُسکے روبرو رکھدیا۔ موکل نے
اپنے ہاتھ سے فرمان پہ مُہر دوازدہم کردی۔ بعد ازان پوچھا اور کوئی مطلب بھی تیرا
ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔ مین ایک ساعت سعادت قرآن السعدین اپنے حال مین دیکھنا
چاہتا ہون۔ موکل تخت نشین نے خافیل سے کہا۔ اے خافیل یہ جوان جو مطلب اپنا
ظاہر کرے تو اُسکو انجام کردے کیونکہ انکی شان مین خلق الانسان من عجل نازل
ہوا ہے۔ یہ کلمہ کہکر روانہ ہوا۔ خافیل نے شہزادے سے کہا۔ اب حضور یہان بآرام
تشریف رکھین مین ارشاد حضور کا بجالاتا ہون۔ شہزادہ حیران تھا کہ بار خدایا یہ مرد
میری اوقات کسطرح خوش کرے گا۔ ناگاہ تمام مکان خود بخود روشن ہوگیا اور
سواری اُس برق عالم سوز یعنی ملکہ نوبہار گلشن افروز کی نمودار ہوئی اور پریزادان حامل
تخت ملکہ نوبہار کا شہزادے کے پہلو مین رکھکر خود کنارے ہوگئے۔ لیکن اُس روز بجز
حاملان تخت اور کوئی ملازم و خدمتگار ملکہ کے ہمراہ نہ تھا۔ شہزادے نے جو دلبر قمر پیکر کی
صورت دیکھی۔ ایک عالم حیرت و استعجاب مین بے اختیار نعرہ ہائے کا مارا اور بیہوش ہوگیا
ملکہ نوبہار نے بدست خود قدرے گلاب مکان کے حوض سے لیکر شہزادے کے چہرے
پر چھڑکا۔ جب ہوش مین آیا اُسی حالت تحیر مین صورت ملکہ کی دیکھا کیا اور اُس وقت اشک
حسرت دیدۂ منتظر سے جاری ہوئے۔ ہر گاہ اُس مکان جنت نشان کے تمام درودیوار
مین چار طرف آئینہ ہائے کلان قد انسانی نصب تھے۔ عکس جمال ملکہ نوبہار کا ایک آئینہ
سے دوسرے آئینے مین منتقل ہوا اور ہر ایک آئینہ مین اُس غیرت حور کی صورت نظر
آئی۔ ملکہ نوبہار گلشن افروز نے بلب تبسم ریز از راہ غمزہ و ناز فرمایا۔ اے شہریار عالیقدر
قسم ہے جاودان شاہ کی کہ مین ہزار درجہ زیادہ تر تجھسے تیری ملاقات کی مشتاق

ہتی تا حدیکہ کوئی لحظہ بغیر تیرے تصور و خیال کے مجھے نہ گذرتا تہا لیکن کل امر موقوف
باوقات تہا۔ خدا کے فضل سے اب تمام مدارج طے ہوئے سہل قصہ باقی رہا ہے یہ بوجہ
احسن باہم ملاقات میسر آوے گی۔ دوئم مجھے کئی امر کا گلہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب
ذکر کیا جاوے گا۔ شہزادے نے جو یہ جملہ ملکہ نوبہار کی زبان سے سنا دست بستہ کہا اے
ملکہ خوبان روزگار نہ کیا گلہ ہے جو تم اپنے ہجور فراق دیدہ سے کیا چاہتی ہو سبحان اللہ
مین تمہاری شوق مواصلت مین کہان کہان آوارہ و سرگشتہ ہوا اور نہ جو زندہ ہون
آوارگی میری دامنگیر حال ہے اور تم فرماتی ہو کہ مجھے کئی امر کا گلہ ہے۔ ملکہ نوبہار نے
شہزادے کا سر کمال التفات سے زانو پر رکھ لیا۔ لیکن جو ہمسر یہ کہنا داروے بیہوشی
کا کام رکہتا تہا کہ پہر اپنے حال کی کچھ خبر نہ رہی۔ جب ہوش درست ہوئے وہ ساعت
سعید تمام ہو گئی تہی کیا دیکھتا ہے کہ ملکہ نوبہار بصد کرشمہ و ناز تخت پر سوار آسمان و زمین
کے درمیان معلق استادہ ہے اور ہنسی ہوا پہہ سے اوس نے کہا۔ اے شہزادہ ہمت عنقا شکار
و اے سیر کنندہ عجائبات اب مین رخصت ہوتی ہون۔ یار زندہ صحبت باقی۔ اگر فضل
الہی شامل حال ہے پہر کسی تو تیرے ملاقات میسر ہووے گی۔ یہہ کلمہ کہکر وہ آفت جان غائب
ہوئی۔ یہان شہزادہ بار دیگر بیہوش ہو گیا۔ جب ہوش مین آیا نہ قلعہ اور نہ
برجون کا پہر نشان تک نہ پایا اور اپنے کو ایک کوہ بلند پر دیکہا جسکے دامن میں
ایک دریائے مواج روان تہا اور وہان حکیم ابو المحاسن اور معالی سلطان نیز
جمیل عرفان بہی موجود تہے

حکیم صاحب نے شہزادے کو اول سیر ظلمات اربع کی مبارکباد دی بعد ہ
مراۃ الغیب نذر کیا اور کہا۔ اے شہریار تخمہ حکمائے پیشین نیز متقد

نذر کے واسطے عجائبات مین امانت رکہا تہا - جب تمکو کسی طرح کا رنج و ملال لاحق حال ہو
آئینہ کی جانب مخاطب ہوکر کہنا - کہ اے مرات الغیب بحق مردان غیب تو یاران گم شدہ کے حال سے
مجہے خبر دے - یقین ہے کہ حال اُنکا تمکو بخوبی معلوم ہوجاویگا - علاوہ ازین یہ آئینہ تا
وصال معشوقہ اصلی تم سے جدا نہین ہوویگا - شہزادے نے وہ آئینہ مثمن یعنی ہشت پہلو
دیکہا اور تمام خانے الماس براق کے تہے اور چند اسماء الہی بخط خفی گرد پیش آئینہ
کے ایسی زبان مین لکہے ہوئے تہے کہ ایک حرف بہی فہم مین نہ آتا تہا - دویم اس قدر
مختصر تہا کہ شہزادے کے گریبان مین بآسانی آگیا - شہزادے نے فرمایا - کہ اے حکیم صاحب
جہان سے کہ تمنے مجہے رخصت کیا تہا پہر بہی تمکو وہان نہ دیکہا - حکیم صاحب نے پوچہا - وہ کونسی
جگہ تہی - شہزادے نے کہا - زیر دیوار قصر جمال و معالی تہے اور زیر قلعہ تم تشریف
رکہتے تہے - حکیم صاحب نے کہا - وہ دیوار اور وہ قلعہ کہان ہے - غور فرماؤ کہ تم کہان سے
کہان پہونچے اور پہر کہان آگئے - یہ مقدمات طلسمی ہین اسی شکل سے انکا ظہور ہوتا
ہے - تم نے دیکہا ہوگا کہ قوس قزح باین عرض و طول و رنگ ہائے مختلف ایک
ساعت مین حادث ہوتی ہے اور پہر اُسی ساعت ناپید ہوجاتی ہے - بعد ازان
حکیم صاحب نے ملاحت پری سے فرمایا تو سلطان ارقیموس جنی کو بلا لا - جب سلطان
ارقیموس آیا حکیم ابو المحاسن اور شہزادہ معز الدین ایک تخت پر سوار ہوئے
اور دوسرے تخت پر معالی سلطان اور جمیل عزخان کو سوار کیا اور آبگینہ حصار
مین تشریف لائے اور معالی سلطان اور مرشد عالم کو فہمائش کرکے کرشمہ خاتون
بنت مرشد عالم کا شہزادہ معالی سے اور علیا بلند ابرو کا جمیل عزخان سے عقد
کر دیا - بعد ازان حکیم صاحب اور شہزادہ معز الدین ایک تخت پر سوار ہوئے اور

ملاحت پری نے پریزادوں کو حکم دیا کہ تم ہمارا تخت کوہ مراد پہ پہونچا دو بلکہ ملاحت
پری خود بھی ہمراہ ہوئی

## احوال کوہ مراد

ابوالوفا اور اسکے تمام ہمراہی کوہ پر ایک جائے جمع تھے ناگاہ آسمان کیطرف سے
ایک تخت نازل ہوا - ابوالوفا کو اول حیرت ہوئی - لیکن جب اس نے شہزادہ عزالدین
اور حکیم صاحب کو دیکھا تو خوشی سے جامہ میں نہ سمایا - مگر شہزادہ مشتری کو ہمراہ نہ دیکھ کر
پوچھا کہ میرا شہزادہ کہاں ہے - حکیم صاحب نے ابوالوفا کی تشفی کی اور فرمایا عنقریب
وہ بھی یہاں آیا چاہتا ہے

زیرکوہ ابطال بد افعال بدستور میدان میں آتا ہے اور لوح کے اثر سے
جو جادوی ملعون نے اسکے بازو میں رکھی تھی - دلاوران اسلام کو قتل و زخمی کرتا ہے
چنانچہ شہزادے کے روبرو مظفر خان و فارس خان و ترقوس خان اور چند دیگر
پہلوان سعید دین شاہ کے لشکر کے قتل کیے - شہزادے کو انکے قتل ہونے سے اسقدر
غیظ و غضب لاحق حال ہوا کہ خود میدان داری کا قصد کیا - حکیم صاحب نے کہا -
تم عبث تکلیف کرتے ہو - میں نے ابطال ملعون کے طالع میں دیکھا ہے کہ اجل اسکی تمہارے
ہاتھ مقدر نہیں اور طرفہ تر یہ کہ ایام زندگی بھی قلیل باقی رہے ہیں - انشاء اللہ العزیز
قاتل اس مردود کا عنقریب پردہ غیب سے پیدا ہوا جاتا ہے

## قصہ [illegible] شہزادہ مشتری [illegible] خلعت [illegible]

جب اشرار نے آتش سحر خاموش کی واسطے دیکھنے اپنے طلسم کے گیا۔ کیا دیکھتا ہے
کہ طلسم کا نشان تک باقی نہین ہے۔ اور نہ وہان نرگس شہلا ہے سمجھا کہ یہ کام بجز
مسلمانون کے دوسرے شخص کا نہین۔ ایک شعلہ آتش غضب کا کانون دماغ سے نکل کر کرۂ
اثیر تک پہنچا اور اس نے اسی عالم غضب مین قسم کہائی کہ مین آج جبتک لشکر
اسلام کو قرار واقعی قتل و غارت نہ کرلونگا آرام نہین لینے کا۔ چنانچہ اپنے لشکر
مین آکر طبل جنگ بجوایا اور وقت صباح میدان جنگ مین جاکر باواز بلند
کہا۔ جسکو اپنی جان عزیز نہ ہو آج میرے مقابلے کے واسطے آئے۔ ضرغام شاہ
بیچارہ دار رستہ چپ دیکہہ رہا تہا اور لشکر سے کسی واحد کو یہ جرات نہ تہی کہ
اشرار کے مقابلے مین جائے۔ ناگاہ دری مشتری طلعت اور شہاب نوجوان
پیدا ہوئے۔ ضرغام شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا۔ خیام مین آکر انکے واسطے
مجلس عیش و نشاط آراستہ کی

وقت شب شہاب نوجوان تنہا اور آرام سے سوئے۔ وہی بزرگ کہ اکثر عالم
رویا مین تشریف لایا اور یہ فرمایا اے شہاب یہ میرا آنا آخری ہے یعنی جو کچھ
فہمایش کرنی ہوگی اب کر دینگا پہر میری صورت تو خواب مین نہین دیکھیگا
آگاہ ہو کہ اب شہزادہ مشتری طلعت کی میدان داری کی نوبت ہے تو ورق
کو بخوبی تمام تہامے رہنا کہ جس وقت اشرار جادو میدان نبرد مین تیرے مقابل
آجائے تو روبروے زرہ الحفاظ کی جانب مخاطب ہوکر آہستہ یہ کلمات
کہنا اے زرہ الحفاظ اگر تو حسب ارشاد میری ملک ہے پس میرے حکم سے اس وقت
جادوگر ملعون کے جسم مین سنگین ہو جا یہ ملعون بدغا و فریب مجہہ سے لیگی

تھے۔ فقط ان فقرات کے کہنے سے زرہ اشرار جادو کے جسم میں اسقدر گران ہو جائیگی
کہ وہ اُتار کر میدان میں رکھدیگا۔ اُس وقت مشتری با آواز بلند اشرار سے کہیے
اے ملعون تو ہمارا مال چرا کے لے گیا تھا اب ہم اپنا مال واپس لئے لیتے ہیں۔
بعد ازاں زرہ پہنے اور اسپ ادہم پر سوار ہوکر مقابل ہو۔ جب جادوگر دیکھیگا
کہ کوئی حربہ جسم مشتری پر کارگر نہیں ہوتا اور نہ کوئی عمل سحر اثر کرتا ہے ناچار
بقوت سحر میدان جنگ سے آسمان کیطرف پرواز کریگا۔ اُس وقت مشتری بھی عنان
اسپ ادہم کی بلند کرے اور کہے۔ اے ادہم تو بھی جادوگر کے عقب میں روانہ ہو
ادہم بطور طیور اشرار جادو کے عقب میں پرواز کریگا۔ اشرار عالم پرواز میں بہمہ سمت
سرگردان ہوتا پھرتا ایک ایسی سرزمین میں وارد ہوگا کہ جہنم سے متصل ہوگا۔
شان میں یہ آیۂ کریمہ وما تدری نفس بای ارض تموت صادق آتی ہو
پاکر ہلاکت اُسی مانند اور ایک مردود کی ہلاکت کا باعث ہوگا تو مشتری کو فہمایش کر دینا
کہ ایک تازیانہ ہاتھ میں لیے اور حالت پرواز میں جب اشرار کے قریب ہو وہ تازیانہ
نہایت قوت سے اسکی پشت پر مارے ہرگاہ مشتری [illegible] اشرار تمہاری نظر سے
غائب ہو جاویگا تم اشرار کے لشکر کو قتل و غارت کرنا۔ مگر جو جادوگر مسلمان
ہو اُسے امان دینا اور شہر نگار کا نام اسلام نگار رکھنا اور حکومت شہر نگار
کی ایمان درست بیان کو دیدینا۔ کیونکہ وہ مسلمان اور قدیم سلاطین ازگان
میں سے ہے۔ بعد ازاں کوہ مراد کی جانب روانہ ہو وہاں دوست تمہارے
تیرے منتظر ہیں۔ شہاب نے عرض کیا۔ اے حضرت اپنے جمال باکمال سے تو مشرف
فرمائیے اُس بزرگ نے نقاب چہرہ سے دور کی۔ شہاب کیا دیکھتا ہے کہ وہ

غرضکہ بدار اُسکا اُستاد شفیق حکیم ابو المحاسن ہے

شہزادہ نے وقت صباح مشتری طلعت کو سب مراتب سمجھائے اور اُس نے میدان میں جاکر کلمات مذکورہ زرہ الحفاظت سے کہے۔ یکایک زرہ جادوگر کے جسم ناپاک میں اسقدر سنگین ہوئی کہ اُسکو زرہ کا اور مرکب کو اُس کا بوجھ اُٹھانا مشکل ہوگیا۔ ناچار زرہ بدن سے اُتار کر زمین پہ پھینکدی۔ ناگاہ جو جادوگر محتال اور رکیبانہ کی خبرگیری کے لئے قصر الجبال میں گئے تھے واپس آئے۔ اور اُنہوں نے دونو ملعونوں کے سر کاٹے ہوئے بریدہ اشرار کے سامنے رکھدئے۔ بعدہٗ تمام کیفیت گذشتہ بیان کی۔ اشرار نے دونوں ہاتھ سر پہ مارے اور زار زار رویا۔ شہزادہ مشتری نے وہ زرہ باسانی تمام پہن لی اور مقابل ہوکر ضربت مانگی۔ اشرار نے سینے پہ نیزہ مارا۔ شہزادے نے بسہولت اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسکی شمشیر اپنی شمشیر کی ضرب سے گرادی۔ تب اشرار نے سحر کیا۔ جب اُس کا بھی کوئی ثمرہ نہ دیکھا بقوت اسمائے سحر آسمان کیطرف پرواز کی۔ مشتری نے بھی اپنے مرکب سے کہا آدہم۔ بحق حضرت سلیمان تو بھی اسکا تعاقب کر۔ بمجرد اِس حکم کے ادہم نے پروبال نکالے اور اشرار کے عقب میں پرواز کی۔ ہرگاہ مشتری طلعت اشرار کے قریب پہونچا۔ ایک تازیانہ باین قوت پشت پر لگایا کہ اشرار نے بے اختیار شور و غل مچایا اور دونوں لشکر اُس اسپ کی پرواز سے حیران تھے ایکساعت میں اشرار اور جادو اور مشتری طلعت لشکروں کی نظر سے غائب ہوگئے

یہاں شہاب الدین دلاور نے جادوگرون کو قتل اور اسلام قبول کرنے والون کو

امان دیگر ایمان درست پیمان کو اسلام نگار کی حکومت بخشی جو بار دیگر دارالسلطنت عہدہ نہ
شہر زنگار کہلاتا تہا بعد ازان مع ضرغام شاہ کوہ مراد کو روانہ ہوا

## بار دیگر کوہ مراد کا عالم احیا ہوتا ہے

البطال نے چند عرصہ مین اسقدر پہلوان اسلام قتل کیے کہ میدان مین کسی کو
کوئی اسکا مرد مقابل نہ رہا- ایک دن وہ بدستور میدان مین آیا اور مرد مقابل طلب
کیا جب کوئی دلاور اُس سے ہم نبرد نہ ہوا الفاظ سخت و سُست کہنے شروع کیے ناگاہ
آواز فریاد آسمان کیطرف سے آئی- دونون لشکر آسمان کیطرف دیکھنے لگے کیا دیکہتے ہین
کہ ایک مرد آسمان و زمین کے درمیان راست قد معلق استادہ ہے اور دوسرا جوان
ایک اسپ پری پیکر پر سوار اُسکو تازیانے مار رہا ہے- شاہزادہ دریائے حیرت مین غلطان تہا کہ
اُس وقت ایک اور تازیانہ اِس قوت سے اُس سوار کے سر پر مارا کہ نوک تازیانہ کی اُسکی کھوپڑی
سے گذر کر دماغ پر پہونچی اور وہ بے خود ہو کر اسطرح گرا کہ پاے راست اُسکا البطال
کے سر و گردن پر اور پائے چپ گردن اسپ پر لگا جو زمین پر آہنی کی ضرب نے سوار
و مرکب دونون کا کام تمام کر دیا- اِس طرح ایک آن مین نمادی مردود کی لوح کا
طلسم شکست ہو گیا- ملائکہ نے بالاے آسمان سے یہ آیہ کریمہ اَیْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُّمُ
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ نمادی نا دان اور سعدان شاہ شقی کو سنائی
بعد ازان اسپ ایسا ہم جسکے چارون دست و پا مین دیوان زبردست کے ہاتھ کی
کرسی کے قابل نعل سنگین لگے ہوئے تہے اشرار پر گرا اور اُسکو جہنم واصل کیا
لشکریون کو ایسے مرکب بوالعجب اور ایسے تماشاے نغز کے دیکھنے سے کمال حیرت ہوئی

لیکن سرعت عیار نے قریب آکر اپنے شہزادے کو پہچانا اور سعیدون شاہ کو
فرزند کے آنے کا مژدہ دیا۔ سعیدون شاہ میدان میں آیا اور فرزند سے ملکر سجدہ
شکرانہ ادا کیا۔ شہزادہ معزالدین نے حکیم صاحب کے اشارے سے اشرار جادو کا جگر
نکال لیا اور مشتری طلعت کو اُسکی کامیابی کی مبارکباد دی۔ اس وقت سعیدون
شاہ کو بھی حکیم صاحب اور شہزادہ معزالدین کی ملاقات نصیب ہوئی۔ اُس نے
حکیم صاحب سے عرض کیا کہ حضرت کو رفاقت سعدان شاہ کی لائق و مناسب نہ تھی
حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے سعیدون شاہ مجھے فقط شہر گوہر آویز سے غرض تھی
ورنہ اسکے بادشاہ سے کچھ سروکار نہ تھا

روز دوم سعیدون شاہ نے حکیم ابوالمحاسن کے مشورے سے سعدان شاہ کو
سعیدہ قمر طلعت کے عقد کا پیغام بھیجا اور یہ بھی اطلاع دی کہ مراۃ الغیب شہزادہ
معزالدین بلند اقبال کی طفیل سے دستیاب ہو گیا ہے۔ اب دین زردشتی ترک
کرنا چاہیئے۔ اس پیام کے پہنچنے پر غاوی تو بھاگ گیا اور سعدان شاہ نے
طبل جنگ بجوایا۔ شہزادہ مشتری طلعت نے تین روز کے عرصہ میں سعدان شاہ کے
پہلوانان نامی و سرداران گرامی کو قتل کیا۔ روز چہارم مغلوبہ واقع ہوئی اور سعدان شاہ
بھی جہنم میں پہونچا۔ اُسی روز شہاب الدین لشکر میں آیا اور غاوی ملعون کو گرفتہ
و بستہ ہمراہ لایا۔ سعیدون شاہ نے اُسکو بہ بدترین عذاب قتل کرایا اور دامنہ کوہ
مراد میں جشن عروسی شروع کیا

حکیم صاحب نے ملک نجم الدین ارباب پدر شہاب نوجوان کو تمام واقعات سے اطلاع
دے کر طلب کیا تھا وہ مع قبائل و عشائر کوہ مراد پر آیا۔ اسکی خواہر کلان زیبا

ملک بھی اُسکے ہمراہ آئی۔ اُس نے حکیم صاحب سے عرض کی۔ پندرہ برس کا عرصہ ہوا ہوگا کہ ان بادشاہون کے باہم جنگ وجدال کے باعث ہمارے وطن مین بھی قتل وغارت واقع ہوئی اور اوس ہنگامہ دار وگیر مین میری ایک دختر دوسالہ زینت بخش نام گم ہوگئی۔ اُسکے فراق مین میرا نورِ بصر جاتا رہا۔ حضرت علم نجوم سے دریافت فرماوین کہ وہ دختر گم شدہ مرگئی یا ہنوز زندہ ہے۔ حکیم صاحب نے شہزادہ معزالدین سے فرمایا۔ تم قدرے سرمہ زحل زیبا ملک کو دو۔ شہزادے نے سرمہ اوسکو دیا۔ اُسنے جو سرمہ آنکھہ مین لگایا اُسی وقت آنکھین روشن ہوگئین۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے زیبا ملک بارے تو ... یہ بتا کہ کوئی نشان دختر بہی واسطے شناخت کے تجھے یاد ہے۔ زیبا ملک نے کہا۔ ہان دو نشان مجھے خوب یاد ہین۔ اوّل یہ کہ جب وہ دختر یکسالہ تہی دایہ کی غفلت سے سر مین صدمہ در کے ایسی ضرب پہونچی کہ ہمین زندگی کی توقع نرہی۔ ہرگاہ چند روز مین تندرست ہوئی ضرب کی جائے ایک غدود دماغ مین دو برس کی عمر تک دیکھا اور دوسرا نشان قابل اعتماد یہ ہے کہ کشادہ ابرو تہی اور ایک خال مثل دانہ خشخاش وسط مین دونون ابرو کے تھا۔ حکیم زیبا ملک کو ملکہ سعیدہ قمر طلعت کے پاس لے گئے اور فرمایا۔ غور سے دیکھہ کہ اِن مستورات محل مین تیری دختر بہی ہے یا نہین۔ زیبا ملک نے ایک ایک عورت کو دیکھا جب سوسن کی نوبت آئی خود بخود دل مین ایک قسم کا اضطراب پیدا ہوا۔ آخر اُس خال کو پہچانا اور سوسن کے گلے سے لگ کر اس قدر روئی کہ حاضرین کے بہی آنسو بھر آئے۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے زیبا ملک اب تو حقیقت اپنی دختر کی سن کہ اسکے سر پر کیا مصیبت گذری۔

آگاہ ہوکہ شمس تاراج و غارت مین تیری دختر کو ایک لشکری لے گیا۔ اور اوس نے شہر گوہر آویز مین ایک زن دلالہ کو واسطے پرورش کے دیا۔ اوس جلوہ ... بادشاہ کے محل مین جاکر ملکہ ... کی مادر مرحومہ کے ہاتھ جسکا ... نام تھا ایک انگشتری یاقوت اور ایک ہزار دینار سرخ کے عوض دختر کو بیچ گیا۔ قضارا اوس وقت تیری دختر کے جسم مین لباس سوسنی تھا۔ اسی وجہ سے ساعدہ یاقوت نام تیری دختر کا سوسن رکھا۔ ہرگاہ ملک نجم الدین اور شہاب نوجوان نے سوسن کی حقیقت سنی نہایت خوش ہوئے۔ شہاب نے شکر کیا ... والا اکثر اوقات خیال آتا تھا۔ کہ سوسن باینہمہ فہم و فراست و باین حسن و جمال مجہول النسب ہے

القصہ ساعت سعید مین ... مشتری طلعت کا ملکہ سعیدہ قمر طلعت سے عقد ہوا اور شہاب نوجوان کو زینت بخش ہوئے سوسن سے منعقد کیا گیا۔ بعد ازان ... شاہ اور ... اپنے ملک کو روانہ ہوئے اور ملک سعید ... شاہ اور شہزادہ سعد الدین اور حکیم ابو المحاسن شہر سہم السعادت مین تشریف لائے شہزادہ سعد الدین نے شہر سہم السعادت کو شہر گوہر آویز سے بھی بمراتب بہتر پایا۔ ملک سعید ... شاہ نے حکیم صاحب کے حکم سے سلطنت گوہر آویز کی شہاب الدین دلاور کو عنایت کی

ان کامون سے فارغ ہوکر شہزادہ سعد الدین نے وہ مہرہ ماہی یوشع کو دیا اور علاوہ اسکے جگہ ... جادو کا کہلا بھیجا کیونکہ اوس سے وعدہ کیا تھا کہ مہرہ ... تجھے پہونچا دون گا۔ بعدہ حکیم صاحب شہزادے کو ہمراہ لیکے دریا کے کنارے پر گئے

اور ایک اسم پڑہا دہی کشتی مدور صندل کی جسپر شہزادہ سوار ہوکر شہر گوہر آویز مین
پہونچا تہا۔ دریا کے اندر سے نکلی۔ شہزادے نے کہا اے سفینۃ السعادت تو مجہے
منزلِ مقصود کو پہونچا دے۔ کشتی دریا کے اندر غرق ہو گئی۔ جب بالائے آب
آئی شہزادے نے دیکہا کہ روبرو سفائن اقبال شاہ نظر آتے ہین۔ اس اثنا مین
اقبال شاہ اور عادل شاہ وغیرہ تمام سرداران لشکر واسطے ملازمت کے حاضر
ہوئے اور مہرود ازدہم کے حاصل ہونے کی مبارکبادی اور وہان سے مرطوب شاہ
کے ملک کی جانب روانہ ہوئے

## وارد ہونا شہزادہ معز الدین اور اقبال شاہ کا شہر غربیہ حصار مین اور ملاقات سفینہا کا شہر ہائل مین

چند روز کے بعد دور سے سواد شہر غربیہ حصار کا نظر آیا۔ اقبال شاہ نے مسعود
نامہ بر کے ہاتھ بدین خلاصہ نامہ بہیجا کہ طافی شاہ اور راسپ شاہ اور عادل شاہ نے
اطاعت قبول کی۔ تم بہی سلطان روح الملک کی فرمانبرداری قبول کرو۔ اور آگاہ
رہو کہ ہم نے ارباب ثلثہ آبی کی خبرین حاصل کر لی ہین۔ مرطوب شاہ نے نامہ پڑہ کر
قریب الدم وزیر الاعظم اور حامض خان اور مالح خان سپہ سالاروں سے صلاح کی۔ قریب الدم
نے تو فرمانبرداری کی صلاح دی۔ لیکن حامض خان اور مالح خان نے مخالفت کا مشورہ
دیا اور کہا۔ اپنی سرکار کے آب بازون کو حکم دو کہ وہ فلان جائے
دریا مین حکم کے منتظر رہین۔ بعد ازان بایں مضمون جواب نامہ اقبال شاہ کو لکہو
کہ ہمارے ہان قدیم الایام سے یہ دستور العمل ہے کہ ہمین جس شخص کی فرمانبرداری
منظور ہوتی ہے فلان جائے دریا مین اُس سے ملاقات کرتے ہین تم بہی

جائے تشریف لاؤ۔ ہم اس طرف سے آرہین گے پہر باہم بخوبی ملاقات ہوگی۔
ہرگاہ اقبال شاہ وغیرہ موقع پر آب بازون کے پہونچین وہ آب باز اُن کی
کشتیون مین سوراخ کردین۔ یقین ہے کہ اس تدبیر سے ایک کشتی سلامت
نہین رہنے کی اور بر تقدیر حامی و مددگار اقبال شاہ کے موکلان عالم بالا ہین
ہمارا فکر و فریب اُن کو ظاہر ہوجانے گا۔ اُس وقت ہم یہ عذر کرین گے کہ
اس حرکت سے ہمین محض تمہارا امتحان منظور تھا۔ اب ہم بلا عذر و حجت
تمہارے مطیع و فرمان بردار ہین
مرطوب شاہ نے بہ تقاضائے سفاہت یہی بات اقبال شاہ کو لکہی اور
اوس نے منظور کرلی۔ انہین ایام مین ملکہ فرنگ سلطان مرصع کمر مع لشکر
پہونچی مالیح خان اُسکے مدارات پر مامور ہوا اور مرطوب شاہ اقبال شاہ کیطرف
روانہ ہوا۔ جب کشتیان اقبال شاہ کی آب بازون کے موقع پر آئین انھونے
چند کشتیون کی تہ مین سوراخ کردیئے اور نوبت کشتیون کی قریب غرق ہونے
کے پہونچی۔ ناگاہ اس شدت کی باد تند شروع ہوئی کہ مرطوب شاہ کی کشتیون
کے تمام لنگر و بادبان ہوا کے صدمے سے پرزے پرزے ہوگئے اور وہ
کشتیان اقبال شاہ کی کشتیون سے اسقدر متصل ہوئین کہ ایک نے دوسری
کشتی سے ضرب کہائی۔ اقبال شاہ اور معزالدین بہ تعجیل مع سرداران لشکر
مرطوب شاہ کی کشتیون مین سوار ہوگئے اور اُسکو مع قریب الدم وزیر اور حاضر
خان کے گرفتار کرلیا۔ بعدازان اپنے آب بازون کو حکم دیا کہ غوطہ لگاکر تہ آب کا
حال دریافت کرو۔ اُنھون نے مرطوب شاہ کے آب بازون کو گرفتار کیا۔ اقبال شاہ

نے مرطوب شاہ سے اسکی وجہ دریافت کی۔ اُسنے شرمندہ ہوکر کہا۔ میرا قصور نہین۔ یہ شرارت نقدا مالح خان اور حامض خان کی ہے۔ اقبال شاہ نے حامض خان کو اسقدر غوطے دلواے کہ وہ مرگیا۔ بعد ازان کشتیان غریبہ حصار کی طرف روانہ کین

جب کشتیان شہر کے نزدیک پہونچین دیکھا کہ دروازے بند ہین اور بروج وفصائل پر سامان جنگ آراستہ ہے۔ اقبال شاہ نے موقع بموقع فوج کو متعین کیا۔ لیکن بادیہ ریا سلاری کے سکات عیار مرطوب شاہ کو بیہوش کرکے لیگیا اور مالح خان نے اسکو فی الفور تخت پر بٹھا دیا۔ اقبال شاہ کو اس واقعہ سے غریبہ حصار کے جلد فتح کرنے کی فکر ہوئی۔ مگر سردست بجز اسکے کوئی تدبیر بن نہ پڑی کہ محاصرہ کئے پڑا رہا

ایک روز احمر بن عادل شاہ اور اصفر بن طافی شاہ دریا کی سیر کررہے تھے کہ ایک کشتی خوردان کے قریب آکر ٹوٹی۔ اُسپر ایک جوان بیست سالہ سوار تھا اوس نے چند غوطے کہائے۔ شہزادون نے اُسکو اپنے ملاحون سے دریا مین سے نکلوایا۔ اور اُس کا حال پوچھا۔ اُس نے کہا۔ میرا نام فراک ہے اور مین اس شہر کا ایک سردارزادہ ہون۔ شہر کے اس طرف ایک مکان ایسا واقع ہے جسے عجائبات زمانہ مین سے سمجھنا چاہیئے۔ اُسمین ایک بنظر ہے اور اُسکے اندر ایک نازنین مہ جبین ایسی نغمہ سرائی کرتی ہے کہ ناہید بھی اسکی عاشق زار ہے۔ میں پیش از محصور ہونے اہل شہر کے ایک مرتبہ اس طرف گذرا ہوا آج تک اُسکے فراق مین قرار نہین۔ اُدھر جاتا تھا کہ کشتی ٹوٹی اور تمہارے ہاتھ گرفتار ہوا۔ احمر و اصفر جو وہ سرداران دیگر اور چند

بلانیم وخورشید نگار کے ہمراہ بے اجازت اقبال شاہ کے دوسرے روز اس مکان حیرت نشان مین آئے۔ دیکھا کہ ایک صحن مربع ہے اور تین طرف صحن کے احاطہ دیوار کا ہے اور ایک جانب مکان عالیشان منقش ومذہب نہایت پاکیزہ بنا ہوا ہے اور تمام صحن گلہائے بوقلمون اور میوہ ہائے گوناگون سے آراستہ ہو رہا ہے اور در و دیوار مین اس طرح کے نقش ونگار عجائب روزگار ہین جن کا نقشہ مانی و بہزاد سے بہی نہو سکے۔ علاوہ ازین مکان کی پشت بام پر ایک بنگلہ بکمال خوش قطع تہا اور بنگلہ کے اندر ایک نازنین زہرہ جبین باین لطافت ایک ساز ہندی بجا رہی تہی جسکی آواز سے بے اختیار دل بیقرار ہوا جاتا تہا اور زیر بنگلہ ایک حوض بعینہٖ گلِ نیلوفر کی شکل تہا اور برگ حوض کے مثل گلِ کنول خود بخود متحرک ہوتے تہے یعنی گاہے غنچہ ہو جاتے تہے اور گاہے شگفتہ۔ روبرو مکان کے ایک صُفّہ وسیع پر ایک زن عابدہ تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین لئے ہوئے عبادت الٰہی مین کمربستہ ہو مشغول تہی

اصغر واحمر عابدہ کے پاس آئے اور باصرار اُسکا نام اور راہ بنگلے کی دریافت کی۔ اوس نے کہا۔ میرا نام زرقا ہے اور راہ بنگلے کی اس حوض مین سے ہے۔ الا بہیئت مجموعی حوض مین داخل ہونا مناسب نہین۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہین۔ یہ سُنکر فتراک نے بے تکلف حوض مین غوطہ مارا۔ شہزادون نے دیکھا کہ فتراک کے غوطہ مارنے سے برگ حوض جو گلِ نیلوفر کی شکل تہے باہم جمع ہو گئے اور اوپر دہانہ حوض کا پوشیدہ ہو گیا۔ بعد ازان پانی کے خالی ہونے کی تمام حاضرین کو آواز آئی۔ ایک ساعت نگذری تہی کہ فتراک بنگلے مین پہونچا اور نازنین مطربہ کے پاس

بیٹھ گیا۔ بعد ازان بہ آواز بلند فریاد کی اے دلاور یہان کا لطف بیان نہین ہو سکتا۔ احمر
وصفر جوش شوق مین از خود رفتہ تھے پھر اُن سے ضبط نہ ہو سکا اور بلا وسواس
بس و پیش حوض مین داخل ہوئے اُسی طرح ناگاہ حوض برگون سے پوشیدہ ہو گیا اور پانی
حوض کا خالی ہوا۔ سر دمان پائین سے دیکھا کہ یہ بھی فتراک کی مانند بنگلہ کے اندر نازنین
ساز نواز کے پاس جا پہونچے اور شراب خواری مین مصروف ہوئے۔ آخر یہ چوبدار
بھی یکے بعد دیگرے حوض مین اندر آئے اور نازنین کے پاس صف بستہ بیٹھ گئے
شام کے وقت خدمتگارون نے آواز دی کہ اب طلب آؤ۔ لشکر مین چلنا ضرور ہے
لیکن اہل بنگلہ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ناچار ایک ملازم نے حوض مین غوطہ مارا۔ وہ بنگلہ
مین بھی نہ پہونچا۔ ایک اور ملازم حوض مین داخل ہوا۔ وہ بھی بنگلہ مین نظر نہ آیا
پھر کسیکو حوض مین جانیکی جرأت نہ ہوئی اور بجز اسکے اور کوئی علاج
نظر نہ آیا کہ اپنے لشکر مین چلے آئے اور اقبال شاہ اور شہزادہ معز الدین کو احمر و صفر
کے حال سے اطلاع دی

وقت شب اقبال شاہ نے اپنے مرشد کی خدمت مین رجوع کی اور علی الصبح
شہزادہ معز الدین کو ہمراہ لے کر اُس مکان مین تشریف لایا اور زرقا کو باندھ
لیا۔ بعد ازان کہا۔ اے شہزادہ معز الدین اس مکان کی بانی یہی زرقا عیارہ ہے
زرقا ملکہ فرنگ سلطان کی ایک خواص ہے جو اس وقت مرطوب شاہ کی مہمان ہے
بحسب اتفاق مرطوب شاہ کا ایک عیار ہیکٹ نام اُس پر عاشق ہو گیا۔ اُس نے ایک دن
زرقا سے کہا ہمین اقبال شاہ وغیرہ دشمنون کے ہاتھ سے کوئی شکل زندگی کی نظر
نہین آتی۔ زرقا نے کہا۔ فکر نہ کر۔ مین اقبال شاہ کے اکثر پہلوانون کو گرفتار

کردونگی - اقبال شاہ کے تمام پہلوانون کی تصویرین صحیح و مطابق ہم پہونچا دے
بین موافق اُن تصویرون کے چوب خشک کی تصویرین تراشونگی - بعد ازان چند
کشتیون کو دریا کے کنارے پر تختہ بند کرونگی اور اُن کشتیون پر ایک عمارت
چوبی سقف بناؤنگی - سقف پر ایک بنگلہ خوشش ترکیب نہایت موزون و دلچسپ
ہوگا اور بنگلہ کے اندر ایک نازنین پری تمثال اس کیفیت و لطافت سے ساز بندی
بجاتی ہوگی کہ سامعین بے قرار ہو جائینگے - زیر بنگلہ اس شکل کا ایک حوض بناؤنگی
جسکے اوپر گل نیلوفر کی مانند متعدد برگ ہونگے - درجہ زیرین حوض کا اس قدر
وسیع رکھا جائیگا کہ چند نفر پہلوان و عیار وہان جمع رہین - حوض کی تہ مین
ایک تختہ اس ترکیب کا متعلق رکھونگی کہ جو شخص حوض مین غوطہ مارے فردان تہ
نشین اُسی وقت آگاہ ہو جاوین کہ کوئی آدمی حوض کے اندر آیا ہے - اور تختہ
کو نکالکر اُس مرد کو بے تکلف گرفتار کرلین

سمک اس بات پر راضی ہوا اور تصویرین صحیح اور مصالح عمارت جمع کر دیا
جب یہ عمارت تیار ہوگئی - اسکا نام عجوبۃ المنازل رکھا اور سمک نے اپنی شاگرد
فتراک کو ہمارے لشکر مین بھیجا اور وہ بہ مکر و فریب ہمارے سردارون کو یہان
لایا

اقبال شاہ زرقا کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین چلا آیا اور مقبول عیار سے فرمایا کہ دریا کے
کنارے پر ایک ماہی کلان مردہ افتادہ ہے جسکا وزن لا اقل قریب ہزار من
کے ہوگا اُسکو اٹھوا لا - جب وہ ماہی لایا نجارون سے اُسکی نقل پر ماہی بنوائی
اور اُسکا فلس ماہی چوبی پر لگا کر نقاشون سے اس طرح کا روغن ملوایا کہ اصلی و

عملی مین تفاوت نہ رہی۔ شاہزادے نے پوچھا۔ یہ کیا کارروائی ہے اقبال نے کہا۔ مرطوب شاہ اور والح خان اور ملکہ فرنگ سلطان چند روز سے اس ماہی کے پکڑنے کی فکر مین تہے۔ اتفاق سے وہ مرگئی اور مجھے مرشد سے حکم ہوا کہ بذریعہ اسکے قلعہ مین داخل ہون۔ بعد ازان اقبال شاہ نے ایک اسم اس ماہی پر دم کیا تاکہ وقت مقررہ تک وہ مرطوب شاہ وغیرہ کی نظر مین اصلی معلوم ہو

جب ماہی بہمہ وجوہ تیار ہوگئی اقبال شاہ اور شاہزادہ معز الدین اور عادل شاہ اور مقبول وغیرہ سات جوان ماہی کے جوف مین داخل ہوئے۔ مقبول نے اس حلقہ کو پیچ دیا جسکے سبب ماہی مصنوعی دریا مین روان ہوتی تہی ماہی رفتہ رفتہ عصر کے وقت زیر برج پہونچی۔ مرطوب شاہ وغیرہ نے قلاب ہائے مستحکم دریا مین ڈالے۔ ماہی نے اول دو تین بار غوطہ مارا بعدہ قلاب کو منہ مین بند کرلیا۔ مرطوب شاہ و والح خان وغیرہ حاضرین برج نے بمشکل تمام ماہی کو برج پر کہینچا مقبول نے اقبال شاہ کے اشارے سے حلقہ کو پیچ دیا۔ منہ ماہی کا مثل غار کہل گیا اقبال شاہ و شاہزادہ معز الدین و عادل شاہ وغیرہ پیش پیش نکلے اور مرطوب شاہ و والح خان و سمکٹ وغیرہ حاضرین کو باندہ لیا۔ حکایت زدہ تمام باتین سنی تہین جو عجوبۃ المنازل مین زرقا کی گرفتاری کے وقت اقبال شاہ نے شہزادہ معز الدین سے بیان کی تہین اور اس نے سمجھ لیا تہا کہ یہ شخص مؤید من اللہ ہے۔ پس اس نے تو بلا عذر اطاعت کی اور مرطوب شاہ کا مزاج بہی والح خان کو گرفتار دیکھ کر اصلاح پر آگیا ملکہ فرنگ سلطان کو حفیظ پسر محفوظ قلمدار نے شہزادہ معز الدین کے مراتب سے اطلاع دی اور اس نے بہ عقیدت تمام شہزادہ معز الدین اور اقبال شاہ سے ملاقات کی

دوسرے روز اقبال شاہ کی فوج شہر مین داخل ہوئی اور رابح خان کو چاہ نمک مین غرق کرا دیا جو اصحاب طلسم کے وقت کی خبر دیتا تھا اور جسمین ہمیشہ سے وہ اشخاص غرق کیے جاتے تھے جو بادشاہ کو غلط مشورہ دیتے تھے۔ بعد ازان اقبال شاہ اور شاہزادہ معزالدین اور مرطوب شاہ اور رعادل شاہ اور ملکہ فرنگ سلطان وغیرہ ملک ظہورستان کیجانب روانہ ہوئے۔ ایک ہفتہ اُنکو دریا مین گذرا۔ روز ہشتم کنارہ پر پہونچین۔ اثنائے راہ مین طاقی شاہ بادشاہ شہر زرگرستان اور رہتاب شاہ بادشاہ شہر سوداگیان حسب اقرار لشکر ظفر اثر مین داخل ہوئے معزالدین کو اس حشمت و شوکت پر نازان ہونا چاہیئے تھا۔ مگر دنیا وہ مقام ہے کہ کوئی متنفس بے فکر اور کوئی دل بے خلش نہین ہے۔ شاہزادہ با اقبال بہی اپنی ہمہ اقتدار ملکہ نوبہار گلشن افروز کے فراق مین ہر دم آزردہ خاطر رہتا تھا۔ اسیر صبح وشام اپنے مادر و پدر اور کشور دلکشا یاد آتے تھے۔ البتہ یہ حالت چند دقیقے عارض رہتی تھی اور پھر اُسی کیفیت طلسمی مین مبتلا ہوجاتا تھا

## پہونچنا شاہزادہ معزالدین اور اقبال شاہ کا ظہورستان مین اور منعقد ہونا شاہزادی کا ناطقہ روشن بیلے سے اور سیر گاہ چہارم مین پہونچکر آوارہ ہونا

اول بیان ہوا ہے کہ ایک زن خونخوارہ غنیہ آدم خوار نام سلطان روح کی عدو سے جانی ہے اور جس وقت ہر چہار رئیسان چار شلثہ سلطان روح طلاک سے سرتابی کرتے ہین تو وہ بے دریے فوج بھیجتی ہے۔ واضح ہو کہ اُسکے ملک کا نام

صحرائے عدم ہے جو نہایت وسیع و بے پایان ہے اور اُس صحرا مین ایک کوہ رفیع جبل التعاقب نام ہے۔ وہ مثنیہ کا دار الخلافہ ہے۔ اگر سلطان کا کوئی لشکری گرفتار ہو جاتا ہے پہر قیامت تک وہان سے رہائی نہین ہوتی۔ لیکن مثنیہ آدمخوار ایک زن حرافہ اور بکمال محتاط ہی۔ یک بیک خود شریک جنگ نہین ہوتی بلکہ اول اپنے سردارون کو بہیجتی ہے جو عموماً بیابان استقام کے باشندے ہوتے ہین۔ یہ بیابان بے پایان جبل التعاقب کے اِس طرف واقع ہے۔ وہان اسطرح کی خلائق مردم آزار بد خو کج فہم و کج خلق پیدا ہوتی ہے کہ آفرینندہ جہان نے پردۂ دنیا پر ایسی خلائق مخلوق نہین کی

درین ولا جسوقت مثنیہ آدمخوار نے جاسوسون کی زبانی سنا کہ چارون ملکون مین فساد ہوا اور وہ سلطان سے باغی ہو گئے اول لقوا ست کج گردن کو بافوج کثیر بیابان استقام کی حد سرحد سیری سے بہیجا۔ اُسنے قلعہ وجہ کا محاصرہ کر کے وفادار زید کو تنگ کیا۔ بعد ازان نقرو میں و درشت انگشت قلعہ عصبیہ کی تسخیر اور رزاق بن نسا قلعہ ساقیہ کے مسخر کرنے پر مامور ہوا۔ اِسی طرح پے در پے چند سردار آئے۔ آخر بیابان استقام کی حد گرم سیری سے حامی آتشدرشت نے بجمعیت بے شمار و فوج آتشبار خاص شہر پر حملہ کیا بلکہ قریب تہا کہ روح الملک حصاری ہو۔ لیکن عین عالم یاس مین مخبرون نے سلطان کو اطلاع دی کہ چارون رئیس اعظم مطیع ہوئے اور عنقریب اقبال شاہ کے ہمراہ ملازمت کے واسطے آتے ہین۔ اِس خبر بہجت اثر سے سلطان کے ہوش وحواس بجا ہو گئے اور عاقل روشن تدبیر وزیر الملک کو واسطے استقبال کے روانہ کیا

عاقل وزیر نے ظہورستان کے قریب اقبال شاہ سے ملاقات کی اور تمام مصائب
کی کیفیت بیان کر کے کہا۔ جب زنگار خان اور کراث خان طافی شاہ کے سپہ سالار
ہلاک ہوئے حمائے آتشدست نے شہر کے محاصرے کا ارادہ ترک کیا اور جس وقت
راسب شاہ کے مفسدان ملک عرض قتل مین آئے مرزبان سرو سیری سمت ہو گئے
ہرگاہ عادل شاہ اور مرطوب شاہ کا مزاج اصلاح پر آیا دو چار سرداران استقامی
قلیل فوج سے رہ گئے۔ طافی شاہ وغیرہ رئیسون نے بعد استماع اس اتفاق الکلمہ
عاقل روشن تدبیر سے کہا۔ ہم جب تک اپنے دشمنون کو مستاصل نہ کر لینگے سلطان
کی ملازمت کے واسطے حاضر نہین ہونے کے

راوی کہتا ہے کہ حصار چار مثلثہ کے چار طرف ریگیان ایسا وسیع ہے کہ ایک ایک
قطعہ ہر ایک رئیس کے ملک سے ملحق ہوتا ہے اور نام اُس بیابان کا چارستان
ہے۔ ہرچند اہل چارستان حسب قیافہ بدہیت ہوتے ہین لیکن اسقدر دلیر و شجاع
ہین کہ استقامیون کو بھگا دیتے ہین۔ رئیسان اربع اکثر مردمان چارستان کو
اپنے پاس ملازم رکھتے ہین۔ القصہ طافی شاہ اور عادل شاہ بہ جمعیت افواج چارستان
مردمان سرو سیری کے استیصال کے واسطے روانہ ہوئے اور راسب شاہ اور مرطوب شاہ
بافواج مذکور سرداران گرمسیری کے مقابلہ مین آئے۔ طافی شاہ نے بہ راہ راست
قلعہ وجہ کی جانب جا کر لقوات کج گردن کو ہلاک کیا۔ لقوین بن لقوات باپ کا ماتم
لے کر بیابان استقامہ مین داخل ہو گیا۔ بعد ازان نقرس فرشتہ انگشت اور
نقراس بن نقرس کو بھی بیابان استقام کی طرف اٹھا دیا۔ عادل شاہ نے عراق
بن النسا کو قتل کیا اور قلعہ ساقیہ اُس سے چھین لیا۔ راسب شاہ اور مرطوب شاہ نے

بالاتفاق

بالاتفاق حملۂ آتش دست کے لشکر پر شب خون مارا اور اسکو گرفتار کرکے
جلا دیا اور اسکی دختر حمیدہ بخت جا بوجہ خورد سالی رہا کی گئی۔ اخنوق شرارت
پیشہ بھی راسب شاہ اور مرطوب شاہ کے تردد مردانہ سے قتل ہوا۔ علیہ آدم خوار نے
جو اپنے لشکر کی ہزیمت کی خبر سُنی حکم دیا کہ فی الحال ہمارے مرکب کی پشت پر سے زین
اُتار دو۔ یار زندہ و صحبت باقی پھر سمجھا جاوے گا

جب چار طرف سے ملک دشمنون سے صاف ہوگیا۔ سلطان بھی اقبال شاہ
کے استقبال کے لئے شہر سے نکلا اور دشت خورم مین جو شکار گاہ خاص تھا اقبال شاہ
اور شہزادہ معز الدین سے ملاقات کی سلطان نے رؤسائے اربعہ کا قصور بھی
جو اس خمسہ معاف کیا اور شہزادہ معز الدین کو سینہ سے لگا کر پیشانی کو بوسہ دیا
بعد ازان اقبال شاہ کے کان مین کچھ کہا۔ اقبال شاہ نے بطور رضامندی سر ہلایا
جب مجلس متفرق ہوئی شہزادہ معز الدین نے اقبال شاہ سے فرمایا۔ اے برادر
سلطان روح الملک نے میرے مقدمہ مین تم سے کیا کہا اور تم نے کیا جواب دیا
اقبال شاہ نے کہا۔ اصل حال یہ ہے کہ جس وقت مینے سلطان سے تمہاری حقیقت
بیان کی سلطان نے پوچھا۔ یہ وہی تمہارا برادر عزیز ہے جسکے واسطے تم میری
فرزند ناطقہ روشن بیان کی خواستگاری کرتے ہو مینے جواب دیا کہ ہان حسب
یہ وہی شہزادہ ہمدا رہی۔ شہزادے نے فرمایا۔ اس دروغ بیانی سے تمکو کیا حاصل
اقبال شاہ نے کہا۔ یہ دروغ نہیں جبکہ متقبل نہین آسکتا اور تم متقبل سے
حسب قیافہ متشابہ ہو اور نکاح خوانی مین دو یہ نہین ہو سکتی تو پھر جو کچھ
مین نے کہا صحیح کہا

الغرض جشن شادی شروع ہوا اور یہ تجویز ہوئی کہ شاہزادہ معز الدین کے عقد سے اول سماک کا زرقا سے اور مسعود ناصح کا ملکہ سوداوہ سیہ نقاب بنت رای شاہ سے اور اصغر بن طمانی شاہ کا ملکہ حمرا لئے گلرنگ بنت عادل شاہ سے اور احمر بن عادل شاہ کا زمانہ در زندان بنت ملک ارمن جزیرہ نشین سے عقد کیا جائے

ان عقدون کی دھوم دھام مین شاہزادہ معز الدین کو معلوم ہوا کہ منطقہ مینا کمر طایفی شاہ کی زوجہ کے پاس اور صفوانہ دایہ سوداوہ مشکین نقاب بنت رای شاہ کے پاس موجود ہے۔ اِس سے کمال مسرت ہوئی اور اشخاص متذکرہ صدر کی مجالس عقد کے بعد حفیظ ثریا مکان کے نکاح کا انصرام کیا لیکن چونکہ ابھی حفیظ و منطقہ کی مواصلت مین توقف تھا عین شب عروسی عجب شکل واقع ہوئی۔ عورتین منطقہ کو حمام مین لے گئین اور اُسکے جسم بلورین پر کیسہ ملا۔ ناگاہ ایک آواز ہولناک اُنکے کان مین آئی جسکی دہشت سے تمام عورتین داخلین حمام بیہوش ہوگئین جب ایک ساعت کے بعد ہوش مین آئین۔ کیا دیکھتی ہین کہ منطقہ زرین کمر اور زرکلا کنیز اور صفوانہ دایہ گم ہین۔ حفیظ نے جو یہ خبر ہوش ربا سُنی لباس کیا کیا گیا اور باد صرصر کی مانند راہ صحرا کی لی۔ تعاقب کرنے والون نے دیکھا کہ ایک بگولہ تیرہ و تار گوشہ صحرا سے پیدا ہوا اور طرفۃ العین مین گرد و پیش حفیظ کے محیط ہوگیا۔ جب ظلمت اُسکی برطرف ہوئی حفیظ کا نشان نظر نہ آیا۔ ملکہ فرنگ سلطان نے اِس حادثہ سے لباس سیاہ پہنا اور اپنے ملک کو روانہ ہوگئی شاہزادہ معز الدین نے اِس رنج و الم مین دو روز تک کھانا نہ کھایا

اقبال شاہ نے کہا۔ حفیظ و منطقہ وغیرہ زندہ ہین پس تمام قلق و اضطراب بے معنی ہے

قصہ مختصر از سر نو دشت خورم سے شہر طہورستان تک چراغان اور آتشبازی وغیرہ کا سامان کیا گیا اور اقبال شاہ شاہزادہ معز الدین کو بہ شان و شوکت سوار کرکے مجلس عقد مین لایا اور بعد عقد شاہزادے کو محل مین لے گئے۔ شہزادے نے تخت کامرانی پر جلوس فرمایا مگر عروس کو وہان نہ دیکھا امارہ خاتون نے جو وکیل سلطنت تہی کہا کہ حضور کے پاس مرات الغیب ہے اس واسطے عروس کے حاضر ہونے کی ضرورت نہین۔ شاہزادے نے موافق تعلیم امارہ کے آئینہ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے مراۃ الغیب بحق مردان غیب میری منکوحہ کی صورت مجکو دکہا دے۔ ناگاہ اُفق آئینہ مین اِس طرح کی ایک شکل زیبا روشن نوراني آفتاب نظر آئی جسکے شعاع حُسن سے تمام مکان منور ہوگیا۔ شاہزادے نے جو نظر امتیاز سے دیکھا کیا دیکھتا ہے کہ ملکہ نوبہار گلشن افروز با ہزاران ہزار غمزہ و ناز و شوخی و انداز سطح آئینہ مین جلوہ گر ہے۔ بے اختیار ہائے کا نعرہ مارا اور ایک عالم محویت مین یہ شعر پڑھا

اے نانمودہ رُخ تو چہ بسیار بودۂ در ہر چہ بنگرم تو نمودار بودۂ

ایک لمحہ کے بعد وہ خورشید پیکر آئینہ سے غائب ہوگئی۔ شاہزادے نے یہ شعر پڑہا اور بے ہوش ہوگیا

برند دل بہ ادائے کہ کس گمان نہ برد فغان ز پردہ نشینان کہ پردہ دارانند

جب ہوش مین آیا۔ امارہ خاتون سے کہا صورت عروس کی مجہے بالمشافہ دکہادو۔ مین مدت دراز سے فقط اسی صورت زیبا اور قد رعنا کی تلاش و تجسس مین آوارہ و سرگردان پہر رہا ہون۔ امارہ نے جواب دیا۔ اے حضرت ایک ہفتہ حضور ہمارے

یہان مہمان رہنا - اگر اس عرصے مین ساعت سعید ہوگی ہم عروس کو حوالہ کر دینگے ورنہ ساعت
نیک کے انتظار مین اور چند روز کا عرصہ گذرے گا - قدیم سے یہی رسم ہے اور خلاف ضابطہ
یہان کوئی کام نہین ہوتا

شاہزادہ مجبور خاموش ہو رہا اور اُسی تصور و خیال مین آرام فرمایا جب آنکھ
کھلی دیکھا کہ وہ تخت ایک باغ دلکشا مین ایک ایوان عالی شان کے صحن گرمی پر رکھا ہے
اور وہ عمارہ بھی وہان موجود ہے - شاہزادے نے عمارہ محلدار سے اُس باغ و مکان کی حقیقت
پوچھی عمارہ نے کہا - اے شہریار عالی وقار جس وقت حضور نے آرام فرمایا ہے سلطان
کے حکم سے تمہارا تخت بہت آہستگی سے اس باغ مین پہونچا دیا کہ تمکو اصلا خبر نہ ہوئی -
یہ باغ حرم کا ہے جو حکم بخشش شہزادے کی ذات عالی کے واسطے مقرر تھا - تم ایک ہفتہ یہان بعیش
و عشرت گذارو - اس عرصے مین اگر منظور ہو یہ سات کلیدین ہفت سیر گاہ کی
مین تمہارے واسطے لائی ہون بدولت و اقبال ہر روز ایک سیر گاہ کا سیر و تماشا
ملاحظہ فرماؤ - شاہزادے نے فرمایا بہتر

عمارہ شاہزادے کو ایک کلید زمرد رنگ لائی - شاہزادہ اُس دروازے مین داخل
ہوا - اُسکے اندر ایک باغیچہ مختصر کمال پاکیزہ و باکیفیت دیکھا اور وسط باغ مین
ایک محل عالیشان کے صفہ پر تخت زمردنگار بچھا تھا اور تخت پر ایک نازنین قمر تمثیل
سبز پوش بہ تکلف تمام بیٹھی ہوئی تھی بلکہ تمام کنیزون اور خواصون کے جسم پر
بھی سراپا ایک لباس سبز زمرد رنگ تھا - نازنین نے بصد دست ادب شاہزادے
کو سلام کیا اور اُسی تخت پر بٹھایا اور خود دست بستہ زیر تخت بیٹھ گئی شاہزادے
کی آنکھ مین صورت اُسکی آشنا معلوم ہوئی - فرمایا اے نازنین تجھے کہین

دیکھا ہے۔ اُس نے کہا میرا نام ماہ پیکر ہے اور یہ کنیز خاص طلسم قرمن نازنین سے ملی ہی
شرف اندوز ہوئی تھی اور حضور نے خاص زبان مبارک سے کچھ وعدہ بھی کیا تھا۔ آ
محلدار نے پوچھا۔ اے شہریار تم نے کیا وعدہ کیا تھا۔ شاہزادہ نے فرمایا جب ہم
نازنین نے مجھ سے اپنا اظہار محبت و اخلاص کیا۔ میں نے کہا سر صحبت ماکر نو بہار کے بعد
پھر تیرے مکان میں آؤنگا۔ امارہ نے کہا اب تمہارا صیغہ عقد وقوع میں آیا۔ اِس
صورت میں ماہ پیکر سے بھی ایفائے وعدہ ضرور ہی۔ شاہزادے نے فرمایا دیر
آتی ہے

جز یار دلم منزل و ماوائے کسے نیست　　بے او زتنم سر و بلائے کہ نشست
جز سنبل زلفش کہ بدل ریشہ دوانید　　در خاطر آشفتہ من جائے کسے نیست

امارہ خاموش ہو رہی اور شاہزادہ چند ساعت کے بعد سیرگاہ سے نکل آیا۔ اثنائے
راہ میں امارہ سے پوچھا۔ اے محلدار باشندے طلسم قر کے تمہارے شہر میں کس
تقریب سے وارد ہوتے ہیں۔ امارہ نے کہا ہمارے بادشاہ نے ہفت سیرگاہ بغرض اہلیان کے
سیر و تماشا کے واسطے بنوائی ہیں۔ ہر طلسم کی نازنینیں اپنی اپنی سیرگاہ میں گہے گہے
تفریحاً آجاتی ہیں

شاہزادہ آرامگاہ میں تشریف لایا اور بعد تناول الطعام استراحت کی صبح کو
جو بیدار ہوا حسب معمول دوست و آشنا کا خیال آیا۔ آخر آئینہ کو سامنے رکھ کر
کہا اے سراج الغیب بحق مردان غیب مجھے یاران رفیق طریق کے حال سے آگاہی دے کہ
اُنکے سر پر عجائبات میں کیا مصیبت و راحت گذری ہے۔ اول مرتبہ بہزاد الحسن کی
صورت آئینہ میں نظر آئی ہے اُس نے بآواز بلند سلام کیا ہے اور اپنی تمام سرگذشت

ابتدا سے انتہا تک سنائی۔ بوقت غروب آفتاب غائب ہو گیا۔ شاہزادہ سیرگاہ دوئم میں
تشریف لایا۔ وہاں سامان طلسم عطارد نظر سے گذرا۔ اُس طلسم کی نازنین نے بھی
ایفائے وعدہ کا تقاضا کیا مگر محروم رہی۔ دوسرے دن امیر جلال الدین فیروز زمینی کا قصہ
مرات الغیب بھی سنا اور شام کے وقت سیرگاہ سوئم میں طلسم زہرہ کی ملکہ سے ملا۔ اُس
نے یہاں بھی اغوا کا کوئی درجہ اُٹھا نہ رکھا لیکن شاہزادے نے ابا کیا وہاں سے آرامگاہ
کو آتا تھا کہ اثنائے راہ میں ایک خواص نے عرض کیا کہ حضور کو اقبال شاہ نے بلایا ہے
شاہزادہ براہ راست اقبال شاہ کے پاس آیا اور ہنگام عقد اور سیرگاہوں
کے واقعات بیان کیئے۔ اقبال شاہ نے کہا۔ اگر تمہاری منکوحہ ہمشکل زہرہ یا خود زہرہ
ہے دونو حال میں تمہیں مبارک رہے کہ میرے مرشد برادر کو اُس سے کوئی غرض نہیں
رہی اور میں بھی اب رخصت ہوتا ہوں لیکن اماّرہ محلداروں کے مکر و فریب سے
نہایت ہوشیار رہنا۔ شاہزادہ بامید نوبہار مقبل کی دست برداری سے تو خوش ہوا
لیکن اقبال شاہ کی طلب رخصت سے دل پر صدمہ پہونچا۔ آخر کہا مفصل بیان کرو کہ
میں سمجھوں۔ اقبال شاہ نے کہا۔ اے شہریار میرے مرشد ہادی الہدایت کو ایک وقت
غیر اوقات معین ایک جوشش عارفانہ لاحق حال ہوتا ہے اور اُس وقت مرشد کے دہن
مبارک سے متواتر کف جاری رہتا ہے۔ اگر اُس وقت کوئی مرید خاص مرشد کی خدمت
با سعادت میں حاضر ہو اور کف کو کہا جاوے پھر اُسکو تعلقات عالم اسباب سے کچھ علاقہ
نہیں رہتا بلکہ تمام خرق عادات ملکوتی اُس سے سرزد ہوتی ہیں چنانچہ میں نے سنا ہے
کہ طالع سعد کی تائید سے میرا برادر عزیز مقبل اُس وقت مرشد کی خدمت میں حاضر تھا
اُس نے وہ کف مرشد کا کہا لیا اور قدرے میرے واسطے بھی رکھا ہے ای واسطے مجھے

بتعجیل تمام وہان پہونچنا ضرور ہوا ورنہ وہ نعمت غیر مترقب میرے ہاتھہ سی ضایع ہوجاے گی شہزادے نے فرمایا - دیکھیے بار دیگر بہی تمسے ملاقات میسر آتی ہے یا نہین - اقبال شاہ نے کہا - دلجمعی رکھو انشا اللہ العزیز ایک دو دفعہ عند الفرصت پہر تم سے ملون گا - المرأت الغیب کو ایک لحظہ اپنی بغل سے جدا نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگے

چار ناچار شاہزادے نے اقبال شاہ کو رخصت کیا - لیکن وہ شب کمال رنج والم مین گذری - صبح کو سیرگاہ چہارم مین تشریف لے گیا - وہان طلسم آفتاب کی ملکہ سے ملاقات ہوئی - اُس سے بہی مختلط نہ ہوا - لیکن جب دوسرے باغ مین گیا جو سیرگاہ چہارم کی بغل مین تہا اور وہان ملکہ صبح دلکشا کو بوقار تمام تخت یاقوت نگار پر متمکن دیکھا - نفس امارہ نے غلبہ کیا اور امارہ محلدار کی جوش خیز باتین کام کر گئین اور صبح دلکشا کو بے تکلف سینے سے لگالیا - صبح دلکشا نے ایک نظر تیز سے شاہزادے کو دیکھا اور بطرز ریشخند اس طرح کا بلند قہقہہ مارا کہ فلک چہارم تک آواز پہونچی - اُس وقت ہر ایک در و دیوار سے شعلہ آتش پیدا ہوا اور ہر شعلے سے مثل برق خاطف صدا آئی شہزادے کو خوف سے عالم غش طاری ہوا - جب آنکہہ کہلی صبح دلکشا کا وہان نشان نہ پایا - باز کو دیکھا تو ملکہ نوبہار کا زرق تصویر گم تہا جو اُس نے باغ عشرت مین روز اول بطور یادگار شاہزادے کو دیا تہا - البتہ مرأت الغیب کو دل کی مانند بغل مین موجود پایا شاہزادہ سمجہا کہ مین جو صبح دلکشا سے ملتفت ہوا اُسی علت مین یہ آفت روبکار ہوئی ناگزیر اپنی خوابگاہ کے قصد سے روانہ ہوا - اثنائے راہ مین اُس دروازہ کے عوض جہان سے سیرگاہ چہارم مین آیا تہا ایک اور دروازہ دیکہا اور اُسپر پردہ زرنگار افتادہ تہا شاہزادہ اُس دروازے مین داخل ہوا - وہان بجز تاریکی اور کوئی شے نظر نہ آئی

اور وہ دروازہ بھی غائب ہو گیا

## پہونچنا شاہزادہ کا بہت العمر ثانی مین اور جانا شہر میں اور وہان سے بہت العمر مین آنا

شاہزادہ تاریکی مین ہر طرف حیران و پریشان پھرتا تہا اور کوئی راہ نکلنے کی نملتی تہی ناگاہ ایک طرف روشنی معلوم ہوئی۔ جب قریب روشنی کے پہونچا ایک زینہ دیکھا جو درجہ بالا کو جاتا تہا۔ شاہزادے نے زینے کو طے کیا۔ وہان اسطرح کا صحرائے بے پایان اور بیابان ویران نظر آیا جسمین برگ و کاہ کا نشان ناپدید تہا۔ تمام روز گرسنہ و تشنہ سرگردان رہا۔ شام کے وقت درختون کا ایک غنچہ نظر آیا۔ وہ ایک تکیہ تہا۔ شاہزادہ فقیر تکیہ نشین کو سلام کرکے خاموش روبرو بیٹھ گیا۔ فقیر نے ایک نان خشک تواضع کی شاہزادے نے بصد شکر وہ نان کہالی۔ بعد ازان پوچہا اے خدا آگاہ تمہارا نام کیا ہے اور چند مدت سے یہان مقیم ہو۔ فقیر نے کہا۔ میرا نام درویش بیابانی ہے۔ میرا باپ اس تکیہ میں رہتا تہا۔ ہرگاہ اُس نے رحلت کی مین جانشین ہوا۔ اب تو اپنا حال بیان کر۔ شاہزادے نے من و عن اپنا احوال سنایا۔ درویش نے کہا حق بجانب تیری معشوقہ کے ہے یہ کیا شرط انصاف ہے کہ ہنوز اپنی معشوقہ کی مواصلت حقیقی سے محروم ہو اور ایک غیر عورت کو نظر خریداری سے دیکھے۔ شاہزادے نے کہا جو ہونا تہا سو ہوا تم یہ فرماؤ کہ اس سرزمین مین کوئی آبادی بہی ہے یا میری خاطر پریشان کی مانند تمام جہان ویران ہے۔ درویش نے کہا مینے اپنے پدر مرحوم کی زبان سے اکثر سنا ہی کہ اس کوہ مین جو روبرو نظر آتا ہے ایک غار عظیم ہے اگر کوئی انسان اس غار مین جائے البتہ چالیس روز کے بعد آبادی مین جا پہونچے

شاہزادہ دوسرے روز غار مین داخل ہوا میوہ صحرائی اور آب شیرین فراط سے
تہا۔ اثنائے راہ مین اکثر اوقات مراۃ الغیب سے احوال ایرون کا دریافت کرتا تہا۔ ایک دن
بادوست لرزان محبوبہ کی ملاقات کی ہو رخصت کہ بجز اسکے صبح و گلشاکی صورت آئینہ مین نظر
آئی۔ اب شاہزادی کو گمان سے یقین ہوا کہ ملکہ نوبہار آزردہ ہے۔ دل کو کمال صدمہ
ہوا۔ لیکن اُس وقت سوائے اسکے کیا کر سکتا تہا کہ گریان و نالان وہان سے روانہ ہوا
روز چہلم غار سے نکلا۔ دور سے چند منار یاقوت و زمرد کے نظر آئے۔ جب جنگل تمام
اُس مکان عالیشان تک پہونچا کیا دیکہتا ہے کہ بیت المعمور ثانی ہے اور وہان
اژدہام خلائق ہو رہا ہے اُس وقت حفیظ ثریا مکان اور منطقہ زرین کمر کی بے تحاشا
یاد آئی۔ دروازہ پر انبوہ خلایق اس قدر تہا کہ بجہد تمام مسجد کے اندر پہونچا
اور بدستور حاجیان بیت الحرام اُس مکان تقدس نشان کی زیارت و طواف
بجا لایا۔ اتنے مین حفیظ ثریا مکان سے دوچار ہوا۔ حفیظ نہایت فروتنی سے ملا اور
بصد [illegible] آکر شاہزادے کو اپنے مرکب خاص پر سوار کیا اور خود دوسرے اسپ پر سوار
ہوا۔ شہزادے نے شہر کے دروازے سے تا در مسجد اس قدر اژدہام خلائق دیکہا کہ
گویا دریائے انسانی روان تہا۔ حفیظ سے پوچہا اے برادر آج کیا روز ہے جو خلائق
واسطے زیارت بیت المعمور کے جاتی ہے۔ حفیظ نے عرض کی۔ اے حضرت یہان کی
خلائق کو ہر سال ایک مرتبہ زیارت بیت اللہ کی میسر آتی ہے کیونکہ ایام زیارت
مین راہ کا تمام خوف و خطر برطرف ہو جاتا ہے ورنہ تمام سال حیوانات موذی سے
راہ بند رہتی ہے۔ مگر ان جو انسان حاجتمند ہین یا اُنکو خلل دماغ ہے وہ خیال
کچہ نہین کرتے اور موسم و غیر موسم بلا وسواس زیارت کے واسطے جاتے

ہین اگر حیات اُنکی باقی ہے بے تکلف بیت المعمور مین جا پہونچتے ہین ورنہ خیر-
شہزادے نے پوچھا۔ گاہے حصار چار شلثہ کے باشندے بھی واسطے زیارت کی
آتے ہین۔ حفیظ نے کہا۔ میری ہوش مین فقط ایک بار نور الزمان شاہ کی دختر ملکہ
سعادت بانو یہان آئی تہی۔ پہر مینے کسی کو آتے نہین دیکھا اور نہ سنا اور آوین
کس طرح کہ حصار چار شلثہ یہان سے ایک سال کی راہ ہے۔ وہ بھی اسقدر سخت و دشوار
کہ اثنائے راہ مین صدہا کوہ ہائے بلند و قلب اور بیابان ہائے بے آب و علف
سد راہ ہوتے ہین اور جو راہ نزدیک ہے وہ اثر طلسم کے سبب معلوم نہین ہوتی
شہزادے نے فرمایا۔ اول تیرا بیان تہا کہ مین اور منطقہ مسجد کے حوض سے حصار مین
پہونچے اور اب تو یہ قصہ بیان کرتا ہے۔ حفیظ نے عرض کیا خداوند نعمت میرے
اور منطقہ کے معاملہ مین محض تائید الہی تہی۔ ورنہ یہ کچھ ضرور نہین کہ جو شخص مسجد کے حوض
مین غوطہ مارے وہ حصار چار شلثہ مین جا پہونچے۔ شاید اور انسانون کے
واسطے کوئی دوسری راہ مقرر ہوگی جسطرح حضور مینامہ کی راہ سے حصار مین داخل ہوئے
شاہزادے نے پوچھا اب تو شہر کرسی مین کس طرح پہونچا اور منطقہ پر کیا گذری
حفیظ نے عرض کی۔ غلام جو بگولہ مین گرفتار ہوا۔ تین روز کے بعد مجہے کسی مرد غیب
نے معلق بیت المعمور کے حوض پر پہونچا دیا۔ ایسا ہی منطقہ اور زرکار و صفوانہ کو
حمام مین بے ہوش ہونے کے بعد جو ہوش آیا تو اپنے کو حوض پر استادہ پایا۔ اُس وقت
حوض کا پانی اِس طرح برہم تہا گویا کسی نے اُسی وقت غسل کیا ہے۔ لباس بھی ہر ایک
کا کنارے پر موجود تہا۔ ہم سب لس و پیش شہر مین پہونچے۔ سعید نے کہ اپنی حرکت سے
بکمال نادم و پشیمان تہا بلا تاخیر عقد منطقہ کا مجہہ سے کر دیا

فی الجملہ

فی الجملہ شاہزادہ حفیظ کے ہمراہ محفوظ کے مکان مین پہونچا اور سلطنت سے
ملاقات کی جب دوسرے دن محفوظ قلمدار اور سعید نوحدار اور رفیع کرسی نشین بھی
بیت المعمور کی زیارت کرکے واپس آئے اور کوئی درجہ خدمت و مدارات کا
باقی نہ رکھا۔ انہوں نے شاہزادے کی تمام سرگذشت سنی جب ہفت سیر گاہ کا
قصہ شروع ہوا۔ محفوظ نے کہا۔ اسی باغ مین بادشاہ کی منزل خاص ہے
کوئی خطا شاش حضرت سے سرزد ہوئی کہ منزل خاص کے دیکھنے کا استحقاق
سلب ہوگیا۔ شاہزادے نے فرمایا۔ اے قلمدار تمنے کہا تھا کہ تمہارا بادشاہ
سال مین ایک بار شہر کرسی مین وارد ہوتا ہے اور دیوان خاص کرتا ہے۔
محفوظ نے کہا۔ حضور درست فرماتے ہین۔ ایک ہفتہ کے بعد تاریخ ہژدہم
ماہ ذیحجہ اجلاس ہوگا۔ شاہزادے نے فرمایا تم اُس روز مجھے بھی اپنے
ہمراہ دربار مین ضرور لے چلنا کہ مین تمہارے بادشاہ کو ایک نظر دیکھوں
محفوظ و سعید نے متفق اللفظ عرض کیا۔ کسی کی کیا مجال کہ نظر بلند کرے
فوراً ایک شمشیر برہنہ پردۂ غیب سے پیدا ہوکر مرد ناداہن کا سر تن سے جُدا
کردیتی ہے۔ شاہزادے نے پوچھا تمہارا بادشاہ چند روز سے شہر مین
آیا ہے اور تم تاریخ مقررہ سے قبل ہی حاضر ہوگئے یا نہین اور کوئی کلمہ خیر
میرے حق مین کہہ گئے یا نہین۔ محفوظ نے کہا۔ روز گذشتہ شہر مین داخل
ہوئے ہین ہم تینون ارکان شہر کا معمول ہے کہ ایام قیام بادشاہ مین ہر روز
صبح کے وقت زیر غرفہ حاضر ہوتے ہین اور دست بستہ خاموش ایستادہ
رہتے ہین۔ اگر کوئی حکم صادر ہوا اُس کی تعمیل کرتے ہین ورنہ ایک ساعت کے

بعد رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو چلے آتے ہین۔ ہمکو سفارش کرنے کی کیا مجال۔ لیکن مین اس تمہید سے تمہارا حال عرض کرونگا کہ ایک جوان مہمان بیت المعمور ثانی سے شہر مین وارد ہوا ہے۔ یہ وہی شہزادہ مہمان ہے جسکی خدمت کے واسطے ہم معین تھے۔ اور وہ زمانہ سابق مین یہان آیا تھا یا کوئی اور

شاہزادہ عصر کے وقت ایک جائے وحشت مین شہر سے باہر نکل کر بخیال تفریح طبع دریا کے کنارے کنارے ہو لیا۔ چند قدم کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت کنارے پر بیہوش افتادہ ہے۔ شاہزادہ اسکو اٹھواکر حفیظ کے مکان مین لے آیا۔ اور اسکا تداوا کرایا۔ جب مریضہ کو کچھ آفاقہ ہوا اول اوسنے سلام کیا۔ بعدازان خوب نظر غور سے شہزادے کو دیکھا۔ شہزادے نے فرمایا۔ تم جو باین نظر غور مجھے دیکھتی ہو گویا کسی جائے میری تمہاری ملاقات ہوئی ہے۔ اسنے کہا۔ اے شاہزادہ مہمان حضور کو اس قدر جلد اپنی کنیز خاص فرنگ سلطان کو گوشہ دل سے فراموش کرنا لائق نہین۔ شہزادے نے جو یہ کلمہ سنا فرمایا سبحان اللہ تو ملکہ فرنگ سلطان ہے۔ اے خواہر تیرا کیا حال ہو گیا۔ فرنگ سلطان نے بادیدہ پُرآب حال اپنا اسطرح بیان کیا

اے شاہزادہ عالی قدر جس وقت شہر ظہورستان مین حضور کے روبرو وہ آفت سماوی حفیظ کے سر پر نازل ہوئی مین ایک حالت مایوسی مین اپنے ملک کو چلی گئی۔ اور بدستور حکمرانی کرنے لگی۔ سالا کسی شکل سے

میرے دلکو قرار نہ آتا تہا۔ ایک منجم کرماروس نام قدیم الایام سے میری سرکار مین ملازم ہے۔ زمانہ سابق مین اسی منجم کے حکم سے حفیظ کی تلاش مین ملک قلمورستان کو گئی تہی۔ ایک روز مین نے منجم سے کہا اے کرماروس تو ایک بار پہر میرے زائچہ طالع مین دیکہہ کہ میری تقدیر مین ملاقات حفیظ کی شدنی ہے یا نہین۔ کرماروس نے بعد دیکھنے زائچہ طالع کے کہا اے ملکہ درنیو لا تمہارا شہر کرسی کو جانا مصلحت وقت ہے۔ یقین ہے۔ کہ وہان مطلب تمہارا حسب دلخواہ حاصل ہو گا۔ مین خواجہ بائیس سوداگر کے ہمراہ جہاز پر روانہ ہوئی۔ راہ مین اُس دغاباز نے اول میرا سب مال زنگیبان آدم خوار کے حوالے کیا اور آخر مجکو بادشاہ زنگی کے ہاتہ فروخت کردیا۔ اُسنے مجکو اپنے محل مین داخل کیا۔ اتفاق سے وہ برج جسمین لب دریا واقع تہا۔ جوا سنے میرے رہنے کو مخصوص کیا اور دریا مین ہمیشہ ایک کشتی مختصر موجود رہتی تہی۔ مینے قبل اسکے کہ وہ مجھسے عقد کرے ایک شب اُس کشتی مین بیٹھ کر توکل بخدا لنگر اُٹھادیا۔ ہوا تند و تیز تہی۔ صبح تک کشتی بہت دور نکل گئی۔ تین روز کے بعد طوفان آیا اور کشتی شکست ہو گئی۔ مجھے چند غوطے آئے اور مین بیہوش ہو گئی۔ غالب ہے کہ موج دریا نے مجھے کنارے پر ڈالدیا اور حضور مجھے اس مکان مین لے آئے

شاہزادے نے ملکہ فرنگ سلطان کی سرگذشت ارکان ثلثہ یعنی رفیع و مجعود وسعید سے بیان کی۔ رفیع نے فرنگ سلطان کو اپنی دختر متبنی قرار دیا اور یہ بات ٹہری کہ چونکہ بادشاہ شہر مین رونق افروز ہے اسلئے فرنگ سلطان کے بارے مین بادشاہ سے حکم حاصل کیا جائے

ارکان مذکور تین روز متواتر زیر غرفہ حاضر ہوئے۔ مگر بادشاہ پس پردہ رونق افروز نہوا۔ لیکن روز چہارم پردہ کے اندر سے صداے زنگ بلند ہوئی۔ محفوظ قلدار جو مقرب ترین ارکین سلطنت سے تھا قریب پردے کے گیا۔ پردے مین سے آواز آئی۔ اے قلدار شاہنشاہ متوجہ ہے جو کچہ عرض کرنا ہو عرض کر۔ محفوظ نے بعد دعا و ثناء ملکہ و ریت سلطان کا حال عرض کیا۔ حکم ہوا اے قلدار بائیس سوداگر کو جو یہان وارد ہے عین چارسو بازار مین قتل کراوٴ اور انکا تمام مال و اسباب فرنگ سلطان کو دیدو اور درحالیکہ فرنگ سلطان محبت و وفا مین ثابت قدم ہے بہرکیف عقد انکا حفیظ سے کردینا مناسب ہے۔ اگر حفیظ ملکہ فرنگ کی سلطنت منظور کرے نبہا ورنہ جو شخص فرنگ کا بادشاہ ہوگا حفیظ کا نائب رہیگا

محفوظ نے اسی گرمی کلام مین عرض کیا۔ اے ظل اللہ ایک جوان براہ بیت المعمور شہر مین وارد ہوا ہے اور ملازمت عالی کا مشتاق ہے۔ بادشاہ نے فرمایا بجز ملازمت بعد سب طرح انکی خاطر و تواضع منظور ہے کیونکہ وہ مہمان ہے۔ نیز اس نے اکثر زن و مرد کو شاد کام کیا ہے سگر مین کسی زن و مرد کی عقد و نسبت کی تقریب در پیش نہین ہے کہ انکو تصدیع دیجائے۔ زمانہ سابق مین ایک مہمان وارد ہوا تھا اس سے خیانت و بوالہوسی صادر ہوئی تھی اس روز سے ہر مہمان ناخواندہ کو مجلس خاص مین بار نہین ملتا

ارکان مذکور نے شہر مین آکر بائیس سوداگر کو قتل اور حفیظ سے ملکہ فرنگ کو منعقد اور شاہزادی کو بادشاہ کے ارشاد سے مطلع کیا۔ شاہزادے کو کمال رنج ہوا اور سمجہا کہ شہر کرسی کی بادشاہ بہی ملکہ نوربہار گلشن افروز ہے اور اوس کو

صبح دلکشا سے میرا ملتفت ہونا ناگوار گذرا۔ آخر محفوظ سے کہا۔ تمنے نہ پوچھا کہ وہ مہمان کون تہا اور اُس سے کیا قصور وگناہ سرزد ہوا۔ محفوظ نے کہا۔ ہماری کیا قدرت ومجال جو ہم پوچھتے۔ ہمین وہان ہر لحظہ خود اپنی جان کا خوف رہتا ہے۔ شاہزادہ نے کہا۔ دیوان خاص مین کتنے اشخاص جائینگے اور تم مجکو بہی ہمراہ لے جاؤگے یا نہین۔ محفوظ نے عرض کیا۔ ہمہ حیثیت چار سو آدمی جنکا نام فہرست مین لکہا ہے وہی واسطے مجرے کے جاوینگے۔ ہمارا مقدور نہین کہ بے اجازت کسی کو ہمراہ لے جائین۔ شاہزادے نے فرمایا اگر تم بادشاہ سے اس قدر خائف ہو مجہے تمہارے مکان مین رہنا منظور نہین۔ مبادا میرے باعث تم ہی کسی بلا مین گرفتار ہو جاؤ۔ محفوظ اور حفیظ وغیرہ نے بہت منت وسماجت کی مگر شاہزادے نے نہ مانا اور دست بہ دامن زدہ محفوظ کے مکان سے نکل آیا اور بازار مین ایک دوکان پر جا بیٹھا۔ صاحب دوکان بہ مدارات پیش آیا اور ناحضر بہ پیرواز کہدیا۔ شاہزادے نے کچہ کہا لیا اور دوسرے روز قلعہ کے دروازے پر پہونچا

تمام ارکان شہر وہان جمع ہوئے اور بعض نے بطریق نصیحت سمجہایا کہ بے اجازت تمہارا قلعہ مین جانا مناسب نہین۔ شاہزادہ خاموش اُنکے ہمراہ ہو لیا۔ عائد مذکور بعد طے کرنے سات درجون کے ایک مکان مین پہونچے جو قیصریہ کی مانند مسقف و تاریک تہا اور صف بہ صف دست بستہ دوجانب استادہ ہو گئے۔ ناگاہ ایک روشنی خلاف شمع وچراغ کے خود بخود پیدا ہوئی اور وہ مکان روز روشن کی مانند منور ہو گیا۔ تمام حاضرین دربار نے سر اپنا تعظیماً زمین پر رکہدیا۔ الّا شاہزادہ کہ اوس نے اُس روشنی مین ملکہ نوبہار کو تخت ناز ووقار پر متمکن دیکہا۔ صبح دلکشا پس پشت با ل

ہما کے مگس ران سے مگس رانی کر رہی تہی اور ملکہ نوبہار کے سر پر ایک ایسا گوہر درخشندہ نصب تہا جسکی شعاع سے تمام مکان روشن ہو رہا تہا۔ ملکہ نے فرمایا۔ اے صبیح تیرا عاشق پہونچا۔ صبیح دلکشا نے جواب دیا اے ملکہ آفاق۔ مجھے اُس سے کیا غرض۔ اگر عاشق ہے تو تمہارا۔ اور اگر مہمان ہے تو تمہارا۔ نوبہار نے فرمایا۔ تو اُس سے غرض نہ رکہتی ہوگی۔ مگر وہ تیری طرف بالطبع مائل ہے۔ شاہزادے نے پیش قدمیکا ارادہ کیا۔ ناگاہ وہی تاریکی تمام مکان مین محیط ہو گئی اور بہر صورت ملکہ نوبہار کی نظر نہ آئی

شاہزادے نے نعرہ ہائے کا مارا اور بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش مین آیا اپنے کو محفوظ کے مکان مین دیکہا۔ اُسوقت محفوظ اور سعید لوحدار بہی وہان موجود تھے۔ شہزادہ اُنکے روبرو اِس درد سے رویا کہ وہ بہی آب دیدہ ہوئے۔ بعدازان فرمایا یاروا اب مجھے معلوم ہوا کہ بادشاہ تمہاری ملکہ نوبہار ہے اور اُس کی طرز کلام سے یہ بہی ظاہر ہوتا تھا کہ مجھ سے کشیدہ خاطر ہے۔ خیر اب تم یہ کہو کہ اب تمہارے بادشاہ نے کسطرف نہضت کی۔ محفوظ نے کہا۔ ہمارے بادشاہ کی فرمانروائی مین لاتعد ولا تحصی ممالک ہین جہان مرضی مبارک ہو وہان نہضت فرماوے۔ ہم سے کسی ملک کی قید نہین لگائی جاتی۔ البتہ وقت شب یہ خبر مشہور تھی کہ بادشاہ منزل اعلے کو تشریف لیجاوے گا۔ جسکو منزل گردان بہی کہتے ہین۔ شہزادے نے فرمایا۔ منزل گردان کیا مقام ہے۔ محفوظ نے کہا۔ اگر وہ مقام ہمنے اپنی آنکھ سے دیکہا ہو تو ہم حال بھی اُسکا بیان کرین۔ شہزادے نے پوچہا جو باتین ملکہ نوبہار نے صبیح دلکشا سے کہین وہ تم نے خبر دیکہی ہونگی۔ محفوظ نے کہا اے شہریار جس وقت

ہم اُس مکان حیرت نشان مین جاتے ہین بصارت و سماعت اور گویائی ہماری بالکل جاتی رہتی ہے۔ آخر شاہزادے نے سعید سے وہ اسم یاد کیا جو نطلقہ نے بیت المعمور کے حوض مین استادہ ہوکر پڑھا تھا۔ بعد ازان یاروفق سے رخصت ہوکر اسی بیابان کی راہ سے بیت المعمور کیطرف روانہ ہوا۔ جس رستے کہ حفظ کے ہمراہ آیا تھا

اس دفعہ دیکھا کہ وہ دشت پُرخار شیر و پلنگ اور مار و کژدم وغیرہ جانوران موذیہ سے آباد ہے۔ الّا کوئی جانور شاہزادے کے درپے ایذا نہوا۔ شاہزادہ روز سوم بصحت و سلامتی بیت المعمور مین پہونچا اور دو رکعت نماز ادا کرکے حوض مین داخل ہوکر اورادِ اسم شروع کیا۔ ہنوز اعداد اسم تمام نہوئے تھے کہ اقبال شاہ بلباس ملکوتی مسجد مین آیا

## ملنا شاہزادہ کا اقبال شاہ سے اور دیکھنے عجیب نصائح اور بعد تماشہ اور تغیر کل داخل مقام ہونا حیرت اور شہر چشم ہی شاہ کے مین

شاہزادہ فارغ ہوکر اقبال شاہ سے بغلگیر ہوا اور تغیر لباس کی وجہ دریافت کی۔ اقبال شاہ نے کہا۔ اے برادر جب مین نے مرشد کی کفش ستی کہائی ایک لحظہ کے بعد خود بخود میرے دل مین نور ازلی روشن ہوا اور تمام صفات و قدرت ملکوتی خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی۔ جب یہ مرتبہ اعلےٰ اور درجہ عُلیا مجھے میسر آیا ایک روز مینے مرشد کی خدمت مین تمہارا حال گذارش کیا۔ مرشد نے فرمایا تو فی الحال بیت المعمور مین جاکر شاہزادے کو منزل مقصود کی جانب روانہ کردے۔ اب تم اپنا حال بیان کرو۔ شاہزادے نے اقبال شاہ کے علحدہ ہونے کے وقت سے تمام سرگذشت اپنی سُنائی

اقبال شاہ نے کہا۔ تم کو معلوم ہو گیا۔ کہ تمہاری محبوبہ تمام عجائبات کی بادشاہ ہی اور یہ بہی تمہارے بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ نگار کسی حرکت کے باعث تم سے کشیدہ خاطر ہے۔ انشاء اللہ تعالٰے ایک وقت ایسا آویگا کہ طبیعت اُسکی خود بخود تمسے صاف ہو جاوے گی۔ آگاہ ہو کہ تمنے طلسم کے بارہ مرحلات اعظم طے کئے ہین یعنے چار طلسم عناصر اور آٹھ طلسم افلاک اور اب طلسم فلک نہم کی سیر کی نوبت پہونچی ہے۔ جسکو قہر نادرہ راز دار بہی کہتے ہین جو تمہاری معشوقہ کی ہمشیرہ رضاعی ہے۔ اب مین تمکو اُس طلسم کی راہ بتلاتا ہون۔ تم اول مرتبہ جو بنظر سیر حصار چار منزلہ اس مسجد مین آئے تہے تو عالم واقعہ مین منبر نہم کو خالی دیکہا ہو گا۔ آج کی شب اِس تسبیح کا ورد کرو جو ساکنان عرش اعظم کا اوراد ہے۔ امید ہے کہ منبر نہم کے دعوط سے ملو گے۔ یہ کہکر اقبال شاہ مسجد سے غائب ہو گیا

شہزادہ بین العصر والمغرب موافق ارشاد اقبال شاہ کے اوراد اسم مین مشغول ہوا۔ ایک ساعت نہ گذری تہی کہ آسمان کی جانب سے ہزار دو ہزار جانور الوان مختلف رنگ مسجد مین آئے اور اونہون نے مسجد کے حوض مین غوطہ مارا اور ایک لمحہ کے بعد بشکل انسانی بلباس فاخرہ حوض سے نکل کر وضو کیا بعد ازان اُن مین سے ایک مرتبے اذان دی اور ایک شخص نے بطریق دین محمدی امامت کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے بالاتفاق اُنہین تسبیح خوانون مین سے آٹھ نفر صاحب توقیر آٹھ منبرون پر جا بیٹھے۔ اور انہون نے حقائق اشیا بیان کرنا شروع کیا اور اُس ہر دو نے کہ جو امام تہا منبر نہم پر بیٹھ کر کلمات صنعت الٰہی بیان کئے۔ شہزادہ نے جو رونق و زینت اوّل مسجد مین دیکہی تہی آج سو درجہ زیادہ دیکہی۔ یعنی صد ہا

قنادیل یاقوت و زمرد تمام محراب و سقف مین مسجد کے آویزان تھین ہر لحظہ سے
قندیلون کے بصورت کانور نمایان تھا کہ جسکی ضیا کے روبرو روشنی مہتاب بے نور محض
تھی۔ اسی طرح فرش وغیرہ سامان تکلف بھی قیاس کرنا چاہیے۔ شاہزادہ ان بزرگون کے
کلام مین نہایت لطف آیا۔ اور آخرکار رہبر تمہ کے واعظ کو سلام کیا۔ اُس نے بعد جواب
سلام پوچھا اے سعادتمند کون ہے اور تیرا کیا مطلب درپیش ہے۔ شاہزادہ نے فرمایا مین
کائنات طلسم کا مہمان ہون اور منزل اعلے کا قصد ہے۔ واعظ نے تعظیم دی اور مرحبا
کیا۔ بعد ازان کہا کہ ہرگاہ تیرا یہ قصد ہے یا علی الاعلے کہکر منبر کے زینہ اول پر قدم رکھ
شاہزادے نے جو زینہ اول پر قدم رکھا وہ اسقدر بلند ہوا کہ آسمان اول کے قریب پہونچا
شاہزادہ نے بعد استوا جب نظر کی تمام عالم نور قمر سے منور نظر آیا اور ایک شخص سبز پوش
صاحب جمال ذکر الٰہی مین مشغول تھی اور ہزار در ہزار مکانات سبز رنگ عالی ظرف بنے ہوے
تھے۔ اور اُن مکانون کے غرفہ سے صدہا نازنینان بے مثال سبز پوش عجب ناز سے تماشا
تیز تیز کر رہی تھین۔ واعظ نے کہا اے جوان اب تو زینہ دوم پر قدم رکھ۔ شاہزادے نے
دوسرے زینے پر قدم رکھا زینہ دوم زینہ اول سے زیادہ تر بلند ہوا۔ وہان ایک ستارہ کبود رنگ
زمین کے اندر سے نکلکر آسمان پر پہونچا اور اُسکے نور سے تمام جہان روشن ہو گیا بعد ازان
زینہ سوم پر قدم رکھا وہان کرسی پہ دیکھا تو ایک ستارہ منور سپید رنگ آسمان پر گیا اور
اُسکی روشنی مین تمام مکانات سپید و براق نظر آئے۔ اور ہر ایک نازنین زہرہ جبین جدا
جدا اپنے مکان مین یاد الٰہی کر رہی تھی جب زینہ چہارم پر قدم رکھا وہان نور آفتاب نے
عالم کو روشن پایا اور بہشت نظر آئی وہ زرد و براق تھی۔ مختصر زینہ پنجم مین ستارہ [illegible]
رنگ اور زینہ ششم مین صندلی رنگ اور زینہ ہفتم مین سیاہ رنگ نورانی نظر آئے۔ [illegible]
جدا ہو کر آسمان پر پہونچے اور ہر ایک ستارے نے اپنے اپنے رنگ کے نور سے جہان کو [illegible]

کیا کہ تمام اشیاء اُسی کی رنگت سے مطابق نظر آتی تھیں شہزادہ قیاس کرتا تھا کہ استقامت میں منبر افلاک ہیئت چرخ کی
تقلید جو کرتی ہے خلاف منبر گذشتہ کے وہ ہیئت فلک ثوابت کی رکھتا ہے غرض حکیم و لخفا کو زینہ ہشتم پر قدم رکھا اس زینہ سے کواکب
ستارہ منور ہوا کہ گویا عالم ستارہ کی تختہ ... ہو رہے گوناگون دیکھا اور شہزادہ نے ... تمام شہر ... 
جیسے نظر آتی تھی علاوہ ازین علامت مجرہ افلاک اور حل زینہ کی تشبیہ میں معلوم ہو کر لشتہ ہیئت فلک ثوابت کے موافق ہیئت
تصور کرنا چاہئے ... واعظ نے ... بلند کہا اے ... اعوذ باللہ زینہ نہم پر تشریف لائیں تاکہ ... کروں شہزادہ
نے زینہ نہم پر قدم رکھا واعظ شہزادہ کو اپنے پہلو میں اُس پر بٹھایا اور کہا اے جوان ... در رنگ تیرا عشق
کی دلیل ثابت ہوتا ہے پس راست راست حال اپنا ہمارے روبرو بیان کر کہ آیا عشق
تیرا حقیقی ہے یا مجازی جسکو خیال محض کہتے ہیں شہزادہ بعد تامل ہوا لیکن پھر عتبار المجاز
قنطرۃ الحقیقت واعظ کو جواب دیا کہ عشق میرا حقیقی ہے واعظ نے کہا آفرین تو نے معقول
جواب دیا اب مجھے اس حقیقت سے بھی آگاہ کر کہ کس طرح عاشق ہوا شہزادے نے ابتدا
سے انتہا تک سرگذشت اپنی بیان کی - واعظ نے جسکا نام نوران تھا کہا اے جوان خرد

| | کہ داند بدین شاہد عہد خداست | کسے را نظر سوئے شاہد رواست | |
|---|---|---|---|

لیکن جب شہزادہ منبر پر واعظ کے پہلو میں بیٹھا اُسوقت منبر کو ہیئت اصلی پر دیکھا جیسے وہ
بلندی و وسعت اور سیر و کیفیت پھر نظر نہ آئی - واعظ سے فرمایا - اے بزرگ میں ہر وقت صعود
زینوں کے عجیب و غریب تماشا دیکھا اور اب نظر نہیں آتا یہ کیا اسرار ہے - نوران نے جواب
دیا کہ انسان ایک وقت خیرا قات اکثر امورات عجیب دیکھتا ہے اور پھر نظر نہیں آتے شہزادہ
نے فرمایا - اب تم مجھے منزل مقصود کی ہدایت کرو - واعظ نے منبر پر استادہ ہو کر قبلہ کی طرف سے
قطب جنوبی کی طرف پشت منحرف کی اور ایک اسم بزرگ چھ بار چھ طرف دم کیا - بعد ازاں
شہزادے سے کہا اب تم نظر غور سے دیکھو کیا نظر آتا ہے شہزادے نے فرمایا سبحان اللہ
عجب طرح کی درازی و وسعت منبر میں نظر آتی ہے کہ بجائے خود ہر ایک زینہ ایک فلک کا

نگر کہتے ہیں۔ مختصر دو وارین جو تماشا اول نظر سے گذرا وہ بھی بالمشافہ ہر زینہ میں موجود تھا
ناگاہ سطح منبر کے مقابل وہی چرخ دو بالائی شکل دیکھا جو آخر طلسم افلاک میں فلک زحل کے
اندر آفرینش کی منزل میں دیکھا تھا اور اسکے جوف میں تمام عالم نظر آتا تھا اسی ہیئت
سے یہاں نمایاں ہے چرخ مشرق سے مغرب کیطرف بآئین سرعت حرکت کرتا تھا کہ اجزای چرخ نہ محسوس
ہوتے تھے اور شہر کرسی وغیرہ تمام شہر ہائے سیار چار رشتہ جوف میں موجود تھے۔ شہزادہ
نظر حیرت سے چرخ کو دیکھ رہا تھا کہ ایک دروازہ بھی اس شکل کا چرخ میں نظر آیا کہ گاہ پنہان
ہوجاتا تھا اور گاہ سامنے مقابل آتا تھا۔ نوران واعظ نے کہا اے جوان مہمان جب دروازہ
تیرے مقابل ہو تو ایک جست کرنا اور دروازہ میں داخل ہوجانا یقین ہے کہ منزل سیوم
میں جا پہونچیگا۔ شہزادے نے چند بار دروازے میں داخل ہونیکا قصد کیا آخر خوف سے
ممکن نہوا۔ نوران واعظ نے کہا ظاہر تو جان کے خوف سے دروازہ میں داخل نہیں ہوسکتا
اس اسم کو تین بار اپنے اوپر دم کر اسمائے اعظم کی برکت سے ایک ایسی شکل دلپذیر نظر آویگی کہ
تیری طبیعت سے بالکل خوف دفع ہو جائیگا۔ شہزادے نے تین بار اسم الٰہی اپنے اوپر دم
کیا۔ ناگاہ سواری ملکہ نوبہار گلشن افروز کی دروازہ کے اندر سے نمودار ہوئی اور اسوقت
پیشوا پریزادان زرین کمر جلو میں تھیں

جب شہزادے نے ملکہ نوبہار کو دیکھا رشتہ تاب نہ رہا منضبط نہو سکا اور بے اختیار دروازہ
میں داخل ہوا۔ بعد داخل ہونے دروازہ کے ملکہ نوبہار کی صورت نظر نہ آئی۔ ربگ
وہاں کی زمین کا ایسا دیکھا کہ ہرگز تمیز نہوتا تھا درخت اسقدر ہیں کہ طلسمات گذشتہ
کے درختوں سے مشابہ نہ تھے بلکہ تمام اشیاء طلسم سابقہ سے خلاف تھیں پاکیزہ تر تھیں۔ شہزادہ
نے دلمیں کہا شکر ہے دوسرے مکان میں آ پہونچا۔ دیکھیے یہاں کیا معاملات پیش
آتے ہیں

قضارا روبرو سے ایک آہو باجل زربفتی و شاخہاے مرصع نگار پیدا ہوا۔ شہزادہ نے جو
از بس گرسنہ تہا آہو کے شکار کا قصد کیا۔ آہو خود بخود شہزادے کے روبرو آیا اور اُسنے
بزبان انسانی کہا اے جوان نجیب اعزا میری نسبت کیا خیال طبیعت مین گذرا۔ شہزادے
نے کہا یا مین تیرا شکار کیا چاہتا تہا۔ آہو نے پوچہا پہر کس سبب سے قصد اپنا موقوف رکہا۔ شہزادے
نے کہا تیرا جمال ظاہری تیرا مانع ہوتا ہے ورنہ ضرور شکار کرتا۔ اب زندہ گرفتار کرونگا۔ آہو نے کہا
بے شک اے مرد سیراب مجھ کو اسیر کرنا ایک امر محال ہے بلکہ کسی شکل سے ممکن نہین ہان اگر تجہے
میرے گرفتار کرنیکا طریق یاد ہوتا شاید مین گرفتار بہی ہو جاتا۔ شہزادے نے پوچہا تیرے
گرفتار ہونے کا کیا طریق ہے۔ آہو نے کہا مین دیوانہ ہون جو اپنے اسیر کرنیکا علاج بتاؤن۔
تو اس امر کو اپنے اُستاد سے پوچہنا وہ تجہے بتا دیگا۔ شہزادے نے پوچہا میرا اُستاد کون ہے
آہو نے کہا تو میرے غریب خانے مین چل وہان مین ما حضر بے تکلف سمجہ دعوت کرونگا اور
تیرے اُستاد کا نام بہی بتا دونگا مین نے زمانہ سابق مین بہی اکثر انسانونکی اپنے مکان
مین دعوت کی ہے اسی طرح تجہہ سے بہی پیش آؤنگا۔ شاہزادہ نے فرمایا سبحان اللہ
تک ہے حیوانات کی مہمانی کا اتفاق نہین ہوا بہر حال اس آہو کی دعوت قبول کرنی
چاہیئے

آہو شہزادے کو اپنے ہمراہ ایک چاہ عمیق کے کنارے پر لایا اور خود چاہ مین داخل
ہوگیا۔ شہزادے نے جو اندر چاہ کے نظر کی ایسا تماشا نظر آیا کہ ہوش بجا نہ رہے۔ دیکہتا
کیا ہے کہ چاہ کے اندر ایک طرف دیوار پر ایک درخت مختصر لگا ہے یعنی برگ کا
ہے اور ایک مرد دونو ہاتہون سے درخت کو مضبوط پکڑے ہوئے تہمت
تمام دانتون سے پر کہا رہے ہے اور جہان اُس مرد کے دونون
پاؤن ہین وہان چاہ افعی زہردار مختلف رنگ زرد و سرخ اور سپید

سے پیادہ بجماعت اُسکی ہلاکت کا قصد کر رہے ہین علاوہ ازین دو سو شخص
قوی الجثہ سیاہ پیمبیرہ وانہون سے درخت کی بیخ اسطرح قطع کر رہے ہین
کہ ہر لحظہ استحکام درخت کا کم ہوتا جاتا تھا۔ ہر گاہ قعر چاہ مین نظر کی تو ان
ایک اژدہا آتش فشان اسطرح کا مہیب شکل نظر آیا کہ موہنہ مثل غار کھولے ہوے منتظر تھا کہ کب وہ مرد گنار
کے چاہ مین گرے بے تکلف نگلجاوے اس تماشا سے ہوش رہا سے تمام اعضا ظاہر و باطن بید کی مانند لرز
اس مرد گنہگار نے شہزادہ سے پوچھا اے جوان تو کیا نظر حیرت سے مجھے دیکھ رہا ہے۔ شہزادہ نے فرمایا مجھے
تیرے حال مین یہ حیرت ہے کہ اس گنار صحرائی کے کہانے سے تجھے کیا حاصل ہوگا جسکے واسطے اسقدر زحمت
و مشقت گوارا کر رہا ہے اور ہر تقدیر کچہ جو حاصل بھی ہو تو الغنت عوا اس حاصل پر جسکا نتیجہ ہلاکت
ہو۔ اس مرد نے جوابدیا

## ابیات

| کاے جوانگر چشم دل را وا کنی | در حساب خود تو ہم مثل منی |
|---|---|
| ہر یکے را بہر کارے ساختند | عیب آن را عبد دانش اند اختند |

اب تو اپنا حال بیان کر کہ اس چاہ کے کنارے پر کسطرح پہونچا شہزادہ نے فرمایا مجھے ایک آہوے طلسمی بھگا
لایا ہے۔ اُسنے کہا وہی آہو ہر ایک انسان کو دھوکا دیکر یہان لاتا ہے اور اس چاہ مین گرفتار کر
دیتا ہے شہزادے نے فرمایا سواے اسکے مین دیوانہ نہین جو دیدہ و دانستہ چاہ مین گرفتار ہون۔
اُس مرد نے کہا تو دل سے ایسے چاہ مین گرفتار ہے جسکے روبرو اس چاہ کی بھی کچھ حقیقت نہین
شہزادہ خوف سے وہان سے روانہ ہوا اور رفتہ رفتہ ایک کشت زار پر پہونچا ناگاہ ایک مرد دہقان صورت
وہان آیا اور اُسنے ایک مشت گندم مزرع مین بکھیری۔ اسمین سے چند دانے کنارے مزرع کے بکھر گئے اور چند دانے
ایک سنگ پر گرے۔ دہقان اُسوقت کہ طرف چشمہ کی ایک لمحہ مین ابر غلیظ آسمان پر پیدا ہوا اور مزرع پر خوب
برسا لیکن جن دانہاے گندم تک آب باران پہونچا جو کنارے پر مزرع کے بکھرے تھے اسمین سبزہ خوب نمایان

کیجاتی ہے۔ دروازہ پر شہر کے جا وہان ملک ارفع داروغہ شہر کا شہزادہ مہمان کے تشریف
لانیکا منتظر ہے مگر جس حال مین اول تیری مجھ سے ملاقات ہوئی ہین چاہتا ہون کہ بطریق
نصیحت دو کلمے گوش گذار کرون یقین ہے کہ تیرے مفید مطلب ہونگے۔ شہزادہ
نے فرمایا وہ کلمات پسند کیا ہین۔ اُسنے کہا اے جوان مسافر روز گذشتہ شہر مین بادشاہ
کی طرف سے منادی ہوئی ہے کہ جو انسان عشق و عاشقی کا باعث والفت کا ذکر کریگا
بادشاہ کی بندگی سے آزاد کیا جائیگا۔ شہزادہ نے پوچھا آزادی کس شئے سے مراد ہے
اُس نے کہا یہ دیکھتا ہے ایک کوہ سربفلک کشیدہ ہوا اسطرف کوہ کے بجز دود و اور
تاریکی کے کچھ نظر نہین آتا۔ جب کوئی آدمی نافرمانی بادشاہ کی کرتا ہے اسکو یہ سزا دیجاتی
ہے کہ کوہ پر سے غار تاریک مین پہینکدیتے ہین

## داخل ہونا شہزادہ کا مقام حیرت اور شہر شورستان مین

شہزادہ وہان سے بیشتر روانہ ہوا۔ ایک ساعت روز باقی تہا کہ دروازہ پر شہر کے پہونچا
وہان ایک مرد ریش سپید معزز و ممتاز جیسے وسط دروازہ مین صندلی مرصع نگار پر بکر
تمام بیٹھا ہوا تہا اور کثرت سے غلامان مرصع کمر اور خادمان نیکو سیر گرد و پیش استادہ
تھے جو اہل شہر ادہر سے واسطے سیر دروازہ شہر جاتا تہا یا شہر مین آتا تہا اول اُس مرد کو سلام کرتا
تہا۔ شاہزادہ سمجھا شاید ارفع داروغہ شہر یہی مرد بزرگ ہے۔ شہزادہ نے بھی اوسکو
سلام کیا ارفع نے بعد جواب سلام نظر غور سے شہزادے کے سراپا کو دیکہا اور دوسری
نظر دیوار پر کی۔ بعد ازان سروقد تعظیم دی اور کہا اے عالیقدر وہ شہزادہ مہمان تو ہی ہے
جسکی خدمت کیواسطے ہم مدت دراز سے مامور ہین۔ اور شب و روز ہمیں تیرے ہی انتظار
مین گذرتا ہے۔ شہزادہ نے فرمایا اے داروغہ صاحب اول تمنے دیوار کی طرف دیکہا

اور پھر میری طرف متوجہ ہوے کہ یہ کیا بات ہے۔ ارفع نے کہا جو مین نے دیکھا حضور بھی ملاحظہ
فرماتے ہین۔ شہزادہ نے دیوار پر ایک تصویر بعینہٖ اپنی شبیہ لگی ہوئی دیکھی۔ آخر ایک
عالم استعجاب مین ارفع سے پوچھا کہ یہ تصویر میری تمنے دیوار پر لگائی ہے۔ ارفع نے کہا ہمارا کیا
مقدور یہ خاص حضور معلّے سے آئی تھی اور ہمنے حسب الحکم دیوار پر لگا دی۔ شاہزادہ نے
پوچھا تمہارے بادشاہ کا کیا نام ہے۔ ارفع نے کہا نام بادشاہ کا بادشاہ سے زیادہ تر حال
ہمین معلوم نہین۔ شاہزادہ نے فرمایا کہ بادشاہ تمہارا کہان ہے۔ شہر مین سلام و مجرا لینے
خلائق کے واسطے بھی آتا ہے۔ ارفع نے کہا خلائق شہر نے اپنی تمام عمر مین کبھی بادشاہ
کی شکل نہین دیکھی۔ یہان یہ قاعدہ مقرر ہے کہ ہفتہ مین ایکبار تمام اہل شہر او [illegible]
دیوان عام مین جمع ہوتے ہین اور ملکہ شرف العزونا بنو بادشاہ کی دایہ تشریف لاتی ہے
اور تمام مشتاقونکو تصویر بادشاہ کی دکھاتی ہے۔ اہل شہر اُسی تصویر کو بادشاہ سمجھکر بآداب
تمام سلام و مجرا کرتے ہین۔ علاوہ اسکے ایک مصور بہزاد نام میری طرح اس شہر کا رکن
اعظم ہے۔ جو شخص بہزاد کو رضامند کرتا ہے بہزاد بادشاہ کی تصویر کا ایک ورق اسکو تیار
کر دیتا ہے۔ پھر وہ صبح و شام بجاے بادشاہ اُسی تصویر کی زیارت کرتا ہے۔ ہر اہل شہر دل سے
تمام اہل شہر صاحب تصویر کو مقرب سلطان معزز بارگاہ خطاب کرتے ہین۔ شہزادہ نے
پوچھا روز زیارت کب ہوگا۔ ارفع نے کہا خداوند نعمت روز جمعہ کو صبح الخیر تصویر بادشاہ
کی خلقت کو دکھائی جائیگی

ملک ارفع شہزادے کو اپنے مکان مین لایا۔ شہزادے نے وہان ایک جوان پست
سالہ ضعیف ولاغر کو متواتر لمبی ہاے کرتا دیکھا۔ ارفع سے پوچھا کہ یہ جوان دردمند کون ہے
ملک ارفع خاموش ہو رہا۔ شہزادے نے فرمایا اے ارفع مینے تجھسے کیا کہا۔ ارفع نے کہا جو حضور
نے فرمایا مضمون مینے بخوبی سنا لیکن مین چاہتا ہون کہ تمہین جواب انکا سوا اسکے رنجور نا

اس طرح کلمات کا شہر مین نہایت بندوبست ہے۔ شہزادہ نے فرمایا آخر کچھ تو
کچھ جواب دینا چاہیئے ارفع نے عرض کیا اے حضرت چند روز کا ذکر ہے
یہہ جوان غلام زادہ رافع نام اپنے چچا کی دختر پر عاشق ہوا اور چچا اسکا مالک
مرفوع مقام مثال کا حاکم ہے جب مجھے رافع کے حال سے آگاہی ہوئی تو مینے
مالک مرفوع کی دختر سے اس کا عقد کر دیا لیکن وہ کتخدائی نہ تھی گویا ایک
بلائے آسمانی تھی کہ اوسی روز سے اس کا ایسا بدحال ہو گیا کہ کسی تدبیر سے
تندرست نہین ہوتا۔ اے شہریار عالم اس ملک مین رسم قدیم ہے کہ
تمام دختران کتخدا زمستان و بہار اپنے شوہرون کے ہان جاتی ہین اور
تابستان و برشگال مادر و پدر کے گھر گذرتی ہین۔ پس موافق قاعدہ کے
رافع کی بی بی بھی اس موسم مین اپنے والدین کے ہان چلی جاتی ہے لیکن
جب وہ یہان ہوتی ہے رافع اسقدر مسلوب الحواس ہو جاتا ہے کہ اپنے
سراپا کا ہوش نہین رہتا۔ جس شکل سے اب حضور نے ملاحظہ فرمایا اوسکے ایام
مفارقت مین زیادہ تر بیقرار ہوتا ہے۔ شہزادے نے فرمایا اے ارفع تو
سچ کہتا ہے مینے بھی یہہ حالت کسی انسان کی نہین دیکھی۔ حقیقت ہے کہ عشق
مجاز نردبان حقیقی ایسی ہی عشق سے عبارت ہے۔ دو تیسرے روز شہزادہ
نے شہر کی سیر کی شہر کو کمال آباد و معمور دیکھا اور زن و مرد [illegible]
حسن و جمال تھے کہ اسطرح کا حسن ساکنان عالم مین کسی کی نظر سے نہ
گذرا تھا۔ تیسرے دن ارفع شہزادے کو بہزاد معمور کے پاس لے گیا
بہزاد معمور نے تا در خانہ استقبال کیا اور بعزت تمام مسند پر بٹھایا۔ شہزادہ دو
روز و شب بہزاد کے ہان مہمان رہا اور بعد ازان ارفع کے مکان میں آیا

مگر جسوقت سے طلسم ملک نہم مین داخل ہوا ہے سرزمین یہان کی
سبز ہنیم رنگ دیکھتا ہے اور تمام اشیاء سابق سے زیادہ تر لطیف نظر
آتی ہین - اس عرصہ مین شب جمعہ ہوئی - تمام خلایق شہر نے لازمہ شادیکیا
و سامان خوشی ہر ایک جا سے جمع کیا - اور ہر کوچہ و بازار مین چرچہ تھا کہ کل تصویر
بادشاہ کی دکھائی جائیگی چار طرف شہر مین نقارہ ہاے شادی کی صدا
بلند تھی اور اہل شہر جوق جوق حمام مین جاکر غسل کرتے تھے اور لباس
تکلف پہنتے تھے - حتی کہ تمام اہل بازار اس شب اپنی اپنی دکانون مین
بیدار رہے - شہزادے نے وہ شب شبقدر سے زیادہ ملاحظہ فرمائی -
جب وقت صبح جمعہ کے روز شہزادے کی آنکھ کھلی موافق معمول پدر و ماد
ملازم و آشنا یاد آگئے اور یہ بھی خیال آیا کہ مجھے حکیم قسطاس الحکمت نے سیر
عجائبات کے واسطے بھیجا ہے اور مین عجائبات مین نو بہار تازہ ایک پریزاد
پر عاشق ہو گیا ہون اور اول تحقیق ہین ملکہ شمہ تاجدار کے وطن سے
نکلا تھا سبحان اللہ کیا حیرت کی بات ہے کہ وطن مالوف سے نکلون کسی
کے سودائے محبت مین اور اثنائے راہ مین گرفتار ہو جاؤن دوسرے کے
دام الفت مین اس اثنا مین آفتاب نے مشرق سے طلوع کیا اور شہزادے کی
پھر وہی حالت سابقہ ہو گئی - یعنی کیفیت طلسمی نے اسوا نچے سے بھی زیادہ تر
غافل کردیا - اور وہ خیالات یکلخت طبیعت سے دفع ہوگئے ہوا تنے
مین رافع شہزادے کے پاس آیا اور کہا ارفع گیا اگر حضور کا بھی بادشاہ کی
زیارت کا ارادہ ہو بسم اللہ تشریف لے چلو - شہزادے نے رافع سے پوچھا
یہان تصویر بادشاہ کی دکھائی جائیگی یا خود بادشاہ تشریف لائیگا

رافع نے عرض کیا۔ پیر و مرشد ہم اسی تصویر کو بادشاہ جانتے ہیں اور
اس ادب سے سلام و مجرا بجا لاتے ہیں کہ گویا بادشاہ کے روبرو استادہ
ہیں۔ بلکہ ہمیں اوسوقت یقین کامل ہوتا ہے کہ بادشاہ کی نظر بھی ہماری طرف
ضرور ہے۔ شہزادے نے دل میں کہا۔ جس ادب و عقیدت سے یہ شہر
یہاں کی خلائق بادشاہ کی بندگی کرتی ہے اگر کوئی انسان اسطرح خداوند عالم
کی بندگی و اطاعت کرے بلاشک مرتبہ ولایت کو پہونچے۔ بعد از شام
اتبع کے ہمراہ ہو لیا اور قلعہ میں پہنچا۔ وہاں ایک بارہ دری دیوان عام
کے وسط میں دیکھی۔ ہر ایک در پر ایک پردہ مروارید نگار افتادہ
تھا اور باوجود وسعت صحن دیوان عام کے دروازے سے تا بارہ دری
اسقدر ہجوم خلائق تھا کہ نظر کام نہ کرتی تھی۔ ناگاہ مکان کے اندر سے
چنگ کی آواز آئی بعد ازاں ایک خواجہ سرا آواز بلند پکارا۔ اے حاضرین
دربار عام چشم و دل بادشاہ کی تصویر کی زیارت کے واسطے متوجہ رکھو
خدا جانے ہفتہ آئندہ تک کوئی زندہ رہے یا نہیں۔ بمجرد فریاد کے جو
انسان اُس مکان میں موجود تھا اوس طرف دیکھنے لگا۔ ناگاہ تمام درون
کے پردے بلند ہوئے۔ تمام خلائق سجدہ و سلام بجا لائی اور بالاتفاق شور
و غل مچایا کہ زہے ناکہ رسا۔ شہزادے نے دیکھا کہ مکان کے وسط
میں ایک صندوق کلاں مربع رکھا ہوا ہے اور صندوق میں چار جانب
تصویریں لگی ہوئی ہیں الاتمیز نہ ہوئی کہ تصویریں کس کی ہیں۔ اس اثنا
میں ایک عورت صاحب جمال سی سالہ زیور مرصع نگار پہنے ہوئے
بلباس فاخرہ وہاں آئی اور اوس نے ایک گوہر شب چراغ بغل سے نکال کر

صندوق کے اندر رکھہ دیا۔ صندوق شعاع گوہر سے اسقدر روشن ہوا کہ چارون تصویرین بخوبی تمام نظر آئین بلکہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ تصویرین ہر ایک کے قریب استادہ ہین۔ اب جو شہزادے نے نظر امتیاز سے دیکہا چارون ورق ملکہ نوبہار کی تصویر کے تہے۔ حتی کہ سرخی پان اور سیاہی سرمہ لب و چشم سے ہوبہو نمایان تہی۔ ایک حالت جذب مین نعرہ ہائے کا مارا اور اوسی جاے بیہوش ہوگیا۔

جب ہوش مین آیا اپنے کو پہر ملک ارفع کے مکان مین پایا۔ اور رافع بہی موجود تہا۔ شہزادہ اضطراب قلب سے مثل ابر نوبہار زار زار رویا۔ رافع نے عرض کیا۔ خیر ہے آج مجہے روزہاے گذشتہ کی نسبت زیادہ تر حضور مضطرب معلوم ہوتے ہین۔ شہزادے نے فرمایا۔ میرا حال کیا پوچہتا ہے۔ اول تو یہہ بیان کر کہ ملکہ نوبہار نے اہل شہر کو عشق و عاشقی کی گفتگو سے کس واسطے منع کیا ہے۔ رافع نے کہا۔ پیر و مرشد شرف افروز بانو کی ایک کنیز خاص کہ بیٹے گا ہے میرے محل سرا مین آتی ہے۔ میری بی بی نے جو یہہ حال اوس سے پوچہا اوسنے کہا ہمارے بادشاہ نے ایک مرد کو صیغہ عشق و محبت مین خائن و بوالہوس پایا۔ اسی وجہ سے شہر مین منادی کروائی کہ خبردار کوئی اہل شہر عشق و عاشقی کا نام زبان سے نہ نکالے۔ شہزادہ دل مین معقول ہوا کہ یہہ بوالہوسی کا اشارہ بہی بجز میرے دوسرے انسان کی طرف عائد نہین ہوتا۔

جس وقت شاہزادے کا اضطراب کچہہ کم ہوا شہزادہ کے مکان میں تشریف لایا اور تصویر بادشاہ کی طلب کی۔ اوسنے شہزادے کے روبرو عرضی لکہی

اور کہا حضور روز سوئم غریب خانے مین قدم رنجہ فرمائین اگر حکم والا صادر ہوا اس طرح کی شبیہہ نادر و صحیح نذر کرونگا کہ حضور غلام سے کمال راضی ہو نگے۔ شہزادہ اوس سے رخصت ہوا اور بروز وعدہ پھر گیا۔ بہزاد نے وہ عرضی سجلسہ شہزادے کے حوالہ کی اور کہا کہ عرضی کی پیشانی پر خاص دستخط شاہی ہین۔ حضور خود حکم کو ملاحظہ فرمائین۔ شہزادے نے عرضی کو کہول کر دیکھا۔ پیشانی پر یہہ لکھا تہا۔ اُس مہمان ناخوانده کو خاص حضور معلے سے تصویر ارسال ہوگی۔ شہزادے نے بہزاد سے پوچھا۔ وہ تصویر کب تک آجائے گی۔ بہزاد نے کہا مین تعین مدت نہین کر سکتا لیکن غالب ہے کہ جلد تر آئے۔ شہزادہ خوش خوش ارفع کے مکان مین آیا اور گمان کیا کہ شاید میرا قصور و گناہ معرض بخشش مین آیا ورنہ ملکہ نوبہار کو ورق تصویر کے بہیجنے سے کیا سروکار تہا

شہزادہ ہر روز تصویر کا انتظار کرتا تہا۔ جب شب جمعہ ہوئی اور تصویر نہ آئی شاہزادہ کمال متفکر ہوا۔ آخر اسطرح دل کی تشفی کی روز فردا قلعہ مین جاکر تصویر دیکہین گے۔ لیکن اُس شب شہر مین کسی قسم کا تکلف نہ دیکہا۔ رافع سے اسکی وجہ دریافت کی۔ رافع نے کہا۔ اب تک تصویر دیکہلانے کی نسبت کوئی حکم نہین پہونچا۔ اسی باعث خلقت خاموش بلکہ ملول ہے۔ غالب ہے کہ فردا تصویر نہ دکہائی جائے اور تصویر کا نہ دکہایا جانا دلیل ہے اسبات کی کہ خلائق شہر سے کوئی گناہ سرزد ہوا۔ رات شاہزادے نے فکر و رنج مین گذاری۔ سوقت صبح بہزاد مصور کا ایک ملازم آیا۔ اور اوسنے اپنے آقا کی طرف سے عرض کیا کہ

تصویر حضور معلی سے آگئی ہے۔ حضور غریب خانے مین قدم رنجہ فرمائین
شہزادہ خرم و خندان مالک اشرع کی ہمراہ بہزاد کے پاس گیا۔ اُس نے بعد
ادائے تعظیم و تسلیم ورق تصویر شہزادے کو دیا اور عرض کیا اے شہریار
حضور کو خیال نہ گذرے کہ مین نے تصویر دیکھی ہے کیا معنی کہ جو شے حضور معلی
سے کسی کے واسطے آتی ہے ہماری مجال نہین جو ہم دیکھین

لیکن جب شہزادے نے ایک عالم شوق مین ورق تصویر دیکھا ہوش
بجا نہ رہے۔ یعنی ورق مین ایک جانب مہر دلکشا کی تصویر اور مقابل اُسکے
شہزادے کی تصویر تھی اور مہر دلکشا کی تصویر کی پیشانی پر فقط لفظ [illegible]
لکھا تھا اور شہزادے کی تصویر پر لفظ کاذب جس کے ترکیب کرنے سے
تمام مہر کا ذوالحاصل ہوتا تھا۔ شہزادے نے وہ ورق مع اپنے گریبان کے چاک
کیا اور اس زور سے ایک نعرہ مستانہ مارا جسکی آواز فلک ہشتم تک پہونچی
بعد ازان سر و پا برہنہ بہزاد کے مکان سے نکلکر کوچہ و بازار مین وہان
سے دشت و صحرا مین آوارہ ہوا۔ ہر شریف و وضیع نے منت کی اور کہا جس امیر
کی دختر چاہین آپ کی خدمت کے لئے موجود ہے اور اگر کہین تو اس ملک کی
سلطنت کا فرمان دیوان شاہی سے تمہارے نام لکھوا دین۔ مگر شہزادے نے
ایک نہ مانی

روز چہارم شہزادے کا ایک میدان مین گذر ہوا۔ وہان ایک صفہ مدور
پر ایک خیمہ وسیع و رفیع استادہ دیکھا اور ہر ساعت اژدحام خلائق ہوتا
جاتا تھا۔ اور خیمہ کے اندر ایک مسند پر تکلف بچھی ہوئی تھی شہزادے
نے ایک مرد سے اجتماع خلائق کا باعث پوچھا۔ اُس نے کہا۔ اسے

شہریار ہر ماہ ایک بار یہان ایک عدالت واقع ہوتی ہے اور قاضی اکبر نام ایک مرد بزرگ مسند قضا پر جلوس فرماتا ہے۔ اگر کسی کو کسی پر دعوی ہوتا ہے وہ اپنا دعوے قاضی کے محکمے مین پیش کرتا ہے۔ قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے باہم مقابلہ مین وہ دعوے فیصل کر دیتا ہے۔ الا یہہ محکمہ اسوقت برپا ہوتا ہے کہ کسی تمبہ کو شرف افروز بانو تشریف نہین لاتی اور اسکو بادشاہ کی خلائق کو نہین دکھاتی

اس اثنا مین قاضی آیا اور مسند عدل و داد پر جلوس فرمایا۔ اوس نے حکم دیا کہ اگر کسی انسان کو کسی شخص پر کوئی دعوے ہو عدالت مین حاضر ہو کر پیش کرے۔ اور تو کوئی صاحب دعوے پیدا نہوا لیکن شہزادہ دربدہ ہو گیا اور فرمایا۔ اے قاضی صاحب مین تمہارے بادشاہ کی نسبت ایک دعوے رکہتا ہون۔ اگر انصاف کوئی شئے ہے تمپر اُسکا فیصل کرنا واجب ہے۔ قاضی اکبر نے کہا خدا جانے تو کیا دعوے کریگا۔ مین بذریعہ عرضی تیرے حال سے بادشاہ کو آگاہ کرتا ہون۔ غالب ہے کہ ملکہ شرف افروز بانو جو وکیل سلطنت ہے عدالتگاہ مین تشریف لا کر تیرے دعوے کا جواب با صواب دے۔ روز فردا پہر عدالت مین حاضر ہونا۔ شہزادہ وہان سے ارفع کے ہمراہ اُسکے مکان مین تشریف لایا۔ ارفع نے کہا۔ اے شہریار براے خدا ہمین بہی آگاہ فرماؤ کہ وہ دعوے کیا ہے تم ہمارے بادشاہ کی نسبت کیا چاہتے ہو۔ شہزادہ نے فرمایا کل تم خود سُن لوگے بیان کرنے کی حاجت ہے

دوسرے روز بعد طلوع آفتاب شاہزادہ چلا۔ ہمراہ ارفع وراقع

اور بہزاد کے ہمراہ عدالت گاہ مین پہونچا۔ یہہ خبر جو شہر مین مشہور ہوئی
کہ شہزادہ مہمان نے بادشاہ پر کوئی دعوے کیا ہے ادنے و اعلے رئیسان
شہر محکمہ مین جمع ہوئے۔ ناگاہ ایک گرد سیاہ دامنہ بیابان سے بلند ہوئی
اور گرد مین سے سامان سلطنت جلوس شاہی باہر نکلا اور جلوس کے
عقب مین ملکہ شرف افروز بانو ایک تخت زرنگار پر سوار براہ راست
عدالت گاہ مین آئی۔ اُس کے ہمراہ رکاب جوانان صاحب حسن و جمال
اور زنان پری تمثال اس کثرت سے تھے کہ شمار نہو سکتا تھا۔ شہزادے
نے جو یہہ تجمل و جلوس شرف افروز کے ہمراہ دیکھا۔ دلمین کہا سبحان اللہ
میری معشوقہ کی دایہ بھی کسقدر صاحب حشمت و اقتدار ہے۔ بار خدایا۔

## ابیات

کے باشد و کے باشد و کہ باشد و کے | من با شم وے باشد وے باشد و نے
وے مست زمی باشد و من مست ز وے | من بوسہ ز وے گیرم او بوسہ زنے

شہزادے نے شرف افروز کو سن و قوت مین مابین چالیس و تیس برس
کے دیکھا اور تمام آثار ہوش و فطرت پیشانی سے نمایان تھے۔ ارفع اور
ارقع اور بہزاد اور قاضی و مجبرہ نے بادب تمام شرف افروز کو سلام کیا
شرف افروز کرسی مرصع نگار پر قاضی اکبر کے دست راست بیٹھہ گئی
بعد ازان قاضی سے پوچھا۔ وہ کون جوان زبان دراز جری ہے جسنے
باین جرات و دلاوری اِس مہمان خانہ سپہر آستانہ مین قدم رکھا اور ایسے
بادشاہ عدالت پناہ پر جو فرمانہ و ائے صامت و ناطق ممالک عجائبات
کا اور خلق و خالق آکبر کے درمیان و اسطہ ہے کسی طرحکا دعوے کیا چاہتا ہے

قاضی اکبر نے اشارے سے شہزادے کو بتایا کہ وہ جوان صاحب دعوے یہ ہے۔ شرف افزو نے کرسی پر سے سروقد تعظیم دی اور باادب تمام آداب و مجرا بجا لائی بعدہٗ دوسری کرسی بتکلف دست راست قاضی کے بچھوائی۔ شہزادہ بشوکت تمام کرسی پہ بیٹھ گیا۔ شرف افزو نے کہا ایجوان جو دعویٰ تو نے ہمارے بادشاہ کی نسبت کیا ہے اسمین قاضی کو کچھ دخل نہین اسی سبب سے مین وکیل سلطنت آئی ہون تاکہ تیرے دعوے کا جواب دون۔ لیکن اول اظہار دعوے سے اقرار کر کہ اگر تو دعوے مین اپنے دروغ نکلا پھر ہم تجھے کیا سزا دین۔ شہزادے نے فرمایا جو تعذیر ایسے گنہگار کے واسطے تمہارے ہان مقرر ہو وہ مجھے بھی دینا۔ شرف افزو نے کہا سخن مردان جان دارد۔ شہزادے نے فرمایا البتہ مین اپنے قول پر قائم ہون۔ شرف افزو نے شہزادے سے کہا ایجوان اب تو دعوے اپنا بیان کر۔ شہزادے نے فرمایا اے شرف افزو آگاہ ہو کہ مین اُس سرو بوستان خوبی سے فقط دعوے محبت رکھتا ہون یعنے روز ازل سے قمری کی مانند اُسکی محبت کا طوق میری گردن مین ہے۔ ہر گاہ تو وکیل سلطنت ہے میری طرف سے بادشاہ کے حضور مین عرض کر کہ وہ مشتاق جمال لازوال اور سوختہ آتش فراق عرض کرتا ہے

من کہ با طوقِ وفا بندگیت را کردم ۔۔۔ کمن آزاد کہ آوارہ ازین باغ شوم
خود بگو تا بکجا در رہ عشقت پویم ۔۔۔ قمری سوختہ بالم بہ بنا ہے کہ روم

تا بکے سرکشی اے سرو خرامان از من

شرف افزو نے کہا ایجوان نامدار تو جو یہ دعوے بزرگ کرتا ہے آیا تیرے دعوے کا کوئی گواہ بھی ہے یا فقط زبان درازی سے اثبات دعوے کیا چاہتا ہے۔ شہزادے نے پوچھا تمہارے طریقہ مین کسقدر گواہ جائز ہین۔ شرف افزو نے کہا ہمارا طریقہ محمدی ہے پس موافق

شہر ما شریف کے دو گواہ کفایت کرتے ہین۔ شہزادے نے فرمایا تم دو گواہونکی قید لگاتی ہو اور مین اپنے صداقت دعوے کے چھہ گواہ متفق البیان دکھاتا ہون۔ انہین سے تین گواہ جم غفیر کے روبرو گواہی دینگے اور تین گواہ پردہ دار ہین اُن سے تم درپردہ شہادت طلب کرنا

شرف افروز نے کہا وہ گواہ تیرے کہان ہین انکو حاضر کر۔ شہزادے نے فرمایا حاضر ہین بلکہ روز و شب ایک ساعت مجھہ سے جدا نہین ہوتے اور ایسے ایسے شدائد و تکلیف مین میری مدد کرتے ہین کہ مین اُنکا شکر احسان ادا نہین کرسکتا شرف افروز نے کہا بلاؤ ہم بھی دیکھین کہ وہ کس تشکل کے گواہ ہین۔ شہزادے نے فرمایا اے شرف افروز نادان عاشق صادق کے گواہ ہر وقت آستین مین موجود رہتے ہین آگاہ ہو کہ وہ گواہ میرے دل محزون اور جگر پُرخون اور سینہ پُرغم اور دیدہ پُرنم اور آہ سرد اور رنگ زرد ہین۔ از انجملہ چشم تر اور آہ سرد اور رنگ زرد گواہ ظاہر ہین اور جگر پُرخون اور دل محزون اور سینہ پُرغم پردہ مین گواہی دینگے۔ شرف افروز سرنگون ہوگئی اور دل مین اُس نے شہزادے کو آفرین کی بعد ازان کہا اب تو یہ بیان کر کہ تو نے ہمارے بادشاہ کو کہان دیکھا اور یہ کیا بات ہے کہ باوجود یکہ خلائق شہر نے اُنمہار عشق و عاشقی سے تجھے منع کیا بار ہا ہم تو اپنی حرکت دیوانگی سے باز نہ آیا اور حذا جانے بادشاہ کو کہان کہان رسوا کیا۔ چونکہ لفظ مہمان تیری شان مین عائد ہوتا تھا باین نظر ہمنے تجھے کسی طرح کی سزا ندی۔ شہزادے نے سرگذشت اپنی ابتدا سے بیان کرنی شروع کی۔ شرف افروز نے کہا اور قصہ موقوف رکھہ فقط سیرگاہ چہارم کا حال بیان کر۔ شہزادہ سمجھا کہ شرف افروز کو فقط صبح دلکشا کی حقیقت دریافت کرنی منظور ہے

پس خجالت زدہ فرمایا اے شرف افروز یا تو مین خود اپنے اس جرم و گناہ سے منفعل ہون اب تم برلے خدا میری طرف سے اُس شمع انجمن خوبی کی خدمتمین عرض کرو کہ وہ فراق دیدہ ستم رسیدہ کہتا ہے

نگہ این گناہ کردہ خویشتن | چہ شد جرم این خستہ بیچارہ دل
نظر بار این ننگ برداشتہ | بجان نور دل خبر داشتہ
ہمین از غیر تو روئے بر تافتم | ز جرمے کہ کردم سزا یافتم
زنار تو خون شد دل و جان من | ز افلاک بگذشت افغان من

گناہم بہ بخشائے بہر خدا

مرا باز بپسند از خود جدا

شرف افروز نے کہا اب ہم مجبور ہین کہ تو خود اپنی زبان سے اقرار کرتا ہے بہر حال ہمین بھی تجھے نوید دینی لازم آئی۔ یہ کہکر ایک تخت پر شہزادے کو سوار کیا اور دیوزادون کو حکم دیا کہ تم اس جوان کو بیابان وحشت مین پہونچا دو۔ حاملان تخت دوش پر لیکر ہوا سے۔ شہزادہ بچشم پُر آب تخت پر سوار تہا اور ہر ساعت شکر الہی کرتا تہا۔ شرف افروز بہی حدمین تک گئی۔ جب حاملون نے بیابان وحشت کے کنارے پر تخت رکہہ دیا شرف افروز نے انکو رخصت کیا۔ بعد ازان انواع انواع طرح سے شہزادے کی دلجوئی کی اور کہا اے شہریار عالیقدر

ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد

بعض معاملات ایسے ہین کہ مین بالمشافہ خدمت مبارک مین عرض نہین کر سکتی تم ہی بجائے خود غور فرماؤ کہ طریقۂ محبت مین کسقدر خطائے فاش تم سے سرزد ہوئی۔

جس کی پاداش میں جو سزا اسے سخت تمکو دیجاے شایان ہے تاوقتیکہ خدا وندعالم
اپنے مجرم کو بقدر جرم عذاب جہنم نہیں دیتا بہشت میں داخل نہیں کرتا۔ اسی سبب سے
ہمارے بادشاہ نے جو ظل الہی ہے تمکو بیابان وحشت میں بہیجا کہ کثافت جرم
تمہاری رگ و پے سے دفع ہو۔ علاوہ ازین اس ضمن میں ایک اور حکمت بہی
کہ مین اسکا حال زبان سے بیان نہیں کر سکتی۔ پہل اب تم فریاد و فغان
موقوف کرو اور برضاے الہی شاکر رہو۔ دیکہو کہ پروانہ ضعیف حالت عشق میں
اس طرح خاموش ہوجاتا ہے کہ حلق سے صدا تک نہیں نکلتی

فغان مجوی این انجمن نخراشد　　سر از گشتۂ این تیغ بر نمی آید
اگر شراب وصالت بکام دل باید　　گرت ہواست کہ ساقی جہان بجامت
نخست چشم ز نطق زکائنات بپوش
چو گشت دست تو از دامن ہوس کوتاہ　　بپاے عشق رسی در حریم خلوت شاہ
دلت ز جلوۂ معشوق چونکہ شد آگاہ　　چو یافتی بسر پردۂ تجلی راہ
جمال یار ببین و شراب وصل بنوش

اسے اہرمے بہی خاطر جمع رکہو کہ ہم تمہاری طرف سے کسی حال مین غافل نہیں ہونے
کی اور فضل الہی سے قریب تر اپنے مرحلہ منزل کو پہونچوگے

## اب راوی کچہہ حال ملکہ نوبہار گلشن افروز کا بیان کرتا ہے

حکیم قسطاس الحکمت نے جو حکیم ارسطوے الہی کے طلسم کے داروغہ اور اپنے عجائبات
کے خود مالک تہے پہلی ہی نظر مین یہ دریافت کر لیا تہا کہ ملکۂ نوبہار کا عقد کسی آدم زاد

قوم سادات صاحب علم سے وقوع مین آئے گا کیونکہ خانہ تزویج مین جو برج جدی ہے
مشتری کو نہایت قوی پایا اور جب شہزادہ معزالدین نے حکیم قسطاس سے
ملاقات کی تو جو علامتین ملکہ نوبہار کے شوہر کے طالع مین دیکھی تھین تمام و کمال
شہزادے کے چلے مین موجود پائین - لیکن کیفیت طلسمی مین مبتلا کرنے سے ذکر
یہ بھی مطلب تھا کہ ملکہ نوبہار کے عشق مین تمام مرحلات طلسم کو بالتفصیل دیکھے
اور ہیئت افلاک اور خواص ارضی سے باخبر ہو - ملکہ نوبہار جسوقت سے شہزادے
سے ملی ہے شہزادے کی نسبت زیادہ بیقرار ہے - لیکن طلسم آفتاب جبین شہزادی
کا میلان طبیعت جو صبح دلکشا کی طرف سنا یہ امر سخت ناگوار گذرا حتے کہ شہزادی
کو بیابان وحشت مین بھیجدیا تاہم دل کے لگاؤ کے سبب دلفرحن مخفی شہزادے
کی خبر اور اخبار کے واسطے مقرر کئے اور خود اوسکی مجلس مین بھی سواے شہزادی
کے ذکر کے کوئی ذکر نہین ہوتا

ایک روز ملکہ عرشیہ مین جو شہر علیین ہی مشہور ہے اور جس کو کل کائنات
طلسم کے دار السلطنت ہونے کا فخر حاصل ہے اپنے محل مین مسند عز و جاہ پر متمکن
تھی اور اوسوقت پریزادان باعز وجاہ مثل نادرہ راز دار اور شرف افروز اور بدیع
الجمال اور عدیم المثال اور روح افزا اور محفل افروز اور انجمن آرا اور ماہ طلعت
اور ماہ پیکر وغیرہ جو پردہ قاف کے اندر اپنے اپنے ملک کی شہزادیان اور ملکہ کی محبت
مین قریب تر درجہ رکہتی ہین خدمت مین حاضر تھین حسب معمول شہزادہ معز الدین
کا ذکر درمیان آیا - ملکہ کی دایہ شرف افروز نے شہزادے کے کمال اور جمال اور
جرأت اور دلاوری کی حد سے تعریف کی - اہل مجلس کو آدم زاد کی تعریف سے حیرت

ہوئی - اتفاقاً اُسوقت ملکہ نوبہار کا برادر خرد شہزادہ شاروق بن شمسون بہی اپنی خواہر کی ملاقات کے واسطے آیا تہا اُس نے جو شہزادے کی دلاوری کا حال سنا ملکہ نوبہار سے کہا اے خواہر اگرچہ آدم زاد کے دلیر و شجاع ہونے مین شک نہین لیکن نہ اسقدر کہ دیو یا غول کو ہلاک کرے - ملکہ نوبہار نے شرف از رخ سے کہا اے دایہ جان شاروق سچ کہتا ہے بہرکیف شہزادے کا امتحان کرنا چاہئیے شرف از وزیر نے کہا حضور کو اختیار ہے - ملکہ نوبہار نے سات نفر دیوان واجب القتل کو زندان خانہ سے بلوایا اور اُن سے فرمایا کہ مجہے ایک آدم زاد کا امتحان شجاعت منظور ہے تم اُسکے پاس جاکر دیکہو کہ وہ کسقدر شجاع و دلیر ہے - بعد ازان چند کلمات مخفی بہی اُنکو سمجہا دئے اور دو نفر پریزاد اپنے ملازم اُن کے ہمراہ کئے - وہ دیو شہزادے کیطرف روانہ ہوئے

## داخل ہونا شہزادہ معز الدین کا دشت وحشت مین اور پہونچنا منجانب ہوش رُبا مین

جب شہزادے نے بیابان وحشت مین قدم رکہا چند قدم کے بعد اسطرح کا ایک دشت بلاخیز اور آفت انگیز منظر آیا جسکی ویرانی کے روبرو صحراے قیامت کی بہی کچہہ اصلیت نہ تہی اور ہر طرف سے بوئے مرگ دماغ مین آتی تہی - شہزادے کا تمام بدن مثل بید لرزنے لگا اور ہوش و حواس بجا نہ رہے - الا اُسوقت بجز راہ طے کرنے کے اور کوئی مفر نظر نہ آیا ناچار اس شعر کا تکرار کرتا ہوا ایکطرف روانہ ہوا

ای خار دشت محنت ما ہم برہنہ پائیم آخر ترحمے کن دیوانہ بلائیم

چند قدم کے بعد تشنگی سے حلق خشک ہوگیا اور نوبت غش کی پہونچی۔ لیکن وہان پانی کا نشان مانند عنقا نایاب تہا۔ رفتہ رفتہ زوال کے وقت بہزار مشکل و خرابی ایک چشمہ پر پہونچا۔ اُسکا پانی اسقدر غلیظ و سیاہ تہا کہ فقط دیکہنے سے طبیعت کو کراہت آئی پینے کا کیا ذکر ہے۔ آخر کار وہ آب سیاہ نہ پیا اور وہان سے پیشتر روانہ ہوا۔ جب کسی جا آب شیرین ہاتہہ نہ آیا مجبور واپس آکر اُسی آب غلیظ سے رفع تشنگی کی۔ ہنوز ایک ساعت نہ گزری تہی کہ یکایک شہزادے کی حالت اس طرح غیر ہوگئی جیسے کوئی انسان دیوانہ ہوجاتا ہے یعنی محبت دل آرام نے یک لخت طبیعت سے کنارہ کیا۔ اور بیشتر خیالات فاسد طبیعت مین پیدا ہوے۔ رفتہ رفتہ ایک مزرع بادنجان پر پہونچا اور بخواہش تمام حالت جنون مین چند بادنجان کہائے۔ ناگاہ عصر کے وقت چند زنگی سیاہ رو ایک جانب سے وہان آئے اور اُنہون نے شہزادے سے کہا یہ بادنجان ہماری ملک ہین تو ہماری اجازت بغیر کیون کہاتا ہے۔ شہزادے نے اُس عالم سرشاری مین ایک چوب خشک سے اُن زنگیون کو اسقدر زد و کوب کی کہ دس نفر ہلاک ہوے ما بقے سیاہی شب کی مانند نظر سے غائب ہوگئے۔ شہزادے کو پہر اُسی طرح تشنگی کا غلبہ ہوا اور پانی کی تلاش مین شام کے وقت ایک چشمہ کے کنارے پر پہونچا مگر یہ چشمہ خلاف اُس چشمہ سیاہ کے صاف اور شیرین تہا بخواہش نفس آب شیرین پیا اور چشمہ کے کنارے پر آرام لیا ایک لحظہ کے بعد خود بخود مزاج بدستور اصلاح پر آگیا اور وہ خیال پیاوہ بالکل طبیعت سے

دفع ہوئے لیکن دل مین کہتا تہا یا الہی یکایک اسطرح حالت غیر ہو جانیکے کیا معنی اور یا دنجان خام خدا جانے کسنے کہاے اور اُن زنگیون کو کسنے مارا اور طرفہ تر یہ کہ کوفت و کسل زنگیون کے مقابلہ کی اسوقت اصلاً دست و پا مین محسوس نہین ہوتی بلکہ تمام اعضا اول کی نسبت قوی تر ہین - حقا کہ وحشت اسی بیابان ہی سے عبارت ہے - اگر یہ بیابان آفت خیز وحشت انگیز ہوتا بلکہ نوبہار سبب مجھے واسطے امتحان کے یہان نہ بہیجتا بہر حال صبر کرنا چاہیے

شہزادہ اپنے حال مین حیران تہا کہ ناگاہ چند مشعلین روشن نظر آئین نور روشنی مین ایک طفل یازدہ سالہ تخت روان پر سوار وہان آیا - ملازمون نے ایک صفہ پر چشمہ کے قریب فرش ملوکانہ بچہا دیا وہ شہزادہ فرش پر بیٹھہ گیا اور رقص و سرود کا حکم دیا جب رقص و نغمہ ختم ہوا ملازمون نے دسترخوان بچہایا - اُس طفل نے اول چار طرف نظر غور سے دیکہا بعد ازان ملازمون سے کہا مجھے کہانے مین قسمت مہمان کی بو آتی ہے تم تلاش کرو ملازمون نے عند التلاش شہزادے کو دیکہا اور اپنے آقا کے روبرو لے گئے - طفل نے بادب تمام سلام کیا اور عرض کی کیفیت حال خیریت اشتمال سے غلام کو آگاہ فرماؤ شہزادے نے اپنا مختصر حال بیان کرکے اُس سے پوچہا تو کس قوم کا شہزادہ ہے جو باوجود خرد سالی اسقدر صاحب اخلاق حمیدہ ہے - اُسنے کہا مین قوم پری زاد کا شہزادہ ہون - اس سے زیادہ پہلی ملاقات مین بیان نہین کر سکتا غرض شہزادے نے کہانا کہایا اور تمام شب رقص و سرود مین گذاری - سحر گاہ ساعات کم باقی رہی شہزادے نے آرام فرمایا - وہ طفل پریزاد بہی اپنی خوابگاہ

مین جاکر سو رہا۔ وقت صباح جس وقت آنکھ کھلی اُن پریزادون کا شبینہ کا نشان نہ پایا اور
وہ صحرا پہلے سے بھی زیادہ تر خراب و ویران تھا۔ شہزادے کو اُس وقت پھر اُسی طرح کی
تشنگی معلوم ہوئی۔ جب چشمہ کے کنارہ پر گیا کیا دیکھا کہ جو چشمہ آب حیوان سے بھی
زیادہ تر لطیف و پاکیزہ تھا اُسی طرح زیادہ غلیظ و سیاہ ہے۔ ناچار بنا بر ضرورت وہی
آب چاہ پیا اور پھر وہی جنون کی نوبت پہونچی۔ ناگاہ ایک آہوے کلان مثل آب
بیابان مین نظر آیا۔ شہزادے نے کہا عجب رنگ خدا دکہاتا ہے اسپر ضرور سوار ہونا چاہیے
جب آہو قریب آیا شہزادہ بے تکلف سوار ہوا۔ آہو نے دو تین ساعت کے عرصہ مین قریب
فرسنگ راہ طے کی۔ شہزادے کو آہو کی پشت پر اصلاً تکان نہ ہوئی۔ بلکہ معلوم ہوتا
تھا کہ گویا خانہ زین مین سوار ہے۔ عصر کے وقت آہو ایسی جگہ پہونچا جہان ایک صفہ
مدور تھا اور صفہ پر چند فقیر جمع تھے۔ شہزادہ آہو کی پشت سے اُتر کر فقیرون کے مجمع
مین گیا۔ وہان دیکھا کہ ایک پیر مرد بلباس درویشی مسند کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا
ہے باقی تمام فقرا گرد و پیش اُسکے نان و نخود و نان باقلا کہا رہے ہین دور ایک
مخانہ بھی رو برو رکھا ہے اور ایک جوان مست دو پائین مخانہ کے [illegible]
بیٹھا ہے۔ شہزادہ چونکہ بہت گرسنہ تھا باواز بلند فقیرون کو سلام کیا کسی فقیر نے سلام
کا جواب دیا۔ شہزادے کو اُنکے جواب نہ دینے سے ایسا غصہ آیا کہ چند فقیرون کو دست
سے خوب لکد و کوب کی۔ اُنکا سر گروہ شہزادے کے پاس آیا اور اُسنے کہا
اے جوان نا آشنا ہم سے تیرا کیا مطلب ہے۔ شہزادے نے کہا مجھے [illegible]
غرض نہین کہ مین گرسنہ ہون تم مجھے بھی اپنے ہمراہ کھانا کھلاؤ۔ تمام فقیر [illegible]
دست کشیدہ ہوگئے۔ شہزادے نے بھی تمام دس فقیرون کا حصہ اکیلے [illegible]

کہا لیا۔ بعدہ مرشد سے پوچھا۔ تمہاری کیا قوم ہے اور تم بہئیت اجتماع اس صحرا مین کیون
جمع ہوئے اور محافہ مین کون ہے۔ درویش نے کہا۔ میرا نام درویش موحش ہے اور ہمارے
خاندان مین قدیم الایام سے رسم ہے کہ ہر ایک مرد و زن کا اسی صفحہ پر نکاح ہوتا ہے
شاہزادہ جو عالم ہوش مین نہ تھا فرمایا۔ اے درویش یہ نام تیرا ہمین پسند نہ آیا
تو نام اپنا کچھ اور رکھ۔ بعد ازان پردہ محافہ کا بلند کیا اور عروس کی صورت مگر وہ دیکھکر
اودھر دست درازی کیا۔ فقرا درمیان آئے اور کہا اے جوان اس کوہ بلند پر جو
روبرو نظر آتا ہے ایک دیو خونخوار رہتا ہے۔ اگر ساعت مقررہ گذر گئی عروس کو لیجائیگا
اور خدا جانے ہمارا کیا حال کریگا۔ شاہزادے نے انکی بات کا کچھ جواب نہ دیا اور داماد
کیطرف مخاطب ہوا۔ اوس نے کہا میرا نام مجنون ہے۔ شاہزادے نے مسکرا کے فرمایا اے
فقیر یہ نام ہمنے بہت تجھے دیدیا۔ اب ہم تیرے داماد کا نام رکھینگے۔ بعد ازان درویش
کے داماد سے کہا کہ مرد ہم اور تو زور و قوت مین امتحان کرین۔ جو غالب آئے عروس
اوسکی ملک ہے

اس حیص بیص مین اوج ہوا پر سے اون لوگون نے فریاد کی اے برگشتہ بختو تم نے یہان اسقدر
توقف کیا کہ ساعت مقررہ گذر گئی۔ یہ کہکر عروس کو مع محافہ بالائے کوہ لے گیا۔ درویش
بالاتفاق نوحہ و زاری کرنے لگے۔ شاہزادے نے انکی تشفی کی اور کوہ پر گیا۔ دیو نے
دو ایک شمشاد کی ضرب ماری۔ شاہزادے نے نہایت چالاکی سے دیو کی ضرب دفع کی اور ایک گرز
بازوی قوت دیو کے سر پر ماری کہ مغز ناپاک اس کا ناک کی راہ نکل گیا۔ کوہ پر چشمۂ آب
صاف و شیرین روان تھے۔ جب اونکا پانی پیا وہ حالت جنون بالکل دفع ہوئی۔ اپنے کو
نہایت لعنت و ملامت کی اور عروس فقیر کے حوالے کی۔ وہ قدمبوس ہوکر روانہ ہوئی

کوہ پر ایک عمارت و باغیچہ مختصر تہا۔ شاہزادے نے باغ مین ہی قدرے میوہ کہایا
ناگاہ ایک حجرے سے آواز دردناک آئی کہ اے کشندہ دیو قشوار خنزیر زندان عرف
سیلاب مجہے بہی رہائی دے۔ شاہزادہ جو حجرے مین گیا کیا دیکہتا ہی کہ ایک نازنین پریزاد
سقف مین موئے سر سے بندہی ہوئی ہی۔ شاہزادے نے اُسکو کہولکر حقیقت پوچہی
اُس نے کہا میرا نام مرجانہ پری ہے اور میری مادر بزرگوار ریحان نگار کی بادشاہ ہے
ایک روز مین شکار کو نکلی کہ مردود مقتول مجکو پکڑ لایا اور مجہہ پر شیفتہ زن شوئی کا خواہشمند
ہوا۔ مجکو انکار تہا۔ پس مجکو اس غار مین گرفتار رکہتا تہا۔

شاہزادے نے مرجانہ کو بہی رخصت کیا اور خود کوہ سے اُترکر ایک طرف روانہ ہوا
بار دیگر اُسی طرح کی تشنگی معلوم ہوئی۔ چند قدم کے بعد پہر ایک چشمہ سیاہ پر پہونچا
اور حسب ضرورت وہی آب سیاہ پیا اور اُسی صورت سے خیالات زاہد طبیعت مین
پیدا ہوئے ناگاہ دور سے چند درخت گنجان نظر آئے۔ شاہزادہ اُدہر روانہ ہوا
وہان ایک عمارت نہایت خوش وضع و دلچسپ دیکہی اور اُسکی اطراف مین چند ہزار رند
شراب کے نشہ مین باہم عجیب غریب خوش فعلیان کر رہے تہے۔ شاہزادے نے ایک
مرد سے پوچہا۔ یہ کیا مقام ہے۔ اُس نے کہا۔ اس مقام کا نام میخانہ ہوش ربا ہے
شاہزادے نے فرمایا۔ مین بہی میخانہ مین جاؤن۔ اُس نے کہا تجہے کس نے منع کیا ہی
شاہزادے نے جو میخانے کے اندر قدم رکہا اس کیفیت کا ایک مکان عجیب
و آراستہ دیکہا جس کے در و دیوار سے بوئے نشاط آتی تہی اور دروازے کے روبرو
شاہ نشین مین ایک پیرزال مرصع پوش بہ تکبر تمام بیٹہی ہوئی تہی اور تخت کے راست
و چپ دو صد نازنینان چار دہ سالہ دوشیزہ اور طفلان آفتاب طلعت صراحی بدست

ہاتھ مین لیئے ہوئے صف بصف کرسی ہاے زرنگار پر بیٹھے تھے۔ پیر زال نے تخت پر سے
سرو قد تعظیم دی اور کہا۔ اے جہان و الا قدر تشریف لا اور دو چار جام مے کلفت انداز
کے نوش فرما تاکہ آب چشمہ ظلمت کی کدورت تیری رگ و پے سے دفع ہو۔ شاہزادہ
پیر زال کے پہلو مین بیٹھ گیا۔ پیر زال نے ایک جام شراب سوسنی رنگ پر کیا۔ شاہزادے نے
فرمایا عجب رنگ کی شراب ہے۔ پیر زال نے کہا اس شراب کا نام کلفت انداز ہے شاہزادے
نے وہ جام لاجرعہ نوش فرمایا۔ جب چند جامون کی نوبت پہنچی اُن نازنینون کو نظر
تیز تیز سے دیکھنے لگا۔ پیر زال نے پوچھا اِن پری زادون مین سے کوئی نازنین منظور نظر عالی
بھی ہوئی۔ شاہزادے نے جواب دیا

اسیر عشقم و ہر کس مرا غلام کند    بہ گوش حلقہ اِم از حلقہائے دام کند

پیر زال یہان سے ایک اور مکان مین چلی گئی اور اطفال بھی اُسکے ہمراہ روانہ ہوئے
شاہزادے نے ایک عورت سے دست اندازی کی۔ اُس نے کہا۔ ہم سب تیرے پاس موجود
ہین کہین جاتی نہین۔ شب ہونے دے۔ شاہزادہ ناچار خاموش ہو رہا

شام کو وہ امرد طفلان گروہ گروہ آئے اور اِس سلیقہ سے روشنی کی کہ میخانہ گلزار
ہو گیا۔ بعدہ علیحدہ ہو گئے۔ اُن نازنینون نے شاہزادے کو از سر نو شراب پلائی اور جب
چار ساعت شب گذری نہایت تکلف سے کھانا کھلایا۔ شاہزادے نے پھر ایک سے
دست و گریبان ہونا شروع کیا لیکن کوئی زور سے اور نہ کوئی زاری سے نجات پاتی تھی
لیکن عشرت کو کہ حسین تر و جمیل تر تھی۔ شاہزادے نے نہ چھوڑا۔ آخر
اُس نے دلگشا ہین دو دو کف پا جوڑ کر اس ضرب سے شاہزادے کے سینے پر ماری
کہ بیہوش ہو کر الٹا ہو گیا

## نکلنا شاہزادہ اعز الدین کا میخانۂ آتش ہوش ربا سے اور غل ہونا مقام شمال شہر آئینہ داران مین

جس وقت شاہزادہ ہوش مین آیا میخانۂ ہوش ربا کا نشان نہ دیکھا اور اپنے کو ایک صحرائے
لق ودق مین ایسے ایک پل پر استادہ پایا جو بعینہ پل صراط کی شکل تھا اور پل کی دونون
جانب ایک غار عظیم نظر آیا جسکا قعر و عمق تحت الثری تک پہونچا ہوگا اور غار کے اندر
اس طرح کی آتش مشتعل تھی کہ شعلے فلک ثریا تک جاتے تھے اور تمام جہان کے مار
وگژدم وغیرہ جانوران موذیہ آتش مین جل رہے تھے علاوہ ازین پل کی وسعت مین
ایک کف پا سے زیادہ گنجایش نہ تھی۔ شہزادے نے جو یہ تماشائے جان گزا دیکھا ہوش
بجا نہ رہے۔ آخر خوف زدہ اسی جا بیٹھ گیا اور نظر حیرت سے چار طرف دیکھنے لگا لیکن
طرفہ تر یہ حیرت کی بات تھی کہ شہزادے نے پل کے عین وسط حقیقی مین اپنے کو استادہ
پایا یعنی پیشتر قدم رکھنا اور مراجعت کرنا برابر تھا اور اس وقت خود بخود بدن مثل بید
لرزتا تھا۔ فرمایا غضب خدا مین گرفتار ہو وہ شخص جس نے مجھے ایسی بلا مین گرفتار
کروایا سبحان اللہ

مے خمارہ نیز نہ و برنج ذرہ دسرم

خداوندا اب کہان جاؤن اور کیا علاج کرون نہ طاقت رفتن نہ یارائے ماندن ناگاہ
غار کے اندر سے فریادہائے عجیب اور صداہائے مہیب و ہولناک کان مین آئین شہزادے
نے جو قعر غار مین نظر کی کیا دیکھتا ہے کہ زنگار خان اور کراث خان اور منتقم گنبد بغل
اور بالیح خان اور جاسوس خان وغیرہ پہلوان و سرداران جو مسلمانان بلخ کی خدمات
مین اقبال شاہزادہ سے گئے تھے ہلاک ہوئے تھے آتش مشتعل مین جل رہے تھے اور

انکی فریاد و شورہ کی صدا آسمان تک پہونچتی تھی۔ شہزادے کو انکے مشاہدہ سے زیادہ تر حیرت ہوئی۔ آخر کار شعلہاے آتش کے شہزادے کے جسم مبارک کو بھی گزند پہونچا اور حرارت سے ایک عرق سیاہ سر سے پا تک جاری ہوا۔ قضارا اُس حالت اضطرار مین وہی آہوے زین مرصع نگار شہزادے کے پاس آیا اور اُس نے اشارے سے کہا میری پشت پر سوار ہو۔ شہزادے کو جو اُس وقت اپنی سلامتی جان کا اور کوئی علاج نظر نہ آیا ناچار آہو کی پشت پر سوار ہوا۔ آہو چشم زدن مین پل کی حد سے گذر گیا اور ایک صحرائے پُر بہار مین پہنچا۔ شہزادے نے آہو کی پشت پر سے اُتر کر سجدہ شکر کیا کہ بارے خداے تعالیٰ نے عجیب بلاے مہلک سے جان بچائی۔ مگر تعجب تہا اور کہتا تہا بار الہا چند تماشے ایسے نظر سے گذرے ہین کہ تمام عمر یاد رہین گے۔ بلکہ ان چند روز مین تکلیف بھی ایسی پائی ہے کہ تا دم مرگ ذائقہ زبان پر سے نہین جانے کا۔ لیکن خدا جانے باز نہم تکلیف و صعوبت وہ غبار بھی ملکہ کی طبیعت نازک سے دفع ہوا یا ہنوز باقی ہین

اسی شکوہ و شکایت مین ایک طرف روانہ ہوا۔ شام کے وقت دور سے ایک سواد شہر نظر آیا۔ ہرگاہ انسان موافق ارشاد سید الانس و جان علیکم بالسواد الاعظم طالب آبادی ہوتا ہے شہزادہ بھی شہر کے دروازے پر پہونچا اور راندہ و ماندہ اُسی جا بیٹھ گیا۔ ایک مرد شہزادے کے پاس آیا اور کہا اے جوان مسافر یہ کوفت و کسل تری دلالت کرتی ہے تیری غربت و مسافرت پر۔ آیا گمان میرا غلط ہے یا صحیح۔ شہزادے نے فرمایا۔ فی الواقع مین مسافر ہون۔ اُس نے مصافحہ کیا اور کہا۔ اے ہدیہ خدا بسم اللہ میرے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرما۔ شہزادے نے دل مین کہا۔ بارے غنیمت ہے جہان پہونچ گیا ہون در ماندہ کا نہین رہتا۔ وہ مرد شہزادے کو اپنے مکان مین لایا شہزادے

سنے مکان آب جاروب اور حوض و فوارہ سے مصفا آراستہ دیکھا۔ جب شام کے وقت
شمع چراغ روشن ہوئے شمع کی روشنی مین اُس مرد کی پیشانی اس قدر روشن ہوا
نظر آئی کہ صورت انسان کی بخوبی نظر آتی تھی۔ شہزادے نے پوچھا۔ اے عزیز ایسا
کیا عمل نیک تجھسے ہوا جسکا نور تیری پیشانی مین جلوہ گر ہے۔ اُس نے کہا۔ اے
جوان مرد یہہ خصوصیت کچھہ میری ہی پیشانی مین نہین ہے تمام خلائق شہر کو خدا تعالے نے
یہی شکل و صورت عطا فرمائی ہے۔ یہی سبب ہے کہ خلائق کو تمام جہان کی مخلوق پر
یا سب انواع کی فضیلت ہے۔ شہزادے نے شہر کا نام پوچھا۔ اُس نے کہا اس مقام کو مقام
مثال کہتے ہین اور شہر کا نام شہر آئینہ زاران ہے اور داروغہ یہان کا مرفوع الیہ کا
ہے۔ پہر شہزادے نے پوچھا کہ اس شہر خجستہ صفات کا بادشاہ کون ہے۔ اُس نے
کہا۔ وہی بادشاہ یہان کا بھی ہے جو شہر کرسی اور کل عجائبات مین فرمانروائی کرتا ہے
اور مین خاصہ مرفوع کے خزانے کا تحویلدار ہون ارشد تحویلدار میرا نام ہے

جب نصف شب گذر گئی اور آب و طعام سے فارغ ہوئے ارشد نے کہا۔ روز عید
خلائق شہر جلوہ گاہ خاص و عام مین جمع ہوگی۔ اگر تمکو بھی تماشا دیکھنا منظور ہو میرے
ہمراہ تشریف لے چلو۔ شہزادے نے فرمایا۔ اول تو یہ بیان کر کہ جلوہ گاہ خاص و عام
کیا مکان ہے اور وہان کیا ہنگامہ برپا ہوتا ہے۔ ارشد نے کہا۔ پیرو مرشد تین فرسنگ
شہر سے ایک مکان وسیع ہے اور میدان مین دو قصر رفیع و عالیشان بنے ہوئے
ہین۔ اُنمین ایک قصر کی تمام در و دیوار فقط آئینہ کی ہین اور دوسرے کا صحن وسیع و
دلکشا ہے۔ تمام وضیع و شریف شہر وہان جمع ہوکر بالاتفاق ایک ساعت تک آنکھ
بند کر لیتے ہین اور چشم بند اس دعا کا ورد کرتے ہین:۔ سبحان اللہ بدیع السموات

سُبحٰن اللہِ خالق العجائبات سبحان اللہ من ابدع ھٰذا النفس الغریب سبحان من خلق ھذا الصورت العجیب۔ جب دُعا تمام ہوتی ہے آئینہ خانہ مین بجائے خود ہر ایک انسان کو بادشاہ کی صورت اپنے تو سے نظر آتی ہی کہ وہ بیہوش ہو جاتا ہے۔ جب ہوش مین آتے ہین پہر بادشاہ کی شکل ہر ایک آئینہ مین بخوبی دیکھتے ہین اور ایک ساعت کے بعد مکان سے باہر نکل آتے ہین۔ بس یہ مکان جلوہ گاہ عام ہے اور جو مکان جلوہ گاہ خاص مشہور ہی اُسمین متعدد حجرے ہین اور ہر حجرہ مین ایک آئینہ قد آدم بدن نما نصب ہے۔ دروازہ پر شرف افروز بانو بادشاہ کی دایۂ ایک فرد ہاتھ مین لے کر کرسی پر بیٹھتی ہے جس شخص کا نام اہل شہر سے فرد مین ہوتا ہی اُسکو جلوہ گاہ خاص مین جانے کی اجازت دیتی ہی۔ وہ شخص جس حجرے کی پیشانی پر نام اپنا لکہا دیکھتا ہے اُسمین داخل ہو جاتا ہی اور آئینے مین بادشاہ کی صورت بالمشافہ دیکھتا ہے لیکن بروقت دیکھنے جمال انور بادشاہ کے آنکہین اُسکی خودبخود بند ہو جاتی ہین اور اُس وقت بجز ذکر الٰہی اور کچھ شغل نہین ہوتا۔ ناگاہ ہر ایک کے کان مین آواز آتی ہے کہ اب رخصت ہو۔ پہر تمام خلائق باہر نکل آتی ہے۔ غرضکہ ایک ساعت سی زیادہ وہان قیام کرنے کا حکم نہین اور اس شکل کو مرتبہ خاص کہتے ہین۔ الا یہہ بہی خصوصیت ضرور ہی کہ جس انسان نے جلوودان شاہ کی عبادت و بندگی زیادہ کی ہوگی وہی جلوہ گاہ خاص کی زیارت سے بہرہ مند ہوگا۔ اب اِس حال سے بہی آگاہ ہو کہ جلوہ گاہ عام ہر ماہ کے غرہ کو معمور ہوتا ہے اور جلوہ گاہ خاص مین ممتاز اہل شہر اُس جمعہ کو جمع ہوتے ہین جو جمعہ اول جمعات سال شمسی کا ہوتا ہے۔ خدا کی قدرت سے اِس دفعہ عجیب اتفاق

ہوا ہے کہ کل غرہ رجب اور جمعہ اول نوروز ہے بعد دونون مطابق آگئے ہین۔ یقین ہے کہ دونون جلوہ گاہین معمور ہونگی۔ مگر جلوہ خاص مین وہی انسان عابد و مرتاض جاوینگے جنکا مین نے ذکر کیا۔ و دیگر یہہ بھی ایک قاعدہ معین ہے کہ علاوہ باریابان قدیم کے ہر سال مین چار سو آدمی اعزہ شہر اس فیض خاص سے بہرہ مند ہوتے ہین۔ شہزادے نے فرمایا۔ البتہ خوب تماشا ہوگا۔ مین بھی تیرے ہمراہ ضرور چلونگا

تمام شب شہزادے نے اس خوشی مین ستارہ شماری کی مدت کے بعد معشوقہ کی صورت دلپذیر نظر آوے گی اور ہنگام طلوع آفتاب ارشد تحویلدار کے ہمراہ واسطے دیکھنے جلوہ گاہ کے روانہ ہوا۔ فی الحقیقت جو انسان اثنائے راہ مین ملا پیشانی اوسکی روشن و براق تھی شہزادے کو اونکی خلقت سے کمال حیرت ہوئی۔

جب جلوہ گاہ عام کے دروازے پر پہونچے شہزادے نے دیکھا کہ قصر کے تمام در و دیوار بلور بیجرم کے ہین اور دروازہ اس قدر وسیع ہے کہ ہزار آدمی برابر داخل ہوجاوین۔ ارشد شہزادے کو مکان کے اندر لایا۔ وہان ایک میدان وسیع دیکھا اور وسط مین ایک محل عالی تھا اور محل کی تمام دیوارون مین آئینہ ہائے قد آدم نصب تھے اور خلائق شہر مکان کے اندر حلقہ بستہ چشم بند اسی دعائے مذکور کا ورد کررہی تھی ارشد نے بھی وہی دعا شروع کی۔ اگرچہ شہزادہ بھی ارشد کے ہمراہ اوراد خوانی مین مشغول تھا لیکن متنبہ نہ تھا۔ ایک لحظہ کے بعد تمام خلائق کو بجز شہزادے کے بادشاہ کا جلوہ

نظر آیا اور وہ اس تجلی سے محروم رہا۔ شہزادے نے ارشد سے فرمایا۔ اے برادر تو نے کچھ نہ دیکھا۔ شاید تو نے میری تشفی خاطر کے واسطے وہ عبارت غلط بیان کی۔ ارشد نے کہا پیرو مرشد ظاہرا حضور نے آنکھیں بند نہ کی ہونگی۔ بقول مرزا صائب۔

در چشم بستن است تماشا گہ دو کون　　این کج رباطنان تماشا چہ دیدہ اند

شہزادے نے بار دیگر چشم بند و نما تمام کی۔ جب آنکھ کھولی ملکہ نوبہار کی صورت آئینہ میں اس ہیئت سے نظر آئی کہ ایک گرہ پیشانی میں تھی اور بشرہ سے آثار خشم و غضب ظاہر ہوتے تھے۔ القصہ ایک لمحہ کے بعد وہ صورت دلپذیر آئینہ میں سے غائب ہو گئی۔ شہزادے نے ایک نعرہ ہائے کا مارا اور یہہ اشعار پڑہے

ہنوز آن کینۂ دیرینہ دارد　　ہنوز از من بخاطر کینہ دارد

ہنوز اورا گرہ در ابروانست　　ہنوزش چین پیشانی عیان ست

ارشد تحویلدار شہزادے کو بتعجیل تمام قصر سے باہر لایا اور کہا۔ حضرت نے مجھے بھی اپنے ساتھ ہلاک کروایا ہوتا۔ بارے بیان کرو کہ تم نے وہاں ایسا کیا تماشا دیکھا جو نصیب اعدا اسطرح حالت تغیر ہو گئی۔ شہزادے نے فرمایا۔ اے ارشد قصہ میرا جگر سوز اور حکایت میری دلدوز ہے۔ آگاہ ہو کہ میں اسی صورت زیبا پر مدت مدید سے عاشق ہوں اور فقط اسی کی تلاش و جستجو میں شہر بشہر اور بیابان بہ بیابان آوارہ پھر رہا ہوں جو آج آئینہ میں نظر آئی۔ اب معلوم ہوا کہ تمہارے بادشاہ کی یہی صورت ہے۔ ارشد نے کہا

البتہ عجب معنی تم درست فرماتے ہو۔ الا عجب صورت تھا جانے تمنے
کسکی شکل دیکھی شہزادے نے فرمایا۔ شاید آئینہ میں ایک صورت جیسد
شکل سے نظر آتی ہے۔ ارشد نے کہا۔ ہمارے بادشاہ کو یہہ قدرت
و دستگاہ ہے کہ ہر ایک انسان نے اُس کو بصورت علیحدہ دیکھا
ہوگا۔ شہزادے نے پوچھا۔ تو نے کس شکل سے دیکھا۔ ارشد نے کہا
مین نے ایک امرد مرغف کی صورت بلباس سبز دیکھا۔ شہزادے نے فرمایا
سبحان اللہ مجھے لباس سرخ پہنے ہوئے ملکہ نوبہار کی صورت نظر آئی
بلکہ تمام زیور بھی سرخ یاقوت نگار تھا۔ آخر الامر شہزادے نے واسطہ
رفع شک کے چند آدمیوں سے اس امر کو تحقیق کیا۔ ہر ایک نے بلباس
و صورت خلاف بتایا۔ فرمایا۔ یہہ دوسرا اسرار ہے۔ خیر مجھے ان سے
بیان سے کیا سروکار۔ میرا جو شخص منظور نظر تھا اور جسکی صورت کا میں
گرفتہ و فریفتہ ہوں اوس کی شکل میں نے آئینہ میں دیکھ لی۔ عقدہ پیشانی
کی گرہ سے ہر تھی طبیعت بھی بخوبی راحت ہوگئی۔

بعد ازان ارشد نے فرمایا۔ اے برادر اب جلوہ گاہ خاص کو چلو اُسکا
ایک نظر دیکھنا بھی واجبات سے ہے۔ ارشد نے کہا۔ میری لیاقت
جلوہ گاہ خاص میں جانے کی نہیں۔ اُس مکان فیض نشان کو زیارت
اُن عارفوں اور عابدوں اور مقربان درگاہ کا منصب ہے جو اوقات اپنی
شب و روز عبادت میں گذارتے ہیں۔ ہان میرا منصب یہی تھا کہ میں
تم کو یہان لے آیا وہ بھی باین غرض کہ تم مہمان عزیز ہو۔ لیکن یہہ حرف

بلند عشق و عاشقی کا جو فرماتے ہو۔ اسمین مجھے دخل نہین رہ وہ جلوہ گاہ وقار
کا دروازہ روبرو نظر آتا ہے بسم اللہ تشریف لے چلو۔ مین بھی وہان تک
تمہارے ہمراہ ضرور چلونگا۔ شہزادے نے فرمایا۔ خیر یہی رہبری تیری
کافی ہے وہان پہونچنے کے بعد کوئی نکوئی صورت نکل آوے گی۔ کیا
معنی کہ مین تمہارے شہر مین مہمان ہون اگر زیادہ تر خاطر نہ کرینگے یقین
ہے کہ مکان مین بھی جانے کے متعرض نہونگے
آخر الامر شہزادہ اور ارشد باتفاق جلوہ گاہ خاص کے دروازے پر گئے
وہان بیچ وسط دروازہ مین کرسی پر ایک مرد ریش سفید کچھ غمگین و ملول
بیٹھا ہوا تہا۔ شہزادے نے ارشد سے پوچھا۔ یہہ کون مرد ہے۔ ارشد نے
کہا۔ یہی مرد بزرگ مرفوع بلند مکان نام شہر کا داروغہ ہے اور یہان بیشتر
افروز کی طرف سے نیابت کرتا ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔ مجھے کچھ ملول
و غمگین معلوم ہوتا ہے۔ ارشد نے کہا البتہ مدتون سے ایک غم سخت مین
گرفتار ہے۔ اسی باعث سے شب و روز غم زدہ رہتا ہے۔ اور وہ غم یہہ
ہے کہ مرفوع کی ایک دختر مہ پیکر زہرہ طلعت بلند پیشانی نام ہے۔ چند روز ہوئے
کہ اسکا عقد رافع بن مرفوع کے ساتھہ ہو گیا ہے اور رافع شہر صورت
پرستان کا داروغہ ہے۔ مگر مدت دراز تک اُن زن و شوہر مین عجب طرح کا
اتفاق رہا کہ قابل بیان نہین۔ چنانچہ رافع بن مرفوع کی نوبت قریب جنون
کے پہونچی۔ مرفوع کو بھی اطلاع ہوئی۔ مرفوع نے داماد کی صحت و تندرستی
کے لئے دعا کی۔ چند روز کے بعد دعا نے یہہ نتیجہ بخشا کہ رافع فلان روز فلان

وقت صحرا مین گیا۔ اور اُسنے فلان چشمہ مین غسل کیا۔ پہر وہان سے نکلا خدا جانے کہان غائب ہو گیا۔ باوجودیکہ چشمہ مین پانی قد آدم سے کم تہا اور ملازمون نے حد سے زیادہ تلاش کی الّا رافع کا کہین نشان نہ ملا۔ مرفوع نے داماد کے غم مین حالت اپنی غیر کی۔ اسی افسوس مین زیادہ تر مبتلا ہے کہ شاید مجہسے کوئی گناہ سخت سرزد ہوا جو میری دعا نے خلاف اثر بخشا۔ یعنی رافع کا نام افراد باشندگان عدم مین لکہا گیا۔ شہزادے کو رافع اور ارفع سے ایک طرح کی محبت تہی نیز اُن کے قصہ سے بخوبی واقف تہا اس حال کے استماع سے زیادہ تر ملول ہوا گو بحکم اینکہ۔

چو از بس شور لیلی در سرم ہست کجا پروائے کار دیگرم ہست

خاموش ہو رہا اور جلوہ گاہ خاص کے دروازے پر تشریف لایا بلکہ بے تکلف دروازہ کے اندر قدم رکہا۔ نگہبانان دروازہ مانع ہوئے اور کہا۔ اے مرد تو کون ہے جو صاحب مکان کی بغیر اجازت جہان فرشتہ بہی نہین جاسکتا بیجرأت جاتا ہے۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جادوان گناہ کی حد سے زیادہ عبادت کی ہے جو یہ غرور و تکبر دماغ مین ہے۔ اور خیر ایسا ہی تو مرتاض ہے لیکن ایک لحظہ توقف کرتا کہ ہم ملکہ شرف افروز بانو کو تیرے حال کی اطلاع کردین وہ فرد مین تیرا نام دیکہکر تجہے بلالیگی شہزادے نے فرمایا اپنے صاحب جلوہ گاہ کی اسقدر جنگی کی ہے کہ تمام دل بہر ان منزل مین بجز اُسکے نقش صورت کے دوسرا نقش نہین۔ زبان خاموش

ہو رہے ہیں اور شہزادے کے حال کی مرفوع کو اطلاع کی۔ مرفوع نے شہزادے
کو اپنے پاس بلا کر کمال توقیر و عزت سے پہلو میں بٹھایا۔ بعد ازان
کہا۔ حضور اپنے حال سے غلام کو آگاہ فرمائیں شہزادے نے بچشم پر آب
فرمایا۔ اے مرفوع۔

چہ می پرسی ز حال ناتوانی | اسیر ہجر جانان خستہ جانی
ز یک جلوہ کہ از صبا دیدہ | بخون خویش چون بسمل طپیدہ
بآن حالت مراحل طے نمودہ | بہر منزل غم مقصد فزودہ
دل خود را تہی از غیر کردہ | عجائبہاے عالم سیر کردہ
بزندان مشقت ناگرفتار | بجان درد محبت را خریدار
بہر جا یافتہ از جانان نشانے | رساندہ آنجا بحسرت نیم جانے

بعد ازان نے الجملہ حال اپنا مرفوع کے روبرو بیان کیا۔
اس اثنا میں شرف افروز کا آدمی مرفوع کے بلانے کے واسطے آیا اور اس نے
کہا۔ اے داروغہ صاحب جن اشخاص کا نام طومار الاسماء میں درج ہے
اُن کو قصر میں جانے کی اجازت دو۔ مرفوع نے ملازم سے پوچھا کہ
شرف افروز بانو کہاں ہے اُس نے کہا قصر کے دوسرے دروازے
پر تشریف رکھتی ہے مرفوع نے شہزادے سے کہا۔ حضور اسی جلسے
توقف فرمائیں میں ایک ساعت میں حاضر ہوتا ہوں۔ ایک لمحہ گذرا تھا
کہ وہی ملازم ایک کاغذ طول و طویل لایا اور اس میں نام اہل فرد کے تھے۔
اہل فرد جو یہ وجود سو نفر امراے دربار و عرفا تھے جلوہ گاہ ناز

ہینچ داخل ہوگئے۔ شہزادے نے جو دیکھا کہ یہ اشخاص جاتے ہین
اور مجھے کوئی نہین جانے دیتا۔ نہایت برہم ہوا اور دست بقبضہ
ہو کر اُن اشخاص داخلین سے کہا۔ اے صاحبو تاوقتیکہ مین تمہارے
ہمراہ نہ جاؤنگا تم کو بھی جانے نہ دونگا۔ سبحان اللہ مین نہ جاؤن اور تم جاؤ
یہہ امر ہرگز شدنی نہین اور اُسوقت اسقدر غیظ و غضب طاری تھا کہ
اپنے حال کی کچہہ خبر نہ تھی۔ دربان وغیرہ آدمیون نے شہزادے کو دلاسا
دیا اور مرفوع کو اطلاع کی کہ وہ جوان مہمان کسی اہل ریاضت کو جلوہ گاہ
مین جانے نہین دیتا۔ مرفوع نے شہزادے کو بلایا۔ شہزادہ وہان تشریف
لے گیا۔ شرف افروز نے سرو قد تعظیم دی اور اپنی کرسی خاص پر بٹھایا
اور خود دست بستہ روبرو استادہ ہوکر عرض کیا۔ اے عالیجناب ہم
جانتے ہین کہ تم نے جاودان شاہ کی بندگی و عبادت زیادہ کی ہے جو
تم ان اہل عبادت سے بایین سلوک پیش آئے۔ شہزادے نے جواب دیا
اے شرف افروز بانو

ندارم احتیاجی مسجد و محراب در طاعت    بود کافی برای سجدہ من طاق ابروئے

شرف افروز نے کہا۔ الحمد للہ بیابان وحشت سے سلامت نکلے۔ شہزادے
نے فرمایا۔ بہرگونہ ایام بدبختی گذارے۔ مگر ہنوز روئے مقصود نظر نہین
آتا۔ اے شرف افروز عجب حیرت کی بات ہے کہ تم نے اس مرتبہ
میری عزت و توقیر کی کہ اپنی کرسی خاص پر مجھے بٹھایا اور خود ملازمون کی
مانند میرے روبرو استادہ ہوئی۔ تاہم ذلت اسقدر کہ جلوہ گاہ مین

کوئی دربان مجھے جانے نہین دیتا۔ شرف افروز بانو نے کہا۔ ہم عزت تمہاری فقط باین نظر کرتے ہین کہ تم ہمارے ملک مین مہمان و غریب الوطن ہو اور تمہاری ذلت کا بادشاہ کو اختیار ہے۔ یعنی بغیر اجازت بادشاہ کے کوئی فرد بشر اس مکان مقدس مین نہین جا سکتا۔ آگاہ ہو کہ وہ چند حرکات خلاف حکم جو دروازہ قصر پر تمسے اہل ریاضت کی نسبت وقوع مین آئین اور تمنے اُنکو جلوہ گاہ مین جانے نہ دیا۔ نعوذ باللہ اگر اس ملک کے کسی رئیس سے اسطرح کی حرکت سرزد ہوتی ہر پارچہ اُس کے بدن کا شہر کے دروازے پر آویزان کیا جاتا۔ لیکن یہہ ہی لحاظ لفظ مہمانی کا ہے جو ہمنے تمکو کچھ نہ کہا۔ بلکہ برعکس بمدارت و اہتمام پیش آئے ہیں۔ خیر اول حال تمہارا مرفوع سے دریافت کرتی ہون۔ بعد ازان بادشاہ کی خدمت مین عرض کرون گی۔ اگر وہان سے اجازت ہوئی اول تم قصر مین جانا بعدہ اہل ریاضت جاوینگے۔ اب جب تک میری عرضی کا جواب حضور معلی سے آوے تم مرفوع کے یہان مہمان رہو۔ یہہ تمہاری بہر صورت خدمت و مہمانی کرے گا کسواسطے کہ تم کائنات طلسم مین مہمان عزیز ہو۔ مرفوع موافق حکم شرف افروز بانو کے شہزادے کو اپنے مکان مین لایا۔ اور بزم نشاط آراستہ کی۔ اثنائے گرمی صحبت مین معشوقان رقاص و مطربہ نے شہزادے کے روبرو یہہ غزل شروع کی

مشکل توان رسید بناز نیاز عشق آسان چگونہ فہم توان کرد راز عشق
ہر زخمہاش زند بجگر زخم تازۂ سازیست بس بزرگ درین پردہ ساز عشق
سوز و گداز شمع لب شب معین است
یکدم نرستہ صاحب سوز و گداز عشق

دوسرے روز حضور سے شرف افروز کی عرضی کا یہہ جواب آیا کہ جس حجرہ کی پیشانی پر وہ مہمان اپنا نام لکہا دیکھے اُسمین داخل ہو جاوے شرف افروز نے بادشاہ کے حکم سے شہزادے کو مطلع کیا۔ شہزادے نے قصر مین داخل ہوکر غور سے دیکہا۔ الا کسی حجرہ کی پیشانی پر اپنا نام لکہا نہ پایا رفتہ رفتہ حجرہ آخر کے دروازے پر پہونچا اُسکی پیشانی پر یہہ شعر لکہا دیکہا

بیا کہ زلف کج و چشم سرمہ سا اینجاست ہر آنچہ مے طلبیدی تو از خدا اینجاست

شہزادہ قیافہ شناس سمجہا کہ شاید یہہ شعر میرے ہی حق مین لکہا ہے۔ ہر چہ بادا باد اسی حجرہ مین داخل ہونا چاہیے۔ آخر الامر بدست خود حجرے کا پردہ بلند کیا وہان ایک آئینہ بدن نما روبرو دیوار مین نصب تہا اور آئینہ کے اندر دیکہا کہ دو نازنین ماہ طلعت خورشید مثال اُسطرف سے اِسطرف آتی ہین۔ ہرگاہ نزدیک آئین معلوم ہوا کہ آئینہ مین داخل ہین۔ یاین معنی کہ اُسوقت آئینہ کے باہر کوئی انسان موجود نہ تہا جسکا عکس آئینہ مین ظاہر ہوا۔ شہزادے نے جو نظر انکو کام فرمایا کیا دیکہتا ہے کہ ایک ملکہ نوبہار گلشن افروز ہے دوسری صبح دلکشا۔ ملکہ نوبہار نے صبح دلکشا کو زبردستی شہزادے کے روبرو کر دیا اور دونون ہاتہہ

اُسکے شانہ پر مارے - بعد ازان شہزادے سے چشم بچشم ہوکر اشارہ
سے کہا - اے جوان شاید اسی عورت کی تلاش مین تو یہان آیا ہے
شہزادے کو اُسوقت ایک عالم محویت طاری ہوا اور بے اختیار اشعار
عاشقانہ زبان پر جاری ہوئے - بعد ازان خود بخود اسطرحکا دوران
سر عارض ہوا کہ بیہوش مطلق ہوگیا -
جب ہوش مین آیا اپنے کو مرفوع کے مکان مین پایا - مرفوع سے پوچھا -
اے برادر مجھے وہان سے یہان کون لایا - مرفوع نے کہا خداوندنعمت
جسوقت تمہارے بیہوش ہونیکی خبر شرف افروز بانو کو پہونچی اور
وقت جلوہ گاہ کا بھی تمام ہوا اُسنے مجھے حکم دیا کہ تم مہمان کو لپنے یہان
لے جاؤ اور جو خدمت فرمادے بجان ودل بجا لاؤ - مین تم کو اُسی عالم
بیہوشی مین لے آیا - اب اِس دولتخانہ مین اوقات عیش و آرام سے گذارو
اور شہر کے تمام مرد و زن کو اپنا مطیع و فرمانبردار سمجھو - شہزادے نے فرمایا
مجھے تمہاری اور خلائق کی اطاعت و فرمان برداری سے کیا حاصل ہے -
ہان اگر تمسے ممکن ہو پھر ایک بار مجھے لپنے بادشاہ کے پاس پہونچا دو -
مین تمہاری اِسی خدمت کو تمام دنیا کی مہمانی و مدارات سے زیادہ سمجھونگا
مرفوع نے کہا - پیر و مرشد میری کیا مجال ہے جو مین تمکو بادشاہ کی آرام گاہ
مین پہونچا دون - البتہ نادرہ راز دار اور اُسکیا شرف افروز بانو حرم
خاص کی محرم راز ہین - شہزادے نے فرمایا - تم نادرہ راز دار کے قصر کا
مجھکو نشان دو - مرفوع نے کہا - مجھے قسم ہے جاودان شاہ کی اگر مین نادرہ
راز دار کے مقام سے واقف ہوتا ضرور تمکو رہنمائی کرتا - ہان یہہ حال ہنجر

ضرور سنا ہے کہ قصر نادرہ راز دار مرغ اسرار کا محل نزول ہے۔ الا اس ہمراز سے صاحبان اسرار ہی آگاہ ہونگے۔ جس طرح آج تلک آپنے کل منازل کی سیر کی ہے اسیطرح مع الخیر نادرہ راز دار کے قصر مین بھی جا پہونچینگے بلکہ قلعہ عرشیہ اور شہر علیین بھی جو ہمارے بادشاہ کا خاص دار السلطنت ہے نظر سے گذرے گا۔

اس بات سے شہزادے کی فی الجملہ تسکین ہوئی۔ بعد ازان فرمایا۔ اے مرفوع مینے سنا ہے کہ رافع نے ایک چشمہ مین غوطہ مارا اور پھر غائب ہوگیا۔ یہہ کیا اسرار ہے۔ غلام بھی اسی حیرت مین ورطات مبتلا رہتا ہے۔ ظاہرا بعض انسانون کی مرگ اسی شکل سے عیب ہے سفر کی ہوگی۔ لیکن یہہ بات رافع کی زندگی کی دلیل قوی ہے کہ گذشتہ شب مین اپنے رنج نہانی سے اسقدر رویا کہ آنکھہ میری بند ہوگئی عالم خواب مین ایک بزرگ نے مجھے فرمایا۔ اے مرفوع اگر مرات الغیب پیدا ہو پھر تجھے رافع کی زیست و مرگ کا حال بخوبی دریافت ہو جاوے۔ شہزادے نے جو مرات الغیب کا نام سنا۔ اپنی بغل مین تلاش کی وہ آئینہ مثل دل موجود تھا۔ آخر مرات الغیب سے رافع بن ارفع کا حال پوچھا۔ خدا کی قدرت اور برکت اسماء الٰہی سے رافع کی صورت آئینے مین حی قائم نظر آئی۔ شہزادے نے رافع سے گم ہوجانے کا حال دریافت کیا۔ رافع نے کہا۔ اے شہریار نامدار وہ حالت غلام کی جو حضور نے ملاحظہ فرمائی تھی فقط محویت کے سبب عارض ہوئی تھی۔ جب مرفوع میرے خسر نے میری تندرستی کے واسطے جادوان

شاہ کی درگاہ میں دعائی دعا اُسکی مقبول ہوئی - یعنی جسوقت مینے غسل کے
واسطے چشمہ میں غوطہ مارا - چند موکل قوم آتشی مجھے شفاخانہ سیفتگان
میں لے گئے - وہ شفاخانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف
بن برخیا کا بنایا ہوا ہے - وہاں ایک حکیم طبیبیوں جنکا نام پادشاہ کیطرفسے
واسطے علاج ایسے ہی بیمادوں کے مقرر ہے - اُس نے اول فصدلی
بعدہ آب برگ مرزیلان سے میرے تمام جسم کو دہویا بلکہ ہر روز دہوتا
ہے - اب میں فضل آلہی سے تندرست ہوں - اور یقین ہے کہ چند
روز میں غسل شفا کروں - بعد ازاں جو حکم بادشاہ کا میرے حق میں
صادر ہوگا عمل میں آویگا - حضور غلام کی صحت وسلامتی کی خبر میرے
پدر و مادر اور خسر مرفوع کو ضرور پہونچا دیں تاکہ وے میرے رنج میں ہلاک
نہوں - انشاءاللہ تعالےٰ میں بہی جلد تر خدمت عالی میں حاضر ہوتا ہوں
اس گفتگو کے بعد رافع مرات الغیب میں نظر آیا شہزادے نے رافع کی
صورت مرفوع کو آئینہ میں دکہادی اور کل حقیقت بہی بیان کی
مرفوع نے جو داماد کی صورت زندہ دیکہی شکر آلہی بجالایا اور شہزادے
کے تصدق ہوا - بعد ازاں عوض اس احسان کے ایک زرہ اور ایک
نیمچہ دیوکش نام نذر کیا - شہزادے نے پوچہا یہہ کیا شے ہے مرفوع نے
کہا غلام کے پاس زرہ اور نیمچہ سے زیادہ تر اور کوئی تحفہ نہ تہا ورنہ وہ
بہی نذر کرتا - نسخہ شہریار عالم مدار یہہ زرہ حکمائے پیشین نے خاص حضرت
آصف بن برخیا کے واسطے تیار کی تہی وزن اسکا سو مثقال سے زیادہ
نہیں اسی وجہ سے نام بہی زرہ صد مثقالی ہے - وہ ہم یہہ صفت ہے کہ کوئی

حربہ آتشی و خاکی کا اسپر کارگر نہین ہوتا۔ اسیطرح یہہ قمیچہ دیوکش بہی زرہ کے ساتہہ تیار ہوا ہے۔ اگر فی المثل کوئی دیو یا غول روئین تن ہو مگر اسکی ضرب سے ہرگز جان بر نہین ہوسکتا۔ شہزادہ نے پوچھا اے مرفوع یہہ زرہ اور قمیچہ تمہارے ہاتہہ کہان سے آ گئے۔ مرفوع نے کہا حضرت مین اور رافع حبشی بن آصف کی اولاد مین ہین ہر گاہ مین برادر کلان کی اولاد ہون یہہ تحفہ بسبب ارث مجھے پہونچا

شاہزادہ نے فرمایا اے برادر اگر تو ان تحفون کے عوض کوئی طریق معشوقہ کے وصل کا بتاتا مین تیرا کمال ممنون ہوتا۔ مرفوع نے کہا مین اس مقدمہ مین مجبور محض ہون بلکہ تمام اہل طلسم بہی جواب دینگے۔ البتہ یہہ مجھسے ہو سکتا ہے کہ مین بپاس خاطر تمہارے دو ہفتہ کامل محنت کرونگا خدائے عزوجل سے امید قوی ہے کہ یک سالہ کام ایک ہفتہ مین صورت پذیر ہو۔ شہزادہ اس مژدہ سے نہایت خوش ہوا اور پوچھا وہ محنت کیا ہے۔ مرفوع نے کہا ایک اسم اسمائے الٰہی سے ہے اسکا دو ہفتہ اوراد ہوتا ہے اور دو ہفتہ کے عرصہ مین تین روزے بلا فاصلہ رکہے جاتے ہین الا روزہ اول تین روز کے بعد روزہ دوئم چار روز کا اور روزہ سوئم سات روز کا ہوتا ہے۔ اور وقت افطار غذا شکم سیر ہو کر نہین کہائی جاتی یعنی تین روز کے روزہ مین تین بادام اور چار روز کے روزہ مین چار بادام اور سات روز کے روزہ مین سات بادام کہاتے ہین۔ اسیطرح پانی بہی موافق اعداد بادامون کے تین قرت یا سات قرت سے زیادہ نہین پیتے۔ تب اسم بزرگ تمام ہوتا ہے۔ [illegible]

سال کا کام دو ہفتہ مین انجام کو پہونچتا ہے

## راوی شہزادے کو سیر و تماشے مین اور مرفوع کو اور اوسکم مین مشغول رکہتا ہے اور حال اُن سات نفر دیوان بلعو لکا بیان کرتا ہے جنکو ملکہ نوبہار نے شہزادے کی شجاعت و جوانمردی کے امتحان کیواسطے روانہ کیا ہے

واضح ہو کہ اُن دیوون مین ایک دیو سیلاب تہا جسکو شہزادے نے بیابان وحشت مین قتل کیا تہا۔ اور وہ فقرا ے صفہ نشین شیاطین ہے جنکی عروس کو سیلاب لیگیا تہا۔ شیاطین مذکور بطور مصالح طلسم بیابان وحشت مین آباد کیئے گئے تہے۔ اور سیلاب نے شہزادے کے انتظار مین اُس کوہ پر قیام اختیار کیا تہا۔ باقی چہہ دیو سیلاب کے فرزند تہے ملکہ نوبہار نے فقط اسی امتحان پر نیلاب وغیرہ دیو بچون کو شاہزادہ کے تصدق مین آزاد کیا۔ لیکن جب وہ اپنی مادر زاغانہ کے پاس آئے اُس نے سخت ملامت کی اور اونکو آمادہ کیا کہ اُس آدم زاد کو ہلاک کرین جس نے اُنکے باپ کو قتل کیا ہے۔ چنانچہ وہ شہزادہ کی تلاش مین مقام مثال مین ایک کوہ پر پہونچے۔ اُن مین سے ہر دیول اور باغلہ دو دیو بچے صحرا مین واسطے شکار کے گئے باقی چار دیو بچے کوہ پر موجود رہے۔ اور افشردہ انگور ریختہ بجاے شراب زہر مار کرنے لگے۔ ناگاہ شاہزادہ عالی تبار بغرض صید و شکار دیو بچون کے روبرو سے گذرا۔ اُن جہ امزاد دوم

نے جو شہزادے کو دیکھا نہایت خوشیں ہوئے کہ اتفاقاً سوا ہوئیت قاتل ہمارے باپ کا تنہا ہاتھہ آیا ہے پھر ایسا وقت نہیں ملنے کا بہر حال اسکو ہلاک کرنا چاہیئے تاکہ مادر کے طعن و تشنیع سے نجات ہو۔ علاوہ ازین عالم تنہائی مین کسی دیو یا پریزاد کو بھی اسکے حال کی خبر نہین ہونے کی۔ آخر کار چارون دیو بچے باہم بہانے مختلف ہائے کہنان شہزادہ کی قریب آئے اور اُنہون نے بآواز مہیب کہا اسے آدمزاد مایۂ فساد تو نے بیگناہ ہمارے باپ کو قتل کیا ہے۔ اب ہمارے ہاتھہ سے تیری بھی جان بچنی مشکل ہے۔ آخر ایک دیو بچے نے ارہ پشت نہنگ شاہزادہ کے سر پر مارا ناظرین کو یہ بات یاد رہے کہ ملکہ نوبہار نے دو نفر پریزاد واسطے مخبری و نگہبانی شہزادے کے موکل کئے تھے اُنمین ایک کا نام سیران اور دوسرے کا نام طیران تھا۔ جب طیران و سیران نے یہ ہنگامۂ جنگ برپا دیکھا سیران نے طیران سے کہا اسے برادر تو شاہزادہ کے حال کا نگران رہ مین کسی دیو یا پریزاد کو واسطے مدد کے لاتا ہون۔ طیران نے کہا مناسب ہے۔ یہان نیلاب نے ارہ پشت نہنگ شاہزادہ کو مارا۔ لیکن ذرہ صد مثقالی کے سبب صدمہ اُس کا شاہزادے کے بدن پر نہ پہونچا۔ شاہزادے نے عوض مین اُس کے نیمچہ دیوکش غلاف سے نکال کر باین قوت مارا کہ خیار تر کے مانند دو حصہ ہو گیا بعد ازان قیلاب نے وارشمشادسی حملہ کیا۔ شاہزادہ نے نہایت چستی و چالاکی سے نوک نیمچہ کے سینہ پر قیلاب کے اس ضرب سے لگائی کہ دوسری طرف پشت کے نکل گئی بمجرد قتل ہونے قیلاب کے شاغدہ غرض

کنان شہزادے کے مقابل ہوا شاہزادے نے اُسی گرمی وقت میں
شاغلہ کو بھی قتل کیا اور اسیطرح باغلہ و مہر دیول کو بھی جان سے مارا
اس اثنا میں اردیول پس پشت سے آیا اور شہزادے کو اپنے شانوں
پر سوار کر کے آسمان کیطرف پرواز کی۔ طیران نے جو یہہ حال دیکھا وہ
بھی ہائے ہائے کنان اردیول کے عقب میں روانہ ہوا۔

ادہر سیران پریزاد افتان و خیزان مرفوع کے پاس آیا۔ اور شاہزادہ
کے حال سے مطلع کیا۔ مرفوع بحال خراب چلہ خانہ سے نکلکر چند ملازموں
کی جمعیت سے کوہ پر پہونچا جہان ہنگامہ کشت و خون برپا ہوا تھا۔ کیا
دیکھتا ہے کہ پانچ نفر دیو کشتہ افتادہ ہیں اور شاہزادے کا وہان نشان
تک نہیں قیاس سمجھا کہ کوئی دیو بقیۃ السیف شاہزادے کو یہان سے
لے گیا۔ سیران ملول و محزون مرفوع سے رخصت ہوا اثنائے تلاش
مین چند پریزاد قمر افروز بانو کے ملازم ملے جن کے سردار کا نام عامر پری
تھا۔ عامر پری بھی شہزادہ کی تلاش میں سیران کے ہمراہ روانہ ہوا۔
جب یہہ پریزاد دریائے محیط کے کنارے پر پہونچے کیا دیکھتے ہیں
کہ اردیول دیو بچہ شاہزادے کو گردن پر سوار کیے ہوئے لئے جاتا ہے
ناگاہ اردیول نے بھی ان پریزادون کو دیکھ لیا اور خوف سے اُسکی
قوت پرواز زائل ہوئی۔ آخر کار اوج ہوا سے زمین کیطرف متوجہ ہوا۔
شہزادہ وقت غنیمت دل ایک عالم بیخودی مین اردیول کی گردن سے جدا
ہو کر دریا مین گرا۔ مگر خدا کی قدرت سے ایک ماہی مردہ نہایت طویل
وعریض مثل کشتی موج کے تھپیڑے کھاتی ہوئی دریا مین چلی جاتی تھی شہزادے

کا جو ہنوز پیمانہ عمر لبریز نہ ہوا تہا اِس ترکیب سے ماہی مردہ کی پشت پر گرا کہ جسم نازنین کو کسی طرح کا آسیب نہ پہونچا - بعد ازان دیکھا کہ کسی مرد غیب نے دیو بچے کے دست و پا باندھے اور بہ طرفۃ العین مین نظر سے غائب ہو گیا - شہزادے نے اپنی سلامتی جان پر سجدہ شکر کیا - ناگاہ شہزادے نے دیکھا کہ وہ ماہی مردہ جس جانب موج کے زور سے جاتی تہی برعکس دوسری طرف روانہ ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ گویا کشتی کی مانند ماہی کو کوئی مرد غیب ریسمان مین باندھ کر کہینچے لیئے جاتا ہے - طرفہ تر یہہ کہ ماہی کی پشت پر تمام سامان خورد و نوش موجود پایا - شہزادہ اول حیران تہا - اِس امر سے زیادہ تر متحیر ہوا اور یہ فرمایا - فی الواقع -

رزق ہر روزہ ہی رسان پہ رسیدہ

بقدر رشتہا کچھ کہایا اور ایک ہفتہ اِسی طرح ہر طرف سرگردان پہرتا رہا - اِس ضمن مین صدہا جانور عجیب الخلقت نظر سے گذرے

## داخل ہونا شہزادہ معزالدین کا شہر حشمت نگار مین اور دیکھنا ملکہ نور رنگ کو جو گلشن افروز کہلاتی تہی

روز ہشتم وہ ماہی مردہ دریا کے کنارہ پہ پہونچی - شہزادہ ماہی کی پشت سے اُترا ایک طرف روانہ ہوا - چند قدم کے بعد دور سے ایک سواد شہر نظر آیا - جب شہر کے قریب پہونچا اِس طرح کا تماشائے حیرت فزا دیکھا کہ ہوش بجا نہ رہے - راوی کہتا ہے کہ بیرون شہر ایک محل عالی تہا اور زیر محل راست دریچہ ایک تختہ نرگس شہلا کا نہایت بہار پر تہا جسکی بوئے خوش فرسخون تک مہک رہی تہی اور زیر دیوار قصر وقت صبح کے باعث ہنوز شعاع آفتاب نہ پہونچی تہی - شہزادے نے جو ایک ہفتہ دریا مین تکلیف

پائے تخت چمن نرگس مین بیٹھ گیا اور نرگستان کا تماشا دیکھنے لگا۔ ایک لمحہ کے بعد کیا دیکھتا ہے
کہ محل کے راست وچپ صد ہا یساول و چوبدار عصائے طلائی و نقرئی مرصع نگار ہاتھ مین
لیے ہوئے صف بہ صف استادہ ہین بلکہ تمام تجمل و اساسۂ شاہی اور جلوس سلطانی موجود
تھا۔ بعد ازان اُس محل عالیشان کو جو نظر غور سے دیکھا اِس طرح کا مذہب و مینا کار تھا کہ
معمار روزگار کی آنکھ سے بھی نگذرا ہوگا اور بنائے زمانہ نے قصر لاجوردی مین تعمیر
نہ کیا ہوگا۔ محل کے ایک غرفہ پر پردہ زرنگار افتادہ تھا اور روبرو ایک شامیانہ
زرنگار استادہا سے مرصع کار پر استادہ تھا۔ جب اصل پردہ کی طرف نظر کی عجب قدرت
خداداد نظر آئی۔ یعنی پردہ مین قریب ہزار سوراخ کے تھے اور اُن سوراخون
کو چار طرف سے اِس ترکیب سے بند کیا تھا کہ موافق ایک حلقہ چشم کے اسمین گنجائش
تھی اور ہر سوراخ سے ایک چشم بیمار فتنہ انگیز قیامت خیز بنحو نرگس کا تماشا دیکھ رہی تھی
ناگاہ وسط پردہ مین ایک چشم مخمور ایسی نظر آئی کہ خودبخود دِل مین اضطراب
پیدا ہوا اور وہ آنکھ آنکھ مین کچھ آشنا معلوم ہوئی۔ بلکہ دِل نے گواہی دی کہ بلا شُبہ
شک یہ وہی چشم جادوگر ہے جس نے مجھے تمام جہان مین آوارہ کر رکھا ہے۔ الا اور کوئی
اعضا بجز آنکھ کے نظر نہ آتا تھا

آخر الامر ضبط نہ ہو سکا اور بآواز بلند و درد ناک معشوقہ کے تصور مین زار زار
رویا۔ اِس اثنا مین صدائے آہ ناگہ پردہ کے اندر سے آئی۔ بمجرد صدا کے وہ یساول
و چوبدار شہزادے کے پاس آئے اور اُنھون نے کہا۔ اے جوان مجنون تو کون
بلا ہے جو اِس طرح بے ادبانہ چمن خاص مین زیر غرفہ بیٹھا ہے۔ شاید تجھے اپنی جان کا
کچھ خوف نہین۔ جلد تر یہان سے روانہ ہو ورنہ تیرے حق مین بہتر نہ ہوگا۔

شہزادے نے اُنکی بات کا جواب نہ دیا اور اُسی صورت سے پردہ کی طرف دیکھتا
رہا جب یساول زیادہ تر مصر ہوئے شہزادے نے فرمایا۔ یارو

ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم　　یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم

یساول خاموش ہو رہے پھر کچھ نہ کہا۔ اِس اثنا مین وہ نرگستان ناطق یعنی چشمہائے فتنہ انگیز
جو سوراخ پردہ مین سے نظر آتی تھین آنکھ سے شہزادے کی مثل کوکب سحری پوشیدہ
ہو گئین۔ اُس وقت چند یساول آئے۔ اُنمین سے ایک نے شہزادے کو اپنے دوش پر رکھکر
دوسرے کے حوالہ کیا دوسرے نے تیسرے کو دیا۔ غرضکہ اِسی طرح دوش بدوش اُنہون نے
اُس خود فراموش کو شہر کے دروازے پر پہونچا دیا

شاہزادے نے شہر کو کمال معمور اور رہنے والے کو متمول دیکھا۔ دوکاندار نیک
لباس فاخرہ پہنے اور ہر ایک کس و ناکس کی کمر مین رشتہائے زرین بندھے تھے۔ لیکن
خلاف شہر صورت پرستان و آئینہ داران وغیرہ جنکو داغیہ و مرفوعیہ بھی کہتے ہین
کسی نے شاہزادے کی بات تک نہ پوچھی دعوت و مہمانی شے دیگر ہے۔ ناچار ایک مرد
مجید نام کی معرفت ایک مکان کرایہ کو لیا اور چند صحبت پوچھا۔ اے برادر شہر کا
کیا نام ہے اور بادشاہ یہان کا کون ہے اور اہل شہر کا ملت و مذہب کیا ہے
مجید نے کہا ملک کا نام مقام تجمل اور شہر کا حشمت نگار اور بادشاہ دام اقبالہٗ کا
اسم مبارک سلطان محمد باعظمت فلک احتشام ہے اور دین و آئین خلائق کا
ہے۔ شاہزادے نے پوچھا تو نے گاہے بادشاہ کی صورت بھی دیکھی ہے مجید نے
کہا فقط روز موجودات بادشاہ کی زیارت ہوتی ہے پیر و مرشد یہان
مقرر ہے کہ سال مین ایکمرتبہ لشکر کی موجودات ہوتی ہے۔ اُس روز ایک شخص

زمرۂ مریدون مین داخل کرون۔ شہزادے نے پوچھا شہر کی رسم کیا ہی۔ شاہ آدم
نے کہا۔ بس یہی رسم ہے کہ جو مرد تازہ فقیر ہوتا ہی اُسکو مین اپنا مرید کرتا ہون
شہزادے نے فرمایا۔ ہان مین بایں شرط تمہارا مرید ہونگا کہ تم روز موجودات
اپنے فرزند شاہ جمال کی جائے مجھے بادشاہ کے روبرو صفہ پر استادہ کرو۔ شاہ آدم
نے کہا۔ یہ بات ممکن ہی۔ لیکن اُس وقت بادشاہ کی ثناخوانی کرنی ہوگی۔ شہزادے
نے فرمایا۔ مین ثناخوانی مین تم سے زیادہ تر دستگاہ رکھتا ہون۔ شاہ آدم نے کہا
اے جوان بر تقدیر بادشاہ نے تجھے شاہ جمال کی جگہ دیکھا اور تیرا حال دریافت فرمایا
پھر تو کیا جواب دیگا۔ شہزادے نے فرمایا۔ جو جواب دونگا تم بھی سن لوگے۔ شاہ آدم
نے کہا۔ بہتر ہے تو میرے ہمراہ تکیہ کو چل۔ شہزادہ شاہ آدم سے دست بیعت ہوکر
تکیہ مین آیا۔ ہرگاہ شاہ جمال بن شاہ آدم نے سنا کہ اس دفعہ یہ فقیر تازہ ادہم نام
بادشاہ کے روبرو صفہ پر استادہ ہوکر بادشاہ کی ثناخوانی کرے گا اُس نے طریقہ
درویشی مین شہزادے سے دلیل کی۔ شہزادے نے سہل دلیل مین شاہ جمال کو
قائل کردیا۔ شاہ آدم نے فرزند کو لعنت ملامت کی اور کہا۔ اے احمق جس حال مین
راز و اسرار سے تو آگاہ نہ ہو پھر تمام دلیلین تیری بیجا ہین

جب روز عرض لشکر ہوا شاہ آدم شہزادے کو اُسی جائے زیر غرفہ لایا جہان
وہ نرگس نزار تھا اور صفہ پر استادہ کردیا۔ بعد ازان فہمایش کی تو گوش بر آواز
رہنا جس وقت پردہ کے اندر سے صدائے زنگ کان مین آوے بلا تکلف دعا
دینا بادشاہ کی شروع کردینا۔ شہزادے نے جو غرفہ کو دیکھا اپنے وارد ہونے
کا قصہ اور دیکھنا نرگس صامت و ناطق کا درویش آدم کے روبرو بیان کیا

شاہ آدم نے کہا۔ باب اللہ یہ اسرار اللہ ہے۔ ہمین اِن امورات مین کچھ دخل نہین
خبردار ثناخوانی مین ایک لحظہ کا بہی توقف نہ ہو۔ ورنہ عوض انعام کے سرکار شاہی
سے سزا ئے بد ملیگی۔ اب مین رخصت ہوتا ہون۔ شہزادے نے پوچھا۔ یا ہادی اب
تم کہان جاؤگے۔ شاہ آدم نے جواب دیا اے ادہم میرا یہان رہنے کا منصب نہین آخرالامر
شاہ آدم اپنے تکیہ کو روانہ ہوا اور شہزادہ خاموش صفہ پر بیٹھ گیا

اِس عرصہ مین آفتاب عالمتاب دریچہ مشرق سے نکلا۔ شہزادے نے دیکھا کہ ایک
لشکر مثل ہور وملخ دو جانب استادہ ہے اور اسپ و فیل وغیرہ تمام سامان تجملو بس
اس کثرت سے جمع ہے جسکے حساب سے محاسب وہم بہی عاجز آجاوے۔ شہزادہ ہنوز لشکر
کو دیکھ رہا تہا کہ صدائے آزنا گ پردہ کے اندر سے آئی۔ شہزادے نے بمجرد آواز کے صفہ
پر استادہ ہوکر باواز بلند یہ اشعار بطریق ثنا شروع کئے

| | |
| --- | --- |
| بخوبی ہمچو مہ تابندہ باشی | بملک دلبری پائندہ باشی |
| بہ تیغ غمزہ کشتی عاشقان را | کرم کردی الٰہی زندہ باشی |

ستم چندان مکن برمن کہ فردا
میان عاشقان شرمندہ باشی

یکایک غرفہ کے پہلو مین ہوسر امدر دروازہ کہلا اور ایک خواجہ سرا سے سمر ملباس فاخرہ
عصائے مرصع نگار ہاتھ مین لئے ہوئے دروازہ سے باہر نکلا۔ بعدہ اُس نے آواز
بلند کہا۔ اے جوان بادشاہ نے دریافت فرمایا ہے کہ یہ فقیر شاہ آدم کا فرزند نہین
کوئی تازہ جلیس ہے اِس سے پوچھو کہ کہان سے آیا ہے۔ شہزادے نے فرمایا
اے خواجہ ناظر تم میری طرف سے بعد سلام شوق اُس شاہ خوبان سے کہنا کہ ہمکو جواب معلوم

کہ یہ خاکسار شہر محبت آباد سے آیا ہے - خواجہ سرا روانہ ہوا اور ایک لمحہ کے بعد پھر
آیا کہ تو کس راہ سے آیا ہے - شہزادے نے فرمایا - بیابان مشقت اور صحرائے آفت کی
راہ سے - خواجہ سرا نے پوچھا - تیرے شہر مین کیا ہنر و پیشہ کرتے ہین - شہزادے نے
فرمایا - جان بیع کرتے ہین اور غم جانان خریدتے ہین - خواجہ سرا نے کہا - اے فقیر
بادشاہ نے تیرا نام دریافت فرمایا ہی - شہزادے نے کہا اصل نام میر اشیفتہ ہی الا اہل
شہر مین مجھے اوہم مشہور کرتے ہین - ناظر نے پوچھا - یہان تو نے کس غرض سے تکلیف کی
شہزادے نے جواب دیا - اے ناظر صاحب مین نے خارج اً سنا تہا کہ تمہارا بادشاہ
اس قدر صاحب حشمت و اقتدار ہی کہ کوئی سلاطین روزگار اُسکا ہمسر نہین - لیکن اپنے مال
کی زکوۃ کسی کو نہین دیتا - بس مین وہی زکوۃ لینے آیا ہون کیونکہ مجھسے زیادہ تر
ایسی زکوۃ کا کوئی مستحق نہین - خواجہ سرا روانہ ہوا اور ایک لحظے کے بعد پہر آیا اور
کہا - اے فقیر بادشاہ نے فرمایا ہی کہ مال کثیر کے واسطے جو زکوۃ ہی کثیر ہوتی ہے
اس بار گران کو تو کس طرح اُٹھائے گا - شہزادے نے فرمایا ایسی زکوۃ کی جائے
میری آنکھ مین ہی - خواجہ سرا نے کہا - خیر اب تو تقریر ہزل اور گفتگوے زاید بھی
زبان اپنی بند رکھ اور کوئی شے بادشاہ کی جناب سے طلب کر - شہزادے نے فرمایا -
ایسا نہ ہو کہ مین کوئی چیز بادشاہ سے طلب کرون اور بادشاہ دینے مین مضائقہ
فرماوی - خواجہ سرا نے کہا - یہ گمان تیرا محض غلط ہے وہ کونسی شے جہان مین
ہے جسکے دینے کی ہماری بادشاہ کو قدرت نہین - ہے جو ان درویش مجھے قسم ہے
بادشاہ کے سر نازنین کی اگر بادشاہ تیرے سوال مین مضائقہ فرماوے گا مین
بزور دلوا دونگا - شہزادے نے فرمایا - اے خواجہ سلامت ہر گاہ تم نے

بادشاہ کے سر کی قسم کہائی اول تم میری طرف سے دست بستہ بادشاہ کی خدمت میں عرض کرو

بنر بخیہ تہ زش ہمفر سائے پا دل تیرہ ام راصفائی بدہ
اگر صاف حیف است لائی بدہ

بعد ازان یہ کہو کہ اپنے جمال لازوال کی زیارت بے تفاوت سے مجہے محروم نرکہے اور غیر من کی نسبت باین عطائے شاہی ایک نوع کا امتیاز بخشے۔ بس مین اور کسی شے کا طالب نہین۔ خواجہ سرا نے جو یہ جملہ سنا مثل بید لرز گیا۔ لیکن مجبور سوال شہزادی کا بادشاہ کی خدمت مین جاکر گذارش کیا اور ایک لحمہ کے بعد بہر باہر نکلا اور کہا اے فقیر بادشاہ نے تیرے سوال کا کچھ جواب نہین دیا خاموش ہو رہا شہزادی نے فرمایا۔ اے ناظر صاحب باین شکل مقدس تمنے بادشاہ کے سر کی قسم کہائی ہے۔ اب تمکو اپنے قول و قسم کا ایفا کرنا واجب ہے۔ خواجہ سرا نے کہا۔ مجہے کیا معلوم تہا کہ تو ایسی فرمائش سخت کریگا جو میری قدرت سے خارج ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔ یہ عذر تمہارا بیجا ہے تمکو قسم کہانے کے وقت اِن مراتب کا لحاظ کرنا واجب تہا۔ خواجہ عنبر کو جب کوئی صورت اپنی عقب گذاری کی نظر نہ آئی کہا۔ اے فقیر تو کل میرے تقریب خانہ مین آنا جو کچھ مجہے تیرے حق مین ہو سکیگا قصور نہین کرنے کا۔ اب تو اِس فوج قاہرہ اور لشکر سلطانی کا تماشا دیکھ

جب خواجہ عنبر پردہ کے اندر داخل ہوا شہزادے نے دیکھا کہ علاوہ اُس لشکر کے جو اول سے یہان موجود تہا ایک لشکر بے شمار باحشم و تجمل بسیار کشتیون مین سوار دریا کے کنارہ پر وارد ہوا۔ نصف لشکر کے علم صندلی رنگ تہے

تھے اور نصف سرخ اور ہر علم ہزار سوار کا نشان تھا جب وہ لشکر ظفر اثر کشتیوں سے
اترا تین مرد تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے پیشاپیش لشکر کے ہو لیے اور وہ عالی رتبہ [illegible]
نہایت ادب سے بادشاہ کو سلام و مجرا بجا لائے۔ شہزادے نے جوان کو بنظر غور دیکھا
ہر دو نظر میں کچھ آشنا معلوم ہوئے۔ پہلا دریافت حال معلوم ہوا کہ ایک بہرام سرخ پوش تھا
اور دوسرا قاضی الملک شرف افزا کا باپ اور شرف افزا وہ ہے جس نے طلسم شہر [illegible]
میں سات سوال بہرام سے کیے تھے انہوں نے شہزادے کو بھی سلام کیا اور دعا [illegible]
کی۔ شہزادے نے سلام کا جواب دیا۔ اور پوچھا کہ تم یہاں کس طرح سے وارد ہوئے
انہوں نے اشارے سے کہا اس وقت ہمیں کلمہ و کلام کی مجال نہیں۔ شہزادے نے پوچھا
یہ مرد سیوم تمہارے ہمراہ کون ہے۔ بہرام نے کہا۔ غلام کا پدر بزرگوار ہے۔ جب بہرام
وغیرہ روانہ ہو گئے دیگر کشتیاں دریا کے کنارے پر آئیں۔ انکے علم سبز مثل رنگ زمرد کے
اور ہر علم کے پرچم پر سیم خام سے کچھ لکھا تھا بلکہ وہ تحریر اسقدر روشن تھی کہ براق تھی گو کہ
ستارہ حروف ظاہر و نمودار تھے۔ سرداران لشکر چار مرد والا نسب لباس تکلف پہنے اپنے
عربی پر سوار بتاج ہائے مرصع نگار غزنہ کی جانب روانہ ہوئے۔ شہزادے نے جو نظر غور
سے دیکھا وہ رفیع کرسی نشین اور سعید لوح دار اور محفوظ قلمدار اور حفیظ شہر یاسمان تھے
انہوں نے بھی اول بادشاہ کو آداب مجرا بجا لایا بعدہ شہزادے سے یہ رمز دا کہا کچھ
کہا۔ شہزادہ انکو جواب دیا چاہتا تھا کہ اس عرصہ میں وہ روانہ ہو گئے۔ بعد ان کے
صدہا اعلام زرد رنگ کشتیوں میں سے اترے۔ سرداران لشکر ولی فی شاہ اور [illegible]
نوجوان تھے وہ بھی حسب معمول بادشاہ کو آداب کورنش بجا لائے بعدہ شہزادے
کے حق میں دعائے خیر کر کے روانہ ہوئے۔ انکے بعد بادشاہ ایک لاکھ سوار [illegible]

پوشون کی جمعیت سے وہان آیا اور تسلیم و مجرے کے بعد روانہ ہوگیا۔ اُسکے بعد علم دار شاہ اورہ احمر نوجوان اور ملک ارمن جزیرہ نشین آئے اور بعد ادائے آداب و تسلیم راہی ہوئے۔ مگر جو شخص آتا تہا شہزادے کو ہی ضرور سلام کرتا تہا اور اشارہ سے کہتا تہا کہ ہم بادشاہ کے ادب سے تمہاری خدمت مین حاضر نہین ہوسکتے۔ اُسکے بعد مرطوب شاہ بہ علمہائے سپید و براق حاضر ہوا پہر ایک نقابدار کبود پوش بجمعیت بیشمار زیر غرفہ آیا اور موافق قاعدہ آداب و تسلیمات بجالاکر روانہ ہوگیا۔ ہرچند شہزادے نے نقابدار کبود پوش کا حال دریافت کیا لیکن معلوم نہ ہوا کہ کون تہا اور کس طرف سے آیا۔ بعد ازان ایک اثاثہ خسروی جلوس شہنشاہی مع نقارخانہ اسپی و فیلی بکر و فر تمام وہان آیا۔ شہزادے نے دل مین کہا۔ البتہ یہ بادشاہ صاحب حشمت قوی اقتدار معلوم ہوتا ہے دیکہئے کہ کون مرد بزرگ ہے۔ علمداران لشکر جنکے اعلام مختلف رنگ تہے میدان مین دو رستہ صف بستہ ہو گئے۔ بعد اسکے ایک بادشاہ عالی جاہ سپید پوش تخت روان پر سوار زیر غرفہ تشریف لایا۔ جب نزدیک پہونچا غرفہ کی اندر سے سلام علیک کی آواز آئی۔ بادشاہ تخت نشین نے سلام کا جواب دیا۔ شہزادے نے جو سلام علیک کی آواز سنی بعینہ ملکہ نوبہار کی آواز کان مین آئی۔ ناگاہ ہم دلنواز خواجہ سرائی محلی نے غرفہ کا پردہ بلند کیا۔ تمام سرداران لشکر نے جو جابجا ایستادہ تہے مرکبون پر سے اُتر کر بادب تمام تسلیم و کورنش بجالائے۔ وہ اُس وقت تمام حاضرین موجودات کی زبان سے لفظ بادشاہ سلامت نکلا۔ شہزادہ کیا دیکہتا ہے کہ ایک نازنین سرو قامت ماہ طلعت موزون حرکات جسکے جمال بے مثال کی شعاع نقاب مین بعینہ شعاع آفتاب معلوم ہوتی تہی۔ ایک تاج یاقوت نگار سر پر رکہے

ہوئے سرو قد باندازِ تمام واسطے تعظیم بادشاہ تخت نشین کے استادہ ہوئی۔ بعد از
نہایت اعزاز سے مزاج پوچھا اور عقب سرو وطفل خواجہ سرائی مگس ران مگس رانی
کر رہے تھے۔ اب جو شہزادے نے وہ قامت شور انگیز و قیامت خیز دیکھا کسی طرح
کا شبہ باقی نہ رہا اور یقین کامل ہوگیا کہ یہ وہی ملکہ نو بہار آفت جان و بلائے جہان ہے
بلکہ اُس بادشاہ تخت نشین کا حال بھی معلوم ہوا کہ سلطان روح الملک تھا

بحسب اتفاق اُس وقت ایک مگس نقاب کے اندر داخل ہو کر اُس شیرین لب کے
رخسارہ ماہ پارہ پر جا بیٹھی۔ خواجہ سرائی نے مگس ران کے گوشہ سے مگس کو اس طرح
نکالا کہ نصف پردہ نقاب کا بھی اُس طرف سے بلند ہوگیا اور بے تکلف ایک رخسار اور ایک
چشم و ابرو اور زلف و لب ملکہ کا بخوبی نظر آیا۔ شہزادے نے جو مدت دراز کے بعد
معشوقہ کی صورت دیکھی ایک عالم شوق میں بے اختیار ہُوئے کا نعرہ مارا اور اُس صفہ
سے جسکا ارتفاع چار گز سے زیادہ تھا ایسی جست کی کہ زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا
جب ہوش میں آیا نہ وہ بادشاہ تھا اور نہ وہ لشکر۔ فقط اپنے کو بحال خراب چمن
نرگس میں افتادہ دیکھا۔ ناچار نالہ و فغان کرتا ہوا ایک طرف روانہ ہوا۔ اثنائے
راہ میں شاہ آدم ملا اور اُس نے پوچھا۔ اے ادہم تیرا کیا حال ہے۔ شہزادے
نے فرمایا۔ یا ہوی واللہ حال لا یطاق ہے۔ شاہ آدم نے کہا مجھے تیری پریشان
حالی سے کچھ سروکار نہیں تو یہ بیان کر کہ آج تجھے بادشاہ نے کیا انعام و اکرام عطا
فرمایا کیونکہ تمام فقرا تکیہ میں انعام کے منتظر ہیں۔ شہزادے نے فرمایا اے مرشد آگاہ
تم بتاؤ کہ خواجہ عنبر ناظر کا مکان کہاں ہے۔ شاہ آدم نے کہا۔ شاید واسطے حاصل
کرنے انعام کے تحقیق کرتا ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔ البتہ۔ درویش نے کہا۔ آؤ میں

ہین چلین وہان خواجہ عنبر کا مکان بھی تحقیق ہوجاویگا۔ شہزادہ شاہ آدم کے ہمراہ
ایک سین تشریف لایا۔ فی الواقع تمام فقیر انعام کے انتظار مین منتظر تھے۔ جب اُنہون نے
سنا کہ یہ فقیر تازہ وہان سے تہیدست آیا ہے ہر ایک نے ہو کا نعرہ مارا اور چار
جانب سے صداے مختلف شروع ہوئی۔ شاہ جمال نے کہا۔ اے پدر کسی بیگانہ کو یگانہ کا
قائم مقام کرنا بھی نتیجہ بخشا ہے۔ ہر چند شہزادہ اپنے حال مین مبتلا تھا بازہم فقیرون
کی گفتگوے سرزنش آمیز سے مکدر ہوا۔ شاہ آدم نے فقیرون کو مع اپنے فرزند کی ملامت
کی اور کہا۔ بابا اللہ یہ اسرار اللہ ہے۔ تمکو بجاے خود برہنہ و گرسنہ خاموش رہنا
چاہئیے۔ فقرا کو اسقدر حرص و طمع بہتر نہین ہوتا۔ مہندا ناظر عنبر نے شاید ہمکو انعام ہی کے
واسطے اپنے مکان مین بلایا ہے چو اوہم تجھے عنبر کا مکان تحقیق کرتا تھا۔ ایک فقیر نے کہا
یا مرشد فلان عمارت چارسو بازار مین اس وضع کی اُسی خواجہ سرائی کی ہے
جب ایک ساعت شب گذری چند مشعلون کی روشنی تکیہ مین نظر آئی۔ کیا دیکھتے
ہین کہ ایک خواجہ سرا مسمی جمیل الحسن یاقوت نام بارہ خوان مزدورون کے سر پر
رکھواے ہوے تکیہ مین آیا اور شاہ آدم کو سلام کیا۔ ہر گاہ قدیم الایام سے روز جمعہ
دستور تھا کہ ایک خوان پیراستہ اشرفی مزد ثناخوانی جمال بن آدم کو سرکار شاہی سے
ملتا تھا۔ آج بارہ خوانون سے فقیرون کو گمان گذرا کہ اس دفعہ فقیر تازہ کے برکت
قدم سے بادشاہ نے اشرفیون کے عوض درویشون کو فقط کھانا بھیجا۔ خواجہ سرا
نے وہ بارہ خوان شاہ آدم کے روبرو رکھدیے اور کہا۔ اے بزرگ ہمارے
بادشاہ نے فرمایا ہے کہ یہ بارہ خوان تمہارے مریدہ تازہ کی ثناخوانی کا انعام
ہے جس وقت موجودات لشکر بے ادبانہ و گستاخانہ وہ الفاظ بیہودہ زبان

سے نکالے۔ خبردار آئندہ اِس طرح کے زبان دراز زیادہ گو کو منصب ثناخوانی پر مقرر نہ
کرنا۔ اِس دفعہ ہم نے باین نظر انعام عطا فرمایا کہ وہ راہ دور دراز سے بامید زکوۃ ہمارے
ملک مین آیا تھا۔ سے شاہ آدم بادشاہ نے یہ بھی فرمایا ہو کہ تم اپنے فقیر تازہ سے کہدینا
اے شخص ہمین تیرے قیافہ سے ثابت ہوتا ہو کہ تو دریوزہ گر اور ہرزہ گرد ہے یعنی جسکو
فی الجملہ بھی صاحب اقتدار و کرم دیکھتا ہو اُسکے روبرو بے تکلف دست طمع دراز کردیتا
ہے اور دانۂ خدا پر قانع نہین ہوتا۔ آگاہ ہو کہ اول قدم فقر توکل و قناعت
ہے اور جس فقیر مین یہ صفت نہین وہ راندۂ درگاہ ہے

شہزادے نے یاقوت خواجہ سرائی کی بات کا بجز خاموشی کچھ جواب نہ دیا
اور دوسرے روز خواجہ عنبر ناظر کے مکان مین پہونچا اور بعد ملاقات تمام سرگذشت
اپنی بیان کی۔ خواجہ عنبر نے کہا۔ اے شہزادہ عالیقدر یہ نازنین نوبہار ایسی بلائے
روزگار اور آفت جان ہے کہ قابیل گناہ پر ملازمون کی بنیاد حیات خاک مین
ملادیتی ہے۔ بعد آگاہ ہونے اِس حال کے مجھ ہرگز زندہ نہین رکھنے کی خیر اب تم
متوجہ دلی جو کچھ مین عرض کرون اُسکو حفظ کیجیے۔ آگاہ ہو کہ یہان سے دو فرسنگ
مقابل دریا کے ایک عبادت خانہ ہے جسکو منزل جادو دان شاہ کہتے ہین بلکہ
مقام ناز و نیاز بھی مشہور ہے۔ وہان بجز سلاطین اور چند اشخاص مخصوص کسی
انسان دیو پریزاد کو عبادت کرنے کا حکم نہین۔ وہان کی عبادت کا یہ طریق ہے
کہ ایک اسم بزرگ عدد مقرری سے متصل و بلا فاصلہ ادا کیا جاتا ہے اور
تین ساعت مین تمام ہو جاتا ہے۔ اگر اِس عرصہ مین قدرے بیٹھکر سو رہے
اور باقی اعداد بعد تمام کرے یہ بھی جائز ہے۔ دوئم عبادت خانہ مین داخل

ہونے کے بعد جب تک آفتاب طالع نہ ہو مردمان داخلین باہر نہیں نکلتے۔ سوئم یہ ضابطہ ہے کہ جب عبادت خانہ مین داخل ہو گئے اور بادشاہ اوراد اسم مین مشغول ہوا اور اتفاق سے کوئی غیر جنس کسی ترکیب سے وہان جا پہونچا پھر وہ تا وقت صباح عبادت خانہ سے نکالا نہین جاتا۔ باین لحاظ بادشاہ کے داخل ہونے سے پہلے قرار واقعی انتظام و بندوبست کیا جاتا ہے۔ تا کہ کوئی نامحرم داخل نہ ہو جائے۔ اگر کسی تدبیر سے تم عبادت خانہ مین جا پہونچو پھر تمام شب بے نقاب ملک کی صورت دیکھو اور کوئی واحد تمہارا معترض حال نہ ہو کیونکہ روپوشی بھی ارکان عبادت مین ممنوع ہے بلکہ بدعت جانتے ہین۔ شہزادے نے فرمایا۔ جس طریق سے ہدایت کرو مین وہان جاؤن۔ عنبر نے کہا۔ آج تم بدولت و اقبال تشریف لیجاؤ اور کل اول شب پھر اس غریب خانہ مین قدم رنجہ کرو۔ مین بجائے خود کچھ نہ کچھ فکر کرون گا

## داخل ہونا شہزادہ معز الدین کا عبادتخانہ مین اور ملاقات کرنی ملکہ نوبہار رشک گلشن افروز سے

شہزادہ دوسرے روز کہ جمعہ تھا نماز مغرب کے بعد عنبر ناظر کے مکان مین گیا۔ عنبر نے ایک ملازم سے کہا۔ فتاح ملاح کو بلا لا۔ ملازم فتاح کو بلا لایا۔ خواجہ عنبر نے چند سخن مخفی ملاح کے کان مین کہے۔ بعدہ شہزادے کو اُسکے ہمراہ کر دیا۔ فتاح ایک ساعت شب گذری۔ شہزادے کو دریا کے کنارے لایا۔ وہان ایک کشتی خرد منگ سے بندھی ہوئی تھی۔ فتاح نے شہزادے کو کشتی مین سوار کیا اور ایک جا پہونچا دیا۔ وہان ایک مکان بیت المقدس کی شکل تھا اور دریا

کیطرف مکان کی دیوار مین ایک بدررو ہنوز بلند اسقدر کشادہ تہی کہ ایک
آدمی باسانی تمام اندر داخل ہو جاوے۔ فتاح نے کہا اے شہزادے یہی جاودان شاہ
کا عبادت خانہ ہے اور اس وقت بادشاہ بذات خود عبادت مین مشغول ہوگا
تم بدررو کی راہ سے عبادت خانہ مین داخل ہو جاؤ۔ جب بدررو کو طے کروگے
ایک زینہ ملیگا اور زینہ کے بعد ایک قفسہ آہنی مشبک دار ہے مین یہ سوہن تمکو
دیتا ہون تم اس سے چند سلاخین قفسہ آہنی کی قطع کرنا بعد ازان عبادت خانہ
مین داخل ہو جانا۔ آئندہ تمکو اپنے قول وفعل کا اختیار ہے۔ شہزادے نے
خواجہ عنبر اور ملاح کے حق مین دعائے خیر کی من بعد بدررو مین داخل ہوا اور بعد
قطع کرنے قفسہ آہنی کے عبادت خانہ مین پہونچا۔ ہرگاہ موسم زمستان تہا تمام
مکانون کے پردے افتادہ تہے اور وہ شب بہی اسقدر تاریک تہی کہ کوئی
شے نظر نہ آتی تہی

واضح ہو کہ ایک مکان خاص مین ملکہ نوبہار گلشن افروز اپنی عبادت معینہ
مین مشغول تہی۔ باقی صبح دلکشا اور نادرہ زمانہ دارا اور شرف افروز اور گلرخسار
اور آئینہ دار وغیرہ پریزادین جا بجا مکانون مین اسی اسم بزرگ کا ورد
کر رہی تہین۔ شہزادہ آہستہ آہستہ عبادت خانہ کے ہر مکان کو دیکھتا آتا
تہا اور یہ قصد تہا کہ کوئی اہل قصر مجھے نہ دیکھے اور مین دفعتاً ملکہ نوبہار کی خلوت
خاص مین جا پہونچون۔ بعد ازان جو معاملہ درپیش ہوگا دیکھ لین گے۔ قضارا
ایک جائے چند درخت یاسمین کے لگے ہوئے تہے اور وہان سے پیشتر صحن تہا
اور صحن کے مقابل مکان کا صفہ تہا۔ شہزادہ آہستہ آہستہ یاسمین کے کنج مین پہونچا

اور باین ہیئت وہان پوشیدہ ہوگیا کہ اول یہان سے ملکہ کا مکان خلوت تحقیق کرنا
چاہیئے۔ اُس وقت دو کنیزین قلیل السن ملکہ نوبہار کی مکان کے صفہ پر بیٹھی ہوئی
تہین۔ اُنکی نظر جو درختون کی طرف گئی اور وہان اُنکو کچھ سپیدی نظر آئی
پہلے تو وہ خوف زدہ ہوئین بعد ازان نادرہ رازدار کو اطلاع دی اُس کو
منصب رازداری کے سبب خیال آیا کہ شاید کسی راہ غیر مشہور سے شہزادہ اِس
مقام مین تشریف لایا۔ آخرالامر نادرہ نے آواز بلند کہا۔ اے گمنام تو کون ہے
جو اپنے کو ظاہر نہین کرتا۔ شہزادے نے چمن سے باہر نکل کر جواب دیا

دارم دلے آیا چہ دل صد گونہ حرمان در بغل    چشمے و خون آستین اشکے و طوفان در بغل

نادرہ رازدار نے جو شہزادہ عالیقدر کو دیکھا کہا۔ الحمد للہ فال میری مطابق
آئی۔ مجھے اول ہی گمان تہا کہ بجز ذات بابرکات حضور کے کسی جن و بشر کا کیا مقدور
جو اِس مقام عالی مین داخل ہو۔ اتنے مین ملکہ نوبہار بہی عبادت سے فارغ ہوئی
خواصون نے شہزادے کا حال ملکہ کی خدمت مین عرض کیا۔ ملکہ نے بطریق تجاہل
فرمایا۔ اے نادرہ یہ کون ناشدنی ہے جو باین نگہبانی و پاسبانی عبادت خانہ
مین آیا۔ اِس حرکت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اپنی جان کا کچہ خوف نہین۔
نادرہ نے عرض کیا۔ قربانت شوم ایک دزد کو ہم نے گرفتار کیا ہے اور اب
حضور کی خدمت مین حاضر کرتے ہین۔ مگر طرفہ دزد سخت جگر ہے کہ بر عکس ملکہ
عالم کی نسبت دعویٰ دزدی کرتا ہے۔ ملکہ نے فرمایا۔ اے شوخ طبع یہ کیا ہنگام
خوش طبعی ہے سراسر راست حقیقت بیان کر۔ اِس گفتگو مین شہزادہ خود بدولت و اقبال
مکان کے اندر تشریف لایا اور اُسنے ملکہ نوبہار سے چشم بچشم ہو کر فرمایا۔ اے ملکہ سبحان اللہ

خوشا کہ شب کشی و روز بر سر آئی کہ آنچہ سعدی گذشتہ است این را

ملکہ نوبہار نے جو یہ اور دیگر اشعار شیرین شہزادے کی زبان سے سنے غنچہ کی مانند شگفتہ ہوگئی۔ الّا باندازِ معشوقانہ و ناز محبوبانہ کہا۔ نعوذ باللہ

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا است

ای نادرہ وا ے شرف افروز دریافت کرو کہ کس بخت برگشتہ از سر گذشتہ نے اِس مقام محرم ہزار یا وہ گو کو عبادت خانہ مین پہونچایا۔ ہم اُسکو اِسی وقت سزائی اعمال دین گے۔ نادرہ نے عرض کیا۔ قربانت شوم تمکو خوب روشن ہی کہ یہ مقام مقدس اِس امر کا مقتضی نہین کہ کسی مقدمہ کی تحقیقات کی جاوے۔ دوئم جو شخص باین پاسدار تند فوج قاہرہ ایسے مقام مین داخل ہو وہ جادوان شاہ کا تائید یافتہ ہی اور جادوان شاہ کے منظور نظر کو بہر کیف واجب العزت سمجھنا چاہئیے۔ لہذا تمکو بہی مناسب بلکہ انسب ہے کہ از راہ کرم جبلی اور بطریقہ مہمان نوازی شہزادے سے بکمال عزت و آبرو پیش آؤ۔

اِس گفتگو مین صبح و لکشا بہی وہان آئی۔ ملکہ نے فرمایا۔ اے نادرہ جس حال مین یہ مکان مقدس نشان عبادت گاہ ہے پہر کسیکو کیا ضرور جو کسی نامحرم کی خاطر و مدارات کرے۔ نادرہ رازدار نے جو حکیم صاحب کی زبانی شہزادے کے حسب نسب اور قدر و منزلت کا حال بخوبی سنا تہا۔ اُسنے جواب دیا۔ اے ملکہ عالم یہ کلمہ تم بطریق ناز و شوخی فرماتی ہو خیر تم کچہ نہ کہو مین تمہاری طرف سے وکالتاً شہزادے کی خدمت مین عرض کرتی ہون

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

تم نہیں جانتی نادرہ کی یہ بات سے کمال برہم ہوئی اور فرمایا۔ اے نادرہ سوئے ادب
تجھ بد لحاظ بے ادب گستاخ تری زبان سے نکلتے ہین۔ خدا خیر کرے۔ شاید تیرے
دماغ مین کچھ فتور آگیا ہے مجھے ایسی کیا خوشی جو مین ایک مرد نامحرم سی خود گفتگو
کرون۔ کیا سنا بوا ہوا مہمان گرد کی مدارت وخاطر داری مین مصروف ہون۔ البتہ
صبح دلکشا کو یہہ کہنا لایق ہے

خوش آمدی وکجا میسری بیا بنشین    بیا کہ سیدہ ہمت ودیدہ جانشین

صبح دلکشا کو ملکہ کا یہ کلمہ طعن نہایت ناگوار گذرا اور چین بجبین ہوکر جواب دیا۔ اے
ملکہ آفاق تم ناحق اس معاملہ مین میرا نام داخل کرتی ہو۔ یہ شیوہ خوب نہین۔ واللہ
مین ایسی گفت گوئے شکایت آمیز سے پاس غیرت تمہارا اسلام وصبر اتنک کیے دیتی ہے۔
خدا جانے تمنی مجھے کیا سمجھ لیا ہے کہ جو ہر بار اور ہر امر مین میرا نام لیتی ہو۔ اب اتفاق
سے مین اور تم اور شہزادہ ایک جا جمع ہوگئے ہین تم اس سے بصد فہم دریافت
فرماؤ کہ تم کس کے سودائے محبت اور وحشت عشق مین جہان کی خاک چھانتے ہو۔ سبے
شہزادے نے ملکہ نوبہار کیطرف اشارہ کرکے فرمایا

اے مہر جہانتاب نیرنگی عشقت    چون سایہ شدہ در بدر خاک بسر ہم

صبح دلکشا نے کہا۔ اب غور سے سنو کہ وہ کیا کہتا ہے۔ ملکہ نے فرمایا بکتا ہے اور بجائے
خود نباہ کرتا ہے۔ ورنہ تصریح کہنا لازم تھا

اے صبح زوال افروزنہ نیرنگی عشقت

نادرہ نے شہزادی سے فرمایا۔ اے شہریار تم نے سنا کہ یہ مصرع خود ملکہ نے اپنی زبان سے
تمہاری اور صبح دلکشا کے معاملہ مین فرمایا۔ واللہ یہ وہی مثل ہے

گرچہ بسنجیدہ ام دلم بے اختیار   از زبان غیر سے گویم سخن

خیر اب تم آرام سے یہاں تشریف رکہو اور دیکہو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے
شہزادے کی جو خود بہی آرزو دلی تہی سبب تکلف ملکہ نوبہار اور صبح و شب کے
درمیان بیٹہ گیا۔ ملکہ نوبہار نے محبت باطنی اور غضب ظاہری سے دونوں ہاتہ شہزادے
کے شانے پر مارے اور کہا۔ اس طرف مہربانی فرماؤ۔ ہرگاہ وہ دست ہائے نگارین شہزادے
کے شانے پر لگے ایسی حلاوت حاصل ہوئی کہ تمام عمر نصیب نہوئی تہی۔ نادرہ رازدار نے
یہ اشعار فی البدیہہ حسب حال حاضرین مجلس کو سنائے

شاخ گل ہر چند میل وصل بلبل میکند   راز پنہان محبت بین کہ چون گل ہا مکند
بلبل بیچارہ در صد گلستان آوارہ شد   گل ہنوز از بہر وصل او تامل می کند
باطن بلبل برنگ لالہ گشتہ داغ داغ
این گل بیرحم در ظاہر تغافل میکند

ملکہ نوبہار نے فرمایا۔ اے نادرہ مجبور ہون کہ تو جناب حکیم صاحب کی نظر یافتہ ہے ورنہ
اسی وقت مین تجہے تیری زبان درازی کی سزا دیتی۔ انشاء اللہ تعالی حکیم صاحب کی
خدمت مین ضرور عرض کرونگی کہ حضرت نے نادرہ کو منصب رازداری کے سبب بقدر
تقرب بخشا ہے کہ محل و بے محل جو چاہتی ہے بکتی ہے مجہے کیا معلوم کہ گل کیا شئے ہین اور بلبل
کسکو کہتے ہین۔ شہزادے نے جو ملکہ نوبہار کی افروختگی طبیعت دیکہی سر اپنا ملکہ کے زانو پر
رکہدیا اور بزبان عجز بیان فرمایا۔ اے ملکہ خوبان روزگار

سیمابی شدہ ہوا اور نگار کی تند خوست   ہے دوست بیا و بگذر از ہرچہ گذشت
گر میل وفاداری اینک دل و جان   در قصد جفاداری اینک سر و تشت

فی الجملہ عرصہ دراز تک یہی ہنگامہ برپا رہا کہ شہزادہ ملکہ نوبہار کی منت کرتا تہا اور ملکہ
طرح طرح سے ملزم ٹہراتی تہی اور نادرہ ہر بار دایہ شفیع ہوتی تہی۔ آخر ملکہ نوبہار دست
بدامن زدہ وہان سے دوسرے مکان مین چلی گئی۔ راوی کہتا ہی کہ وہ مکان نہایت وسیع
و دلکشا تہا اور ہر سال اُسکے صحن مین چارطرف آتشبازی و مہتابیان نصب ہوتی تہین
اور وسط صحن مین ایک چرخ فلک جسکو ہندی مین ہنڈولہ کہتے ہین نصب کیا جاتا تہا۔
جب ملکہ نوبہار بعد انفراغ عبادت اُس مکان مین جاتی تہی خواصین آتشبازی اور مہتابیں
سراسر روشن کر دیتی تہین اور ملکہ نوبہار روشنی مین چرخ فلک کے اندر ہوا کہاتی تہی
اور روشنی کا تماشا دیکہتی تہی۔ غرض کہ وہ مکان علاوہ عبادت خانہ کے گویا دار النشاط
اور دار السرور بہی تہا۔ ہر گاہ ملکہ نوبہار وہان تشریف لائی۔ خواصون نے حسب معمول
آتشبازی اور مہتابین روشن کین۔ شہزادہ بہی حسب پیام نادرہ وہان تشریف لایا
ملکہ نے اس نگاہ خشم و غضب سے دیکہا کہ خون شہزادے کا خشک ہو گیا۔ بعد ازان چرخ
فلک مین سوار ہوئی

واضح ہو کہ ایک شرط یہ بہی شرائط عبادت مین داخل تہی کہ ملکہ نوبہار بعد انفراغ عبادت
چرخ فلک مین سوار ہوتی تہی۔ اگر حسب دلخواہ چرخ نے گردش کہائی اُنکو یقین ہوا کہ
عبادت ہماری قبول ہوئی۔ ورنہ کفارہ دیا جاتا تہا۔ دوئم دوسرے پلہ مقابل مین ملکہ
صبح دلکشا سوار ہوتی تہی۔ ملکہ نوبہار نے آج بہی موافق معمول صبح دلکشا کو بلا کر پلہ مقابل
مین سوار کیا۔ خواصون نے چرخ فلک کو ہر چند گردش دی اور چرخ نے مطلق گردش نہ کہائی
جب خواصون نے زیادہ جہد کی پلہ صبح دلکشا کا بلند ہو گیا اور پلہ ملکہ نوبہار کا سنگین رہا۔
ملکہ نے فرمایا اے نادرہ شاید آج چرخ بہی ہم سے آزردہ ہے۔ نادرہ نے جواب دیا چرخ

ایک طرف تمہاری حرکتین ایسی لایق ہین کہ ہر ایک کو ناگوار گذرین۔ قصہ کوتاہ ملکہ نے
جس پری زاد کو پلہ مقابل مین بٹھایا چرخ نے گردش نہ کہائی۔ یہ پری زادین جو قبول
ہونا عبادت کا خاص گردش چرخ پر موقوف جانتی تہین اِس لیئے ملکہ کی طبیعت مین
ایک طرح کا وسوسہ پیدا ہوا۔ آخر نادرہ سے ایک عالم غصہ مین فرمایا ای رازدار خاتون بارے
فرماؤ کہ آج چرخ کس باعث سے گردش نہین کہاتا۔ نادرہ نے کہا مجھ سے کیا دریافت فرماتی
ہو اپنے دل سے پوچھو۔ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرتین یہ معاملہ پیش نہ آتا۔ ملکہ نے فرمایا
خیر۔ آئندہ را یاد و گذشتہ را صلواۃ۔ نادرہ نے کہا اے ملکہ آفاق ایک روز مینے حکیم
صاحب کی زبان سے سُنا ہی کہ ایک شب عبادتخانہ مین ملکہ نوبہار کا ہمترازوی حقیقی
کوئی غیر شخص ہوگا۔ اور بالفرض ملکہ امتحانًا کسی پری زاد کو اپنے مقابل پلہ چرخ مین سوار
کرے گی یہ چرخ گردش نہین کہانے کا۔ ملکہ نے فرمایا شاید وہ غیر صبح دلکشا ہی۔ نادرہ نے
کہا صبح دلکشا کا یہ مرتبہ نہین کہ تمہاری ہمترازو سمجھی جائے گو تمہاری خالہ زاد ہمشیرہ
ہے۔ ملکہ نے فرمایا کہ پہر کیا تدبیر کرین۔ نادرہ نے کہا۔ اور کیا عرض کرون۔ یا امتحان
قبولیت عبادت موقوف رکہو یا اِس بیچارہ خانمان آوارہ کو اپنا ہمترازو و ہمپلہ
مقرر فرماؤ۔ ملکہ نوبہار کمال ناخوش ہوئی اور کہا۔ ہائے حکیم صاحب کی طلسم بندی سے
جگر شق ہوگیا ہی اور کچہ بن نہین آتا۔ ادہر نادرہ نے شہزادے کو اشارہ کیا تم بہی
بدولت و اقبال چرخ فلک مین سوار ہو اور قدرت خدا دیکہو۔ ہرگاہ شہزادہ
نادرہ اور ملکہ نوبہار چرخ فلک مین سوار ہوئے۔ خواصون نے دونون طرف سے گردش
دی۔ اُس وقت بسبب اتصالات دو نیر فلک دولت و اقبال اقسام طرح کی شکلین
نظر آئین۔ یعنی گاہے تثلیث جو دوستی و محبت پر محمول ہوتی ہتی اور گاہے تربیع کہ اُس سے

ملکہ کا عتاب و غصہ ظاہر ہوتا تھا اور کبھی مقابلہ جو عین زندگی کا نتیجہ ہے۔ قصہ کوتاہ
شہزادہ بہ وقت بلند ہونے پلہ ملکہ نوبہار کے اور پست ہونے اپنے پلے کے اور پھر
برابر ہوجانے دونوں پلوں کے اس طرح کا جلوہ تازہ اور کرشمہ نو ملکہ نوبہار کی حرکت
سے دیکھتا تھا کہ ہر بار جان قالب سے نکل جاتی تھی اور پھر قالب میں آتی تھی

شہزادہ چو شمس و آن مہ چہرہ قمر　　بر چرخ فلک منزل شان ساخت قدر
تثلیث و مقابلہ قران و تسدیس
واقع شدہ بایکدگر اقسام نظر

راوی گذارش کرتا ہے کہ گردش اول ہی میں شہزادہ کو خیال تھا کہ اپنے پلہ سے جست
کیجے اور ملکہ نوبہار کے پلہ میں پہونچیے۔ پھر ساتھ ہی خوف آتا تھا کہ اگر تو ہنگام جست
صفہ بلور پہ گرا عضو ریزا پاش پاش ہوجاویگا۔ آخر الامر گردش یازدہم میں ایسا جلوہ
نظر آیا کہ ضبط نہ ہو سکا اور ایک عالم بے اختیاری میں اپنے پلہ سے جست کی اور بر تختہ
صفہ بلور پر گرا۔ بارے بحسب حکمت بانیان طلسم وہ صفہ نہ تھا ایک حوض کلاں پانی سے
لبریز تھا۔ مگر تاثیر طلسم سے بعینہ ایک صفہ بلور معلوم ہوتا تھا جس طرح بلقیس رضی اللہ عنہا
کے قصہ میں اسطرح کے حوض کا ذکر ہے۔ القصہ جب شہزادہ حوض میں گرا اور غوطہ کامل کھایا
تمام مستورات محل نے بالاتفاق شور و غل مچایا۔ نادرہ رازدار نے بمشکل تمام خواصوں سے
باہر نکلوایا اور ہر ایک پریزاد تیمار و اصلاح میں مصروف ہوئی۔ شہزادے کو جو اول
ہی سے گردش چرخ کے سبب دوران سر عارض ہوا تھا اب اس صدمہ سخت سے بیہوش
مطلق ہوگیا۔ نادرہ رازدار وہاں سے شہزادے کو مکان کے اندر لائی اور
انگیٹھیاں منقل ہائے آتش روشن کروا دیں۔ بعد ازاں ملکہ نوبہار سے کہا۔ اے ملکہ

صاحب اگر شہزادہ ستم رسیدہ مرجاتا یہ وبال کسکی گردن پر ہوتا۔ ملکہ نے جواب دیا خود اُسی کی گردن پر ہوتا۔ شاید ہمنے فرمایش کی تھی کہ تو اپنے کو جوش مین ہوجہ گراوی یا صبح دلکشا اِس مواخذہ مین ماخوذ ہوتی جسکی تلاش وجستجو مین یہانتک پہونچا۔ صبح دلکشا نے کہا۔ اے ملکہ برائے خدا تم بلا اپنی اورون کے حوالے نہ کرو۔ تم ناحق ہمین اپنی خدمت مین تاخ کرتی ہو۔ اب مین صاف صاف عرض کرتی ہون کہ یہ وبال اُسکی گردن پر ہوتا جس نے باغ عشرت مین ایک ہفتہ مجلس شراب وکباب گرم کی اور قصر قران السعدین مین باہم کیا کیا عہد واقرار ہوئے اور ہنوز ہر ایک طرح کی آزمایش وامتحان مین سرگرم ہے۔ لیکن بہانہ کے واسطے اور بیگناہون کا نام لیا جاتا ہی۔ ملکہ نوبہار کو یہ صبح دلکشا کا یہ کلمہ سخت ناگوار گذرا اور نادرہ کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا۔ خیر جو ہوا سو ہوا اب اِن کلمات لاطائل سے کیا فائدہ۔ خدا کرے یہ بیچارہ آوارہ جس مطلب کے واسطے اپنے وطن سے نکلا ہے مُراد اُسکی برآوے اور بارہ دیگر والدین کی خدمت مین پہونچے

اِس عرصہ مین شہزادہ بھی ہوش مین آیا اور ملکہ نوبہار اور صبح دلکشا کی تمام گفتگو بخوبی سُنی جب تقریر ختم ہوئی شہزادے نے بھی آنکھ کھولی۔ ملکہ نوبہار نے اسی جاے سے جملہ اپنا معکوس کردیا اور فرمایا۔ اے نادرہ جس عورت سے یہ شہزادہ نامزد ہوا ہوگا خدا جانے وہ بیچاری اِسکے انتظار مین کسطرح ایام زندگی بسر کرتی ہوگی اور بالفرض کتخدا ہوگیا ہے اُس نامراد کا مفارقت مین کیا حال بد ہوگا۔ دوم تماشاے طلسم بھی ختم ہوا جسکے واسطے اسقدر تکلیف ومحنت گوارا کی۔ اب مناسب ہے کہ اپنے وطن مالوف کو خیر وعافیت سے روانہ ہوجائے۔ شہزادے نے جو یہ جملہ سُنا سر اپنا ملکہ کے زانو پر رکھدیا اور دست بستہ کہا

اے شہنشاہ کشور خوبی | آفتاب سپہر محبوبی | پدر و مادر بفدائے تو باد
سر و جان و تنم بپائے تو باد | دل و دین ور رہ تو باختہ ام | با خیال رخ تو ساختہ ام
از خدا جز تو نیست مقصد من | طاق ابروئے تست معبد من | منکہ در دام تو اسیر شدم
کیست دیگر بہ ہر نام زدم | جز تو گر نام مزد شوم منظور | آن نباشد مرا بغیر از گور

کامران جہان جان باشی | بسر بندہ مہربان باشی

ملکہ نوبہار خاموش شہزادے کے پاس سے دوسرے مکان مین چلی گئی

یہان نادرہ زمانہ دار نے شہزادے کی سر پر ایک تاب بلائین لین اور چند خوان زر سرخ سر پر سے نثار کیئے۔ بعد ازان بآواز بلند کہا کہ اے خواتین محل آگاہ ہو کہ مینے ایک روز جناب حلیم صاحب کی زبان سے سنا ہے کہ آج کی شب عبادت خانہ مین تمام حاضرین محل بائین طریق شہزادے سے پیش آوین جس طرح ملکہ نوبہار کیخدمت کرتی ہین۔ اگر خدا نخواستہ ملکہ عالم کو اسطرح کا صدمہ شدید پہونچا تمام خواتین ملکہ کے واسطے نذر و تصدق ضرور لاتین بلکہ خود ہی بلا گردان ہوتین مستورات محل جو نادرہ کے قول کو مسلم الثبوت جانتی ہین اُسی وقت شہزادے کے گرد ان ہوئین اور اپنے حسب مقدور نذر و جواہر بی تصدق کے واسطے لائین۔ ملکہ نوبہار نے اُس وقت مکان ضرور رمین آفتابہ رکھنے کا حکم دیا راوی کہتا ہے کہ ایک کنیز خورد سال صبیح و دلکشا کی زکیہ الکن نام ہے وہ لکنت زبان کے باعث بجائے رمخرج لام کہتے تہے اور بجائے کاف عربی تائے منقوط زبان سے نکلتے تہے اسی وجہ سے ملکہ نوبہار اکثر اوقات زکیہ الکن سے ہنسی اہی بلکہ وہ اور کنیزون کی نسبت گستاخ بہی تہی۔ الغرض ملکہ نوبہار مکان ضرور مین گئی زکیہ الکن بہی ہمراہ ہولی۔ وہان ملکہ نوبہار کو یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ مبادا میرے تصدق نہ ہونے کے سبب سے کسیطرح کی

خرابی سے تیرا شہزادے کے مانند حال ہو کیونکہ عالم طلسم میں تمام شرائط کا ادا کرنا
واجبات سے ہے۔ آخر الامر ملکہ نے زکیہ سے فرمایا۔ اے زکیہ تو بھی شہزادے کے پاس
جا کر دونوں ہاتھوں سے بلائیں لے میں تجھے انعام دونگی اور دل میں اپنے نیت کی کہ
بیٹے زکیہ کو اپنا نائب کیا۔ زکیہ ملکہ کے حسب الحکم اُس وقت شہزادے کے پاس آئی
کہ تبدیل لباس کر رہا تھا۔ اُس نے بے تکلف دونوں ہاتھوں سے شہزادے کے سر سے
پا تک بلائیں لیں۔ صبح دلکشا نہایت خفا ہوئی اور کہا اے مردار یہاں سے دور ہو تو
اپنے کو دیکھ اور اس حرکت کو دیکھ۔ زکیہ صبح دلکشا کے خفا ہونے سے سہم گئی اور عالم
طفلی کے سبب مکان غرور کیطرف دیکھکر بزبان لکنت آمیز کہا۔ اے ملکہ صاحب تمہارے
فرمانے سے شہزادے کے تصدق ہوئی لیکن میری خاتون صبح دلکشا مجھ پر خفا ہوتی
ہیں۔ زکیہ کی اس بات سے تمام اہل مجلس مع شہزادے کے خوب ہنسے۔ اس اثناء
میں ملکہ نو بہار بھی مکان غرور سے باہر نکلی اور زکیہ سے فرمایا اے مردار پلشت
میں نے کس وقت حکم دیا تھا تو ناحق میرا نام شامل کرتی ہے۔ زکیہ ہر چند خورد سال تھی
مگر ملکہ کے عذر کرنے سے سمجھی کہ شاید اس امر میں کوئی راز مخفی ہے آخر اس نے کہا
اے ملکہ صاحب میرا کیا قصور ہے اگر حضور کو یہ راز پوشیدہ رکھنا منظور تھا اول
مجھے منع کر دیا ہوتا میں کسی کے روبرو زبان سے نہ نکالتی۔ اس دفعہ خندہ یاران
دوبالا ہوا۔ شہزادے نے زکیہ سے فرمایا۔ اے زکیہ تو بھول گئی۔ ہمارے روبرو
یہ فرمائش تیری خاتون صبح دلکشا نے کی تھی۔ صبح دلکشا نے کہا۔ [illegible]
تقصیر وار ہوں۔ خیر

اگر شہ روز را گوید شب است این بباید گفت اینک ماہ و پروین

شہزادے نے ملکہ نوبہار سے فرمایا۔ اے ملکہ تم ناحق زکیہ پہ عتاب کرتی ہو۔ اگر زکیہ تمہاری طرف سے میری بلاگردان ہوئی کیا عجب کی بات ہے۔ خاطر جمع رکھو میں اسی وقت بلائین واپس کیئے دیتا ہون۔ آخر الامر شہزادے نے سر سے پا تک ملکہ کی بلائین لین۔ ناورہ رازدار نے ارباب طرب کو ترانہ ہائے مبارک باد کا حکم دیا

جب ملکہ نوبہار مسند ناز و وقار پر جلوہ فرما ہوئی شہزادے نے بزبان عجز و نیاز فرمایا۔ اے ملکہ آفاق برائے خدا اب تم قلم عفو و بخشش سے میرے محضر گناہ پر دستخط کرو اور میرے حال زار پر مہربان ہو کیونکہ اب مین اپنے جسم ناتوان مین تمہارے بار مفارقت کی ہرگز طاقت نہین پاتا۔ ملکہ نے جوابدیا۔ اے صاحب

کبوتر با کبوتر باز با باز کند ہمجنس با ہمجنس پرواز

مین پریزاد آتشی تم آدمزاد خاکی پھر کس صورت سے صحبت برابر ہو۔ تمکو کوئی اپنا ہمجنس تلاش کرنا چاہیئے اور آئندہ ایسے کلمات یاوہ سے زبان کو بند رکھو۔ کیا معنی کہ تمہاری زبان درازی و یاوہ گوئی میری رسوائی کا موجب ہو۔ اگر خدانخواستہ اس حال کی کچھ بھی خبر میرے پدر و مادر کے کان تک پہونچی پھر خدا جانے مجھے کیا ایذا دین کرین گے۔ شہزادے نے فرمایا۔ قربانت شوم

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

آگاہ ہو کہ بلقیس بھی بروایت مشہورہ تمہاری جنس سے تھین اور اُن کا عقد حضرت سلیمان علیہ السلام سے جو آدمزاد تھے وقوع مین آیا۔ علاوہ اُنکے زمانہ سابق مین بھی اکثر پریزادین آدمزادون سے منسوب ہوئی ہین۔ ملکہ نوبہار نے کہا ہوئی ہونگی میری قوم مین سے آجتک کوئی پریزاد تمہاری قوم بیوفا سے منسوب نہین ہوئی

علاوہ ازین میرے پدر بزرگوار نے اپنی سلطنت میرے نام ہبہ کی ہے اور پس جس
زن و مرد کے نام لفظ سلطنت عائد ہوتا ہے وہ دوسرے کا محکوم حکم نہین ہوسکتا
اسی واسطے مجھے بالطبع فرمان برداری کسی کی منظور نہین - اب تم بھی میرے خیال
سے دست بردار ہو اور میری ان خواہرون مین سے جو ہر ایک دختر سلاطین ہے
پسند کرو جس کا عقد ابھی وقت تم سے کر دیتی ہون - ملکہ صبح دلکشا جو
مطبوع خاطر نیز مرہم زخم جگر تمہاری ہے اور میری بھی خالہ زاد ہمشیرہ ہے اگر تم رضامند
ہو مین اسکے مادر و پدر کو تمہارے عقد کا پیام بھیجون اور اسکا استمزاج لون -
شہزادے نے فرمایا - اے ملکہ تمہارے تجاہل و اصرار کلام سے بے اختیار جی چاہتا ہے
کہ سینہ اپنا خنجر سے چاک کر کے زخم جگر تم کو دکھاؤن تاکہ تم کو میری بات کا یقین آوے
اور معلوم ہو کہ کسقدر نشتر رنج فراق تمہارے نے میرے دل و جگر کو مجروح کیا ہے - ملکہ نے
کہا - یہ باتین ضرب المثل ہین کوئی اپنا جگر چاک نہین کرتا - شہزادہ کو ملکہ نوبہار
کے اس طعنہ سے ایسا غصہ آیا کہ خنجر نکال کر سینہ پر رکھ لیا اور چاہتا تھا کہ سینہ مین
مارے مگر نادرہ رازدار اور گل رخسارہ وغیرہ پریزادین شہزادے کے ہاتھ کو لپٹ گئین
شہزادے نے ایک جوش وحشت اور غلبہ جنون مین کہا - آ نادرہ تو میری معترض حال ہوئی
مین اپنا زخم جگر تمہاری ملکہ کو ضرور دکھاؤنگا - جہان ملکہ نے میرے اور امتحان کئے
یہ امتحان بھی ہو جائے گا - صبح دلکشا جو اس وقت وہان موجود نہ تھی ملکہ نوبہار
نے باواز بلند کہا - اے صبح دلکشا تو کہان چلی گئی - جلد پہونچ کہ شہزادہ بیچارہ
تیرے فراق مین ناحق اپنی جان ضائع کئے دیتا ہے - یہ بات زیادہ تر شہزادے کے
شورش جنون کی باعث ہوئی اور ایسی قوت کی کہ نادرہ رازدار وغیرہ تمام

پھر ترادیوں مثل نیبہ علاج جدا ہو گئین۔ جب نادرہ راز دار نے دیکھا کہ شہزادہ ہمارے
قابو کا نہین ناچار ملکہ نوبہار سے بھی کہا۔ اے ظالم تجھے کچھ قباحت آیندہ کا بھی خیال ہے
یا نہین۔ آگاہ ہو کہ خدانخواستہ سہل صدمہ بھی شہزادے کو پہونچا پھر خدا جانے
اہل اللہ کے سر پر کیا آفت نازل ہوگی۔ بہر حال تم کسی طرح خنجر شہزادے کے ہاتھ سے
لے لو۔ ہم مجبور ہین کہ زور ہمارا مرد صاحب قوت کے زور سے برابر نہین ہو سکتا ورنہ
تمہاری مدد کی کچھ حاجت نہ تھی۔ ملکہ نوبہار اول خموش شہزادہ اور خواصون کی
کشمکش کا تماشا دیکھتی رہی۔ ہر گاہ نادرہ نے یہ الفاظ کہے اُس وقت سمجھی کہ نادرہ
درست کہتی ہے کچھ عجب نہین کہ شہزادہ ایک عالم بیخودی مین اپنی جان دیدے
آخر نادرہ وغیرہ سے فرمایا۔ تم جدا ہو جاؤ مین سمجھ لونگی۔ دیکھون کہ کس قدر اس مرد
دیوانہ کے دست و بازو مین زور و قوت ہے۔ خواصین حسب الحکم جدا ہو گئین۔ ملکہ نوبہار
نے دونون ہاتھ شہزادے کے اپنے دست ہائے رنگین سے خوب مضبوط پکڑ لئے بعد ازان
آنکھ سے آنکھ ملا کر کہا۔ اے فیلسوف مکار تو خنجر ہمین نہین دینے کا اور اپنے فعل سے باز نہین
آنے کا۔ شہزادے کو ملکہ کی دست گیری مین ایسا لطف آیا کہ تمام عمر نصیب نہ ہوا تھا۔ با
ہمہ سخت زبانی جواب دیا۔ اے ملکہ جس حال مین تمکو میرے قول و فعل کا اعتبار نہین
پھر ظاہر داری سے کیا حاصل۔ اب تم میرے متعرض حال نہ ہو تا کہ مین تمہارے روبرو
اپنی جان قربان کرون اور تم بھی دیکھو کہ قسمت و وفا کا جہان مین یہ درجہ ہوتا ہے یعنی
یعنی گو اب مین تمہاری بیوفائی و سنگدلی سے نہایت تنگ آگیا ہون۔ ملکہ نوبہار نے
زبان سے کچھ جواب نہ دیتی تھی اور صرف خنجر کے لینے مین سرگرم تھی اور شہزادہ باین
خیال خنجر نہ دیتا تھا کہ جب ملکہ نے خنجر لے لیا پھر مجھ سے جدا ہو جاوے گی اور یہ نعمت

غیر مترقب

تغیر مترتب نہ ہوتا تہہ سے جاتی رہے گی۔ یہ حرکت کار بین الفریقین دیدہ و دانستہ دراز ہوگیا اور
خنجر اپنے شکم پر رکھ لیا۔ ملکہ نوبہار بھی اسواسطے یعنی خنجر کے شہزادے کے سینہ پر سوار ہوگئی
اور اسقدر جہد کی کہ ملکہ کا سینہ و شکم شہزادے کے سینہ و شکم سے متصل ہوگیا اور
اس جا۔ وجہد میں قطرات عرق مثل شبنم گل عارض سے ٹپکے اور ہوئی عنبرین خمار رواں
پریشان ہوگئے اُس وقت عجب قدرت خدا نظر آتی تھی یعنی ایک تو ملکہ کا ہوش
درست کرنے میں سرگرم تھا اور دوسرے ہاتھ سے خنجر تھامے ہوئے تھی۔ ہر گاہ ملکہ کی
دست و پا میں طاقت نہ رہی نگاہ تند و غضب سے شہزادے کو دیکھ کر کہا۔ اے خیرہ چشم یہ نہنگ
سکارہ کی خصلت تو نے کہاں سے حاصل کی۔ بس یہ تیرے حق میں یہی بہتر ہے کہ یہ خنجر ہم کو دیدے
ورنہ ہم آزردہ ہو جائیں گے۔ اور آزردگی ہماری موجب خرابی کا ہے۔ شہزادے کے جسم میں
اُس وقت مطلق حس و حرکت نہ تھی اور مثل تصویر عالم تحیر میں ملکہ کی صورت دیکھ رہا
تھا آخر ملکہ نوبہار نے زبردستی خنجر شہزادے کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اُسی مسند پر
جا بیٹھی بعد اُس کے کہا۔ استغفر اللہ آج کی شب عبادت خانہ میں عجب فضیحت گذری
شہزادے نے جو دیکھا کہ باین ہمہ عذر و معذرت ہنوز ملکہ کی طبیعت سے غبار
شکر رنج نہیں ہوا تو اُس نے رو دیا کہ ملکہ نوبہار کے بھی اُس وقت آنسو بھر آئے ناگاہ
صبح صادق طالع ہوئی اور شاہزادے کو موافق عادت ہر روزہ کے حشمت و سلطنت اپنی
یاد آئی۔ اول تو اشک آنکھ سے پاک کیے بعد ازاں ملکہ سے فرمایا۔ اے بے خود و مغرور منہ
تمام شب تیرے روبرو عجز و نیاز کی الا اثر ہے دل میں کسی طرح تاثیر نہ ہوئی ظالم
اسباب جو تو نے مجھے عالم بیکسی و تنہائی میں دیکھا ہر حیلے سے تکلیف و ایذا پہنچاتی
ہے معاذ اللہ اگر بہ آن حشمت و اقتدار دیکھتی البتہ معلوم ہوتا کہ میں کس قدر و منزلت

کا انسان ہوں۔ ملکہ نوبہار نے کہا تم ناحق اعتراض کرتے ہو۔ میں تمہاری حال سے بخوبی آگاہ ہوں۔ تم گوش ہوش میری طرف مخاطب کرو

از دلت بود یکے قطرہ آب | کہ از ان شست صواب و جواب
از شکم تا بہ کنار آمدۂ | از رہ بول دو بار آمدۂ
آخرش جیفۂ افتادہ بہ خاک | کردنہان بہ یکے تیرہ مغاک
بر تو پردہ بہ خرمن از بدرند | چشم نا بستہ کسان کم گذرند
در میانہ کہ سرا پا نوشی ست | روز و شب کار تو سرگین کشی ست
ظاہر آراستہ با گوہر و در | چون شکنبہ شکم از سرگین پر
از سر این نکتہ فراموش مکن | از حقہ زرح گران گوش مکن

شاہزادے نے فرمایا آمنا و صدقنا کسی بشر کو اس سے مجال دم زدن نہیں۔ لیکن آیہ کریمہ "لقد کرمنا بنی آدم" کی شان نزول کیا ہی۔ ملکہ نوبہار نے جواب دیا۔ ہر چند بنی نوع انسان ایسا ہی ممتاز و معزز ہی مگر کل کی شان میں اس آیہ کا مفہوم صادق نہیں آتا۔ اسکے مصداق بزرگان باخدا ہیں کہ وہ اپنے حال وسط کو درست کرتے ہیں اور صبح و شام کو ایک نظر نہیں دیکھتے

اس گفتگو میں نسیم صبح باین کیفیت اس محفل میں آئی کہ خود بخود تمام حاضرین مجلس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ جب وقت صباح شہزادے کی آنکھ کھلی۔ کیا دیکھتا ہی کہ ایک درخت عظیم الشان کے سایہ میں وہ سرکش آتشین رخسار بہ لباس گلنار تخت یاقوت نگار پر جلوہ فرما ہے اور خواجہ عنبر ناظر کو دست بستہ عذر یک پیر بٹھایا ہے اور آئینہ دار پری بہ آواز بلند کہ رہی ہے۔ اے عنبر تجھے غضب

سلطانی کا کچھ خوف نہ آیا جو تو نے ایک مرد غیر جنس نامحرم کو عبادت خانے مین داخل
کیا بعد ازان جلاد کو حکم دیا کہ جلد خواجہ عنبر کا تن سر سے جدا کر دو۔ جلاد نے دست تیغ عنبر کے
قتل کے واسطے بلند کیا تہا کہ ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور دست گرفتہ عنبر کو آسمان کی طرف
لے گیا۔ ملکہ نوبہار نے پریزاد ان تیز پر کو حکم ناطق دیا کہ تم تعاقب کرو اور عنبر اور اسکے
لیجانے والے کو گرفتہ و بستہ ہمارے پاس لاؤ۔ پریزاد ایک لحظہ کے بعد ترسان و لرزان
حاضر ہوئے اور انہون نے عرض کیا۔ اے ملکہ آفاق جب ہم عنبر کے قریب پہونچے ایک ایسی
آواز مہیب ہمارے کان مین آئی کہ ہمارے پر و بازو کی قوت بالکل زائل ہو گئی
اور قریب تہا کہ دم نکل جاوے۔ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ وہ دست غیب کسی اہل اجرام
کا تہا۔ ملکہ نوبہار نے نادرہ سے پوچہا۔ تیرے قیاس مین کیا بات آتی ہے۔ نادرہ
نے عرض کیا۔ قربانت شوم بجز حکیم صاحب کے اور کسی کی کیا قدرت و مجال جو عنبر
کو اسطرح لے جاوے کیا معنی کہ تمام اجرامی اُنکے فرمانبردار ہین۔ ملکہ نوبہار
بہی ایک عالم غضب مین تخت پر سوار ہو کر وہان سے روانہ ہوئی

بعد روانہ ہونے ملکہ کے قلیل عرصہ مین کوئی ذیحیات عبادت خانے کے اندر
نہ رہا۔ شاہزادہ اول اپنی تنہائی اور بے کسی پر خوب رویا بعد ازان باغ کے
گلگشت مین مصروف ہوا اور عبادت خانہ کے تمام مکانات منزل بہ منزل ملاحظہ
فرمائے۔ وقت شب قدرے میوہ باغ کا کہایا اور بعد ادائے فریضہ و نافلہ ایک
مکان مین آرام فرمایا۔ مگر کسی طرح نیند نہ آئی۔ اور کیونکر نیند آتی بیمار اور خصوصاً
بیمار عشق پہ رات بہاری ہوتی ہے۔ آخر ملکہ نوبہار کے خیال مین ترجمہ نگار یعنی نادم علیخان
کے اشعار مندرجہ ذیل کے ہم مضمون اشعار عربی و فارسی کو سوز و گداز سے

پڑھ پڑھ کے نالہ و افغان کے ساز کے ساتھہ رات بسر کی

چاہے کہ تم سے مل کے پشیمان نہو کوئی ہو حوصلہ تو طالب پیمان نہو کوئی

ہو دسترس تو کس طرح رخسار شوخ تک جب تک مثال زلف پریشان نہو کوئی

یہ ہو نجائے ضبط آئینہ کو پیش روئے یار ہان چشم و دل کے ہوتے بہی گریان نہو کوئی

ناچار داغ سینے کی چہپا لے کہ زخم ہون غنچہ سے گل نہو تو گلستان نہو کوئی

آوارگی کی تاب نہین رہی ہو رہئے کہسار کوئی ہو جو بیابان نہو کوئی

خون کسکو غم مین کیجے کہ دل ہی نہین رہا کیا چاک کیجے جبکہ گریبان نہو کوئی

سیفی تم اسکے در سے دو واقف ہو کسطرح مرد غریب جسکا زباندان نہو کوئی

صبح کے وقت اُسی بدر رہ کے پاس آیا جسکی راہ سے داخل ہوا تہا مگر آج اُسکے قریب ایک مار سیاہ نہایت طویل حلقہ زدہ بیٹہا تہا۔ شاہزادہ راہ نہ پاکر واپس ہوا و دن مکانات کی سیر اور درخت شماری مین گذرتا تہا اور شب نالہ و بکا اور فریاد و زاری مین

## وارد ہونا شاہزادہ معز الدین کا قصر اسرار اور مرغ اسرار کے مقام مین جسکو بہشت برین کہتے ہین اور ملاقات کرنا نادرہ راندار سے

روز ہفتم شاہزادہ بالائے بام بلکہ نوبہار کے تصور مین سیر دریا دیکہ رہا تہا اور دل مین کہتا تہا کہ عبادت خانہ سے کیونکر نکلون۔ کیا دریا مین کود پڑون الہٰی خیالات مین آسمان کیطرف سے خود بخود ایک کاغذ شاہزادے کے دامن مین آگرا

اُس مین بہ خط سبز یہ عبارت لکھی تھی اے معز الدین

آزردہ مباش کاخر کار گردد بمراد چرخ دوار

آگاہ ہو کہ اس عبادت خانے مین ایک مکان عالی شان مشرق رویہ ہے اور زمین اُسکی
سنگ سبز کا ہے۔ توکل تمام روز روزہ رکھنا اور وقت شب باوضو داخل ہو کے اندر اُسکے
اسم کا بائین اعداد ورد کرنا جو کاغذ مین لکھا ہے۔ جب اوراد اسم سے فارغ ہوگا ایک
جانور قوی الجثہ سبز رنگ تیرے پاس آوے گا اور بہ زبان فصیح کہیگا کہ تو میری پشت پر
سوار ہو مین تجھے منزل مقصود کو پہونچا دونگا۔ تو بلا وسواس و خطر اس جانور کی پشت
پر سوار ہو لینا وہ تجھے نادرہ رازدار کے قصر مین پہونچا دیگا۔ وہان [illegible]
سے تیری ملاقات ہوگی والسلام۔ شاہزادہ کاغذ کے احکام پر کاربند ہوا۔ مرغ اخضر نے
اوج ہوا پر اس قدر بلندی کی کہ تمام جہان بیضہ مرغ کی مانند نظر آتا تھا۔ آخر اُس نے
شاہزادے کو ایک مکان فردوس نشان مین پہونچا دیا اور خود روانہ ہوا

شاہزادے نے وہ مکان اس شوکت و شان کا دیکھا کہ عقل اُسکی تعریف سے عاجز
تھی۔ تمام در و دیوار ایک پارچہ زمرد کے تھے۔ اسی طرح حوض و نہر اور [illegible]
کا بھی تکلف قیاس کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ جو تعریف بہشت برین کی سنی تھی یا کتب معتبرہ
مین دیکھی تھی بعینہ اُسکا نمونہ یہان موجود پایا۔ جب شاہزادہ وسط مکان مین پہونچا صحن مکان مین ایک
درخت اس قدر تناور دیکھا جسکی بیخ کو سو گز ریسمان احاطہ نہ کر سکے اور شاخون
کی بلندی کا حال سوائے خدا تعالے کے شاید ہی کسی اور شخص کو ظاہر ہو۔ چنانچہ شاہزادہ
کو گمان گذرا کہ جس وقت مین روز اول مشکوئے حیرت مین داخل ہوا تھا طلسم
خاک سے تا طلسم فلک زحل کی درخت کی شاخین ہر طلسم مین دیکھی تھین یہ [illegible]

شاہزادے کو اُس قصر کی ہر جا و جہت کی زینت و آراستگی سے حیرت ہوئی تھی مگر اُس درخت
کے دیکھنے سے زیادہ تر حیران ہوا۔ گویا درخت طوبےٰ تھا۔ برگ ہائے درخت کا رنگ اسقدر
شفاف و مجلی تھا کہ زمرد اور اُنکے رنگ مین کچھ فرق نہو سکتا تھا۔ ہوائے خوشگوار دل و
دماغ کو نسیم بہشت کا مزا دیتی تھی اور غبار مشک و عنبر کو شرماتا تھا۔ شاہزادہ ایک ایوان
مین داخل ہوا۔ اُسمین زربفت و مخمل کاشانی کا فرش تہا اور طاقون مین طرح طرح کا میوہ
خشک و تر چنا تہا۔ شاہزادہ اُسکی دوسری طرف برآمد ہوا۔ وہان تین حوض مربع صد در صد
دیکھے۔ اُنمین یاقوت و زمرد و الماس و زبرجد وغیرہ کے فوارے آب افشانی کر رہے تھے
مگر عجب تکلف تہا کہ یاقوت کے فوارے سے آب سرخ رنگ و براق اور الماس کے فوارے
سے آب سپید رنگ علیٰ ہذا القیاس ہر ایک فوارے سے اُسکے ہمرنگ پانی نکلتا تہا۔ شاہزادے
نے امتحاناً قدرے پانی ہر ایک فوارے کا زبان پر رکہا۔ ذائقہ سے معلوم ہوا کہ اُن
فوارون مین شراب مثلثہ چار آتشہ اور شربت بید مشک اور شیر و عسل مصفا بہرا ہوا
ہے۔ ہر درخت پر مرغان مختلف رنگ و خوش آہنگ اِس کثرت سے جمع تھے جنکا شمار نہو سکتا
تہا۔ بعض جانور اُن جانورون سے مشابہ نظر آئے جو شکوئے حیرت مین دیکھے تھے شاہزادے
نے جو اُنکی زمزمہ پردازی پر کان لگائے تو معلوم ہوا کہ ہر درخت کے جانور زبان
عربی و فارسی و ترکی و ہندی و انگریزی وغیرہ مین ذکر الٰہی کر رہے ہین۔ شاہزادہ
حیرت زدہ ایک درخت کے سایے مین آیا تا کہ قریب سے اُنکی گویائی سنے مگر جانورون نے
اپنا اپنا ذکر موقوف کر کے بزبان فصیح متفق الکلام یہ کہا:۔ "السلام علیکم یا ایہا السلطان
ابن السلطان اہلاً و سہلاً و مرحبا و خیر مقدم خیر النا کیف الحال و جاء الوصال
ایہا السلطان بکرم اقرا من کلام اللہ سلام علیکم طبتم اذا دخلتم بیوتاً فسلموا

اعلیٰ انفسکم من عند اللہ تحیتہ مبارکۃ طیبۃ۔ بعد ختم کرنے اس عبارت کے پہر اُسی
طرح حمد الہی مین مشغول ہوگئے۔ شاہزادے نے اُن مرغان فصیح البیان سے فرمایا اے
مرغان رازدان مین تمسے سوال کرتا ہون کہ غبار طبیعت میری معشوقہ کا کب تک
صاف ہوگا۔ اِس سوال کا جانورون نے کچہ جواب نہ دیا۔ وہان سے دوسرے درخت کی سایہ
مین تشریف لایا۔ اُنہون نے بہی مبارکباد دی مگر سوال کا کچہ جواب نہ دیا

القصہ تین روز اُس قصر بہشت آئین کے سیر وتماشا مین گذری۔ روز چہارم
کیا دیکھتا ہے کہ آسمان پر ہیٔنا دان زرین بال مرصع پوش رنگین لباس کی کثرت و
جوش سے شفقی ہوگیا یعنی بروز مقررہ قصر اسرار مین نادرہ رازدار کی سواری اعلیٰ
ہوئی۔ شاہزادے نے ایک عالم انبساط مین نادرہ کا استقبال کرکے فرمایا۔ اے رازدار
بانو تم دیکہو کہ مین کس محنت وتلاش سے تمہارے قصر مین پہونچا۔ نادرہ نے بعد آداب تسلیمات بستہ
عرض کیا۔ غالب

زان سرہ کہ سران بہر تماشا گذرند شور خیزد کہ فلان آمد و بہمان آمد
ناگہان چون تو بدین جسن خداداد آئی ہمہ گویند کہ شاہ آمد و سلطان آمد

اے شہریار مکرم حضور کو یاد ہوگا کہ مینے عبادت خانے مین ماکیطرف سے عرض کیا تہا
اور اب اپنی جانب سے عرض کرتی ہون

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نماؤ فرود آکہ خانہ خانۂ تست

بارے فرماؤ کہ حضور بدولت و اقبال کس طریق سے اِس مکان حیرت نشان مین پہونچے
اور اب کیا قصد عالی ہے۔ شاہزادے نے حال گذشتہ بیان کرکے فرمایا اے خوش
مہربان میرا قصد اُس درجے سے گذر گیا جو تمکو ظاہر ہو بقول حافظ شیراز

نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا

نادرہ نے کہا جمعی فرماؤ مجھ سے جس قدر تمہارے مقدمے مین کوشش ہوسکے گی
زینہار دریغ نہین کرونگی

پس از مکالمے کے بعد شاہزادے نے اُس درخت اور اُن جانورون کی حقیقت پوچھی۔
نادرہ نے کہا اس درخت کا شجرہ طیبہ نام ہے اور تمام اشجار کے جانور بالخاصیت
یہی صفت رکھتے ہین اور یہی شجرہ طیبہ مرغ اسرار کے نزول کا مقام ہے۔ شاہزادے
نے جو مرغ اسرار کا نام سُنا فرمایا اے نادرہ مین مدت مدید سے مرغ اسرار کی صورت دیکھنے
کا مشتاق ہون مگر مین تمام اہل طلسم کی زبانی یہ بات سنتا آیا ہون کہ مرغ اسرار کی
صورت پر نظر قائم نہین ہوسکتی بلکہ مین خود اسکا شاہد ہون۔ چنانچہ ہر روز ہر منزل
طلسم مین شام کے وقت ایک موج مخروطی بعینہ گنبد کی شکل نظر آتی تھی اور ایک ستارہ
روشن بیچ مین اوپر سے اُس موج مین داخل ہوجاتا تھا۔ اہل طلسم کا بیان ہے کہ وہی ستارہ
مرغ اسرار ہے۔ اُسکی صورت اسقدر مشتبہ تھی کہ اصل ماہیت ہرگز دریافت نہوسکتی تھی
نادرہ نے کہا اب جو حضور قصر اسرار مین تشریف لائے ہین کوئی مشکل فضل الٰہی سے بند نہین
رہنے کی۔ اگرچہ اُس عالم مین بھی مرغ اسرار کے مربی و مددگار ہونے مین شبہ نہین۔
لیکن حکما نے مقدمات طلسمی کا حل ہونا فقط اس امر پر موقوف رکھا تھا کہ تم سیرغیب خانے
مین قدم رنجہ فرماؤ اور مین تمہارے عقدے مرغ اسرار سے حل کرون۔ شاہزادے نے پوچھا
مرغ اسرار تمہارے قصر مین کس وقت نازل ہوگا۔ نادرہ نے کہا ایک ہفتہ اُسکے نازل
ہونے مین باقی ہے

وہ روز و شب عیش و نشاط مین گذرا۔ وقت صباح نادرہ رازدار نے پوچھا۔

اے شہریار عالی وقار دو نہر جسمین مرغ اسرار غوطہ مارتا تہا تمہارے گمان مین یہان سے کسقدر فاصلے سے ہوگی۔ شاہزادے نے فرمایا جس مکان کا نام تینے مشکوئے حیرت سنا ہے لااقل یہان سے وہان پہونچنے کی راہ سے کم نہین۔ نادرہ خوب ہنسی اور اُس نے کہا اگر مرضی مبارک ہو مین تمکو ایک لحظہ مین مشکوئے حیرت کا تماشا دکہلاؤن۔ شہزادے نے فرمایا مین فقط ملکہ نوبہار کی ملاقات کا خواہان ہوا۔ یہ تو مجہے پہر مشکوئے حیرت مین لیجاتی ہے۔ نادرہ نے کہا۔ یہ آرزو بہی عنقریب بر آویگی کچہ عرصہ باقی نہین رہا۔ شہزادہ نادرہ کے ہمراہ ہولیا۔ نادرہ نے اول قصر اخضر کے تمام مکانات بالتفصیل دکہائے۔ بعد ازان الٹے چلے لائی جہان ایک زینہ مثل تہ خانہ تہا۔ شہزادہ زینہ کے راہ سے تہ خانہ مین گیا۔ نادرہ وہان سے ایک دروازہ کہولکر باہر نکلی۔ شہزادہ بہی نادرہ کے عقب مین باہر آیا۔ کیا دیکہتا ہے کہ مین مشکوئے حیرت کے ایک مکان مین موجود ہون اور روبرو تمام منزلات طلسم نظر آتی ہین۔ لیکن یہ مکان نظر سے نہ گذرا تہا آخر نادرہ سے فرمایا اے خواہر اس مکان کو مینے مشکوئے حیرت مین نہین دیکہا۔ نادرہ نے کہا۔ فی الواقع قصر چہاردہم حضور نے ملاحظہ نہین فرمایا۔ شہزادے کو اس قرب سے کمال حیرت ہوئی اور فرمایا۔ ای رازدار بارے اب ہم سمجہے کہ عجائبات کی خلائق انسان کو ناحق سرگردان و پریشان کرتی ہے۔ افسوس کسی ناانصاف نے مجہے راہ نزدیک کا نشان نہ دیا اور حق و ناحق تمام جہان مین آوارہ کیا۔ نادرہ نے کہا۔ اگر حضور جہان مین گشتہ نہ ہوتے یہ تماشائے عجیب نظر سے نہ گذرتے اور اسقدر بندہائے خدا جو فقط تمہاری قدم کی برکت سے مطلب دلی کو پہونچے محروم رہتے

جب نادرہ نہر کے کنارے پر آئی دفعتاً تمام مکانون کے دروازے کہل گئے اور

جو جانور بالائے درخت تہے چہچہے لگانے لگے اور اُس وقت صدائے ہذا یوم الفرح
دیوم السرور ہر جانب سے کان مین آئی بعد ازان ہر ایک درخت کے جانور اپنے
اپنے مکانون مین داخل ہوئے اور ایک ساعت کے بعد جانورون کے عوض خورشید جبین
او گلرخسار پری وغیرہ نازنینین تا ملکہ طلسم زحل بابہا ہر گونا گون باہر نکلکر شہزادہ
والا تبار کی قدمبوس ہوئین اور نہر کے کنارہ پر فرش ہکلف بچہوایا اور مجلس عشرت
گرم کی۔ شہزادے نے مشکوئے حیرت کے قصرون مین سے گیارہ قصر باین ترکیب
دیکھے تھے کہ ہر بار ایک دروازے سے دوسرے قصر مین داخل ہوتا تہا۔ مگر طلسم فلک البروج
مین موافق ہدایت آذر کیوان کے پہونچا تہا اور طلسم فلک اعظم مین منبر کے زینے
پر سے حسب نصیحت نوران الوعظ کے داخل ہوا تہا۔ الا نازنینان قصر یازدہم کے حال
سے اسواسطے واقف ہے کہ انکو منازل قمر مین رفیع کرسی نشین کی معرفت شہر کرسی کے
اندر دیکہا تہا اور نام انکے منازل قمر کے مطابق تہے یعنی شرطین و بطین الی آخرہ
البتہ قصر سیزدہم کی نازنینون کو آج ملاحظہ فرمایا کہ تمام اطلس پوش تہین اور انکے
زیور و جواہر مین بہی نازنینان گذشتہ کی نسبت تکلف ظاہری پایا جاتا تہا اور
انکی سردار کا نام نائبہ خاتون تہا۔ ہر گاہ نائبہ خاتون شہزادے کی ملازمت کے
واسطے حاضر ہوئی۔ شہزادے نے پوچہا اے نادرہ خلاف اور نازنینون کے عجائبات
مین نائبہ خاتون نام آج سنا ہے۔ نادرہ نے عرض کیا۔ اے شہریار اصل نام اسکا پریزاد کا
حسن افروز ہے۔ نائبہ خاتون میری مادر بزرگوار ملکہ شرف افروز نے خطاب دیا ہے
آگاہ ہو کہ طلسم فلک اعظم مین چار منزلین جلیل القدر ہین۔ اول مقام حیرت و مقام
مثال یہ دونو منزلین میری مادر شرف افروز سے متعلق ہین۔ دوئم قصر سیزدہم

مشکوئے حیرت کا جو شہر آئینہ داران سے منسوب ہے سیوم مقام تجمل اور شہر حشمت نگار
جہان عبادت خانہ یعنی منزل جاودان شاہ ہی چہارم قصر اسرار جسکو بہشت طلسم
اور محل نزول مرغ اسرار بہی کہتے ہین۔ یہ قصر میری ذات سے متعلق ہی اور مینے
اپنی طرف سے حسن افروز پری کو مشکوئے حیرت مین نائب مقرر کر رکہا ہی۔ بعدہٗ نادرہ نے
عالم افروز کو بہی شہزادے کی ملازمت سے سرافراز کرایا اور کہا کہ قصر چہارم ہم
اسی کا مکان ہے اور یہ قصر قصر اسرار کے متعلقات مین شمار کیا جاتا ہی۔ مگر جو لطف
راہ باطن مین ہی وہ راہ ظاہر مین نہین۔ بقول شخصے

پائے استدلالیان چوبین بود      پائے چوبین سخت بے تمکین بود

شہزادے کو نادرہ کی خوش بیانی مین کمال لطف آیا اور فرمایا۔ اے رازدار خدا تعالیٰ
مجہے بہی راہ باطن سے آگاہ فرمائے بحق نبی و آلہ الامجاد

القصہ شہزادے نے تمام روز لب نہر شغل و اشغال مین گذارا اور وقت عصر
انتظار مین تہا کہ شاید وہ ستارۂ روشن جو مرغ اسرار سے عبارت ہی آج بھی نظر آوے
الا وقت شب ہو گیا اور مرغ اسرار نظر نہ آیا۔ شہزادے نے نادرہ سے پوچھا۔ اے خاتون
آج خلاف ایام گذشتہ مرغ اسرار نے نہر مین غوطہ نہین مارا اور نہ وہ موج مخروطی پیدا
ہوئی۔ نادرہ نے کہا اے شہریار مرغ اسرار کا قاعدہ نہین کہ ہر روز آب نہر مین داخل ہو
البتہ جسوقت کوئی مہمان تازہ مشکوئے حیرت مین وارد ہوتا ہے مرغ اسرار بہی نازل
ہوتا ہے۔ شہزادے نے پوچہا اسمین کیا حکمت ہے۔ نادرہ نے کہا۔ اس حکمت سے بجز حکیم مطلق
کوئی جن و بشر آگاہ نہین

قصہ مختصر پانچ روز مرغ اسرار کے نازل ہونے مین تہے کہ ایک دن شہزادہ نے

نادرہ سے پوچھا اے ملکہ اسرار یہ حال بھی تمکو کچھ معلوم ہے کہ مرغ اسرار کی کیا جنس ہے
ہے اور خلقت اُسکی کس عنصر سے ہے آیا ترکیب عناصر سے مخلوق ہوا ہے یا فقط روحانی
ہے۔ نادرہ نے کہا حضور وہ سوال کرتے ہین جسکے جواب مین تمام خلایق طلسم عاجز ہین
ہرگاہ مجھے مرغ اسرار کی اوقات روزمرہ سے آگہی نہہ بہر مین اصل خلقت کا کیا حال
بیان کرون۔ شہزادے نے فرمایا۔ تم نے یہ حال خود مرغ اسرار سے دریافت کیا ہوتا
نادرہ نے کہا۔ میری کیا مجال کہ مرغ اسرار کے روبرو کوئی کلمہ گستاخ زبان سے
نکالون۔ شہزادے نے فرمایا۔ اگر اسطرح کی خائف ہو تو پھر میرے سوالون کا جواب
کسطرح حاصل کروگی۔ علاوہ ازین جبتک شجرہ نظر نہ آوے اُس عقدہ کا حل ہونا معلوم
نادرہ نے کہا۔ تمکو جو سوالات کرنے منظور رہون مجھے فرما دو مین بجائے خود جواب
اُنکا حاصل کرلون گی۔ کیونکہ مرغ اسرار بذات خود تم سے ہمکلام نہین ہونے کا۔
ہان تم دور سے اُس کا نور جمال دیکھنا اور زنہار زیر درخت نہ آنا اور نہ تمہارے
سایہ سے رم کرجاوے گا اور تمام مطالب مہمل رہ جاوینگے

ہرگاہ روز جمعہ ہوا۔ نادرہ نے کہا۔ اے شہریار آجکی شب مرغ اسرار شجرہ طیبہ پر نازل
ہوگا۔ تم حوض کے کنارہ پر سے اُسکی صورت دیکھنا۔ خبردار درخت کے قریب آنا۔ شہزادے
نے تمام سوال نادرہ کو بتلائے اور خود بعجیل تمام مغرب و عشا کی نماز سے فرصت کی
الآ ہنوز سجدہ مین تھا کہ ایک روشنی زہرہ سے زیادہ اور ماہتاب سے کم آسمان کی طرف سے
شجرہ طیبہ پر نازل ہوئی۔ بمجرد نازل ہونے روشنی کے تمام باغ و مکان منور
ہوگیا۔ نادرہ نے اول سے زیر درخت فرش مکلف بچھا رکھا تھا اور جابجا
بخورات و لخلخے اور عنبر فتیلے روشن تھے۔ شہزادہ بعد الفراغ نماز حوض کے کنارہ پر

تشریف لایا اور خاموش بیٹھ گیا۔ ہرگاہ عکس شجرہ طیبہ کا حوض کے پانی مین بہی نظر آتا تہا شہزادے نے بنظر غور حوض مین دیکہنا شروع کیا۔ کیا دیکہتا ہے کہ وہ نور مجسم یعنی مرغ اسرار مثل شعلہ آتش ایک جائے قرار نہین لیتا اور شاخ بشاخ پہر رہا ہے

اِس اثنا مین نادرہ رازدار باوب تمام ثناگویان دست لبستہ زیر درخت گئی اور بعد ستائش و مدح مرغ اسرار کی خدمت مین عرض کیا آشناہ ابرار وائے مرغ اسرار حسب اتفاق ایک شہزادہ مہمان اِس مکان غرابت نشان مین وارد ہوا ہے۔ درحالیکہ موافق ارشاد عالی واجب التعظیم ہے مین اُسکی طرف سے چند سوال کیا چاہتی ہون۔ درخت پر سے آواز آئی۔ اے رازدار بیان کر کیا سوال ہین۔ نادرہ حسب الاجازت اور قریب گئی۔ مرغ اسرار بہی شاخ بشاخ نزول کرتا ہوا نادرہ کے پاس آیا۔ یہان شہزادہ نے جو مرغ اسرار کی آواز سنی کچہ آشنا معلوم ہوئی۔ حیرت زدہ گاہے درخت کی طرف دیکہتا تہا اور گاہے حوض مین نگاہ کرتا تہا۔ نادرہ چند ساعت کامل مرغ اسرار سے جواب و سوال مین سرگرم رہی۔ شہزادے نے بارہا قصد کیا کہ کسی طرح مین بہی اُنکی گفتگو سنون مگر مرغ اسرار اور نادرہ رازدار کی آواز ہرگز کان تک نہ پہونچی۔ آخر الامر اسقدر مضطرب ہوا کہ نادرہ کی نظر سے پوشیدہ شجرہ طیبہ کے قریب آیا۔ یہان تک کہ سایۂ درخت کا چند قدم رہا۔ ناگاہ درخت پر سے آواز آئی۔ اے نادرہ تمہارا مہمان عالیشان درخت کے سایہ مین پہونچا صبر نہ ہوسکا۔ اُسکا کچہ انتظام کرو۔ یہ کلمہ کہکر اُس جسم نورانی نے درخت پر سے پرواز کی۔ اور طرفۃ العین مین شہاب ثاقب کی مانند نظر سے غائب ہوگیا۔ نادرہ نے کہا۔ افسوس تم نے اپنے بعض سوالات مہمل رکہے۔ شہزادے نے کہا۔ مرغ اسرار کی آواز بعینہ حکیم فسطاس کی آواز ہے۔ نادرہ نے کہا۔ تم درست فرماتے ہو۔ مرغ اسرار اور حکیم صاحب کی آواز مین

کچھ فرق نہیں - الّا مین اس راز کی تحقیق مین تم سے زیادہ تر عاجز ہون - شہزادے نے فرمایا - اے خواہر اب بیان کرو کہ تم نے میرے سوالون کے مرغ اسرار سے کیا جواب حاصل کیے نادرہ نے کہا - اس وقت حضور کہانا نوش فرماوین اور رقص و سرود کا تماشا دیکہین وقت صباح مین بشرط حیات تمہارے سوالون کا جواب دونگی

## نادرہ رازسوار کا حقیقت طلسم بیان کرنا اور واقف ہونا شاہزادے کا حقائق طلسم سے

صبح کو اول شہزادے نے نادرہ سے یہ سوال کیا - اے رازدار مجھے اپنے حال مین کمال حیرت ہے کہ مین اصل مین کون ہون اور روز و شب مجھے کسکی تلاش و جستجو مین گذرتا ہے اور اثنائے تلاش مین ایک عالم اس شکل کا نظر سے گذرا کہ تمام نمونہ زمین و آسمان اور عناصر و کواکب اور افلاک کا جس طرح کتب متقدمین لکھا ہے - المہ ظاہر مین بچشم خود دیکہا اگرچہ وہ جملہ معاملات نیرنگی طلسم مین داخل تہے الّا مین انکو واقعی و صلی جانتا تھا - وہم باوجود این پریشانی و سرگردانی ملکہ نوبہار کی طبیعت مجھہ فراق کشیدہ سے صاف بہی ہوگی یا مین اسی آدم ہجر مین مرجاؤنگا - اے خواہر عزیز حاصل کلام میرا یہ ہے کہ تے نے بہی ملکہ کی دایہ کا شیر پیا ہے اور روز ولادت سے اس دم تک تو اس مغرور سے ایک لمحہ جدا نہین ہوئی - بلا شبہ اُسکے شیوہ مزاج سے بہی بخوبی واقف ہوگی - اب تجہے بہر کیف ملکہ کیطرف سے میری خاطر جمع کرنی چاہیے ورنہ مین تیرا گریبان گیر ہونگا

نادرہ نے عرض کیا - اے شہریار - آگاہ ہو کر یہ عالم عالم طلسم ہے - حکمائے پیشین نے کواکب کی حرکات مطابق اور ساعت موافق مین اجزائے سماوی کو اجزائے ارضی کے ساتھ اس طرح ترکیب دیا ہے کہ انواع انواع صور و ہمیہ و اشکال خیالیہ ظاہر ہوتی ہین اور علم

بنجوم و علم ہندسہ و علم رمل و علم حساب نظم سیمیا و ریمیا و علم جفر وغیرہ بشرط کمال فن طلسم مین صرف ہوتے ہین۔ اِس پردہ نیرنگ کا حاکم بالاستقلال حکیم قسطاس ہا فرہنگ ہے محسوسات و موجودات عجائبات دو قسم سے ہے۔ اول صورت وہمیہ خیالیہ جو بزور علم سیمیا و علم توسیع الخیال ظاہر ہوتے ہین جنکو عوام الناس نظر بندی کہتے ہین دوم اصلی جنکا وجود خارج طلسم مین بہی موجود ہے۔ یہ طلسم عدیم المثال ہے کہ بنی الجان کے زمانہ سے تا اندم کسی جن و بشر کی نظر سے نہین گذرا جسمین دونو عالم کا نمونہ ظاہر و موجود ہے۔ اب تم اِس حال سے بہی آگاہ ہو کہ تمہاری محبوبہ نوبہار گلشن افروز سلطان شمسون بن قیصر توس کی دختر اور سلطان یکتانوس کی دختر زادی اور حکیم قسطاس کی دختر خواندہ ہے۔ اِسی سبب سے سلطان روح الملک بہی ملکہ نوبہار کی عزت و حرمت کرتا ہے۔ ورنہ سلطان طلسم قدیم کا آبا و اجداد سے حاکم بالاستقلال ہوتا چلا آیا ہے۔ ملکہ نوبہار تم سے بدین وجہ کشیدہ خاطر ہے کہ تم امارہ بحلدار کے اغوا سے صبح و لکشا سے بہ آن اختلاط و گرمجوشی پیش آئے۔ بلکہ ایک اور امر اُسکے تغیر مزاج اور برہمی طبیعت کا باعث ہوا جسکے روبرو صبح و لکشا کا مقدمہ بہی بے اصل محض ہے۔ شاہزادے نے پوچہا وہ کیا امر ہے۔ نادرہ نے کہا جس حال مین تمکو اصل مقدمہ سے آگاہی نہ ہو پہر سر آگاہ کرنا ناحق ہے

شاہزادے نے فرمایا اے نادرہ شکوے حیرت کیا امکان ہے۔ نادرہ نے کہا طلسم جدید مین دخل ہے جو ہمارے حکیم صاحب مدظلہ العالی کا تصرف ہے۔ شاہزادے نے کہا طلسم قدیم و جدید کی شرح نہ کروگے مین نہین سمجہنے کا۔ نادرہ نے کہا حضرت طلسم قدیم حکیم ارسطوئے الٰہی کا ساختہ پرداختہ ہے۔ جس وقت سکندر ذوالقرنین نے سد یاجوج

ماجوج کے تیار کرنے کے بعد ظلمات سے مراجعت کی۔ اثنائے راہ مین ایک ایسی جزیرہ
پُر بہار خوش آب و ہوا مین پہونچا کہ وسعت و فضا مین ربع مسکون کے برابر تھا
وہان قریب دریا ایک قطعہ نہایت باکیفیت و بانزہت دیکھا جسمین جہانتک نظر
کام کرتی تھی سبز درختان میوہ دار و گلہائے رنگا رنگ خودرو کچھ نظر نہ آتا تھا
سکندر کو بہار و فضا جزیرہ کی کمال پسند آئی اور ارسطو سے کہا تم دیکھو کہ اس جزیرے
کی کیفیت اُن چار فصلون کی کیفیت سے بالکل مشابہ ہے جو تمہارے اُستاد افلاطون نے
ہمارے سیر و تماشے کے واسطے تیار کی تھین۔ ارسطو نے عرض کیا اگر حضور امداد دین مین
اس مقام مین ایک طلسم اس شکل کا حضور کے تماشا نیز بقائے نام کے واسطے ترتیب دون
جسمین دونون عالم کا نمونہ موجود ہو۔ سکندر نے تمام خزانے معلم اول کے سپرد کیئے
اور اطراف عالم سے حکما و صناعان نادرکار کو طلب کیا۔ ارسطوئے الٰہی نے حکیم بلیناس
فرنگی اور حکیم الکیمون خطائی اور حکیم برہمون ہندی کو ترتیب طلسم مین شریک غالب کیا
اور خود کار فرما ہوا۔ حکما نے بالاتفاق بزور اسمائے باطل السحر اول ساحرون کی تسخیر کی
بعدہ اسمائے اعظم کی دعوت سے کواکب اور موکل اور جن اور شیاطین کو مسخر کیا۔ اسی طرح
بنی آدم ہر قوم و مذہب کے سکونت کے واسطے جمع کیئے اور ہر فرقے کو بجائے خود اپنے
اپنے محل و موقع پر مستقل و برقرار کیا اور اُنکو قوانین طلسمی تعلیم کیئے۔ بعد ازان کل طلسم
کے دو حصے کیئے۔ ایک حصہ پریزادان مسلمان صاحب دیانت و امانت کو تفویض کیا اور
دوسرا حصہ بنی آدم اہل اسلام کو بخشا۔ اگرچہ کفار بنی آدم کے حصے مین بھی حکومت
طلسم آئی مگر جزوی۔ جب حکما اِن کامون سے فارغ ہوئے اُنہون نے ہر ایک
جن و بشر کے شیوہ طبعی اور خصائل جبلی پر طلسم بندی کی تاکہ انتظام طلسم کے برخلاف

کوئی حرکت نہ کرین۔ یہ عجائبات چالیس برس کے عرصے مین تیار ہوا۔ سکندر نے جو نظر غور
و انصاف سے دیکھا معلم اول ارسطوئے الہی وغیرہ حکما کی کمال تعریف کی اور فرمایا بلاریب الف
ذرات خورشید کبریا کا ایک ذرہ ہے۔ حکیم ارسطو نے اپنے تلامذہ مین سے ایک شاگرد رشید
قسطاس نام کو جو علم و عمل اور تجرد کی صفت مین یکتا اور ترتیب طلسم مین شریک تھا عجائبات
کا داروغہ مقرر کیا اور وصیت کی کہ جب تیری عمر مین چالیس برس کا زمانہ باقی رہے
تو امر خانہ داری کا مرتکب ہونا تاکہ ایک پسر صاحب عمر پیدا ہو کر تیرا قائم مقام ہو کیونکہ
ہم کو از روئے علم نجوم معلوم ہوا ہے کہ داروغگی طلسم تیرے خاندان مین پانچ ہزار برس
تک باقی رہے گی۔ ہرگاہ سلسلہ سرپرستی طلسم تیری اولاد سے قطع ہوگا یہ طلسم بھی
خلائق کو نظر نہین آنے کا۔ جو شخص تیری اولاد مین طلسم کا داروغہ ہوگا اُسکو بھی قسطاس
خطاب کرین گے بلکہ ایک زمانے مین خود نام طلسم کا عجائبات قسطاس مشہور ہو جاوے گا۔
جب حکیم قسطاس حال کو ایزد متعال نے تکمیل علم و عمل عطا فرمائی اُنہون نے اپنی طرف سے
بعض تصرفات مناسب کیے۔ از انجملہ مشکوئے حیرت ہے اور باغ عشرت بھی خاص ہمارے
حکیم صاحب کا بنایا ہوا ہے جہان اول مرتبہ تمنے ملکہ نوبہار سے ملاقات کی مشکوئے
حیرت کی پریزادون کی پیدائش کے پندرہ برس قبل چھ پریزادان مسلمان پاک
اعتقاد جناب حکیم صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُنہون نے اولاد کی استدعا
کی۔ حکیم صاحب نے ایک ایک سفرجل یعنی بہی اور ایک ایک سیب ہر ایک واحد کو دیا
اور فرمایا تم سیب اور بہی کو تراشو جو اُنمین تخم دار نکلے اُسے کھا لینا اور بے تخم کو نہ کھانا
انشاء اللہ تعالی موافق اعداد تخم سیب تمہارے ہان پسران صاحب جمال اور تخم بہی سے
دختران نیک خصال و حسین پیدا ہونگی۔ قضائے کردگار ہر ایک کا سیب بے تخم نکلا

اور یہہ ان ہین سے دو دو تخم نکلے اور اُن چہہ پریزادون کے ہان دفعہ دفعہ دو دو دختریں پیدا ہوئین وہ اُنکو حکیم صاحب کے پاس لائے۔ حکیم صاحب نے جو اُنکو مصالح طلسم کے لائق دیکھا نادرو بیدرہ سے اُنکو لے لیا۔ جب سین تمیز کو پہونچین ہنگام روز صورت جانور ہونا اور وقت شب جامہ انسانی مین عود کرنا اور درختون پر بہئیت مجموعی اوقات گذارنا اور مہمان کی خدمت کرنا اُنکو تعلیم فرمایا۔ ہرگاہ وہ پریزادین اس کام مین ہوشیار ہوگئین پہر اپنے عجائبات مین داخل کر دیا۔ لیکن حسن افروز اور عالم افروز جو تشکوی حیرت مین ہمسری اور میری والدہ کی نائب ہین وہ پردہ قاف کی سردار زادیان ہین

شہزادے نے پوچھا۔ طلسم چار عنصر مین وہ باغات اور روشنی چراغان وغیرہ جو سامان نظر سے گذرا کیا اسرا تہا۔ نادرہ نے کہا اُسکو موجودات خیالی باطن طلسم اور صور وہمیہ تصور کرنا چاہئیے۔ وہ سامان غلط علم سیمیا اور توسیع الخیال سے ظاہر ہوا تہا۔ لیکن طلسم قدیم ہے بلکہ موجودات باطن طلسم فلک قمر اور موجودات باطن فلک زہرہ کا بہی یہی حال ہے۔ شہزادے نے فرمایا سبحان اللہ جب مین طلسم عطارد مین زینہ کی راہ سے بالائے گنبد گیا تحت الثری مین پہونچا اور جب تہ خانہ مین گیا اپنے کو بالائے گنبد پایا نادرہ نے کہا۔ یہ مقدمہ بہی توسیع الخیال سے متعلق ہے۔ یعنی وہان خیال تمہارا ایسا معکوس ہوا کہ تمام معاملات برعکس فہم مین آئے۔ شہزادے نے فرمایا۔ اسی طلسم عطارد مین ایک پیر مرد کے روبرو دو مرد اس صورت کے استادہ تہے کہ اُن ہین ایک کا نصف جسم مرد کا تہا اور نصف عورت کا اور دوسرے مرد کے تمام سر پر بجائے موئے سر خوشہ گندم تہے۔ ہرچند پیر مرد نے حقیقت اُنکی میرے روبرو بیان کی۔ لیکن مین نہ سمجہا۔ نادرہ نے پوچہا۔ آخر پیر مرد نے کیا کہا۔ شہزادے نے فرمایا جب مین نے حال پوچہا پیر مرد نے

کہا ہم سات برادر حقیقی ہین اور روز ازل سے بارہ مرکب ہماری سواری کے واسطے معین چلے آتے ہین۔ مگر پانچ بہائیون کے نام نہاد دو مرکب ہین اور دو بہائیون کے نام ایک ایک مرکب اور ہر ایک بہائی ہمارا اپنی مدت معین سے زیادہ کسی مرکب پر سوار نہین ہو سکتا۔ کیونکہ ہر ایک مرکب کی سواری کے واسطے ایک مدت مقرر ہے۔ نادرہ نے کہا اے شہریار وہ پیر مرد صورت وہمیہ خیالیہ عطارد کی صورت تہا اور یہ قصہ اُس نے موافق حرکات کواکب تمہارے روبرو بیان کیا۔ یعنی سات کواکب سات بہائی مقرر کیے اور بارہ برج کو بارہ مرکب قرار دیا۔ نفس الامر کواکب ہفتگانہ سے شمس و قمر ایک ایک برج کے مالک ہین جن کا نام اسد و سرطان ہے۔ باقی حمل و عقرب مریخ سے متعلق ہین اور ثور و میزان زہرہ سے اور جوزا و سنبلہ عطارد سے اور قوس و حوت مشتری سے اور جدی دلو زحل سے۔ دویم یہ حال جو اُس پیر مرد نے بیان کیا کہ ہر ایک بہائی ہمارا مدت معین بین بارہ مرکبون کی سواری سے فرصت پاتا ہے۔ یہ امر گردش کواکب سے بروج دوازدہ گانہ مین اشارہ ہے۔ یعنی حرکت کے تمام ہونے کو دورہ کہتے ہین۔ آگاہ ہو کوکب زحل لبطی السیری کے سبب تیس برس مین دورہ ختم کرتا ہے اور استقامت اُسکی ہر برج مین علی السویہ دو نیم سال ہے اور مشتری کا دورہ بارہ برس مین تمام ہوتا ہے اور ہر برج مین استقامت ایک سال اور مریخ دو برس چہ مہینے مین۔ ہر برج مین دو ماہ ۔۔ پندرہ روز اور شمس ایک سال شمسی مین دورہ کرتا ہے۔ ہر برج مین مساوی الوزن ایک ماہ اور زہرہ ایک سال اور ایک ماہ مین جہان سے حرکت کرتا ہے پہر اُسی جائے آجاتا ہے اور عطارد نو مہینے مین اور قمر کا دورہ بست و ہشت روز مین ختم ہوتا ہے۔ لیکن بجز شمس و قمر دیگر کواکب سیارہ کو رجعت و استقامت بہی لازم ہے

شہزادے کے سوال پر نادرہ نے کہا کہ شہر یار باطن طلسم زہرہ مین وہ دیہات اور
زمین نقرئی اور وہ گنبد اور مردان مطرب رقاص وغیرہ جو تمہاری نظر سے گذرے
تمام وہمی و قہری تھے۔ اِسی طرح طلسم آفتاب کے مرحلہ دوئم مین شہر بیدار و لالان اور
آفاق شاہ اور وہ سلاطین جنکی تم نے ملکہ صبح دلکشا سے سفارش کی تھی طلسم جدید
مین داخل ہین اور صورتین اُنکی وہمیہ و خیالیہ تھین اور جو قصہ اُن سلاطین نے تمہارے
روبرو بیان کیا ورنہ لابعینہ عالم خارج مین گذرا ہے۔ اگر تم ولایت سقلاب اور چین
وارمن مین موافق بیان اُنکے حال دریافت فرماؤ پھر تمکو یقین آوے۔ باقی صبح دلکشا
کے حال سے تم خود بخود بخوبی واقف ہو میرے عرض کرنے کی حاجت نہین۔ شہزادے نے
فرمایا۔ معاذ اللہ مین کیا جانون کہ صبح کون ہے اور شام کسکو کہتے ہین۔ نادرہ نے کہا
صبح دلکشا موجودات طلسم سے اصلی خارجی ہے بلکہ صبح دلکشا کا باپ خاور شاہ بھی جو ذات
طلسم سے خارج ہے اور پردہ قاف مین مشرق نگار کا بادشاہ ہے۔ الا مدت مدید سے
حکیم خسبانک کے حسب الحکم طلسم مین رہتا ہے اور ایک ارکان طلسم شمار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح
موجودات باطن طلسم مریخ یعنی وہ قتل و قتال اور آراستگی معرکہ جدال فقط علم سیمیا سے
ظاہر ہوا تھا اور وہمی الاصل تھا۔ غرضکہ بجز اُس نازنین منارہ نشین خونخوارہ نام کے
وہان کے تمام کارخانے کو وہمی سمجھنا چاہیئے

شہزادے نے طلسم مشتری کا حال پوچھا۔ نادرہ نے کہا موجودات باطن طلسم
فلک مشتری مین بجز بہرام اور اُسکی معشوقہ شرف افزا اور اُنکے مادر و پدر
کی تمام شکلین خیالی تھین۔ حکماے پیشین نے بہرام اور شرف افزا کا عقد محض تمہاری
ذات با برکات پر موقوف رکھا تھا۔ قصہ کوتاہ موجودات طلسم فلک زحل کا بھی یہی حال ہے

کہ تمام تماشا وہاں کا وہمی الاصل تھا لیکن باطن فلک البروج کی اکثر صورتیں اصلی
اور اکثر وہمی ہیں۔ ازانجملہ رفیع کرسی نشین اور سعید لوحدار اور منطقہ زرین کمر اور محفوظ
قلمدار اور حفیظ ثریا مکان وغیرہ نوع انسان سے ہیں اور مکانات طلسم فلک کرسی بہشت کی معمور
ثانی اور حصار چار مثلثہ اصلی و قدیمی ہیں۔ شہزادے نے پوچھا اے راز دار اقبال شاہ
کون مرد تھا جس نے مدت دراز تک میری فرمانبرداری کی اور پھر فقیر ہوگیا اور برعکس نام
اپنا شاہ قبال رکھا۔ نادرہ نے کہا جب اقبال شاہ کا حال مرغ اسرار سے دریافت کیا
چاہتی تھی کہ تم بدولت و اقبال زیر درخت تشریف لے آئے اور مرغ اسرار نے
پرواز کی

شہزادے نے فرمایا خیر تم حصار چار مثلثہ کا حال بیان کرو۔ نادرہ نے کہا بجز
طافی شاہ اور چند شخصوں کے تمام موجودات طلسم مثلثہ آتشی وہمی و خیالی ہے۔ حضرت
بانیان طلسم نے ارض طلسم سے ایک قطعہ زمین جدا نکال کر پانچ حصے کیے اور ہر حصہ میں ہر قسم
کے انسانوں کو آباد کیا۔ بعد ازان ہر مسکن کے موجودات میں جسم انسانی کے موافق
اور مطابق خاصیت ہر عنصر کے طلسم بندی کی اور حصہ پنجم کا نام جو وسط حقیقی میں تھا باعتبار
ظہور انسان ظہورستان رکھا۔ بعدہ اُسی قوم سے ایک مرد بزرگ کو سلطنت ظہورستان
بخشی۔ ہرگاہ زائچہ طالع سے اُسکا احوال مستقبل دیکھا معلوم ہوا کہ بنیاد طلسم تا ہستی کا م رسمی جز
کی اولاد بالاستقلال طلسم میں سلطنت کرے گی۔ حکما نے اُس تخت نشین کو سلطان روح الملک کا
خطاب دیا۔ اِسی سبب سے روح الملک کا حکم چار مثلثہ میں بعینہ نفس ناطقہ کی [illegible] ہے
جسکو شرع میں روح تعبیر کرتے ہیں۔ اِسی طرح ظہورستان کے چار سر [illegible]
کیے تھے یعنی شرقی و غربی اور جنوبی و شمالی میں علم طلسم [illegible]

آباد کیئے اور اُن شہرون مین چار شخص معتمد الیہ اُسی سرزمین کے زمیندار اور رئیس بمنزلۂ چار
اخلاط مقرر ہوئے اور حکومت وہان کی اُنکو بخشی گئی - ہرگاہ صفرا بعد آمیزش اخلاط از سر
حاصل ہونے مزاج کے مثل کف تمام اخلاط کے اوپر آجاتا ہے - ملک شرقی کے بادشاہ کو
طافی شاہ خطاب دیا - باین معنی کہ طافی کو طفو سے استخراج کیا اور طفو اُسے کہتے ہین جو تمام
شے کے اوپر مانند کف آجاوے مگر زنگاری و کراثی جو صفرے غیر طبعی کی صفت ہے اور موذی
بدن بھی ہے باین علت طافی شاہ کے سپہ سالار اور مفسدان ملک اس لقب سے ملقب ہوئے -
اسی صورت سے راسب سودا کی صفت ہے - یعنی رسوب شی تہ نشین کو کہتے ہین اور سودا بھی بعد
امتزاج کامل تہ بہ تہ بیٹھ جاتا ہے - باین اعتبار ملک جنوبیہ کے بادشاہ کا نام راسب شاہ رکھا
اور وہ شہر سودائیان کا بادشاہ مشہور ہوا - اسی لحاظ سے سرداران راسب شاہ سودائے
غیر طبعی کے نام سے مشہور ہوئے - سوئم خلط خون جو باعتبار متوسط اور غذائے بدن
صفت عدل مین مشہور ہے لہذا ملک شمالیہ کے رئیس کو عادل شاہ لقب دیا اور بادشاہ بلغم
یعنی رئیس ملک غربی نے باعتبار رطوبت مرطوب شاہ لقب پایا - لیکن حکمانے اِن چارون ملکون
مین سے ہر ملک کی آب و ہوا کو بزور علم طلسم ایسی تاثیر بخشی کہ اُسی مزاج کے انسان اُن ملکون
مین پیدا ہون اور ہر انسان کی حقیقت مین وہی خلط غالب ہو جہان کا وہ رئیس ہے
چنانچہ سرحد شرق مین تمام انسان صفراوی مزاج پیدا ہوتے ہین اور سرحد مغرب مین
مرطوب مزاج - غرض اسی طریق سے ہر زمین کی پیدائش خاصیت قیاس کرنی چاہیے -
مگر ہان وہ طلسم اِن چارون ملکون کے جنکی تم واسطے سیر کے گئے اور سو کلان طلسم آتشی و
خاکی وغیرہ کی تم نے اپنے فرمان پر مہر کروائی وہمی و خیالی ہین - ہر چند کہ ان پانچون
ملکون مین باہم چندان فاصلہ و مسافت نہین - الا اثر طلسم نے خیال تمہارا ایسا معکوس

کیا ہے

گیا کہ تمکو چند قدم کا طے کرنا مسافت بعید معلوم ہوئی۔ آگاہ ہو کہ طلسم گاوان اور طلسم
مزرع گندم اور طلسم گوسپندان بھی ہمی الاصل تھے اور نام اُنکے باعتبار بروج دوازدگانہ
مقرر ہوئے۔ یعنی طلسم برج ثور طلسم گاوان سے عبارت ہے۔ باین معنی کہ زبان عربی
مین ثور گاؤ کو کہتے ہین اور طلسم مزرع گندم طلسم برج سنبلہ ہے۔ طلسم گوسپندان برج
جدی کو کہتے ہین جو بُز کوہی بھی مشہور ہے۔ ہرگاہ یہ بروج مثلثۂ خاکی سے منسوب ہین جمکلے
موافق معنی اسم اِن برجون پر طلسم بندی کی بغرض باطن طلسم سنبلہ مین شاروف نیز جوان
اور ملکہ کبیدزان ماہ منظر معشوقۂ شاروف کی مع متعلقات اصلی و انسان ہین۔ اسیطرح
مثلثہ ہوائی مین عادل شاہ اور اُسکے تابعین اور ملک ارمن اور احمر بن عادل شاہ
وغیرہ موجودات طلسم سے اصلی و خارجی ہین۔ سوا اور مثلثہ ہوائی کے مرحلہ دویم مین جو
صورت برج جوزا کی جو تمنے دیکھی جسکا نصف بدن عورت کا اور نصف بدن مرد کا
تہا۔ اُسکا حال یہ ہے کہ ہیئت اُس برج کی اِس شکل سے واقع ہوئی ہے۔ بلکہ شہر منجمستان
بہی اُسی برج کی منسوبات سے ہے اور کوکب اُسکا عطارد ہے۔ جس حال مین عطارد کو
فن قصہ و فسانہ کو نسبت ہے حکیم صاحب نے ملکہ نوبہار گلشن افروز کے نسب کا حال اور اُسکے
آبا و اجداد کا قصہ طلسم عطارد مین تم کو سنوایا۔ شہزادے نے پوچہا اے زاروزار خاتون
حکیم طالقوس منجم اور نجمہ عاقلہ کون تہے۔ نادرہ نے کہا۔ وہ زن و مرد قوم جن اور حکیم
صاحب کے شاگرد ہین۔ قصہ مختصر میزان العدل اور طلسم برج دلو اور زندہ قلعہ جہد دولت
کا اور قتل گاہ اور بیر العمیق اور مشائخ وغیرہ تمام اشخاص وہمی و خیالی اور قدیمی
ہین۔ البتہ مرحلہ اول مین مثلثہ آبی کے پیر سبز پوش اور شاطر بچے اور ادریس نے جو اُن
ملک نیمروز کا وزیرزادہ جو پردۂ نیرنگ کے پریزادون کے ہاتہ گرفتار ہوا تہا اور

آخر تمہاری کوشش سے اپنے مطلب کو پہونچا۔ قید انسان سے ہین۔ باقی قلعہ بلد اور اسکے
مرحلون کی جہان تم نے مہر و نجم سرہان پر حاصل کین کچھ اصل نہین اور موجودات طلسم
برج عقرب مین بجز صمصام شیرزال کہ وہ بھی حکیم صاحب کا شاگرد تھی تمام لوازمہ ان کا
بے اصل و بے بنیاد سمجھنا چاہیے۔ غرضیکہ بے مناسبت کوئی شئے طلسم مین نہ دیکھو گے مگر فہم شرط
ہے۔ اب تم منشاء آپ کے مرحلہ سوئم کی حقیقت سنو کہ طلسم برج حوت مین ایک باطن دو ظاہر ہین
اور انجمنہ شہر گوہر آویز اور شہر سہم السعادت طلسم قدیم مین شمار کیے جاتے ہین کہ انکی
تمام موجودات اصلی و خارجی ہے۔ یعنی عشق دری مشتری طلعت کا سعیدہ قمر طلعت سے امر
واقعی تھا اور حکیم ابو المحاسن قطع نظر نوع انسان ہمارے حکیم صاحب کے شاگرد رشید ہین
اور شہاب نوجوان حکیم ابو المحاسن کا شاگرد تھے

شہزادے نے پوچھا۔ کفاران طلسم کس حکیم نے عجائبات مین داخل کیے ہین نادرہ نے
کہا۔ انکو حکیم بہمن ہندی نے داخل کیا ہے اور ضرغام شاہ اور عالی سلطان اور زندہ
درویش مرشد عالم یعنی صاحب خانقاہ کے بزرگ اور سفید الہی کے طلب کیے ہوئے ہین
شہزادے نے فرمایا۔ اے رازدار بیابان استقاعم کیا مقام ہے۔ نادرہ نے کہا بیابان
استقاعم کے کل باشندے کافر و شیاطین ہین اور بانیان طلسم نے انکو بمنزلہ مرض آزار اہل
اسلام کے مقرر کیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ ہر وقت ہر ساعت سلطان روح الملک سے
جنگ و جدل کے واسطے مستعد و آمادہ رہتے ہین اور نام ان شیاطین کے اسمائے عربی سے
مشتق ہین جو تمام زبانون سے افضل تر ہے۔ اگرچہ حضرت پیغمبر کی پیدائش سکندر کے زمانہ
کے بعد وقوع مین آئی۔ لیکن ارسطو نے اکثر جانب ولایت عرب کی صفت کی ہے
بحکم القلب یہدی الی القلب۔ روایت صحیح ہے کہ ایک روز ایک شخص نے حضرت رسالت پناہ کے

رہ وجہ وا ارسطو کو کچھ ناسزا کہا حضرت نے فرمایا۔ اے فلان خاموش شاید تو واقف
نہین کہ کان نبیا من الانبیاء جہلوہ قومہ ارسطو کی شان مین وارد ہوا ہے
بعد ازان نادرہ نے عرض کیا اے شہریار ان شیاطین بیابان کا مقام کہان ہے ارشاد کیا کتب سے مقرر
ہوئی کہ لقوہ سے لقوات استخراج ہوا اور ... کو چہرے سے مشابہت دی۔ اور عراقی جن نہین
عرق انسا کی عبارت ہے جو انسان کے ساق مین عارض ہوتی ہے اور خناق سے خنوق قس علی
ہذالبواقی۔ بعد ازان مرد مقابل ان شیطانون کے مردان بیابان چارستان جن جن
سلیمان ہین مقرر کیے گئے اور انکے نامون کو انہین کے نامون سے نسبت دی۔ مثلاً
باعود بالائے صلبی اور قرع خان تردست اور فلافل خان تنگ چشم اور ملک خیابن
فلوس شغبری اور خنبر خان ابن اشہب افرمی اور صعتر خان فارسی

جب شہزادہ تمام سوال کر چکا نادرہ نے کہا آگاہ ہو کہ جب حکمائے عالیقدر
ترتیب طلسم سے فارغ ہوئے اور اسکندر ذوالقرنین نے بالتفصیل عجائبات کا تماشا دیکھا
پھر حکمانے باہم صلاح کی کہ اوضاع کواکب اور حرکات فلکی سے یہ امر بھی دریافت کرنا ضرور
ہے کہ آیا کوئی انسان بھی تماشائے طلسم سے بہرہ مند ہوگا یا نہین۔ ہر گاہ احوال
مستقبل دیکھا معلوم ہوا کہ قسطاس چہارم کے زمانہ مین ایک شہزادہ معز الدین نام
سیدزادہ عالی نسب فلان سال فلان تاریخ سکندری اور فلان سال ہجری مین داروغہ
طلسم سے ملاقات کریگا اور داروغہ اس عالیقدر کو مع چند رفقا واسطے سیر و تماشے
کے عجائبات مین بھیجیگا۔ ارسطوئے الہی نہایت خوش ہوا اور اس نے کہا زہے طالع اس
زہے قسمت طلسم کے جسکا تماشائی اولاد نبوی سے ہو۔ بعد ازان ارسطو نے ان حکما سے
کہا کہ کوئی شے بھی بطریق تحفہ و ہدیہ سیار طلسم کے واسطے طلسم مین امانت رکھنی ضرور

ہے۔ بلیناس سہرنگی نے کہا مین ایک آئینہ آہنی جوہر دار اِس طرح کا تیار کرتا ہون کہ حال
مخفی سے خبر دے اور عمل اُسکا سو برس تک قائم رہے۔ حکیم برہمون ہندی نے کہا مین آئینہ کا
عمل تین سو برس سے زیادہ کر سکتا ہون اِسی طرح حکیم ارسطو نے چار سو برس کا اقرار کیا۔ مگر تمہارے
طلسم مین داخل ہونے کی مدت جو چار سو برس سے بھی زیادہ تھی حکما نے نسخہ آئینہ کی ترکیب کا اُس خط
مین لکھا کہ بجز حکیم قسطا اِس حال دوسرا انسان کے فہم مین نہ آوے۔ بعد ازان وہ نسخہ
مع اسباب و مصالح آئینہ سازی ایک صندوقچہ مین رکھکر طلسم کے ایک حجرہ مین امانت رکھدیا۔
جب ہمارے حکیم صاحب کی نوبت پہونچی اُنہون نے موافق وصیت حکمائے پیشین وہ آئینہ تمہارے
واسطے تیار کیا اور نام اُسکا مرآت الغیب رکھا۔ اب فضل الہی سے تمہاری تصرف مین آیا باقی
حال سلطان روح الملک سے رئیسون کی مخالفت کا اور محتاج ہونا سلطان کا رئیسون کی
فرمان برداری پر اور مدد و معاونت کرنی اقبال شاہ کی جسکا حال بجز ملاقات حکیم صاحب
کے تمکو معلوم نہین ہونیکا اور مہرون کے حاصل کرنے کے واسطے روانہ کرنا محض تمہارے
تماشے کے لیے منظور تھا تاکہ تم تاثیر کواکب عالم سفلی مین بچشم خود دیکھو اور تمکو ایک طرح کی
عبرت حاصل ہو اور محبت عالم علوی کا لطف آوے جسطرح خدائے تعالی نے اِنَّ فی ذالک
لعبرۃً لاولی الابصار فرمایا ہے

شہزادے نے جو یہ تمہید سُنی عرصہ دراز تک بحر حیرت مین غرق رہا اور فرمایا خدائے تعالی
بعد عشق ملکہ نوبہار کے مجھے اپنی محبت عطا فرمائے اور میرے آئینہ دل کو غبار غیر سے مصفا
رکھے۔ ناذرہ نے کہا۔ اے حضرت مجھے تمہاری طرز کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ملکہ نوبہار کے عشق
مین نہایت مبتلا ہو۔ بس اسقدر تمہارا آلودہ ہونا بہتر نہین کیونکہ مجھے ملکہ کی طبیعت
ہنوز صاف ہوتی نظر نہین آتی۔ تمکو فی الجملہ اپنی خودداری بھی ضرور ہے۔ شہزادے

نے

نے فرمایا۔ اے نادرہ اگر تو عوض خیر خواہی کے ایک خنجر مجھے مارتی تو اللہ میں تسلیم کرتا۔ انصاف کر کہ مجھے تیری ذات سے کیا کیا امید و توقع ہے مگر اس ملامت سے وہ امیدین میری بالکل قطع ہوئی جاتی ہین۔ نادرہ نے کہا۔ مینے یہ لفظ کچھ ملامت کی راہ سے عرض نہین کیئے بلکہ بطریق نصیحت کہتی ہون۔ شہزادے نے فرمایا۔ مجھے نصیحت تمہاری درکار نہین اپنی بغل مین رہنے دو۔ نادرہ نے کہا۔ خیر جو مجھ سے ہو سکیگا قصور نہین کرنے کی۔ اور تم بھی جمعی رکھو کہ فضل الہی سے تمام مقاصد دلی حسب دلخواہ برآوین گے اور تمہاری آتش محبت اُس شمع انجمن خوبی کی قلب مین بھی کچھ نہ کچھ اثر کرے گی

شہزادے نے فرمایا۔ اے خواہر طلسم برج حوت مین عبیدون علا بداولاحت پری کا حال معلوم نہ ہوا۔ باوجودے کہ ملاحت پری نے میرے ساتھ ایسی یاری و دلداری کی ہی کہ میری زبان سے ادا نہین ہو سکتی۔ نادرہ نے کہا۔ ملاحت پری اور عبیدون علا بد طلسم کے ظاہر دیم مین داخل ہین۔ باقی احوال اُنکا مینے مرغ اسرار سے نہین پوچھا۔ شہزادے نے فرمایا اے خواہر تو خود بھی عجائبات کی ماہیت سے کچھ واقف تھی یا بالفعل مرغ اسرار کے بیان سے واقف ہوئی ہی نادرہ نے کہا اے شہریار اکثر مقامات طلسم سے مرغ اسرار نے اول مجھے آگاہ فرمایا ہی اور اکثر اب تمہارے سوالات کے ذریعے سے دریافت ہوئے مگر کائنات طلسم کی حقیقت کلی و جزوی سے بجز ذات بابرکات جناب حکیم صاحب کے کوئی جن و بشر آگاہ نہین۔ شہزادے نے فرمایا۔ ملکہ نوبہار گلشن افروز جو حکیم صاحب کی فرزند مطلق مشہور ہی البتہ جملہ حالات طلسم سے آگاہ ہوگی۔ نادرہ نے کہا ملکہ نوبہار کو بجز عیش و عشرت کچھ کام نہین بلکہ مین ملکہ کی نسبت منصب رازداری کے سبب زیادہ تر آگاہ ہون۔ شہزادے نے فرمایا اے رازدار اُس غاوی کی کیا حقیقت ہی۔ نادرہ نے کہا۔ غاوی بدبخت مشروک کی اولاد سے تھا

اور ساحران طلسم کی معرفت طلسم مین آیا تھا۔ بعدہٗ بادشاہ گوہر آویز نے بعلت زردشتی
اُسکو تقریباً اختیار بخشا یا آخر جسطرح تم نے سُنا اور دیکھا بادشاہ گوہر آویز کو بھی اُس نے
اپنے ہمراہ دین مزدکی مین ہلاک کردیا۔ حضرت ساکنان طلسم قدیم و جدید تو جزویہ
مین فی الجملہ دستگاہ بھی رکھتے ہین تاکہ اُنکے معاملات ظاہری بدستور باشندگان ربع
مسکون وقوع مین آوین۔ مگر امور کلی مین جسکا ارکان طلسم کو اختیار ہی مجبور محض ہین
یعنی اس قدر قدرت نہین رکھتے کہ خود طلسم سے باہر نکلجاوین یا کسی غیر کو بغیر اجازت
داروغہ کے طلسم مین داخل کرین۔ بلکہ داروغہ بھی اگر کسی غیر کا طلسم مین داخل
کرنا مصلحت وقت دیکھیگا داخل کردیگا۔ وگرنہ خیر۔ گویا یہ شعر مرزا صائب علیہ الرحمۃ و
الغفران کا انکی مختاری و عدم مختاری مین صادق آتا ہی

چون ماہی ضعیف کہ افتد در آب تند　　در عین اختیار مرا اختیار نیست

علاوہ ازین ہرچند جناب حکیم صاحب کفار ان طلسم کی اصلاح کار مین مصروف رہتے ہین مگر
یہ بدباطن حکیم صاحب کی اصلاح کو اپنے حق مین نقصان جانتے ہین

شہزادے سے فرمایا۔ اب تو ملکۂ فرنگ سلطان کا حال بیان کر۔ نادرہ کہا۔ فرنگ
سلطان بھی موجودات طلسم سے خارجی و اصلی ہے اور اُسکے باپ شاہ کو حکیم بلیناس
فرنگی نے طلسم مین داخل کیا ہی اور عقد اُسکا بسبب قسمت حقیقت سے مقرر تھا۔ ای شہزادے
بانیان طلسم نے ایک کتاب بلطف تاریخ طلسم خاص اپنے ہاتھ سے لکھکر طلسم مین امانت رکھدی ہی
اُس کتاب مین ہر ایک سال کا احوال مستقبل اسطرح بالتصریح درج ہے کہ گویا تمام حالات
طلسمی اُنکی نظر سے گذرے ہین۔ یہانتک کہ تمہارا آزادہ ہونا اور عاشق ہونا
بلکہ نوبہار پر مفصل و مشرح لکھا ہے۔ شہزادے نے پوچھا۔ وہ کتاب تاریخ کہان ہے

نادرہ نے کہا حکیم صاحب کے پاس موجود ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔ کاش حکیم صاحب وہی کتاب مجھے عنایت فرماتے میں اپنا انجام کار دیکھ لیتا۔ نادرہ نے کہا خط کتاب کا خط طلسمی ہے بجز حکیم صاحب کسی کے فہم میں نہیں آتا۔ شہزادے نے فرمایا۔ اے خیر خواہ مہربان تو نے میرے تمام عقدے حل کر دیئے۔ اب کسی طرح کا خدشہ دل میں باقی نہ رہا۔ لیکن جس سے قلب مضطر کو تسکین ہو اُسکا ذکر میں نے تیری زبان سے نہ سنا۔ نادرہ نے کہا اگر تم زیر درخت تشریف نہ لاتے پھر کوئی عقدہ باقی نہ رہتا۔ بہر حال اب بھی دلجمعی رکھو۔ فضل الٰہی شامل حال ہے۔ اب تم اس قصر بہشت آئین میں آرام تمام عیش و آرام فرماؤ کنیزیں میری خدمت کے واسطے حاضر ہیں۔ چنانچہ روشنک اور گلعذار اور مشکین خال کو شہزادے کے سپرد کیا اور خود تخت پر سوار ہو کر منزل اعلیٰ کو روانہ ہوئی جسکا شہر علیین نام تہا

## جانا نادرہ رازدار کا ملکہ نوبہار گلشن افروز کی خدمت میں اور سفارش کرنی شہزادے کی اور قبول نہ کرنا ملکہ نوبہار کا بعد ازان روانہ ہونا شہزادے کا حسب الحکم حکیم صاحب کے مقام ابتلا و امتحان میں جسکو مقام الالم اور آزمایشگاہ عشق و ہوس بھی کہتے ہیں

راوی بیان کرتا ہے کہ ایک روز ملکۂ جہان زبدۂ اولاد بنی الجان اختر تابان برج عصمت دعفاف نگہہ ہر فرد طبقۂ بردۂ قاف روشنی بخش دیدۂ روزگار یعنی ملکہ نوبہار تخت دولت پر جلوہ افروز تہی اور تمام کنیزان سنبل مو اور خوبرویان ماہرو خدمت میں

حاضر تھین کہ ناگاہ خبردار نے نادرہ رازدار کے آنے کی ملکۂ عالم کو اطلاع کی۔ واضح ہو کہ
ملکۂ نوبہار کے دربار کا قاعدہ ہے کہ نادرہ رازدار منصب رازداری کے باعث و
زارت ماکبھی کرسی پر بیٹھتی ہے اور صبح دلکشا دست چپ۔ لیکن صبح دلکشا جو اُس روز عتاب
سے آزردہ ہوکر پردہ قاف کو گئی پھر ملکہ نوبہار کے پاس نہین
آئی۔ یہ چند زن و مرد یعنی ملکۂ نوبہار اور نادرہ رازدار اور
صبح دلکشا اور حکیم طالقوس اور صارم شیردل وغیرہ ارکان طلسم حکیم صاحب کی طرف سے
مجاز ہین کہ جب تک انکو منظور ہو طلسم مین رہین اور جب چاہین اپنے وطن کو چلی جاوین
خلاف اور داخلین طلسم کے کہ وہ بغیر اجازت قدم بھی طلسم کے باہر نہین رکھ سکتے اور
برتقدیر اجازت سے بھی کسی کام کے واسطے جاوین پھر بعد الفراغ کار اُسی وقت طلسم مین
چلے آوین ورنہ مورد عتاب ہون۔ الغرض جب نادرہ رازدار حاضر ہوئی ملکہ نے
وہی کرسی منصب رازداری عنایت فرمائی۔ بعد ازان پوچھا اے رازدار عالم طلسم تمنے جمعہ
کو مرغ اسرار کی زبان سے کیا اخبار تازہ سنا۔ اگر کوئی خبر ہمارے سنانے کے قابل ہو
بیان کرو۔ نادرہ نے عرض کیا۔ قربانت شوم کنیز تخلیہ مین گذارش کرے گی۔ ملکۂ نوبہار
اُسی وقت دربار سے مکان خلوت مین تشریف لائی۔ نادرہ نے کہا۔ اے ملکہ صاحب
وہی شہزادہ مہمان اب قصر اسرار مین وارد ہوا ہے۔ ہرگاہ جناب حکیم صاحب کا حکم
ناطق اُسکی خدمت و عزت کے واسطے مجھے پہونچا مینے کوئی مراتب خدمتگذاری باقی نہ رکھا
یہانتک کہ بپاس خاطر شہزادے کے تمام معاملات طلسم مینے مرغ اسرار سے دریافت
کیے اور جو مرغ اسرار نے فرمایا شہزادے کی خدمت مین گذارش کر دیا۔ ملکۂ نوبہار
نے پوچھا۔ اب وہ ہمارہ دوست شہزادہ کہان ہے۔ نادرہ نے کہا۔ تاوقتیکہ حکیم صاحب

تا کوئی حکم ثانی صادر نہوگا قصر اسرار مین میرے ہان مہمان رہیگا۔ ملکہ نے فرمایا اگر کسی طرح تو اُس پر زادکو اپنی صورت پر فریفتہ کرے اور وہ میرے خیال سے دستبردار ہو جائے مین تیری کمال شکر گذار ہون۔ مدعیٔ تیرے حق مین بہی بہتر ہے۔ کیا معنی کہ مین تجہے شہزادے کے حال پر حد سے زیادہ دلسوز و مہربان دیکہتی ہون۔ نادرہ نے جواب دیا اے ملکۂ آفاق یہ کام اُسی ایارہ محلدار کا تہا ہم ملازمون کی کیا قدرت و مجال جو اپنے ولی نعمت کے حق مین کوئی احسان کرین۔ بلکہ آقا کا احسان ملازمون کے حق مین شایان ہے۔ خیر اب تم یہ خوش طبعی کی باتین موقوف رکہو اور جو کچہ مین عرض کرون غور سے سنو۔ ملکہ نوبہار نے کہا۔ کہو کیا کہتی ہو۔ نادرہ نے کہا۔ اے ملکہ بہ خدا و رسول خدا ابتدا اس عاشق دل افگار اور مہجور و گنہگار کی تقصیر معاف فرماؤ اور بار منت اپنی کنیز خاص کی گردن پر رکہو۔ وہ بیچارہ ستم کشیدہ آفت دیدہ زار زار روتا ہے اور بار بار یہی کہتا ہے کہ اگر مینے کسی انسان و پریزاد کو نظر التفات سے دیکہا ہو خدا تعالیٰ روز قیامت اپنے دیدار سے محروم رکہے۔ ملکہ نے فرمایا۔ استغفر اللہ مین سمجہی تہی کہ کوئی بات میرے مطلب کی کہے گی۔ مگر تو نے پہر وہی قصہ ہزل شروع کیا۔ اے نادرہ مین اول ہی کہہ چکی ہون کہ تمہارے مہمان جمال دوست نے کل منازل طلسم کو بتفصیل دیکہ لیا کوئی جائے نظر سے پوشیدہ نہین رہی۔ اب اُسکے عزیز و اقارب کے پاس پہونچا دینا مصلحت ہے۔ نادرہ نے کہا تم یہ فرماتی ہو اور شہزادے کی زبان پر یہ قطعہ جاری رہتا ہے

دل خون شدم خراب شدم در بدر شدم ہر جا شدم چون لالہ بخون جگر شدم
کردم اگرچہ سیر عجائب چہ فائدہ
کاول بعشق یار زخود بیخبر شدم

اے ملکہ مین تمہارے سر نازنین کی قسم کہاتی ہون اور مجھے قسم ہے پروردگار عالم کی کہ
اب شہزادہ تمہاری دوری و مفارقت اور شوق وصل مین یہانتک ضعیف و ناتوان ہوا ہے کہ
اُسکے جسم نازنین مین نشست و برخاست کی طاقت بہی باقی نہین رہی۔ دوئم درجۂ آزمایش
و امتحان بہی فضل الٰہی سے تمام ہوا اور ظاہرا تمکو بہی کوئی عذر شرعی باقی نہ رہا۔ پس مناسب
ہے کہ اب کمال اعزاز و وقار سے شہزادے کو اپنے پاس بلاؤ اور جو غبار اُسکی طرف
سے تمہارے دل مین جائے گیر ہوا ہے رفع کرو۔ ملکہ نوبہار نے فرمایا عجب تماشے کی بات ہے کہ
ایک کو بالطبع راہ و رسم الفت و محبت منظور نہین اور دوسرا خواہی نخواہی محبت ثابت
کیئے جاتا ہے۔ نادرہ نے کہا مین تم سے پوچہتی ہون کہ باغ عشرت مین جو شہزادے سے تمہاری
ملاقات ہوئی اور تم مدارت تمام و تواضع لاکلام سے پیش آئین اُس وقت شہزادہ مین کیا
خوبی تھی اور اب تم نے کیا عیب دیکھا۔ ملکہ نے فرمایا۔ باغ عشرت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک شقہ
جناب حکیم صاحب کا اسی مضمون میرے پاس آیا کہ ہمنے ایک مہمان کو سیر عجائبات کے واسطے
بہیجا ہے تم اُسکی مدارت و مہمانی مین کوئی امر فروگذاشت نہ کرنا۔ مینے بہی عزت و توقیر مین
کوئی امر فروگذاشت نہ کیا۔ مگر مجھے معلوم نہ تہا کہ وہ مدارات میری گردن پر وبال ہو جائیگی
بقول شخص

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

اور البتہ ایک معنی تیرا خیال بہی درست ہے یعنی مین بسبب جمال و کمال ابتدا مین ضرور
شہزادے سے ایک نوع کا تعلق خاطر رکہتی تہی۔ الا جب مینے چند حرکتین بیہودہ خلاف وضع
اپنی آنکہ سے دیکہ لین اور کانون سے سُنین یکلخت طبیعت بیزار ہو گئی
اِس گفت و شنید مین ایک پریزاد نے جناب حکیم صاحب کا رقعہ دیا۔ ملکہ نے جو رقعہ دیکہا یہ

مضمون تہا۔ اے فرزند عنبر ہمارے پاس موجود ہی۔ اب ہم تمہارے پاس بہیجتے ہین تمکو لازم ہے کہ بپاس خاطر ہماری اسکی تقصیر و گناہ سے درگذر و اور خدمت معینہ پر مامور کرد و کیونکہ یہ کام اسنے ہماری اجازت سے کیا ہے۔ نادرہ نے کہا۔ مینے اُسی وقت تمہاری خدمت مین عرض کیا تہا کہ بجز جناب عالی کے اور کسی کی کیا قدرت جو عنبر کو عبادت خانہ سے لیجاتا۔ ملکہ نے فرمایا۔ خیر اب سفارش زبردست لایق ہے معہذا قدیمی و معتمد الخدمت ہی۔ بہر حال ہمنے تقصیر معاف کی۔ نادرہ نے کہا۔ قربانت شوم یہ وقت عفو قصور کا ہے اگر عنبر کے ذیل مین شہزادے کا قصور بہی معاف فرماؤ بعید از عاشق نوازی نہوگا۔ ملکہ نے فرمایا۔ تو دیوانی ہوئی ہی تیرے آزردہ ہونے کی کیا وجہ اور مجہے شہزادے کے فعل و افعال سے کیا غرض وہ جانے اور حکیم صاحب جنہون نے سیر عجائبات کے واسطے بہیجا ہے۔ نادرہ نے کہا۔ مین جانتی ہون کہ تم شہزادے کے مقدمہ مین بہی حکیم صاحب کی سفارش چاہتی ہو۔ اب مجہے حکیم صاحب کے روبرو تمام حال شہزادے کا عرض کرنا ضرور رہا۔ ہرچند حکیم صاحب شہزادے کے احوال سے غافل نہونگے

راوی گذارش کرتا ہے کہ شہر علیین مین ایک مکان خاص حکیم صاحب نے اثر ترکیب کا اپنے واسطے مقرر کر رکہا ہے جسکے صحن مین ایک حوض ہی اور حوض کی اُس طرف ایک پردہ نور غیبی روز و شب افتادہ رہتا ہے اسی وجہ سے اُس مکان فیض نشان کا خطاب منزل حکیم مشہور کرتے ہین۔ جب نادرہ رازدار یا ملکہ نوبہار کو کوئی امر حکیم صاحب سے عرض کرنا ہوتا ہے پردے کے روبرو جاکر ایک اسم کا ورد کرتے ہین۔ ہرگاہ ورد اسم ختم ہوتا ہے پردہ کے اندر سے آواز آتی ہے کہ تمہارا کیا مطلب ہے۔ لیکن نادرہ باعث منصب رازداری اکثر اوقات وہان جاتی رہتی ہے اور ملکہ نوبہار کو جب کوئی مدعائے ضروری پیش آتا ہی

اول نادرہ کی معرفت حکیم صاحب کو اطلاع کرتی ہے۔ اگر حکیم صاحب کو منظور ہوا ملکۂ نوبہار کو بلا لیتے ہیں ورنہ خیر اور بالفرض حکیم صاحب کی طبیعت خود ملکہ کے دیکھنے کو چاہتی ہے بے تکلف ملکہ کے پاس تشریف لے آتے ہیں۔ الغرض نادرہ زار زار حوض کے کنارہ پر پہونچی اور وہی اسم پڑھا۔ پردہ کے اندر سے آواز آئی۔ اے نادرہ خیر ہے۔ نادرہ نے تمام حال شہزادے کی بیقراری و اضطراب اور ملکۂ نوبہار کے غرور و اجتناب کا حکیم صاحب کی خدمت میں گذارش کیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ میں معزالدین کے حال سے تیری نسبت مطلع تر ہوں۔ آگاہ ہو کہ مشیت ایزدی میں نوبہار کا عقد شہزادہ معزالدین سے لابدی ہے۔ مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ جب تک نوبہار بنظر غرور حسن و ناز معزالدین کا قرار واقعی امتحان نہ کرے گی راضی نہیں ہونے کی۔ نادرہ نے کہا بہر کیف حضرت کو کوئی نکوئی صورت صفائی طرفین کی نکالنی مناسب ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا میں مجبور ہوں کہ مجھے بالمشافہ و بالمواجہ معزالدین کی سفارش نوبہار سے لائق و شایان نہیں۔ مگر ہاں تو میری طرف سے اس تندخو کو سمجھا کہ اب تجھے معزالدین سے صلح کر لینی مصلحت وقت ہے۔ ان معاملات گذشتہ سے درگذر کیا یعنی کہ اگر شہزادہ عالم اسباب میں موجود نہ تھا تو زوج تیرا ہم پہونچنا مشکل تھا۔ نادرہ نے حکیم صاحب کی زبان سے یہ لفظ حسب مرضی اپنی سنا نہایت خوش و خورم ملکۂ نوبہار کے پاس آئی اور حکیم صاحب کی طرف سے جواب دیا۔ ملکۂ نوبہار اگرچہ باطن میں مثل غنچۂ شگفتہ ہو گئی الّا بظاہر یہ کہا۔ اے خواہر تو میری طرف سے بعد تسلیم و نیاز حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنا۔ اے حضرت آپ کو ظاہر ہے کہ میں تمام عمر صیغۂ عقد و نکاح سے کسقدر نفور و بیزار رہی ہوں اور حضرت مجھ جیسے ایک مرد غیر جنس و غیر کفو کے ساتھ پیوند کرتے ہیں جسکی خلقت میں جزو محبت و وفا مطلق نہیں

تھی کہ چند حرکتیں بیہودہ اُسکی مینے اپنی آنکھ سے دیکھ لیں اور خیر انہمہ یہی مرضی مبارک
ہے ناچار مین بھی حکم عالی سے سرتابی نہیں کر سکتی - یہ شہزادہ بجائے خود انسان کی
صورت ہے اگر حکم ہو کسی جانور کی صحبت مین عمر گرامی اپنی گذارا کرون - نادرہ نے یہ پیغام
ملکہ کا حکیم صاحب کو پہونچایا - حکیم صاحب نے فرمایا اے نادرہ تمہاری ملکہ ہنوز شہزادے
سے منعقد نہیں ہوئی اور اوسے عجیب و غریب حکایتیں بیان کرتی ہے - خدا خیر کرے -
تو میری طرف سے جواب دینا - اے فرزند ہمینے امارہ محلدار کو حصار مثلثہ مین بجائی نفس امارہ
مقرر کیا پہر کسی وارد طلسم یا اہل طلسم کی کیا قدرت جو اُسکے خلاف حکم کوئی حرکت کرے
علاوہ ازین صبح دلکشا سے بہی شہزادے نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی جسکے سبب سے مواخذے
مین ماخوذ کیا جاوے - البتہ باین اعتبار کہ عاشق صادق کو ہر لحظہ خطر و عصیان علی حال
رہتا ہے بس اسیقدر آزردگی و بے اعتباری تیری کافی ہے - غرضکہ اب ہمارے نزدیک
شہزادے کا زیادہ تر آزار دینا تجہے بہتر نہیں - نادرہ بعد حاصل ہونے جواب کے پہر ملکہ
کے پاس آئی اور کہا - اے ملکہ حکیم صاحب نے یہ فرمایا ہے - ملکہ نوبہار نے کہا - خیر جناب عالی کا فرمانا
میرے سر بسر و چشم - لیکن تا وقتیکہ شہزادے کا قرار واقعی امتحان نہ کر لون گی دل میرا صاف
نہیں ہونے کا

نادرہ پہر حکیم صاحب کے پاس آئی اور یہ جملہ بیان کیا - حکیم صاحب نے فرمایا تو ایک
پیر ناطاقت کو لا مین نوبہار کی خاطر سے معز الدین کا ایسا امتحان کرتا ہون کہ پہر کوئی
وسوسہ باقی نہ رہے - اے رازدار آگاہ ہو کہ منزل العلے مین ایک مقام ہے جسکی حقیقت
سے باوجود منصب رازداری تو بہی آگاہ نہیں اُسکا اصل نام مقام الامتحان ہے لیکن
مقام الابتلا اور مقام الاعتذار اور مقام الاستغفار بہی کہتے ہین اور ایک لقب

اُسکا آزمایش گاہ عشق و ہوس میں بہی ہے۔ درحالیکہ معز الدین علت بدنظری سے متہم ہوا
اُسکو وہان یہ عذاب دیا جائیگا کہ عورتون کی خواہش طغیانی پر ہوگی اور زنان طلعت مہر
بے حیا و بے شرم حاضر ہوکر طرح طرح کے غمزے کرینگی اور ورغلائینگی۔ اگر معز الدین
باوجود جوشش ہستی جو اُس مقام کا خاصہ ہے محفوظ رہا تو یقین کرنا کہ گناہ سے پاک ہے۔
ورنہ جو تہمت اُسپر کی گئی ہے وہ درست ہے۔ وہان اُس بیراہ معز الدین نے دونو کو داخل
کیا جائیگا۔ القصہ نوبہار ایک جاے مخفی سے دونو کی حرکتون کا تماشا دیکہنا

نادرہ ملکہ نوبہار کے پاس آئی اور حقیقت بیان کی۔ ملکہ کمال خوش ہوئی اور
فرمایا۔ اے خواہر بہر حال کوئی بوالہوس تلاش کرنا چاہیے۔ قضارا ایک خواص نیسانہ
پری نام فسانہ گو اُس وقت حاضر تہی۔ اُس نے ملکہ کی خدمت مین عرض کیا۔ اے ملکہ اِس کام
کے لیئے ارباق قصبہ جنگلو کے رئیس سے بہتر کوئی شخص دستیاب نہین ہونے کا۔ وہ باوجود
پیری ہر روز ایک نئی عورت کو پیغام نکاح دیتا ہے اور چند روز کے بعد اُس سے
محبت ترک کر دیتا ہے۔ چنانچہ آجکل شمسہ کا خواستگار ہے اور اُسکو مع اُسکی ماں
جمشہ کے سخت تنگ کر رکہا ہے۔ ملکہ نے نادرہ سے فرمایا۔ فی الواقع ارباق سے بہتر کوئی
مرد دستیاب نہین ہونے کا تو اُسکو مع شمسہ و جمشہ جلد تر بلوا۔ نادرہ نے اُسی وقت
اُن مرد و زن کو بدم قاف سے طلب کیا جب وہ زیر غرفہ حاضر ہوئے ملکہ نے
ارباق کو ایک مرد ضعیف ہفتاد سالہ دیکہا اور تمام آثار بوالہوسی قیافہ سے ظاہر
ہوتے تہے اور شمسہ ایک نازنین پانزدہ سالہ نہایت حسین و صاحب جمال تہی۔ ملکہ
نوبہار نے جمشہ سے فرمایا۔ تو اپنی دختر کا رئیس قصبہ سے کس واسطے عقد نہین کر دیتی ہے
قصبہ کا حاکم ہے۔ جمشہ نے عرض کیا۔ اے ملکہ آفاق غالباً حضور رئیس کے حال سے واقف نہین

جو اِسطرح فرماتی ہین۔ قربانت شوم یہ فرِمساق اِس صورت کا مزخرف و بو الہوس ہے کہ شاید کوئی مرد پردۂ دُنیا پر خلق نہ ہوا ہوگا۔ یعنی باین پیرئ و ضعیفی بزور دست و بازو اور بطمع مال و زر پچاس عورتونسے نکاح کیا اور چند روز کے بعد جسقدر اُن مظلومونسے کہ عشق و محبت کا دعوے کرتا تہا اُسیقدر بلکہ اُس سے زیادہ بے التفاتی و سخت زبانی سے پیش آیا قطع النظر اِسکے قصبہ جنگشو کا اصلی مالک المناق خان شمسہ کا باپ تہا اور ارباق خدمت پیادہ باشی پر مقرر تہا۔ ارباق نے رفتہ رفتہ چند آدمیون کی جمعیت سے ثروت معقول پیدا کی اور ولی نعمت المناق خان کو نہایت ہلاک کیا۔ بعد ازان اہلکاران سرکاری کو رشوت معقول دیکر زمان ریاست اپنے نام لکہوایا اور تمام املاک و دولت المناق خان کی ضبط کی۔ اب ناقہ ہے زمین کے حاصل پر اپنی اوقات بسر کرتی ہون۔ پہر حضور ہی انصاف کرین کہ مین ایسے نمکحرام بو الہوس کے ساتہ کسطرح شمسہ کا عقد کردون ملکہ نے فرمایا۔ اگر مین اول سے آگاہ ہوتی ارباق کو ایسی گوشمالی دیجاتی کہ شمسہ کا نام ہی زبان سے نہ نکالتا خیر اب بہی تم دلجمعی رکہو وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچیگا

بعد ازان ملکہ نے ارباق کو اپنے روبرو بلاکر کہا۔ اے ارباق باوجود باین سن و سال اِس قدر مظلوم عورتین تیرے بلائے عقد مین گرفتار ہین اور پہر تو اپنے فعل سے باز نہین آتا۔ ارباق نے عرض کیا۔ ملکۂ عالم کی عمر و دولت برقرار رہے مین شمسہ کے تعشق مین ایسا مبتلا ہون کہ رات دن مجہی خدا جانے کسطرح گذرتا ہے۔ اگر شمسہ راضی ہو مین اِسی وقت تمام بی بیون کو طلاق دیتا ہون۔ ملکہ نے فرمایا۔ مینے سنا ہے کہ تو نے دل بر ایک عورت سے صدہا قول و عہد کئے اور بعد نکاح دو روز مین وہ عشق تیرا جاتا رہا۔ ارباق نے کہا اے ملکۂ آفاق وہ اُن عورتون کا عشق اور تہا اور شمسہ کی محبت کچہ اور چیز ہی ہے بلکہ ہے

فرمایا۔ تو شمسہ سے دست بردار ہو میں تجہے دوسری ایسی نازنین پریزاد شمسہ سی بہتر پیدا کر دونگی۔ ارباق نے جواب دیا۔ در حالیکہ مین شمسہ کا عاشق ہون پہر مجہے دوسری عورت سے کیا غرض۔ ملکہ نے فرمایا۔ خیر اب مین تجہے امتحان کے واسطے ایسی جائے بہیجتی ہون جہان بکثرت سے زنان صاحب جمال ہونگی۔ اگر تو اُن سے محفوظ رہا پہر مین بے تکلف تجہہ سے شمسہ کا عقد کر دونگی۔ ارباق کو اس حال سے آگہی نہ تہی کہ آب وطعام اور شراب وفواکہ مقام الامتحان کا بجنسہ ایسا ہی ہے جیسا ماہی سقنقور کا حکم ہے کہتا ہے اور بانیان طلسم نے خاص اسی کام کے واسطے وہ مکان بنایا ہے۔ مع ہذا ارباق نے ملکہ کی خدمت مین عرض کیا اے ملکہ آفاق اگر مینے وہان کوئی حرکت کی بس زیادہ تر غلام کا مقدور نہین البتہ تمام مال واسباب اپنا مع ریاست قصبہ جمشہ اور شمسہ کے حوالے کر دونگا اور آئندہ کبہی شمسہ کا نام زبان سے نہین نکالنے کا۔ ملکہ نے باین قول وقرار ارباق سے ایک نوشتہ لکہوایا اور جمشہ کی طرف سے خود اقرار کیا کہ بعد تمام ہونے امتحان کے ہم شمسہ کا تجہہ سے عقد کر دینگے

اس عہد وپیمان کے بعد نادرہ حکیم صاحب کی خدمت مین گئی اور ارباق کا حال عرض کیا۔ حکیم صاحب نے ایک بوریا کہنہ دیا اور فرمایا تو یہ حصیر ملکہ کے پاس لیجا اور ارباق کو بوریا پر سوار کر کے یہ آیہ "وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا" بدین تعداد پڑہو اور ہوا سے مخاطب ہو کر کہو اے باد بحق خدائے عز وجل جس نے تجہے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کا تابعدار کیا ارباق کو مقام الامتحان مین پہونچا دے بوریا ارباق کو مقام مذکور مین پہونچا کر تمہارے پاس آجاویگا۔ اُس وقت ملکہ نوبہار مع چار خواص محرم راز اُسی طرح ہمیر باد پیما پر سوار ہو کر اُس مقام مین جا کے اور در دروازہ باغ پہ فروکش ہو کر روزنون سے تماشہ دیکہین۔ مگر تمام سامان خورد ونوش اپنے ہمراہ

اُنکو یہ سمجھا کر کہ کسی عورت سے مخالطت نہ ہونا ورنہ جان تمہاری ضائع ہوگی۔ باغ مین داخل
کر دیا۔ لیکن وہی معاملہ پیش آیا جو ارباق کے روبکار ہوا تھا اور وہی نوبت غیب
نوبت بہ نوبت اُنکو باغ سے لے گیا

ملکہ اس تماشا کے بعد اسی حصیر پہ اپنے محل مین تشریف لائی اور نادرہ نے منزل حکیم مین
حاضر ہوکر حقیقت گذشتہ بیان کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے نادرہ تو نوبہار کو میری
طرف سے کہنا۔ اب مین فقط بپاس خاطر تیرے معزالدین کو جو مجھے بجائے فرزند کے اور باعتبار
سیادت تمام عالم کا صاحبزادہ ہے مقام الامتحان مین بھیجتا ہون۔ اگر تو بعد امتحان کوئی عذر
و حجت کرے گی ہم تجھسے کمال آزردہ ہونگے اور ہماری آزردگی چند در چند خرابیون کا
موجب ہوگا۔ نادرہ نے ملکہ سے کہا کہ اس دفعہ حکیم صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا
الا دل مین کہا اے نوبہار تو معزالدین کو نہایت عزیز رکھتی ہے اگر اُس نے بھی ارباق کی مانند
کوئی حرکت بیجا کی یقین ہے تو اس صدمہ سے ہلاک ہو جائے گی۔ نیز خداوند کریم میری اور شاہزادی
کی شرم و آبرو کا نگہبان ہے۔ دوسرے دن نادرہ حکیم صاحب کی خدمت مین پہونچی اور
کہا۔ ملکہ نوبہار نے حضرت کی بات کا کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہی۔ ظاہرا یہ خاموشی
موجب رضامندی ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے نادرہ اب تو معزالدین کو بھی اس عہد
و اقرار سے آگہی دے اور کہنا یہ اسم بزرگ مین تمکو بتاتی ہون تم ہر وقت و ہر لحظہ
اسکا ورد کرنا۔ یقین ہے کہ برکت اسم سے محفوظ رہے گا اور بالفرض طبیعت مین کچھ بھی
ہوس کا جزو ہے پھر تیرا محفوظ رہنا مشکل۔ کیا معنی کہ اشکال اور خوارق مین صد ہا
... نازنین خورشید جمال پری تمثال تیرے پاس آوینگی اور کوئی وجہ بہکانے کا باقی نہ
[illegible] لیکن [illegible] تو بجز اوراد و خود اپنی کسی طرف [illegible] نہ ہونا چاہئے کہ [illegible]

باغ مین آوے اور پیام ہائے محبت انگیز بہیجے تو کچہ جواب نہ دینا۔ بعد فہمایش شہزادے کو فلان دروازہ سے اپنے محل کے باہر نکال دینا وہ بخط مستقیم محفوظ و سلامت مقام الامتحان مین جا پہونچے گا۔ بعد ازان فرمایا۔ اے نادرہ ارباق دیوان عام کے فلان حجرے مین قید ہے تم عہد و اقرار کے موافق اُسکو سزا دو۔ نادرہ نے عرض کیا۔ اے حضرت خدا جانے اُن چار نفر بیچارون کا کیا حال ہوا جنکو مین واسطے امتحان کے پردہ قاف سے لائی تہی حکیم صاحب نے فرمایا۔ وہ اپنے اپنے مکانون مین پہونچ گئے۔ کیونکہ بے تقصیر محض تہے۔ نادرہ حکیم صاحب سے رخصت ہو کر ملکہ نوبہار کے پاس آئی اور حقیقت بیان کی ملکہ نے ارباق کو بلا کر پوچہا کہ اب تجہے کیا عذر ہے۔ ارباق اپنی حرکت سے نہایت منفعل و پشیمان تہا۔ ملکہ نے ارباق کا تمام مال و اسباب ضبط کر کے جمشہ اور شمسہ کو دیدیا اور ایک پریزاد شمشاد نام سے شمسہ کا عقد کر دیا

دوسرے روز نادرہ رازوار قصر اسرار کی جانب روانہ ہوئی۔ یہان شاہزادہ نادرہ کے آنے کا منتظر تہا اور ایک دن نادرہ کی کنیز روشناک سے اُسی کا ذکر کر رہا تہا کہ نادرہ اُسی آن بان سے وارد ہوئی جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ شاہزادہ نے نہایت شفقت سے خیر و عافیت دریافت کی بعد ازان کہا اگر میرے حق مین تو نے کوئی فکر معقول کی ہے تو جلد آگاہ کر۔ نادرہ نے کہا۔ ملکہ نوبہار سے وصل تمہارا ایک امر تقدیری ہے "ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا" لیکن فی الحال مقام الامتحان مین جانا ہوگا جو منتہائے مقامات طلسم ہے۔ بعد ازان تمام گفتگو سنائی جو حکیم صاحب اور ملکہ نوبہار کے مابین ہوئی تہی

## روانہ ہونا شاہزادے کا مقام سحر آمیز مقام الامتحان مین اور دیکہنا بوالعجبی و نیرنگی زمانہ کا

نادرہ نے دو چار دن اور شاہزادے کو مقام اسرار مین مصروف عیش و نشاط رکہا بعد ازان حسب ہدایت حکیم صاحب قصر اسرار کے ایک دروازے سے باہر لاکر مقام الامتحان کی طرف روانہ کر دیا۔ چند قدم کے بعد اس طرح کا ایک صحرا لق و دق نظر آیا جسکی ابتدا و انتہا معلوم نہ ہوتی تہی اور اُس وقت اسقدر تمازت آفتاب تہی کہ قدم زمین پر نہ رکہا جاتا تہا۔ بہ ہزار مشکل زوال کے وقت ایک درخت کے سائے مین پہونچا۔ وہان ایک چشمہ پانی کا تھا۔ شاہزادے نے مونہہ ہاتہہ دہویا اور قدرے پانی پیا۔ درخت پر جو نظر گئی دیکہا کہ کوئی چیز دسترخوان مین لپیٹی ہوئی شاخ درخت سے بندہی ہے۔ شاہزادے نے فرمایا۔ الحق

رزق را روزی رسان پر میدہد

دسترخوان کو درخت سے کہولا۔ اُسمین بعینہ وہی شے نکلی جو اُس وقت خواہش نفس تھی۔ شاہزادے نے کہانا کہایا اور آرام فرمایا جب عصر کے وقت آنکھ کُھلی کیا دیکھتا ہے کہ ایک پیر مرد پس خوردہ کہا رہا ہے۔ شاہزادے نے پوچہا اے شخص تو کون ہے اور معاف فرما کہ مینے نادانستہ تیرا کہانا کہایا۔ اُس نے بعد سلام عرض کیا۔ میرا نام ہرناس ہے اور مین مقام الامتحان کی راہ کا نگہبان ہون اور مینے یہ کہانا فقط مہمان کے واسطے درخت پر رکہا تہا۔ شاہزادے نے پوچہا۔ مقام الامتحان یہان سے چند روز کی راہ ہے ہرناس نے کہا حضور روز سیوم بخیر و عافیت پہونچ جاوینگے۔ پیر مرد شاہزادے کو اپنے مکان مین لے گیا اور شب کو بہ تکلف مہمانی کی

شہزادہ بوقت صباح ہرناس کی رہنمونی سے پیشتر روانہ ہوا اور زوال کے وقت بدستور ایک چشمے پر پہونچکر درخت پر دسترخوان بندہا ہوا پایا۔ اِس دفعہ بے تکلف

کہانا کہاکر سو رہا۔جب بیدار ہوا اُسی طرح ایک اور مرد الوش کہا رہا تہا۔شاہزادے نے فرمایا اے مرد تو کون ہے اگر وقت پر آتا شامل ہوکر کہانا کہاتے۔اُس نے کہا میرا نام ساہوم اور میں مقام الامتحان کی راہ کا پاسدار ہوں اور مہمان کا الوش اپنی سعادت سمجہکر کہاتا ہوں۔قصہ مختصر اُس نے بھی شب کو مہمانی کی اور صبح کو پیشتر روانہ کیا

مگر منزل سیوم میں اسقدر مسافت راہ طے کی کہ طاقت رفتار باقی نرہی۔بمشکل تمام عصر کے وقت ایک باغ فردوس نشان میں پہونچا۔ہنوز باغ کے متعدد جائے و مکان دیکہے تہے یکایک خودبخود اِسطرح کا ہیجان ہوا کہ بے قرار ہوگیا۔شاہزادے کو اِس ترکیب سے گمان گذرا کہ شاید مقام الامتحان بھی باغ ہے

جس روز شاہزادہ باغ آزمایش میں پہونچا موافق کہنے نادرہ کے ملکہ نوبہار بھی مع چند خواصوں کے دروازے پر پہونچ گئی تھی اور روزنوں سے شاہزادے کی حرکات کا تماشا دیکہنا شروع کیا

جب شاہزادے نے دیکھا کہ غلیان ہمتی برابر ترقی پر ہے اور راہ اسم الٰہی شروع کردیا۔چند ساعت کے بعد ایک نازنین ماہ طلعت نہایت چست و چالاک باغ کے ایک گوشے سے شاہزادے کے پاس آئی اور باین غمزہ سلام کیا کہ زیادہ تر بیقرار ہوگیا۔بعدہٗ ایک ساغر بلورین شراب ریحانی کا پیش کیا۔شاہزادے نے ایک حالت بے قراری میں فرمایا۔میرے طریق میں شراب حرام ہے۔اُس نے کہا یہ کس نے تمکو سمجہایا ہے۔ع شہریار عالی وقار

فرصت اگرت دست دہد مغتنم انگار ساقی و مغنی و شرابے و سرودے
زنہار ازان قوم نباشی کہ فریبند حق را بسجودے و نبی را بدرودے

یہہ کہکر گلاس شاہزادے کے موہنہ سے لگادیا۔ شاہزادے کا حال متغیر ہوا جاتا تہا
بازہم اپنی طبیعت کو قایم رکہا اور کہا خدا جانے تو کون بلا ہے

ناز بران کن کہ خریدار تست — پیش کسے رو کہ طلبگار تست

اُس نازنین نے کہا خیر ابہی تجہے محبت نہین ہے۔ الا مین جبتک مطلب دلی حاصل کر لونگی یہان سے
نہین جانے کی۔ شاہزادے نے دیکہا کہ یہہ مکارہ کسی طرح باز نہ آئیگی۔ ایک تپانچا اِس
زور سے اُسکے کلے پر مارا کہ اُسکے موہنہ سے خون نکلنے لگا۔ وہ بحال خراب حوض کے کنارے
پر جا بیٹہی اور زار زار رونے لگی۔ شاہزادہ بہی مکان کے ایک ستون سے تکیہ لگا کر بیٹہ گیا اور
پہر اُسی اسم کے ورد مین مشغول ہوا

اِس اثنا مین اور ایک نازنین مہ جبین اُس سے حسن و جمال مین ہزار درجہ بہتر وہان
آئی اور اُس نے نازنین اول سے پوچہا۔ اے حرمت النسا تجہے کیا صدمہ پہونچا جو تو اِس طرح
روتی ہے اور خون تیرے موہنہ سے جاری ہے۔ حرمت النسا نے کہا اِس جوان بے رحم
وبے مروت نے بیگناہ مجہے مارا اور اِس حال کو پہونچایا۔ اُس نے کہا تو نے کوئی حرکت بیہودہ کی
ہوگی جسکی سزا پائی۔ حرمت النسا نے کہا ظاہرا بجز اسکے اور کوئی حرکت مجہسے سرزد نہین
ہوئی کہ مین زبردستی شراب پلایا چاہتی تہی۔ نازنین دویم نے کہا اے قحبہ فاحشہ جیسی حرکت
تو نے کی ویسی سزا لی۔ شاید مین نے تجہے اِس جوان کے پاس اس واسطے بہیجا تہا کہ تو اپنی پڑی
جائے دور رہو یہان سے اگر بار دیگر مین نے باغ مین تیری صورت دیکہی اس طرح کفشکاری
کرونگی کہ تمام عمر یاد رکہے گی۔ حرمت النسا خاموش جس طرف سے آئی تہی اُسی طرف
چلی گئی

یہ نازنین مع گلابی شراب و جام مرصع نگار شاہزادہ کے پاس آئی اور کہا۔

اے جوان دلاور مین نہایت خوش ہوئی کہ تو نے اُس قحبہ کو سزا دی جس حال مین
بی بی خود موجود ہو پہر کنیز کو اپنے ولی نعمت کی نسبت نظر بد رکھنی کیا لایق ہے۔ شہزادے
نے فرمایا اے نیکبخت تیرا خیال ہی خام ہے اور تو بہی مجھے ناحق زم دیتی ہے۔ مین
تیرے کام کا آدمی نہین۔ واللہ اگر سبقت کریگی اُس کنیز سے زیادہ تیرا حال بد کر دونگا
اُسنے کہا اے جوان میرا عزت نام ہے اور تو باین ذلت مجھے جواب صاف دیتا ہے۔ خدا کو
کیا مونہہ دیکہائیگا۔ شہزادہ تنگ آکر خاموش ہو رہا پہر کچہہ جواب نہ دیا۔ عزت النسا بہی
دو چار ساعت کے بعد چلی گئی۔ اُسکے چلے جانے کے بعد ایک اور نازنین چاردہ سالہ مثل
آفتاب باغ مین آئی اور اُسنے اول سر پا تا شہزادے کی بلائین لین۔ بعدہٗ عرض
کیا اے شہزادہ عشق پیشہ اگر تو باور کرے مین اپنا حال خدمت عالی مین گذارش کرون
شہزادے نے ایک نگاہ مستی سے اُسکو دیکھا اور باشارہ کہا۔ کیا کہتی ہے۔ اُس نے کہا
مین ایک زن یہودی کی دختر ہون اور ابتدا مین کافر تہی۔ قضارا شب گذشتہ مینے
عالم خواب مین تجہے دیکہا اور گویا تو نے مجھے مسلمان کیا بعدہٗ اپنے عقد مین لیا۔ جو دو
عورتین کہ اول تیرے پاس آئی تہین قسم شیاطین سے تہین اُنکو منظور تہا کہ مین محروم
رہون۔ بارے خدائے تعالے نے خیر کی کہ تو اُنکے دام مین گرفتار نہوا ورنہ حق حقدار کو
نہ پہونچتا۔ اگرچہ شہزادہ بہی اُسکے کلمات شیرین الفت آمیز پر مائل ہوا مگر ساتھہ ہی خیال
آیا کہ مبادا اسیقدر التفات سے کوئی اور بلائے آسمانی سر پر نازل ہو۔ لہذا خموش
ہو رہا۔ وہ بہی مایوس و غمگین وہان سے روانہ ہوئی

اِس اثنا مین شام ہو گئی۔ ناگاہ چند کنیزین بلباس تکلف باغ مین آئین اور
اُنہون نے بالاتفاق کہا اے شہریار [illegible] ہمکو کہ تم کسی کنیز کو خواہش بخشتے

نہوئے۔ ہرگاہ تمہارا استقلال مزاج ہماری ملکہ نے سُنا۔ دل وجان سے تم پر عاشق ہوگئی اور
اب خود تمہاری ملاقات کے واسطے یہان تشریف لاتی ہے۔ اُنکے کلمہ ختم کرنے کے بعد ایک
نازنین مہ جبین چند خواصان زرین پوش کے ہمراہ اس شکل وصورت کی باغ مین آئی کہ اگر
فرشتہ بھی ایک نظر دیکھتا قوت ملکوتی سالب ہو جاتی۔ شہزادے نے جو وہ صورت نرم
وگرم دیکھی بیقرار ہوگیا لیکن اُس مکان سراپا فساد کے خوف سے کچھ دم نہ مارا اور جلد جلد
اسم اعظم کا اوراد کرنے لگا۔ وہ نازنین خود شہزادے کے پاس آئی اور کہا۔ اے گردشی بخش
دیدہ تماشائیان پہلے اول محض تیری آزمایش کے واسطے اپنی خواصون کو بھیجا۔ جب تو
اُن سے ملتفت نہوا مین خود تیری خدمت مین حاضر ہوئی۔ یہ کہہ باندازِ بغلگیری ہاتھ دراز
کئے شہزادے نے ایک نوع کا اغماض و تامل کیا۔ وہ نازنین شہزادے کی بداتفاقی سے
حوض کے کنارے پر جا بیٹھی اور رقص و سرود کا حکم دیا۔ جب زنان مطربہ برقاعدہ حاضر
ہوئین اُسنے کہا۔ آج تم ہمارے عاشق صادق کو ایسا محظوظ کرو کہ تمام عمر اس صحبت کو
یاد رکھے۔ اُنہون نے جو غزل یا رباعی شروع کی اُسکا یہی مضمون تہا کہ آتش و پنبہ ایک جاے
جمع ہین اور پھر آتش اثر نہین کرتی۔ علاوہ ازین وہ نازنین خورشید پیکر ہر لحظہ خود بھی
باین انداز و غمزہ اشارات تیز تر کرتی تہی کہ شہزادے کا حال غیر ہوا جاتا تہا
قصہ مختصر بمشکل تمام نماز مغرب و عشا ادا کی بعد ازان طاقون مین سے باغ کا میوہ کہایا
مگر وہ نازنین جسکا خندہ جمال نام تہا انواع انواع طرح کی حرکات معشوقانہ کرتی تہی جب
اُسنے دیکھا کہ شہزادہ کسی سخنان ترغیب آمیز پر کچھ ملتفت نہین ہوتا ناچار نصف شب کے
بعد بہ نیل مرام چلی گئی۔ شہزادے نے باقی رات بہ استراحت و آرام مین گذاری اور وقت صباح
بعد [illegible] تکیہ لگاکر بیٹھ گیا

ہنوز آفتاب طالع ہوا تہا کہ دستہ دستہ اور گروہ گروہ نازنینان ماہ مثال آفتاب جمال زرین
پوشش ہر طرف سے باغ مین آئین اور انہون نے باادب تمام شہزادے کو سلام کیا۔ بعدہ
کہا۔ اے شہریار حضور کو اپنی زن قمر پیکر کی ملاقات مبارک ہو۔ شہزادہ بجائے خود متحیر
تہا کہ یہ خواتین جو مجھے مژدہ وصل دیتی ہین اسکی کیا اصل ہے۔ اور طرفہ یہ کہ بعض
کنیزون کی صورت نظر مین کچھ آشنا معلوم ہوئی۔ الغرض ان خادمان خجستہ و جمال کے
اور خوبصان چابکدست نے طرفۃ العین مین تمام صحن باغ کو آب و جاروب سے پاک صاف کیا
اور پانی حوضون کا ازسرنو بدلا۔ ناگاہ آثار حشمت و جلوس سلطنت باغ مین داخل ہوا اور جلوس
کے عقب مین ایک نازنین مہ پیکر سنگراب تخت زرنگار پر سوار تہی۔ شہزادے نے جو بنظر
غور سے دیکہا ملکہ طلسم آفتاب یعنی صبح دلکشا کو تخت پر سوار پایا

یہان جو ملکہ نوبہار نے صبح دلکشا کی صورت دیکہی۔ نادرہ سے پوچہا کہ صبح دلکشا اس مجمع خانہ مین
کس طرح سے آئی۔ نادرہ نے جواب دیا جب تم کسی طرح پر شہزادے کے حال پر مہربان
نہ ہوئین جب حکیم صاحب نے تمہاری عوض صبح دلکشا کو بہیجدیا۔ بس اب تم کو کسی امر مین دخل دینا
مناسب نہین۔ ملکہ نوبہار کے چہرے کا رنگ غصہ سے روشن ہوگیا اور کہا میری بات پر تم
دخل دیتی ہے لیکن یاد رکہنا کہ بعد ختم ہونے امتحان کے مین صبح دلکشا کو ہرگز زندہ نہین رہنے دونگی
میری خالہ زاد ہمشیرا اور اسقدر بے شرم و بے حیا۔ خدا تعالی اس ناشدنی کو زمین کا پیوند
کرے اور صورت اسکی پہر مجہے نہ دکہاوے۔ نادرہ نے جو ملکہ کا حال بگڑا ہوا دیکہا کہکہا
بلند مارا اور کہا اے ملکہ تم اپنے کو بہت فہیم و دانشمند سمجہتی ہو۔ کہو یہ تم سمجہتی ہو کہ [illegible]
کہان اور مقام الامتحان کہان۔ یہ صورتین ہمیشہ طلسمی ہین

صبح دلکشا نے حوض کے کنارے پر فرش کروایا اور [illegible]

تھا ہر ادیسے ہنسی کسیطرح کا سلام و پیام نہ کیا بلکہ اُسکی حرکت سے ایک نوع کا ذوق و شوق
انداز ظاہر ہوتا تھا جب عرصہ گذرا اور شاہزادہ نے اپنی جاسے حرکت نہ کی
صبح دلکشا نے طائفہ ہائے مطربہ و رقاصہ کو حکم دیا کہ اگر تمکو کوئی نقل عجیبہ عشق و عاشقی کے
مقدمہ مین یاد ہو تو ہمارے روبرو بیان کرو اور بطریق تقلید و نقل جسے زبان ہندی مین
سانگ کہتے ہین بجنسہ ہو بہو دکھا دو - پریزادان اہل تقلید کے طائفہ مین ایک پریزاد شعبدہ
پری نام سرگروہ تھی - اُس نے عرض کیا اے ملکہ آفاق مین حسب الحکم عالی اسطرح کی نقل
رنگین حضور کے روبرو بیان کرتی ہون کہ کبھی نہ سنی ہو لیکن حضور کو نقل کا ایک مکان مقرر ہونا
پڑے گا صبح دلکشا نے منظور کیا شعبدہ نے اس عہد و پیمان کو مستحکم کر کے ایک شہر چین بنایا
اور باشندے شہر کے فرض کیے اور ایک بادشاہ مقرر کیا اور امرا و وزرا قرار دیے

## بادشاہ چین کی نقل جو مقلوم الامتحان شعبدہ پری نے شہزادہ نصر و تستر کے اور صبح دلکشا مصنوعی روبرو بیان کی

شعبدہ پری نے صبح دلکشا کے روبرو قصہ اسطرح شروع کیا کہ گذشتہ زمانہ مین ایک بادشاہ فغفور
چین تھا اور اُسکے بدبختی سلطنت ناصر و نصیر نام تھے اور اُن بخشیوں مین باہم اسقدر محبت تھی
کہ دو برادر حقیقی مین بھی نہین ہوتی - مگر خدا کی قدرت سے دونو لاولد تھے اسلئے شب و روز
اسی رنج و الم مین مبتلا رہتے تھے - ایک روز اُنہون نے خاص صید گاہ سلطانی مین شکار کے
واسطے ... رخصت لی صبح سے تا ہنگام شام صید بازی کرتے تھے اور وقت
شب کسی ... سایہ مین گذار دیتے تھے - اسی طرح ایک روز صید کنان دور تر

نکل گئے

نکل گئے۔ وہان ایک چشمہ مثل چشمۂ آبحیوان جاری دیکھا اور وہ صحرا بھی اسقدر پُربہار و باکیفیت
تھا کہ بجز گل و لالہ اور کچھ نظر نہین آتا تھا۔ ناصر و نصیر نے چشمہ کے قریب خیمہ استادہ
کر دیا اور اپنے ہاتھ سے گوشت شکار کے کباب تیار کیئے۔ ناگاہ انکی نظر ایک درخت پر
گئی جو قریب چشمہ کے تھا۔ کیا دیکھتے ہین کہ ایک جانور نے جو کبوتر کے برابر تھا درخت پر بچے
دیئے ہین اور اُس وقت بچون کو منقار سے بھرا رہا ہے۔ ناصر و نصیر اُسکے بھرانے کا تماشا
دیکھا کیئے۔ وہ جانور ایک لحظہ کے بعد اور طعمہ کی تلاش مین گیا اور بہزار جستجو طعمہ لایا۔ اثنائے
راہ مین ایک اور جانور جانور بچہ دار سے قوی پہونچا اور اُس نے وہ طعمہ جانور ضعیف کے پنجہ سے زبردستی
چھین لیا۔ اتفاقًا ایک اور جانور دونون جانورون سے زبردست آیا اور اُس نے طعمہ جانور
دوئم سے بھی لینے کا قصد کیا۔ مگر اُن جانورون کی باہمی چھین جھپٹ مین طعمہ زمین پر گرا جانور
اول بچہ دار جو اسی امر کا منتظر تھا اور بہ مشکل تمام بچون کے واسطے رزق لایا تھا وہ طعمہ لیکر
بھاگ گیا اور اپنے بچون کو دیا۔ ناصر و نصیر کو جانور کی اس حرکت سے بے اختیار رقت قلب
حاصل ہوئی اور اُنہون نے ہائے کا نعرہ مارا

نصیر نے ناصر سے کہا اے برادر تو نے دیکھا کہ یہ جانور ضعیف الخلقت کس محنت و مشقت سے بچون کے
واسطے طعمہ لایا اور خود تمام شب گرسنہ رہا۔ معلوم ہوا کہ محبت فرزندی عجب نعمت خداداد ہے
حیف صد حیف کہ ہم اس نعمت سے بے نصیب محض ہین۔ ناصر نے کہا تم درست فرماتے ہو۔ قضارا
اُس وقت ایک درویش بزرگ وہان تشریف لایا۔ مگر ناصر و نصیر نے اپنے حال مین ایسے مبتلا تھے کہ
درویش کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ وہ درویش جو عارف باللہ تھا انکے اندوہ باطنی پر
آگاہ ہوگیا اور کہا۔ سبحان اللہ فرزند موہوم کا رنج اسقدر تمہارے حواس ظاہری باطنی پر غالب
ہے کہ تمکو بزرگ موجود کی تعظیم و مدارات کا بھی کچھ خیال نہ رہا۔ ناصر و نصیر نے جو فقیر صاحب کی

زبان سے یہ کلمہ سنا اُنکو یقین کامل ہوا کہ بلاشبہہ فقیر صاحب ولی اللہ ہین آخر اُنہون نے اپنے گناہ و قصور کا عذر کر کے دستبوسی کی کہا کہ خدا آگاہ ہے ہمین تمہاری عنایت اور فضل الٰہی سے تمام جہان کی دولت و حشمت میسر ہے الا بدون اولاد کے رنج و الم مین کوئی لحظہ خوش نہین گذرتا فقیر صاحب نے ہر ایک کو ایک اسم جدا جدا بتایا اور فرمایا۔ تم اس اسم کو باین اعداد کبیر روز تا پڑھو۔ انشاء اللہ تمہارے ہان فرزند صاحب عمر پیدا ہونگے

شعبدہ پری نے موافق اپنے بیان اور مطابق نقل کے تمام صورتین جابجا مقرر کین۔ یعنی چشمہ کی ہیئت اور اُن جانورون کی صورت جو کچھ بیان کیا بعینہ عالم ظاہر مین دکھا دیا کیونکہ قوم آتشی کو قدرت کذائی بیشتر حاصل ہوتی ہے خلاف نوع انسان کے کہ انکو یہ قدرت دستگاہ نہین

الغرض درویش نے بعد تعلیم کرنے اسم کے یہ بھی ناصر و نصیر سے کہا کہ جسوقت تمہارے ہان فرزند پیدا ہوں دختر کا نام کوکب کہنا اور پسر کا نام اختر اور اب مین رخصت ہوتا ہون بہر نگریہ کبھی ملاقات کا اتفاق ہو جائیگا۔ ناصر و نصیر بہی شہر مین چلے آئے اور موافق ارشاد فقیر صاحب کے عمل مذکور بجا لائے۔ خدا کی قدرت سے انکے ہان دختر و پسر پیدا ہوئے۔ ناصر نے موافق حکم درویش کے اپنے پسر کا نام اختر اور نصیر نے دختر کا کوکب رکہا۔ ہرگاہ ناصر و نصیر کی بی بیون مین باہم محبت مفروط تھی ایک روز اُنہون نے کہا کہ اگر یہ بچے آفات زمانہ سے محفوظ رہے ہم اُنکا باہم عقد کر دینگے۔ ہنوز کوکب و اختر یکسالہ تہے کہ اُنکی مادرون کی ایک تقریب مین ملاقات ہوئی۔ اتفاقاً اختر و کوکب کی دائیہ اُنکو بغل مین لیئے ہوئے آپسمین باتین کر رہی تہین کہ ناگاہ اختر و کوکب بے اختیار اسطرح ایک دوسرے کی جانب مائل ہوئے جسطرح طفلان خوردسال باہم رغبت کرتے ہین۔ دائیون کو ایک تماشا نظر آیا۔ آخر انہون نے دونون کو زمین پر

بٹھا دیا

بٹھا دیا اور خود اُنکی حرکتون کا تماشا دیکھنے لگین - جب اختر و کوکب قریب ہفت ماہ کے ہوئے ایک نے دوسرے
کی گردن مین ہاتھ ڈالدیا اور موُنھ سے موُنھ ملنا شروع کیا اور اُس وقت اسطرح کے مسرور
و خوشحال تھے کہ دیکھنے والون کو حیرت ہوتی تھی - دونون ایک عرصہ دراز تک حیرت زدہ دیکھتی
رہین - بالآخر اُنھون نے اُنکی مادرون کو اطلاع کروائی - اختر کی مادر ثاقبہ خاتون نام اور
کوکب کی مادر زہرہ خاتون وہان آئین اور فی الواقع اُنھون نے وہی تماشا دیکھا - تمام محلسرا مین جہان
یہ مغلانی گئی تھین اسبات کا چرچا ہوا - دائیون نے امتحاناً دونون بچون کو جدا کر دیا بمجرد جدا
ہونے کے ایسے روئے کہ کسی صورت سے خاموش نہ ہوئے - جب پھر ایکجا کر دیا ویسی ہی مسروری
و خوشحالی تھی - یہ خبر ناصر و نصیر کو بھی پہونچی اُنھون نے بھی اختر و کوکب کو بلا کر جو کچھ سنا تھا
بچشم خود دیکھا - ناصر نے نصیر سے کہا اے برادر ہمارے نزدیک اِنکی باہم نسبت کر دینی مناسب
ہے - نصیر نے کہا میری بھی یہی مرضی ہے

جب اختر و کوکب دو سالہ ہوئے ناصر و نصیر کو اطلاع ہوئی کہ وہی درویش خدا آگاہ اُس چشمہ پر
تشریف رکھتا ہی - یہ بہ تعجیل تمام فقیر صاحب کی خدمت مین پہونچے اور اختر و کوکب کی باہم محبت و
اخلاص کا حال بیان کیا - فقیر صاحب جنکا شاہ الہام نام تھا بعد استماع حال فرمایا - مجھے
تیرہ برس کے بعد اور قبل از بست سال کوکب بیچاری کے طالع مین ایک قران سخت معلوم
ہوتا ہے - یقین ہے کہ وہ کسی وبال مین گرفتار ہو - اُس وقت کوکب کے دشت جبال کو
تمام جہان مین آوارہ ہونا لازم ہے اور وہ ایسے بادشاہ کو پیدا کرے جسکے کشور نام مین
آفتاب و ماہتاب کا مطلق دخل نہو - اُس بادشاہ سے کوکب کی علاج کی درخواست کرے - البتہ
اِس تدبیر سے کوکب کا اپنی ہیئت اصلی پر ہونا ممکن ہی - ناصر و نصیر فقیر صاحب کے معمے کو اصلا نہ سمجھے
آخر یہ مضمون ایک کاغذ پر لکھکر بجائے تعویذ کوکب کے گلے مین ڈالدیا

اختر و کوکب کو جو بغیر ایک دوسرے کے آرام و قرار نہ تھا اُنکے الدین نے حکم دیا کہ یہ بچے ایک ہی
جائے پرورش پائیں۔ جب اختر و کوکب پندرہ برس کے ہوئے ناصر و نصیر نے اُنکے عقد کی تیاری
کی۔ ہرگاہ شہر چین کا ضابطہ تھا کہ عروس داماد سے تا صیغہ نکاح روپوشش رہتی تھی۔ لاجرم اختر
و کوکب بھی چالیس روز تک ایک دوسرے سے جدا رہے۔ شعبدہ پری نے اپنے عمارہ و فعلہ میں سے ایک کو
اختر قرار دیا اور دوسری کو کوکب بنایا۔ اسی طرح ناصر و نصیر وغیرہ ارکان مقرر ہوئے
الغرض شب چہل و یکم اختر عقد کیواسطے ہنر کرشاہانہ سوار ہوکر مجلس عقد میں پہونچا محل میں
مستورات عروس کو بھی غسل کے واسطے حمام میں لے گئیں۔ ایک لمحہ کے بعد پردہ غیب سے ایسی ایک
آواز مہیب و ہولناک کوکب کے کان میں آئی کہ بیہوش ہوگئی جب ہوش بجا ہوئے اور صورت اپنی
آئینہ میں دیکھی وہ چہرہ جو مثل آفتاب تھا گردن تک اسقدر سیاہ مطلق ہی کہ آنکھ سے دیکھا نہیں
جاتا۔ ہرگاہ اختر نے یہ خبر سُنی گریبان چاک کیا اور اسقدر نالہ و بیداد کی کہ اپنے حال کا ہوش
نہ رہا

اُس وقت نصیر کو شاہ عالم کا قول یاد آیا اور اُس نے کوکب کے گلے میں سے وہ تعویذ کہولکر دیکھا۔ اُسمین لکھا
تھا کہ فلان سال فلان وقت کوکب کے کوکب طالع کو ایسا احتراق ہوگا کہ چہرہ تا گردن سیاہ مطلق
ہوجائیگا حتی کہ ہر ایک مرد و زن کو اُسکی صورت سے کراہت آویگی۔ اُس وقت جو شخص کوکب
کا دوست جانی اور متعلق روحانی ہو تنہا ملک بملک اور شہر بشہر آوارہ و سرگردان پھرے
اور رفتہ رفتہ ایسے کسی بادشاہ کے شہر میں جاوے جسکے کشور نام میں آفتاب و ماہتاب کا
دخل نہ ہو۔ بعد ازان بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوکر کوکب کا حال بیان کرے۔ بادشاہ
التماس اُسکا قبول کریگا اور حکم دیگا کہ تو کوکب کو ہمارے پاس لے آ تاکہ ہم کوکب کی صورت اپنی
آنکھ سے دیکھیں جب اختر کوکب کو بالاتفاق بادشاہ کے پاس لے جاوینگے بادشاہ فلان ساعت میں

جب مشتری حوت مین ہوگا اور زہرہ سرطان مین غود عریان ہو کر ایک حوض مین غسل کریگا
اور اُس وقت اختر و کوکب بہی لب حوض برہنہ حاضر ہونگے اور باہم ناز و نیاز کی باتین
کرین گے بادشاہ تین مرتبہ اپنی کلی کا پانی کوکب کے چہرہ پر چہڑکے گا بغور اِس حرکت کی یقین
ہے کہ کوکب اپنی اصلی صورت پر ہو جائے اور اثر احتراق اُسکے بشرہ سے دفع ہو۔
جب وہ تعویذ تمام اہل مجلس نے دیکہا قاضی نے کہا۔ صاحبو فقیر صاحب کا قول مسلم الا یہ ہماری فہم مین
نہین آیا کہ تعویذ ناخن مین بادشاہ کے اور آپ کا ہاتہ کب داخل ہوا ہے۔ حاضرین مجلس نے کہا ہم کو
بہی یہی حیرت ہے۔ شعبدہ پری نے اِس مجلس کی صورت بہی صبح دلکشا مصنوعی اور شہزادہ
معز الدین کے روبرو عالم تقلید مین ہو بہو دکہائی۔ شہزادہ کا محویت سے یہ حال تہا کہ اپنا
اسم بہی بہول گیا اور کوکب کے حال بد پر نہایت رویا کیونکہ کوکب کو عالم تقلید مین
دونون طرح سے دیکہا تہا۔ بعد ازان شعبدہ پری نے عرض کیا۔ اے ملکہ آفاق جب اختر
مغیبت منزوہ رقعہ کے مضمون سے آگاہ ہوا اُس نے وہ کاغذ لے لیا ایک روز مخفی دم وا حد
بہ بہانہ شکار شہر سے نکلا۔ آخر بعد سرگردانی دراز ایک قافلہ مین پہونچا۔ قافلہ باشی
خواجہ اکرام نام نے جوانِ خستہ کا احوال سنا کمال اعزاز و وقار سے اپنے پاس رکہا
اختر نے خواجہ اکرام کی مہربانی کو اپنے حق مین لطیفہ غیبی سمجہا اور باین امید خود جسکی
رفاقت قبول کی کہ تجار اکثر ولایت اور ملکوں کا سفر کرتے ہین۔ ایک سال کے بعد خواجہ
اکرام سرحد چین سے ملک ختن مین پہونچا اور وہان خواجہ اکرام کی ایک اور سوداگر
خواجہ ہرساق نام سے ملاقات ہوئی۔ خواجہ ہرساق کو اُن ایام مین ممالک خود کا
سفر درپیش تہا۔ اختر نے خواجہ ہرساق کی رفاقت اختیار کی

خواجہ ہرساق کو دو مہینے سفر مین گذرے۔ بعد ازان ایک شہر مین پہونچے

افق خاوران کہتے تھے۔ اختر نے وہ شہر نہایت معمور و آباد دیکھا مگر بادشاہ شہر قضائے الہی سے مرگیا تھا ہر گاہ کوئی وارث سلطنت بجز ایک دختر ناکتخدا ملکہ سحر سیما کے نہ تھا ارکان دولت نے ملکہ سحر سیما کو روشنضمیر سلطان خطاب دیکر تخت فرمانروائی پر بٹھا دیا۔ روشنضمیر سلطان کو ملک ختن کے تحائف کا زیادہ تر شوق تھا جب اُس نے خواجہ ہرساق کی خبر پائی اُسکو دربار مین بلا کر تمام اسباب تجارت دیکھا اختر بھی ہمراہ تھا۔ ملکہ کی جو اختر پر نظر گئی بوجہ قیافہ شناسی جسمین اُسکو کمال تھا تاڑ گئی کہ کوئی امیرزادہ ہے۔ خواجہ ہرساق کو رخصت کر کے اختر کو دو چار ساعت کے واسطے ٹھہرا لیا اور خلوت مین کمال شفقت سے اُسکی حقیقت دریافت کر کے کہا اے جوان آگاہ ہو وہ بادشاہ مین ہون جسکا تو متلاشی ہے میرا نام سحر ہے اور سحر مین آفتاب و ماہتاب کا دخل نہین ہے تو اپنی منکوحہ کو ہمارے پاس لے آ فضل الہی سے مدعا تیرا حاصل ہو جائے گا۔ تیرے مطلب کے ضمن مین میرا بھی ایک مطلب زیر پیش ہے

صبح و کش نقلی نے پوچھا اے شعبدہ ملکہ سحر سیما کا کیا مطلب تھا شعبدہ پرنگی نے عرض کیا اے ملکہ آفاق ملکہ سحر سیما عالم خواب مین شہزادہ مغرب پر عاشق ہو گئی تھی۔ خدا کی قدرت سے ایک شب اُسی عارف باللہ نے جسکے فیض کرامات سے ناصر و نصیر کو دولت فرزندی حاصل ہوئی تھی عالم خواب مین ملکہ سحر سیما سے فرمایا کہ جس سال اختر و کوکب شہر افق مین وارد ہونگے اُسی سال شہزادہ مغرب بھی یہان وارد ہوگا پس اِس سبب سے ملکہ سحر سیما نے اختر کو تاکید کی کہ تو اپنی بی بی کو جلد تر ہمارے پاس لا

اختر کے دل نے ملکہ سحر سیما کی راست بیانی پر گواہی دی وہ شہر ختن مین آیا اور

سنکوجہ کو طے کر بعد طے کرنے مراحل و منازل کے شہر اتق مین پہونچا

جس روز اختر زرکوکب وغیرہ اہل چین شہر اتق مین داخل ہوئے اُس روز ملکہ سحر سیما نقاب افگندہ واسطے شکار کے نکلی اور ایک آہوئے تیر خوردہ کے عقب مین گھوڑا دوڑا گیا۔ اثنائے راہ مین ایک چشمہ کے کنارے پر ایک جوان صاحب حسن و جمال سے دوچار ہوئی۔ لیکن اسقدر ضعیف و ناتوان تہا کہ صورت اصلی تمیز نہ ہو سکتی تہی اُسکو دیکہکر ملکہ سحر سیما کے دل مین ایک طرح کا اضطراب پیدا ہوا۔ تاہم طبیعت کو سنبہال کر اُس سے کہا۔ اے جوان ناکام تو کون ہے جو بلا خوف و وسواس صیدگاہ خاص بادشاہی مین بیٹھا ہے۔ شہزادہ مغرب نے جواب دیا مین بادشاہ کا صید نیم بسمل ہون اسلئے صیدگاہ خاص میرا مسکن ہے۔ ظاہرا تو بادشاہ کا مقرب معلوم ہوتا ہے اگر بادشاہ کی خدمت مین عرض و معروض کی قدرت ہو برائے خدا عرض کرنا کہ ایک بیچارہ خانمان آوارہ فلان چشمے کے کنارے پر بچشم زار کہتا تہا

گاہے ز خاک دِرت مرہم بزخم ما بہ بند ۔ اینچنین مگذار ما را یا رہا کن یا بہ بند

ملکہ سحر سیما نے کہا۔ اے گدائے مفلوک اس پیام گستاخ سے بادشاہ مجہے اور تجہے زندہ نہین رہنے دیگا۔ تاہم باین شرط تیرا حال بادشاہ کی خدمت مین گذارش کیا جاوے کہ تو اول اپنی مفصل حقیقت میرے روبرو بیان کرو۔ شہزادہ مغرب نے ابتدا سے ملکہ سحر سیما کی تصویر دیکہنا اور اسپر عاشق ہونا اور نکلنا جوش وحشت مین [illegible] تمام حال مفصل بیان کیا۔ ملکہ سحر سیما بعد استماع سرگذشت اپنے لشکر [illegible]

جب شعبدہ نے یہان تک نقل بیان کی ملکہ صبح دلکشا جو [illegible] نے کہا [illegible] تمام ارکان نقل کے نام لئے شہزادہ مغرب کا نام کس واسطے پوشیدہ رکہا [illegible]

نے عرض کیا۔ اے ملکۂ عالم سچ یہ ہے کہ شہزادۂ مغرب کا نام مجھے معلوم نہیں ہے مگر
ہان تصویر اُسکی صحیح میرے پاس موجود ہے۔ بروقت تمام ہونے نقل کے خدمت مین
حاضر کرونگی۔ ضبط و گلشاہ نے کہا۔ خیر پھر کیا ہوا۔ شعبدہ نے عرض کیا۔ اے ملکہ جسوقت
ملکہ سحر سیما محل مین تشریف لائی ناظر محلی کو حکم دیا کہ ایک جوان اس صورت و قیافہ
کا فلان چشمہ کے کنارے پر زیر درخت بحال خواب بیٹھا ہوا ہے تو اُسکو شہر مین لا کر
حمام کروا اور کوئی درجہ خاطر و مدارات مین باقی نہ رکہنا۔ بعد ازان جب ہم بلاوین
ہمارے پاس لے آنا۔ خواجہ سرا حسب الحکم شہزادہ مغرب کو شہر مین لایا اور ایک
مکان پاکیزہ مین اُتارا

دوسرے روز ناصر و نصیر وغیرہ نے بہی بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور فغفور
چین کا نامہ گذرانا۔ سلطان روشن ضمیر نے بعد مطالعہ نامہ فرمایا کہ اختر مین روز جمعہ
کو زہرہ کی ساعت اول مین بہ استظہار تیری خلوتخانہ کے حوض مین برہنہ ہو کر غسل
کرونگی۔ الا تجہے اول صیغہ برادری و خواہری کا مجھسے مستحکم کرنا چاہیئے۔ قضارا خواجہ سرا
نے شہزادہ مغرب کو بہی اُسی خلوت خانہ کے پہلو مین فروکش کیا تہا جہان بادشاہ
اپنے آب مضمضے کوکب کا احتراق ہو وہ کیا چاہتا تہا بلکہ مکان کا ایک دروازہ خلوتخانہ
کی طرف بہی تہا۔ اُس وقت شہزادہ مغرب کو خود بخود خیال آیا کہ دروازہ کی درز مین سے
اسطرف دیکہیئے کہ کیا معاملہ درپیش ہے۔ جب شعبدہ پری نے یہ نقل رنگین بنا کے
بیان کی اور کوکب و اختر اور ناصر و نصیر کی شکلین بعینہ عالم تقلید مین دکہائین
شہزادہ معز الدین کو اُس وقت اس طرح کا عالم استغراق حاصل تہا کہ اور باد بہی
بہول گیا اور حیرت زدہ نقش سُرمہ رہ جاتا۔ ادہر دروازہ کے باہر ملکہ بہار

اور نادرہ روزنہ دارہ کا بھی یہی حال قیاس کرنا چاہئیے کہ وہ بھی ایک عالم محویت مین سراپا گوش ہوکر نقل سُن رہی تھین

بعد بیان کرنے اس جملہ کے شعبدہ پری نے صبح دلکشا نقلی سے کہا اے ملکہ اب تمہارے عہد و اقرار کا وقت بھی قریب آیا۔ یعنی برہنہ ہوکر حوض مین غسل کرو اور تین بار کلی کا پانی کوکب کے چہرہ پر چہڑکو تاکہ احتراق اسکا دفعہ ہو اور یہ بیچاری ہئیت اصلی پر آوے صُبح دلکشا نے کہا اے شعبدہ بجز اس حرکت کے اور جو فرمایش تو کرے گی مجھے منظور ہے الا برہنہ ہوکر غسل کرنا خصوص ایک مرد نامحرم کے روبرو دل قبول نہین کرتا۔ شعبدہ نے کہا۔ خیر تمہاری مرضی۔ قصہ ناقص رہا۔ بلکہ اس بدعہدی سے خدانخواستہ کوئی آفت غیبی تمہارے اور ہم اہل تقلید کے سر پر ضرور نازل ہوگی۔ شہزادے نے فرمایا۔ اے ملکہ جو عہد و اقرار فیما بین واقع ہوا بہر کیف اُسکا ایفا ضرور ہے صبح دلکشا خاموش ہو رہی۔ شعبدہ نے کہا۔ اے ملکہ آفاق اب توقف بہتر نہین۔ جلد تر لباس اُتار کر حوض مین غسل کرو تاکہ نقل تمام ہو۔ صبح دلکشا اول باندازِ معشوقانہ ہر طرح کے عذر و بہانے کرتی رہی بالآخر لباس اُتار کر حوض مین داخل ہوئی اور اپنے تمام موئے سر پریشان کر دیئے اور تین بار کلی کا پانی کوکب جعلی کے چہرے پر اس زور سے مارا کہ وہ روغن سیاہ جو تغیر رنگ کے واسطے کوکب کے چہرہ پر ملا تہا دفع ہوگیا اور ہئیت اصلی نکل آئی۔ صبح دلکشا نے کہا اے شعبدہ تو نے حقیقت شہزادہ مغرب کی ناتمام رکہی۔ شعبدہ نے کہا۔ اے ملکہ عالم انجام کار شہزادہ مغرب اسیر طلسم کے وصل تک نہ پہونچا اور یہ تصویر صحیح اُسکی میرے پاس موجود ہے۔ از نقل و تقلید کی شرط سے ایک یہ بہی شرط ہے کہ تم شہزادہ مغرب

کی تصویر کو سینہ سی لگا کر اُسکے رخسار ماہ پارہ کو بوسے دو۔ صبح دلکشا نے کہا۔ تو دیوانی ہوئی ہے ایسی حرکت کی مجھسے ہرگز توقع نہ رکھنا خصوصاً اس شہزادہ عالیقدر کے روبرو مرد نامحرم کی تصویر سینہ سے لگاؤن۔ شعبدہ نے کہا۔ آمنا کہ اول یہ حرکت ہی حجاب سے ہی۔ دویم ورق تصویر سینہ سی لگانا کچہ عیب کی بات نہین ہے آخر صبح دلکشا نے اول تصویر کو نظر غور سے دیکہا بعد ان سینہ سے لگایا اور تہہ میں نہ ہونہ پایا۔ شہزادے کو صبح دلکشا کی یہ حرکت سخت ناگوار گذری لعن فرمایا۔ الحق عورت کی وفا کا اعتماد کرنا نہ چاہیے۔ اب جو اس نے کسی مرد صاحب جمال کی تصویر دیکہی تیرا خیال طبیعت سے بالکل دفع ہوا اس اثنا مین صبح دلکشا ورق تصویر ہاتہہ مین لئے ہوئے شہزادے کے قریب آئی اور کہا اے شہریار تم بہی دیکھو کہ کسکی تصویر ہے۔ شہزادے نے وہ تصویر بعینہ اپنی صورت کے مطابق دیکھی۔ حیران ہوا اور فرمایا۔ الٰہی مین کہان اور یہ تصویر کہان۔ صبح دلکشا نے کہا۔ تم ناحق حیران ہوتی ہو خداتعالے نے میری اور تمہاری مواصلت روز ازل سے تقدیر کی تہی جو مین اور تم یہان وارد ہوئے۔ شہزادے نے صبح دلکشا کے سخنان الفت آمیز سے دل مین کہا۔ اے معزالدین یہ نازنین کلمۂ حق کہتی ہے لطف زندگی اسی شے سے عبارت ہے۔ ناگاہ ایک آواز مہیب غیب سے کان مین آئی اے جوان خبردار۔ اگر تو ایسے فعل کا مرتکب ہوا پہر تمام عمر ایسی ندامت و انفعال مین گرفتار رہے گا اور آیندہ کسی صورت سے صفائی طرفین ممکن نہین علاوہ ازین ہنوز اسم الٰہی بہی تو نے تمام نہین کئے بلکہ اس وقت تمام مکان کی در و دیوار سے اس آیہ شریفہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ کی صدا متواتر آتی تہی۔ شہزادہ اس صداے ہولناک سے ایسا خائف ہوا کہ پہر صبح دلکشا کی جانب نظر تک نہ کی

یکایک خواصین اسطرح سراسیمہ و پریشان ہوئین جسطرح کسی کے سر پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے اور اسکو سوا اپنا نظر نہیں آتا۔ شہزادے نے ایک خواص سے پوچھا ایسی کیا بلائے آسمانی تمہارے سر پر نازل ہوئی جو تم دفعتاً پریشان ہوگئین خواصون نے بالاتفاق دست بستہ عرض کیا۔ اے شہریار سپہر مقدار تم ہمارا حال کثیر الاختلال کیا دریافت فرماتے ہو۔ آگاہ ہو کہ ہم فقط تمہارے برکت قدم سے اس مصیبت مہلک مین گرفتار ہوئے اور اب ہمین بجز ہلاکت کوئی صورت نجات نظر نہین آتی خصوص ہماری ملکہ کی جان شیرین جسکے ہر بن مو پر ہماری جانین تصدق ہین چند ساعت کے عرصہ مین ضایع ہوئی جاتی ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔ واضح تر بیان کرو۔ خواصون نے کہا۔ اے شہریار اصل حقیقت یہ ہے کہ جب ملکہ صبح دلکشا محض تمہاری ملاقات کے واسطے باغ مین آئی کسی غماز نے یہان کی صحبت کا حال مفصل ملکہ کے پدر بزرگوار خاقان شاہ سے بیان کیا۔ وہ جو انتہا کا آتشی مزاج و تند طبع ہے بمجرد استماع اس اخبار کے درہم برہم ہوگیا اور اب اپنی دختر کی تنبیہ کے واسطے یہان آتا ہے۔ اسی باعث سے ہم اور ہماری ملکہ مضطر ہین اور کوئی چارہ کار نظر نہین آتا۔ یقین ہے کہ جس وقت خاقان شاہ یہان پہونچا بے تکلف ملکہ کو مع خواص و خدمتگار قتل کرے گا۔ شہزادے نے فرمایا آخر تمنے بجائے خود کیا مشورہ کیا ہے۔ خواصون نے کہا بالفعل بجز اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نظر نہین آتی کہ تم اس وقت ایک لمحہ اور اسم موقوف رکھو اور ملکہ صبح دلکشا کو بغل مین سے لو کیونکہ ایسے وقت نماز کا قطع کرنا بھی جائز ہے چہ جا کہ وظیفہ ہو اور خاقان شاہ سے فرماؤ۔ اے بادشاہ سقاک باوجودیکہ مین خوب جانتا ہون کہ صبح دلکشا بجسب قسمت مجھسے منعقد

ہو گی۔ لیکن اثنا میں کوئی حرکت خلاف وضع سرزد نہیں ہوئی جسکے انتقام میں یہ مظلومہ قتل کی جائے پہر تو کس علت سے ایک بیگناہ کو قتل کرتا ہے۔ ہرگاہ تم کائنات طلسم میں مہمان عزیز القدر ہو غالباً خاور شاہ تمہارے کہنے سے کچہ متنبہ ہو۔ اور ہم بیگناہون کے قتل سے باز آئے۔ شہزادے نے اشارہ سے فرمایا۔ خاطر جمع رکہو۔ مین تمہارے کہنے کے موافق خاور شاہ کو ضرور فہمایش کرون گا۔

ناگاہ اثناءِ سلطنت و جلوس شاہی بتزک تمام و انتظام مالا کلام باغ مین داخل ہوا۔ شہزادے نے دیکہا کہ صدہا یساول و چوبدار عصاہائے مرصع نگار و میناکار ہاتہ مین لئے ہوئے اور ہزارہا شاطر و عیار گرد و پیش ایک تخت یاقوت نگار کے چلے آتے ہین اور تخت پر ایک بادشاہ ذوالاقتدار باہتمام دورباش سوار ہے اور ایک طرح کا خشم و غضب بہی اُسکی پیشانی سے ظاہر تہا۔ ملکہ صبح دلکشا نے جو خاور شاہ کو دیکہا ہر طرف سر حیران و سراسیمہ گوشۂ عافیت تلاش کرنے لگی۔ اس اثنا مین بادشاہ کا تخت صحن باغ مین رکہا گیا اور بادشاہ نے بآواز مہیب شاطرون کو حکم دیا کہ اس گیسو بریدہ ناشدنی کو گرفتہ و بستہ ہمارے پاس لاؤ۔ چہ شاطر صبح دلکشا کو کمال ذلت سے کشان کشان بادشاہ کے روبرو لے گئے۔ بادشاہ نے ایک تپانچہ اس زور سے صبح دلکشا کے کلہ پر مارا کہ دہن نازک سے ایک جوئے خون روان ہوئی اور چاہتا تہا کہ خنجر سے سر جدا کرے کہ صبح دلکشا نے بآوازِ دردناک فریاد کی۔ اے معز الدین بے رحم خدا نا ترس فقط تیری باعث جان میری ضایع ہوتی ہے۔ برائے خدا کسی طرح

مجہہ ضعیف کو اِس ظالم کے دست تظلم سے بچا۔ شہزادے کو جو علاوہ جزو رحمدلی و ترحم جبلی یہ حال بہی معلوم تہا کہ صبح دلکشا بیسے سر جبالہ عقد مین داخل ہوگی بس بے اختیار آتش غیرت مشتعل ہوئی اور اعداد اسم بہی تمام ہوگئے تہے موافق درخواست خواصون کے خاور شاہ کو تہہ بند کیا جاتا تہا کہ بار دیگر وہی صدائے غیبی اول سے بہی زیادہ تر مہیب نہایت نزدیک سے آئی بلکہ شہزادے کو گمان گذرا کہ کوئی مرد عقب سر میرے کہتا ہے۔ اے غافل خبردار اپنی جائے سے حرکت نہ کرنا۔ شہزادے نے جو پس پشت دیکہا کیا دیکہتا ہے کہ ایک مرد سُرخ چشم قد دراز شمشیر خون چکان ہاتہہ مین لیئے ہوئے استادہ ہے اور آنکہین اُسکی مثل مشعل روشن ہین اور چند سر ہائے بریدہ بطریق حمائل گردن مین آویزان تہے اور باین صلابت و مہابت دیکہ رہا تہا کہ ملک الموت کا زہرہ بہی آب ہو جائے

اُس مرد خونخوار نے اول ایک شمشیر صبح دلکشا کی گردن پر اس ضرب سے لگائی کہ سر تن سے صاف جدا ہو گیا۔ بعدہٗ خاور شاہ اور جو مرد و زن وہان موجود تہے اُس مرد کے ہاتہ سے تہ تیغ ہوئے۔ بعد قتل کرنے ان اشخاص کے وہ مرد بہی غائب ہو گیا اور اُس وقت باغ مین اسطرح کی قیامت برپا تہی کہ تاریکی طوفان سے زمین و آسمان نظر نہ آتا تہا شہزادہ اِس حادثہ عجیب کے ہول سے تمام شب تا وقت صبح ایک صورت سے بیہوش رہا۔ جب ہوش مین آیا اُن مقتولون کا نشان تک نہ دیکھا اور اپنے کو علاوہ مقام الامتحان کے ایک اور باغ جنت نشان مین پایا اور دیکہ جوان وجیہہ صاحب جمال بلباس مکلف وہان موجود تہا۔ اُس نے باادب تمام شہزادے کو سلام کیا۔ شہزادے نے بعد جواب سلام پوچہا۔ اے عزیز تو کون ہے اور یہ کیا مکان ہے۔ اُس نے کہا اے شہریار باوقار مبارک ہو کہ تم مقام الامتحان مین محفوظ و سلامت رہے کوئی بے اعتدالی نہ ہوئی

اب انشاء اللہ العزیز تمام کام حسب دلخواہ حاصل ہونگے۔ مین اِس باغ کا داروغہ ہون
شکیب ابن میرا نام ہے اور اِس مکان کو ریاض نشاط کہتے ہین۔ شہزادے نے فرمایا۔
اے عزیز عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہوا تہا اور پہر ایک لحظہ مین غائب ہوگیا۔ شکیب ابن نے
کہا۔ جو کچہ تماشا مقام الامتحان مین تمہاری نظر سے گذرا تمام شعبدہ اور بے اصل
محض تہا۔ یعنی فقط تمہاری غلطی دینے کے لئیے برپا [illegible] ہوئی ورنہ صبح دلکشا
کہان اور مقام الامتحان کہان۔ وہ ایسی [illegible] منزلت کی عورت نہین کہ ایسے [illegible]
بے قرار بیتابانہ باغ نشاط مین آئی۔ بابا استغفراللہ [illegible] مزاج گرفتہ عالی دماغ ہے کہ ہر ایک
غیر عورت سے بات تک نہین کرتی۔ یہ کام اُن عیاران شعبدہ باز کا تہا جو خاص
اسی کام کے واسطے خلق ہوئی ہین اور ہر صورت سے فرقہ انسان کو غلطی دیتی ہین۔
اگر تم اسم بزرگ کے ورد سے ایک لحظہ بہی غافل ہوتے پہر انہون نے تمہاری غلطی
دینے مین کوئی درجہ باقی نہ رکہا تہا۔ خصوص حیلہ آخر مین کہ صبح دلکشا جعلی کی تم سے
سفارش کی اور تم خاورشاد مصنوعی سے جواب سوال کو مستعد ہوئے۔ لیکن طالع
تمہارا یاور و مددگار تہا اور نصاب عوث بہی تمام ہوچکے تہے جو بتحصیل اسم کے
موکل نے تمکو محفوظ رکہا اور تمہارے روبرو اُن شعبدہ بازون کو سزا کامل دی۔
اے حضرت وہ آواز مہیب اُسی موکل کی تہی جسکے خوف سے تم بیہوش ہوگئے اور مین
تمکو اُسی حالت بیہوشی مین یہان لے آیا۔ اب تاوقتیکہ حکم ثانی صادر نہو تم اِس مکان
فرحت نشان مین عیش و آرام سے اوقات گذارو اور مجہے ایک ملازم خاص سمجہو۔ شہزادے
نے جو یہ حقیقت ہوشربا سنی ہزار ہزار شکر الہی اپنے سلامتی حال پر بجا لایا اور کہا۔

چیدہ بودند براہم دامے　　　شکر للہ کہ سلامت جستم

## پہونچنا ملکہ نوبہار کا اردوے قسمت مین اور بجبر عقد ہونا شہزادہ اعز الدین

جب روز سویم شہزادے کا امتحان تمام ہوا ملکہ نوبہار اور نادرہ راز دار وغیرہ پریزادین اُسی حصیر با دپیما پر سوار ہو کر اپنے محل مین داخل ہوئین۔ دوسرے دن نادرہ راز دار حکیم صاحب کی خدمت مین پہونچی اور تمام حال گذشتہ مقام الامتحان کا گذارش کیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے نادرہ مجھے تمام حال بخوبی معلوم ہے۔ نادرہ نے عرض کیا۔ اے قبلہ و کعبہ حضرت ملکہ نوبہار کو اپنے پاس بلاوین اور طرفین کی اصلاح مزاج مین فہمایش کامل کرین۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ مجھے شہزادے کی سفارش بالمشافہ نوبہار سے مناسب نہین۔ ہان مین نے تجھے اجازت دی تو اول استمزاج لے اور دیکھ کیا جواب دیتی ہے۔ نادرہ حسب الارشاد ملکہ نوبہار کے پاس آئی اور کہا۔ اے ملکہ خوبان روزگار اب تم اُس بیچارہ خان و مان آوارہ دل بستہ خاطر شکستہ جگر خستہ کے حق مین کیا فرماتی ہو۔ ملکہ نوبہار خموش ہو رہی کچھ جواب نہ دیا۔ نادرہ نے کہا۔ اے ملکہ عالم ظاہرا یہ سکوت تمہارا موجب رضامندی ہے۔ مین خود جاکر شہزادے کو لاتی ہون۔ اکثر خواصون نے بھی نادرہ کے کلام کی اعانت کی۔ بحسب اتفاق اُسی وقت ایک رقعہ سلطان روح الملک کے محل سرا کی خفیہ نویس کا باین مضمون ملکہ کی نظر سے گذرا کہ ایک روز ناظمہ بخشش بیگم بنت سلطان روح الملک بجائے خود اپنی ہم صحبتون سے ذکر کرتی تھی کہ عمر ہ تو نوبہار کے جامہ پر ختم ہے۔ یہانتک کہ شیوہ مزاج جن و بشر سے بھی درگذرا۔ سبحان اللہ باطن مین شہزادہ مہمان کو اس درجہ دوست و عزیز رکھتی ہے کہ اگر حکیم صاحب کا خوف ہنوا یکدم بھی جدا نہ کرے اور بحسب ظاہر اُس مسافر غریب الوطن کو اسقدر سرگردان

و بر لشا[illegible] کرکہا ہے کہ وہ اپنی [illegible] گ[illegible] [illegible] ہر شے کیواسطے

ایک انداز و مقدار لازم ہے۔ وگرنہ جو امر اعتدال سے درگذرے وہ موجب رسوائی ہے

عشق و چون طول کشد بے مزہ است

ملکہ نوبہار کو جو اول ہی ناطقہ روشن بیان سے ایک طرح کا ملال انسانی تھا اب تعب کے دیکھنے سے زیادہ تر آزردہ ہوئی اور باعث ملال فقط یہ ہی کہ شہزادے کا عقد جو ناطقہ روشن بیان سے طہورستان مین وقوع ہوا ملکہ نوبہار کو بالطبع شاق و ناگوار گذرا لیکن بایں لحاظ کچھ دم نہ مارا کہ یہ تقریب حکیم صاحب کی مرضی مبارک سے عمل مین آئی تھی اور ناطقہ روشن بیان کے باپ دادا ارسطو کے وقت سے طلسم مین بادشاہ ہوتے آئے ہین اور ملکہ نوبہار کو فی زمانہ حکیم صاحب نے بنظر محبت اپنے طلسم کا بادشاہ مقرر کر دیا ہے بلکہ ایک نوع کی فضیلت بطرح اس پر بھی دے رکھی ہے۔ الغرض جب ملکہ نوبہار نے رقعہ مین ناطقہ کی زبانی الفاظ طعن و تشنیع دیکھے زمین و آسمان نظر مین سیاہ ہو گیا اور اسی وقت بے اختیار یہ شعر زبان سے نکلا

یا بے شراکت غیر با دلبر بانشینیم  یا  یا بافراغ خاطر از مدعا نشینیم

نادرہ نے اسی وقت ملکہ کی آزردگی طبیعت کا حال حکیم صاحب کے روبرو بیان کیا حکیم صاحب نے فرمایا اے نادرہ تو میری طرف سے ملکہ نوبہار کو خوب سمجھا کہ جو خطرہ تیری طبیعت مین پیدا ہوا ہے اسکا حاصل بجز پشیمانی و ندامت اور کچھ نہیں ہوتے کا۔ مین تیری محبت کے باعث ایکہزار پانچسو برس کا قاعدہ کسی طرح موقوف نہیں کر سکتا یعنی ناطقہ روشن بیان کی نسبت شہزادے سے معلم اول حکیم ارسطو مقرر کر گیا ہے اور نسبت تیری بنظر محبت فرزندی اپنے مقرر کی ہے۔ سوا اسکے سعادت دارین یہ ہے جو تو ایک سید زادہ عالی نسب سے منسوب کی جاوے۔ آگاہ ہو کہ اگر اب تو شہزادہ سے بصلح و آشتی پیش نہ آوے گی

واقعہ ایسی آفت بد مین گرفتار ہوگی کہ تمام عمر مزا اُسکا زبان پر باقی رہیگا - ہرگاہ مشیت ایزدی مین تیری اور شہزادے کی رسم بندی ہوئی پہر اس جہل و غرور سے کیا حاصل - نادرہ وہان سے ملکہ نوبہار کے پاس آئی اور حکیم صاحب کے ارشاد سے آگاہ کیا ملکہ نے ایک حالت غضب مین کہا جس خدا نے جان مستعار دی ہے پہر اپنی امانت لیگا لیکن ہم سے ایک شخص بے اصل کے واسطے نار جہنم قبول نہین کی جاتی - نادرہ خموش ہو رہی پہر کچھ نہ کہا - ملکہ نوبہار ایک مکان خلوت مین چلی آئی اور اسی رنج و الم مین تین روز خلوتخانہ سے باہر نہ نکلی

روز چہارم ملکہ اُسی حالت برہمی طبیعت مین بصورت انسانی و لباس مردانہ شکارگاہ کو روانہ ہوئی - خدا کی قدرت سے جو صحرا ہمیشہ صید و شکار سے آباد رہتا تھا اُس روز وہان وحوش و طیور کا نشان تک نظر نہ آیا - جب شام کا وقت ہوا کیا دیکھتی ہے کہ ایک آہو باجل زرلفتی و شاخ ہائے یاقوت نگار صحرا مین پہر رہا ہے ملکہ نے بقصد گرفتاری آہو کے عقب مین مرکب جولان کیا - آہو نے باد صرصر کی مانند ایک گوشۂ بیابان کی راہ لی ملکہ نے بہی مرکب کو ایسا دبایا کہ لشکر سے جدا ہوگئی - لیکن ملکہ نوبہار اُسی صورت سے خیزاخیز و جلوہ ریز چلی جاتی تہی اور کہتی تہی کہ آجتک اِس شکل کا آہو خوش خط و خال نہین دیکہا - ناگاہ اِس وادی وحشت مین دور سے ایک دیوار درخت ہائے سرو کی ایسی نظر آئی کہ ہر سرو بجائے خود درخت خرما کے برابر تہا اور باہم اسقدر گنجان تہے کہ گوش بہی داخل ہو سکتا تہا - ایک جانب تہوڑا سا رستہ تہا آہو اُسی طرف سے سروستان مین داخل ہوا ملکہ بہی اُسکے عقب مین پہونچی - آہو نے ملکہ سے بچشم تر کہکر فرمایا - اے ملکہ خیر ہے - نصیب اعدا - اِس وقت کیا خیال فاسد طبیعت مبارک مین گذرا ظاہرا

معلوم ہوتا ہے کہ قصد تیرا میری گرفتاری کا ہے۔ مگر اب تو خود بنجہ تقدیر مین ایسی
گرفتار ہوئی ہے کہ یہان سے نکلنا تیرا محال ہے

رسیدۂ بمقامے زخود رمیدہ رمیدہ — کہ ہیچ دیدہ چنین جائے بوالعجب ندیدہ

یہ کلمہ کہکر آہو طرفۃ العین مین نظر سے غائب ہوگیا۔ ملکہ نوبہار کو آہو کی گفتار سے کمال
حیرت ہوئی بعد ازان مراجعت کا قصد کیا اور وہان آئی جہان سے سروستان مین داخل
ہوئی تھی۔ لیکن وہ راہ بند تھی۔ جب کہین راہ نہ ملی اور درختون کو بھی گنجانی مین
یکسان پایا ناچار مرکب پری پیکر کو ایک تازیانہ مارا۔ ہنوز مرکب درختون کی بلندی
تک نہ پہونچا تھا کہ اُسکی قوت پرواز بالکل زائل ہوگئی۔ بارے جسطرح پرواز کی تھی اسی طرح
معلق زمین پر آیا۔ ملکہ مرکب پر سے اُتری اور زین پوش بچھا کر بیٹھ گئی۔ بعدہٗ قدرے
بقل میوہ جو بادشاہون کے ساتھ ہر وقت خرجین مین رہتا ہے نکال کر کھایا اور وہ
شب عالم تنہائی مین گذاری

وقت صباح پھر مرکب پر سوار ہوکر بہ تلاش راہ چار طرف سروستان مین پھری
اُس روز بھی راہ کا نشان نہ ملا۔ ناچار شام کے وقت مرکب کو چراگاہ مین رہا
کردیا اور خود ایک چشمے کے کنارے پر آرام لیا۔ صبح کو بیدار ہوکر قصد کیا کہ صورت
انسانی سے پھر اپنی اصلی ہیئت پر ہوجاؤن تاکہ بقوت پرواز یہان سے نکلون لیکن
اُسی صورت سے جامہ انسانی و لباس مردانہ مین داخل رہی بلکہ مرکب بھی بالصورت
مرکب چار عنصری ہوگیا۔ ہرگاہ اِس بلا مین اپنے کو گرفتار دیکھا کمال پشیمان ہوئی اور
کہا اے نوبہار اگر تو حکیم صاحب کی نصیحت پر عمل کرتی اِس روز سیاہ مین ہرگز گرفتار
نہ ہوتی۔ بس یہ نتیجہ اُسی ضد کا ہے کہ تجھے ناطقہ بنت روح الملک کو شاہزادے

کی زوجیت سے تن کرنا منظور رہے۔ بار الہا صمد تو اپنی وحدانیت کا میرے گناہ و قصور سے درگذر۔ اب مین عہد واثق کرتی ہون کہ اگر معز الدین میرے روبرو ہزار نکاح کریگا مین ہرگز رشک نہین کرنے کی

اسی طرح افسوس کنان ایک طرف روانہ ہوئی۔ ناگاہ دور سے ایک بارگاہ عالیشان کا قبہ طلائی نظر آیا جب نزدیک پہونچی کیا دیکھتی ہے کہ ایک لشکر اس عظمت و شان کا وہان مقیم ہے جسکا خیمہ و خرگاہ مشرق سے مغرب تک برپا ہین۔ وہ قبہ طلائی اُسی لشکر کی ایک بارگاہ کا تہا اور شعاع قبہ بعینہ شعاع آفتاب کی مانند تہی چار طرف لشکر کے ایک حصار چوبی مطلا و منقش اور جو سنہری رنگ مثل گلال کے تہا مگر ارتفاع حصار دو گز سے کم اور تین گز سے زیادہ نہ تہا اور ہر طرف ایک دروازہ عالی و عظیم الشان تہا اور دروازون پر برج مثل بروج فلک بنے ہوئے تہے۔ ملکہ نوبہار کو اُس لشکر کے دیکہنے سے کمال حیرت ہوئی اور کہا بار خدایا میری تمام عمر طلسم کے سیر و تماشا مین بسر ہوئی الّا یہ مقام و خیام کبہی نظر سے نہین گذری

آخر حیران و متعجب ایک دروازہ پر آئی اور داخل ہونے کا قصد کیا۔ دربانون نے پوچہا۔ اے جوان کون ہے۔ کہان سے آیا اور کہان کا قصد ہے۔ ملکہ نے کہا مسافر ہون میرا قصد ہے کہ چندے اس لشکر کا سیر و تماشا دیکہون۔ دربانون نے کہا دور ہو یہان سے۔ پہر ایسا کلمہ گستاخ زبان سے نہ نکالنا۔ اے بے ادب سیرگاہ صحرا یا باغ نہین ہے۔ بادشاہون کا لشکر جائے زیارت و مقام ادب ہے۔ ملکہ نوبہار منفعل و غمگین اُس دروازے سے واپس ہوئی اور دل مین کہا سبحان اللہ مین جو ہی نوبہار بادشاہ طلسم ہون جسکی بارگاہ عالیجاہ مین پریزادان زرین بال کو بہی دخل نہ ملتا تہا اور

اب یہان دربان اِس طرح بہ سختی زبانی پیش آئے۔ دوسرے روز ایک اور دروازہ
پر اور روز سوئم دروازہ سوئمین پہ وارد ہوئی اور وہی جواب و سوال درمیان
آئے مگر ایک دربان پسر نے کہا کل دروازہ چہارم پہ تو یہ جواب دینا کہ مین مسافر
ہون اور بقصد سکونت لشکر مین جاتا ہون۔ پہر کوئی دربان متعرض حال نہوگا
ملکہ نوبہار روز چہارم اُس حصار چوبی کے دروازہ چہارم پہ تشریف لائی اور
اُسنے دربانون سے یہی جملہ بیان کیا۔ دربانون کا سردار جسکا لقب حاجب باشی
تہا نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ بعد ازان کہا تو لباس مردانہ مین ایک
نازنین دوشیزہ ناکتخدا معلوم ہوتی ہے اور اس لشکر کے بادشاہ کا ضابطہ ہے
کہ وہ کسی مرد و زن کو اپنے لشکر مین ناکتخدا نہین رہنے دیتا۔ یقین ہے کہ تیرا بہی
کسی مرد سے عقد کر دیگا۔ الا خاطر جمع رکہہ کہ اُس نکاح سے تو خوش ہوگی
ملکہ نوبہار نے جو یہ جملہ سنا حاجب باشی کو سخت و سست کہا اور ہلاکت کا قصد کرکے
وہان سے چلی آئی چنانچہ صحرا مین آکر ایک سرا کمند کا درخت کی شاخ مین باندہ
اور دوسرا سرا اپنی گردن مین باندہ کر درخت مین لٹک گئی۔ جب حلق بند ہوا
اور نفس نے تنگی کی قدرت الہی سے خود بخود ریسمان کمند ٹوٹ گئی اور ملکہ بیہوش
ہوکر زمین پر گری۔ اُسی عالم بیہوشی مین یہ آواز کان مین آئی کہ اے نوبہار مرگِ
حرام سے لشکر مین داخل ہونا بہتر ہے۔ کب تک تقدیر سے جنگ کرے گی جب ملکہ
کے ہوش بجا ہوئے پہر دست و پا نے یاری نہ دی کہ اپنے کو ضائع کرے۔ چار
ناچار لشکر مین داخل ہوئی

اُس لشکر کو اِس رونق و زینت اور حشمت و جمعیت کا دیکہا کہ آجتک نظر سے

نہ گذرا

نہ گذرا تہا۔ ملکہ نے دل مین کہا جس عجائبات کی تو بادشاہ تہی عزادار اسکے واسطے دہ تمام
حیرت تہا یہان خدا تعالی نے تجہے ایسی عجائبات مین گرفتار کیا تو معز الدین حیران نہ ہو
ایک دربان ملکہ کے عقب مین ہو لیا۔ اُس نے پوچھا تو کہان جاتا ہی۔ اُس نے کہا تمہارے
ہمراہ چلتا ہون۔ ملکہ نے پوچہا لشکر کا کیا نام ہے۔ بادشاہ کون ہے۔ یہ کیا مخلوق
ہے اور اہل لشکر کا طریقہ کیا ہی۔ دربان نے کہا۔ لشکر کا نام اردوی قسمت اور بادشاہ نصیب
سلطان اور یہان کی خلائق کو بہ ہیئت مجموعی اصحاب الفوز کہتے ہین۔ ملکہ تو یہان سے کہیں
سبحان اللہ ایسے نام ونشان بہی تمام عمر نہین سنے۔ سُبحَانَ مَن تَحَیَّرَ فِی صُنعِہٖ العُقَلاء
دربان ملکہ کو چارسو بازار مین لایا۔ ملکہ نے دیکھا کہ عین چارسو مین مرصع کی ایک
صندلی بچہی ہے جسکے ہر جواہر کی قیمت لا اقل ایک مملکت کا خراج ہوگا اور ایک نقابدار
بشوکت تمام صندلی پر بیٹھا ہے اور کثرت سے خدام ہر جائے وعہدہ پر دست بستہ خاشع
استادہ ہین۔ دربان نے ملکہ کو دور نزد استادہ کر دیا اور خود صندلی کے قریب جاکر
باادب تمام کچہ عرض کیا۔ نقابدار نے ایک خواجہ سرا کو اشارہ کیا۔ خواجہ سرا نے ملکہ کو یون
سے آکر کہا بسم اللہ یہان سے بدولت واقبال تشریف لے چلو۔ ملکہ اُسکے ہمراہ ہو لی۔ اثنائے
راہ مین پوچہا۔ یہ نقابدار کون مرد ہے اور نقابدار کیون ہے اور تمہارا کیا نام ہی
خواجہ سرا نے کہا۔ مجہے ناظر فیروز کہتے ہین اور نقابدار ہمارا بادشاہ ہی۔ الا
نقابداری کا باعث معلوم نہین

خواجہ سرا ملکہ کو ایک خیمہ وسیع ورفیع مین لایا جو ایک حاطہ چوبی طلاکار کے
اندر نصب تہا۔ صحن مین جابجا چمن ہائے خوش ترکیب اور چند حوض سنگین مذہب
وخوش ترکیب اس صنعت کے تہے کہ جہان منظور ہو اُنکو لیجاؤ۔ ہر طرف صندلیان

ماہرو بہ لباس فاخرہ و زیور مرصع نگار نگارہ و بار مین مصروف تہین۔ ایک پیر زال بصد
سے استقبال کرکے ملکہ کو ایک تخت پر جسپر ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی تہی بٹھایا اور خود
زیر تخت بیٹھ گئی۔ ملکہ نے فرمایا اے مادر مہربان تیرا کیا نام ہے۔ اُس نے کہا۔ میرا نام نرگس
خاتون ہے اور مین تمہاری وکیل ہون۔ جو خدمت فرماؤ گے بسر و چشم بجالاؤن گی۔
لیکن جو آئین و شیوہ لشکر کا ہے مین خود تمکو تعلیم کر دون گی۔ ملکہ نے پوچھا۔ یہان کا
رویہ کیا ہے۔ نرگس نے کہا۔ ہر روز ایک نازنین تازہ تمہاری ملاقات کے واسطے آوے گی
تم میری تعلیم کے موافق اُس سے ملاقات کرنا۔ بعد ازان نرگس خاتون نے ارباب نشاط کو رقص
و سرود کا حکم دیا۔ ملکہ نوبہار کو اُن پریزادون کے رقص سرود مین کمال لطف آیا۔
لیکن خیال جدائی خان وہان اور شہزادے کی مفارقت کا کسی طرح دل سے دفع
نہ ہوتا تہا

روز سوئم نرگس خاتون نے ملکہ نوبہار سے کہا۔ اے ملکہ آج ایک نازنین تمہاری ملاقات
کے واسطے آوے گی لازم ہے کہ تم بہی نقاب پوش رہو۔ وہ جب نازنین درود سے
سلام کرے تم دوستانہ سے سلام لینا اور منصفہ رفاقت کرسی بچہونا تاکہ اُسکے کلمہ و کلام کی
آواز تمہارے کان تک پہونچے۔ بعد ازان ایک خواہش کی معرفت دریافت کرنا۔ اے
دار و اردوئے قسمت تیرا کیا حال ہے اور کس شکل سے تیری اوقات گذرتی ہے۔ جب
جانے کا وقت قریب آوے تم بجائے خود اور وہ اپنے خود کہانا کہانا بلکہ اسی صورت
سے رقص و سرود کا بہی تماشا دیکہنا۔ ملکہ نوبہار نے فرمایا۔ آخر اس مفارقت کی کچھ
وجہ بہی ہے۔ نرگس نے جواب دیا۔ ہر ملکہ کے وہر سے۔ ملکہ نوبہار بظاہر خاموش ہو رہی
الا دل مین کہتی تہی۔ اے نوبہار یہ تمام سامان فقط جناب حکیم صاحب کی آزردگی کی وجہ

سے ہے

سے ہے۔ ورنہ تجھے ایسے مخمصہ مین گرفتار ہونے سے کیا سروکار تھا۔ اب یہ کہیئے کہ حضرت
کا غبار خاطر کب تک دفع ہوتا ہے اور مین اپنی منزل اصلی کی پھر بھی صورت دیکھونگی
یا اسی لشکر مجہول الاحوال مین عمر تمام ہوگی۔ باوجودیکہ مین پریزاد و قوم آتشی سے ہون
اور پریزادون کو بیشتر امورات مخفی ہین آدمزاد خاکی کی نسبت دستگاہ ہوتی ہے لیکن
یہ لشکر ایسا عجیب و غریب خلقت ہے جسکا حال ہرگز دریافت نہین ہوتا۔ اسی اثنا
مین ایک خواص نے عرض کیا۔ اے ملکۂ آفاق ملکہ سیہ پوش حضور کی ملاقات کے لیئے
آئی ہے۔ ملکہ نوبہار نے فرمایا۔ بہتر آنے دو۔ وہ نازنین نقاب پوش چند خواصون
کے ہمراہ نہایت کر و فر سے بارگاہ مین آئی۔ ملکہ نوبہار نے کہا تجھے نقاب پوش ہونے
سے کیا فائدہ۔ خدا جانے اس ضعیفہ نے کیا واہی تباہی بکدیا۔ نرگس نے کہا۔ اے ملکہ اگر
کوئی امر تم پیر کبیر کہنے کے خلاف کروگی یا ایک شرط بھی شرائط ہائے لشکر سے بجا
لاؤگی پھر تمام عمر تمکو یہان سے نجات ہونی مشکل ہے۔ ملکہ نوبہار طوعاً و کرہاً اسیوقت
نقاب پوش ہوئی وہ نازنین سیہ پوش سلامگاہ سے آداب و تسلیم بجا لاکر اپنی کرسی
پر بیٹھ گئی۔ ملکہ نوبہار نے ہاتھ کے اشارے سے سلام لیا۔ بعد ازان ایک خواص کے
ہاتھ پوچھا۔ اے وارد اردوئے قسمت تیرا کیا حال ہے۔ اُسنے دست بستہ عرض کیا۔ اے ملکہ
عالم قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا۔ اگرچہ کنیز نے اول چند در چند تکلیفین پائین مگر بالآخر
اپنے مدعائے دلی کو پہونچی۔ بلکہ جو ذیحیات اردوئے قسمت مین وارد ہوتا ہے اپنی مراد کو
پہونچتا ہے۔ اس جواب سے ملکہ نوبہار کی فی الجملہ تشفی ہوئی۔ جب عصر کا وقت ہوا
نازنین سیہ پوش نے رخصت چاہی۔ ملکہ نے فرمایا اے خواہر اگر شب کو بھی یہان مہمان
رہو تمہارا احسان ہوگا۔ اُسنے کہا مین غیر جلسے کے واسطے شب باشی کے بادشاہ کا حکم نہین

جب وہ چلی گئی ملکہ نوبہار نے نرگس محلدار سے پوچھا کہ اس نازنین سیہ پوش کا نام
کیا ہے اور وہ مقصد اسکا کیا تھا جو حاصل ہوا اور یہ کہاں سے لشکر مین وارد ہوئی۔
نرگس نے کہا اے ملکہ آفاق تمام مقدمات لشکر تمہارے عذر کے بعد دریافت ہو جاوینگے
اب تم ایسے سوالات زائد سے مجھے معاف رکھو

جب شب گذری وقت صبح نرگس خاتون نے کہا اے ملکہ آج نازنین نارنجی پوش ملاقات
کے واسطے حاضر ہوگی۔ تم بدستور سابق اُس سے بھی پیش آنا۔ ناگاہ وہ نازنین چند خواصون کی
جمعیت سے بارگاہ مین آئی اور بدستور نازنین سیہ پوش کے اُس نے بھی سلام و مجرا
بجالایا۔ ملکہ نوبہار نے بعد تعظیم و تکریم حال پوچھا۔ نارنجی پوش نے کہا اے ملکہ آفاق مین خدا
کی عنایت سے خوش ہون اور تمام مقاصد دلی میرے بر آئے۔ یہ بھی حسب معمول عصر کے
وقت رخصت ہوئی۔ روز سوئم ایک اور نازنین سبز پوش آئی اور بعد ادائے شکر
تا وقت مقررہ حاضر رہی بعد ازان روانہ ہوگئی۔ مگر نرگس محلدار نے نازنین دوئم کی
کرسی نازنین اول سے قریب تر بچھوائی اور سوئم کی دوئم سے قریب تر۔ روز چہارم
ایک نازنین نقابدار نقش پوش واسطے ملاقات کے آئی۔ ملکہ نے اُسکے ہمراہ نازنینان گذشتہ
کی نسبت زیادہ جمعیت دیکھی اور نرگس نے اُسکے لیئے نیم تخت تجویز کیا اور اسقدر نزدیک
بچھوایا کہ اگر وہ بات کرے آواز اسکی بخوبی کان تک پہونچے۔ نازنین نقش پوش
تخت پر بیٹھ گئی بعد ازان اپنے حصول مقصد کا شکریہ کیا۔ ملکہ کو بر وقت ادائے شکر آواز
اُسکی کچھ آشنا معلوم ہوئی۔ جب وہ رخصت ہوگئی ملکہ نوبہار نے نرگس محلدار سے
پوچھا۔ اے نرگس نازنین نقش پوش کی قدر و منزلت اور نازنینون سے کیون زیادہ ہے
اور یہ کون تھی جسکی آواز میرے کان کو آشنا معلوم ہوئی اور مین تا کجا اس بلائے

بیدہ ماں ہین آگے نہ رہ ہونگی۔ بزرگ نے کہا جمعی رکہو تمہارے تمام عقدے چند روز مین
حل ہوئے جاتے ہین

## اڑتیسواں قصہ اس حال کا کہ شاہزادہ معز الدین کا ساتھ نجم الدین کے ملاقات کرنا

جب شاہزادہ معز الدین ریاض نشاط مین پہونچا جو مقام الامتحان سے متصل تہا
وہان ہر قسم کا سامان عیش و عشرت موجود پایا۔ لیکن نفسانی خواہشون مین ہیجان
نہ تہا۔ شاہزادے نے تین روز و شب وہان بہ عافیت بسر کیئے۔ روز چہارم باغ کے ایک
دروازے سے تفریحاً باہر نکلا۔ ہنوز بارہ فرسخ راہ طے کی تہی کہ ایک کوہ کے دامنہ سے
نالہ و زاری کی صدا کان مین آئی۔ شاہزادہ آواز کے اثر پر پہونچا۔ دیکہا کہ ایک جوان
بست سالہ کتاب اصطرلاب بغل مین مارے ہوئے نہایت درد سے نالہ و فغان کر رہا ہے
شاہزادے نے پوچہا اے عزیز تو کون ہے اور یہان کس تقریب سے آیا اور آہ و نالہ
کیون کرتا ہے اُس نے کہا اے جوان مین سعد اللہ منجم شہاب الدین غوری کا فرزند ہون
ایک روز مین پشت بام پر فرش بچہوایا ناگاہ تین عورتین پریزاد نہایت حسین و
صاحب جمال میرے پاس آئین انکے چہرے اسقدر سپید و براق ہے کہ آنکھ خیرہ ہوئی جاتی
تہی۔ مین ایک نازنین چاردہ سالہ کی صورت پر مبتلا ہو گیا مین نے دریافت کیا تم یہان
کس مطلب کے واسطے آئی ہو انہون نے کہا ہم قوم پریزادے ہین ہمارے بادشاہ نے ایک
مطلب کے واسطے تمکو بلایا ہے اگر تو اپنے پدر مرحوم کے علم مین دستگاہ رکہتا ہو ہم تجہے
بادشاہ کی خدمت مین لیچلین مین نے جواب دیا

بچہ بط اگر چہ شبینہ بود آب دریاش تا بسینہ بود

مجھے اپنے جو صاحب کے موافق علم نجوم مین وقوف ہے اِلّا باین شرط تمہارے ہمراہ چلتا ہون
کہ تم اِس نازنین کا مجھ سے عقد کر دو اُنھون نے کہا اگر تیرے وفائی کو کام نہ فرما دے پھر ہمین
تیرے سے عقد کر دینے مین کچھ عذر نہین۔ غرض کہ مین کتاب احکام نجوم اصطرلاب بغل مین لیکر
اُنکے ہمراہ ہو لیا اُن پریزادون نے نوبت بنوبت اپنے اپنے دوش پر مجھے سوار کیا اور آسمان
کی راہ لی۔ الغرض تین روز و شب ہمین اسیطرح اثناے راہ مین گذرے کہ تمام روز
قطع مسافت کرتے تھے اور وقت شب کسی کوہ پر بسر کر دیتے تھے۔ روز چہارم وقت صباح
جو میری آنکھ کھلی اُن پریزادون کو کوہ پر موجود نہ پایا اب مین اُنھین کے فراق مین
روتا ہون۔ خیر اب حضور غلام کو اپنی حقیقت سے آگاہ فرماوین و نیز اسقدر مطلع فرماوین کہ
یہ کیا سرزمین ہے۔ شاہزادے نے فرمایا اے بدر عالم مین ملک مغرب کا شاہزادہ ہون
معز الدین میرا نام ہے ایک حکیم عالیقدر نے سیر عجائبات کے واسطے مجھے بھیجا اور مین ایک
پریزاد نوبہار گلشن افروز نام پہ عاشق ہو گیا۔ بلکہ یہ مکان بھی جہان تو وارد ہوا ہے اُسی
طلسم مین داخل ہے۔ بدر عالم نے شاہزادے کے دست حق پرست کو بوسہ دیا اور ہمراہ ہو لیا
ہرگاہ صحرا مین تمام جا بجا چشمہاے آب شیرین اور درختان میوہ دار کثرت سے تھے اُنکو
کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہ ہوئی اور تین روز قطع راہ مین گذارے۔ روز چہارم شاہزادہ
نے بدر عالم منجم سے فرمایا کہ تو احکام نجوم سے دریافت کر کہ میرے اور تیرے حصول مقصد
مین کتنے روز باقی ہین۔ بدر عالم نے اصطرلاب آفتاب کے مقابل کیا اور طالع ستارہ کو خوب بنظر
غور دیکھا بعدازان کہا اے شہریار تاثیرات بروج اور گردش کواکب سے ظاہر ہوتا ہے
کہ حضور دس روز کے عرصہ مین اپنی معشوقہ کے وصل سے کامیاب ہونگے اور غلام بھی حضور کے
طفیل اپنی مراد کو پہونچے گا۔ اسی اثناے مین دیکھا تو دیو جس نے ملکہ نوبہار کو سروستان مین
پہنچایا

پہونچا یا تہا شاہزادے کو بہی نظر آیا۔ شاہزادے نے اُسکے گرفتار کرنیکا قصد کیا
اُسکو موافق قاعدے کے سروستان مین داخل ہوا۔ شاہزادہ اور بدر عالم بہی عقب مین
اُسکے سروستان مین پہونچے اُسے چند قدم کے بعد پہر اُنکو نظر نہ آیا۔ شاہزادے نے بعد
غائب ہونے اُسکے ہرچند چاہا کہ سروستان سے نکلون لیکن وہی معاملہ پیش آیا کہ کسی طرف راہ
نہ ملی۔ بدر عالم سے فرمایا اے منجم شاید ہماری منزل مقصود کے پہونچنے کی یہی علامت ہے
کہ ہم سروستان سے نکل نہیں سکتے

روز چہارم سواد اردوے قسمت اور نصیب سلطان کی بارگاہ کا قبہ مشعشع نظر آیا جب بارگے
دروازے کے نزدیک پہونچے اور نگہبان بارگاہ مین داخل ہونیکا قصد کیا بدستور دربانون نے پوچہا کہ
تم کون ہو اور کہان جاتے ہو۔ شاہزادے کو پوچہنا دربانون کا ایسا ناگوار گذرا کہ جواب کے
عوض ایک تپانچہ دربانون کے سردار کے کلّہ پر مارا اور فرمایا اے بیوقوف تو نہین جانتا کہ مین
سعو نہات کا مہمان عزیز ہون۔ داروغہ نے جو یہ کلمہ سنا بہ تعظیم و تکریم پیش آیا اور کہا مرحبا
اے عالیقدر شاہزادۂ عالیقدر تو ہی ہے جس کا خط آسمنی بہ نام شمس القمرین سنا ہے اور
مدتون سے تیری تشریف آوری کے منتظر تہے بسم اللہ بدولت و اقبال یہیئے براہ تشریف
لیچلو۔ جب شاہزادہ اردوے قسمت مین داخل ہوا داروغہ شاہزادہ کی سواری کے لیئے
ایک تخت زرنگار اور بدر عالم کے لیئے ایک اسپ خوشرفتار لایا۔ داروغہ اُنکو ایسی بارگاہ
عالی مین لے گیا جو وسعت و بلندی مین فلک اطلس سے ہمچشمی کا دعوے کرتی تہی اور قبّے اُس
بارگاہ بعینہ مہر و ماہ کی مانند درخشان تہے اور قنات و پردون مین اس قدر جواہر
بیش بہا نصب تہے جنکے حساب سے محاسب وہم بہی عاجز آجاوے۔ شاہزادے نے دل مین کہا
اگر یہ بارگاہ فلک اشتباہ ہاتہ آوے کیا نام آوری کی بات ہے۔ مگر شاہزادے کو اس حال

سے آگاہی نہیں کہ یہی بارگاہ بروز عقد ملکۂ شمسۃ التاجدار جبل اعلیٰ مین برپا ہوگی - بارگاہ مین
ایک نقابدار سفید پوش تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور بارگاہ کے چارون گوشون مین کرسیون
پر چار مرد نقابدار - مروارید پوش - زرد پوش سرخ پوش اور سبز پوش متمکن تھے - باقی
صف لیون اور کرسیون پر گرد پوش پڑے تھے جب شاہزادہ نزدیک پہونچا چارون نقابدار
سوائے نقابدار سفید پوش کے اپنی اپنی جا سے آداب مجرا بجالائے - اور نقابدار سفید پوش
نے ایک خواص خاص کے ہاتھ سلام کہلا بھیجا - بعد ازان ناظر فیروز کو حکم دیا تا وقتیکہ شاہزادہ
شمس القمرین حسب قسمت منعقد ہو تو اسکو مہمانی و دعوت مین مشغول رکھ - فیروز شاہزادے
کو وہان سے دوسری بارگاہ مین لایا - شہزادے نے یہ بارگاہ بھی وسعت و نزہت اور
آرایش و زینت مین بارگاہ کلان سے کم نہ پائی - فیروز نے شاہزادے کو تخت زرنگار پر بٹھایا
اور بدر عالم کو تخت کے دست راست کرسی دی - بعد ازان سامان و ساز عیش و نشاط مہیا کیا
شاہزادے نے ایک حالت استعجاب مین ناظر فیروز سے پوچھا اے عزیز یہ کیا لشکر ہے اور
نقابدار سفید پوش کون ہے اور وہ نقابدار مروارید پوش وغیرہ کون لشکری مین اور
یہ ملاقات کی کیا وضع ہے جسطرح تمہارا بادشاہ مجھسے پیش آیا - فیروز نے جواب دیا اے
شاہزادہ شمس القمرین آگاہ ہو کہ اس لشکر کو اصحاب الفوز کہتے ہین اور نام بادشاہ سپید پوش
کا نصیب سلطان ہے - باقی حال ہم کو معلوم نہین - شاہزادے نے فرمایا شاید یہ خطاب شاہزادہ
شمس القمرین تم نے مجھے دیا - فیروز نے کہا ہماری کیا قدرت جو کسیکو خطاب دین اس شہر
اور نیز قسمت مین ہر ایک کا موافق اپنی قسمت کے ایک مرتبہ معین ہے از انجملہ جو انسان بھی زرد جہان
لشکر مین وارد ہوتا ہے اسکو بادشاہ کی طرف سے خطاب ملتا ہے - جب روز دویم شاہزادہ
نے بعد ادائے نماز صبح تخت جمعیت و کامرانی پر جلوس فرمایا - خواجہ فیروز آیا اور اُسکے ہا

اے حضرت اگر تمکو ہمارے بادشاہ کی ملاقات کا اشتیاق ہو بسم اللہ تشریف لے چلو
لیکن آداب طریقہ دربار کا یہ ہے کہ تم کسی اہل دربار سے بات نہ کرنا شاہزادہ ناظر کے
ہمراہ دربار مین آیا۔ تمام اہل دربار نے سروقد تعظیم دی اور کمال ادب سے سلام کیا۔
بادشاہ سفید پوش نے شاہزادے کو اپنے پہلو مین اُسی تخت پر بٹھالیا اور ناظر کو
کُرسی عنایت فرمائی۔ ایک لمحہ کے بعد خواجہ فیروز نے ایک ترنج مثل قمقمہ بادشاہ کے
ہاتھہ مین دیا۔ بادشاہ نے وہ ترنج اس زور سے سینہ پر شاہزادے کے مارا کہ پُرزے پُرزے
ہوگیا اور ایسی بوئے خوش مہکی کہ تمام بارگاہ معطر ہوگئی۔ تمام اہل بارگاہ نے
بجز بادشاہ سپید پوش شہزادے کو مبارکباد دی۔ شاہزادے نے موافق تعلیم
فیروز ناظر کے کسی شخص سے بات نہ کی جب شاہزادہ وہان سے اپنی بارگاہ مین تشریف
لایا فیروز سے فرمایا اے مرد یہ کیا شرط انصاف ہے کہ مین تیرے کہنے سے خاموش بیٹھا
رہا اور تمام مردمان بارگاہ نے بالاتفاق بآواز بلند مجھے مبارکباد دی علاوہ اسکے
یہ ترنج کیا شئے تھی جو بادشاہ نے بدست خود میرے سینہ پر مارا۔ ناظر فیروز نے کہا
اے شہریار جو زن و مرد اردوئے قسمت مین وارد ہوتا ہے بغیر نکاح کے نہین رہتا۔
اگر وہ وارد عورت ہے بحسب قسمت ایک مرد بھی اُسکے نکاح کے واسطے کسی تقریب سے یہان
ضرور پہونچیگا اور باہم اُنکا عقد ہوگا جسطرح وہ چارون نقابدار دربار مین ملاحظہ
فرمائے۔ اول نوبت بنوبت لشکر مین وارد ہوئے بعد اُنکے چار عورتین آئین بادشاہ
نے ہمارے اُن چارون عورتون کا بلا استفسار حال طرفین اِن چارون نقابدارون
سے نکاح کردیا تاکہ کوئی بندہ خدا لشکر مین ناکتخدا نہ رہے۔ اسیطرح چند روز کا ذکر
ہے کہ ایک نازنین خورشید جبین زہرۃ الریاض نام اردوئے قسمت مین وارد ہوئی بادشاہ

نے ہمارے موافق قسمت تمہارا عقد زہرۃ الریاض سے مقرر کیا اسی سبب سے وہ ترنج تمہارے سینہ
پر مارا۔ اور تمام حاضرین دربار نے تمکو مبارکباد دی۔ یہہ علامت تقریری نسبت کی ہے
شاہزادے نے فرمایا یہ امر خلاف قاعدہ ہے اول تمہارے بادشاہ کو مجھسے دریافت کرنا تہا
کہ آیا یہہ نسبت تجھے منظور ہے یا نہین۔ فیروز نے کہا تم سے دریافت کرنے کی کیا
حاجت تہی جس حال مین ہمارے لشکر کا نام از روئے قسمت ہے پہر کسی حال مین نوشتہ تقدیر سے
عذر و انکار نہین کیا جاتا۔ شاہزادے نے فرمایا اے مرد شاید تو اس حال سے آگاہ نہین
کہ مین مدت دراز سے ایک پریزاد نوبہار گلشن افروز پر عاشق ہون اور وہ کل عجائبات
کی بادشاہ ہے درحالیکہ ابتک نکاح میرا اُس سے نہین ہوا پہر مین کسطرح ایک غیر
عورت سے نکاح کرون۔ آگاہ ہو کہ ایک بار مین نے ملکہ صبح دلکشا نامی ایک نازنین کو وہی
اغوا سے ایک پیرزال کے نظر التفات سے دیکہا تہا جسکے مواخذہ مین ہنوز گرفتار ہون
اور تو میرا یہان نکاح کرواتا ہے۔ معاذ اللہ اگر میرے حال سے ملکہ نوبہار آگاہ ہو گئی پہر
تمام عمر صفائی ہونی مشکل ہے فیروز نے کہا ہمارے بادشاہ کو ان قصون سے کچہ سروکار
نہین پس عقد تمہارا الحکم الغیب یغیب و لو کان تحت الجبلین زہرۃ الریاض
سے امر تقدیری ہے کہ کسی صورت سے رد نہین ہو سکتا۔ شاہزادے نے فرمایا اے
فیروز مجہے کلمات موحش تیرے سخت ناگوار گذرتے ہین اگر تو بارہ دیگر اس طرح کی گفتگو
کریگا تو مین لشکر سے نکل جاؤنگا۔ فیروز نے کہا یہ تمہارا خیال خام ہے کیا مجال جو تم بغیر
عقد کئے یہان سے نکل جاؤ۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کسیطرحکا خیال تمکو حاصل ہوتا سروستان
سے نکل گئے ہوتے۔ شاہزادے نے فرمایا خیر یہان سے نکلنا ممکن نہین لیکن اپنا ہلاک
کرنا ہر وقت آدمی کے اختیار مین ہے۔ فیروز نے کہا ہمارے لشکر کی آب و ہوا کو خدائی تعالی

نے

نے یہ تاثیر بخشی ہے کہ انسان یہان ہیوجا اپنے کو کسی صورت سے ضایع نہین کر سکتا۔ فی المثل اگر تم زہر کہاؤگے وہ زہر تمہارے حق مین گلشکر ہوجاوے گا اور اگر شمشیر و خنجر سے اپنے کو ہلاک کروگے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مانند محفوظ رہوگے۔ اسیطرح آتش سوزان مین ابراہیم علیہ السلام کی مانند کوئی آسیب نہین پہونچے گا اور دریا مین سے موسیٰ علیہ السلام کیطرح سلامت نکل آؤگے۔ شاہزادہ خاموش ہورہا جب فیروز چلا گیا بدر عالم سے فرمایا اے منجم تم نے کیا خوب حکم لگایا تہا کہ دس روز مین معشوقہ سے ملاقات ہوگی حق ہے کہ اہل تنجیم کا ہے آسمان کی خبر زمین کے مطابق دیتے ہین اور گاہے کوہ کو پرکاہ تشخیص کرتے ہین۔ بدر عالم نے عرض کیا پیر و مرشد غلام نے جو حال زائچہ مین دیکہا خدمت عالی مین گذارش کردیا آئندہ علم غیب مخصوص واسطے خدا کے ہے

اس اثنائے مین ناظر فیروز آیا اور اُس نے قدرے عطر و گل بدر عالم کو دیکر کہا اے جوان مبارک ہو کہ تو بہی منعقد ہوگا۔ شاہزادے نے پوچہا بدر عالم کی منکوحہ کا کیا نام ہے۔ فیروز نے کہا نام کو ایک نشان بلند چاہیئے یعنی جو خطاب تمکو اور تمہاری منکوحہ کو بادشاہ نے دیا ہر ایک کا مرتبہ نہین بجز نقابدار مرواریدپوش جسکو تم نے بارگاہ مین دیکہا البتہ اُسکا خطاب بہی صاحب المصاحبین ہے۔ باقی تمام سرداران لشکر اپنے اپنے لباس کے رنگ سے مشہور ہین مثلاً سرخپوش و سبزپوش قس علیٰ ہذا۔ جس روز بادشاہ نے وہ تیغ خوشبو شاہزادے کے سینہ پر مارا اُسی روز زنِ خاتون محلدار نے جسکا نام وصلہ بانو بہی تہا ایک انگشتری مرصع کار بہ طریق شگون ملکہ نوبہار کی انگشت مین پہنائی۔ بعدہ کہا اے ملکہ شہزادہ شمس القمرین بہی جو روز ازل سے تمہارا شوہر مقرر ہے اور دوئے قسمت مین تشریف لایا۔ ہمارے بادشاہ نے تمہاری نسبت

اُس سے مقرر کر دی۔ ملکہ نوبہار نے جو یہ لفظ نرگس کی زبانی سنا فرمایا اے ضعیفہ تو دیوانی ہوئی ہے شمس القمرین کون بلا ہے جس سے میرا عقد مقرر کیا گیا شاید تو نہیں جانتی کہ مین بجز ذات والا صفات شاہزادہ معز الدین کے تمام مردان عالم کو حرام مطلق سمجھتی ہون نرگس محل دار نے کہا قربانت شوم یہان کوئی امر اختیاری نہیں بہرکیف تمکو صبر و شکر کرنا چاہئیے۔ اگرچہ ملکہ نوبہار نے نرگس کی بات کا کچھ جواب دیا۔ الا دل مین کہا ای نوبہار خیر مرضی خدا کی ایام زندگی اسی قدر باقی تھے نعوذ باللہ من غضب الحلیم سنا تھا یہان غضب الحکیم بچشم خود دیکھا۔ مین کیا جانتی تھی کہ یہ خیمہ خیمہ اجل ہے اور یہ اردوئے قسمت لشکر ملک الموت کا ہے۔ پھر درویش برجان درویش اول ایک نظر شمس القمرین کو دیکھو بعد ازان اپنا ہلاک کرنا کچھ مشکل نہیں۔ آخر الامر ملکہ نوبہار نے باین قصد ایک خنجر مختصر اپنے پاس رکھ لیا کہ جس وقت شہزادہ کسی نوع کی بے اعتدالی یا دست درازی کا م فرماویگا مین اول اُسکو خنجر سے ہلاک کرونگی پھر اپنی جان دونگی

ادہر بادشاہ سفید پوش نے تمام لشکر کو آئینہ بند کروایا اور وقت شب اس طرح کی روشنی فانوس و چراغان ہوئی کہ خورشید تابان بھی خجالت سے پردۂ ظلمت مین مخفی ہو گیا ہرگاہ قران السعدین برج حوت مین واقع ہوا جو خانہ مشتری اور محل شرف زہرہ ہی چار عورتین نقابدار آئین اور اُنہون نے شہزادے کے دست و پا کو حنا لگائی اُن مین سے ایک نے بدر عالم انجم کے بھی دست و پا کو حنا ملی۔ دوسرے روز شب جمعہ بادشاہ سفید پوش نے شہزادے کو ایک اسپ پری پیکر پر سوار کیا اور اپنے تمام لشکر کا سیر و تماشا دکھایا۔ شاہزادہ نے اثنائے سیر مین اس طرح کی صورتین مہیب اور شکلین عجیب و غریب دیکھین کہ کبھی نظر سے نہ گذری تھین۔ غرضکہ اسی طرح ہر جائے اور مکان کا تماشا دیکھتا ہوا اُسی بارگاہ

فلک منظر مین تشریف لایا۔ اُس شب وہ بارگاہ وسعت و رونق مین چار بارگاہون کے
برابر دیکھی۔ وہان چالیس نقابدار نقابداران اول سے علاوہ بلباس شاہانہ اپنے اپنے
تخت و کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر گاہ عقد کا وقت قریب آیا نقابدار سفید پوش
تخت نشین ایک طرف روانہ ہوا۔ اور ایک لمحہ کے بعد وہان سے پھر آیا بعد ازان اُسنے
نقابدار مروارید پوش سے جو پہلو مین شاہزادے کے بیٹھا تھا کہا اے صاحب جناب عالی
کا حکم ہے کہ تم علاوہ ملک و مال پردۂ سبز نگار کے حاکم کو بھی اپنے دختر کے جہیز مین دو
مروارید پوش نے جواب دیا یہ حال جناب عالی کو خوب روشن و ظاہر ہے کہ حاکم پردۂ سبز نگار
کا میرے ملک مین داخل نہین ہان میرا ملازم ہے۔ نقابدار سفید پوش جواب لیکر روانہ
ہوگیا۔ شہزادے نے زیر چشم دیکھا کہ یہہ کہان جاتا ہے۔ کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ کے صحن
مین ایک خیمہ کلان استادہ ہی اور دروازہ پر خیمہ کے پردۂ مروارید نگار افتادہ ہی
نقابدار سفید پوش نے پردہ کے نزدیک جاکر جو جواب نقابدار دویم نے دیئے تھے عرض کیئے
ایک ساعت کے بعد وہان سے پھر آیا اور کہا جناب عالی فرماتے ہین ہمین بخوبی معلوم ہے
کہ حاکم پردۂ سبز نگار تیری ملک نہین لیکن وہ برضائے دل تیری دختر کے جہیز مین جائیگا
مروارید پوش نے کہا اگر اُسکی بھی مرضی ہے مین منع نہین کرتا۔ شاہزادے نے دل مین
کہا بار الہا یہ جناب عالی کون شخص ہے جس کا نام باین بزرگی و ادب لیا جاتا ہی الغرض
ایک نقابدار نے اُن نقابدارون سے شہزادہ شمس القمرین کا ملکہ زہرۃ الریاض سی
عقد باندھا اور بار عالم کا خوشنوا زبری سے عقد ہوا۔ چار جانب سی صدائے تہنیت اور
آواز مبارکباد بلند ہوئی۔ مہر عروس کا ستر ہزار بار شتر مروارید در یتیم قرار پائے
شاہزادے کو اُس وقت اکثر نقابدارون خصوص نقابدار سپید پوش کی آواز

بکان مین آشنا معلوم ہوئی

اِسی طرح محل مین چند مستورات نقاب پوش آئین۔ اُنکے ہمراہ وہ چار عورتین نقابدار بہی تہین جو اول واسطے ملاقات کے آئی تہین۔ اُنہون نے ملکہ نوبہار کو حمام کرایا اور لباس عروسی پہنایا۔ ملکہ نے وہ خنجر بہی اپنے پاس رکھ لیا۔ نرگس محلدار خوب ہنسی اور اُس نے پوچہا اے ملکہ زہرۃ الریاض تمنے یہ خنجر کس ارادے سے رکہا ہے۔ اول ایک نظر داماد کو تو دیکھ لیتین۔ ملکہ نے فرمایا اے عجوزہ دہر ولئے مکارہ شہر مین بہی اسی امر کی منتظر ہون کہ ایک نظر داماد کو آنکہ سے دیکھ لون پہر ایک لمحہ مین اپنے اور اُسکے خون سے زمین رنگین کر دون گی

اِس اثنا مین نقابدار سپید پوش شاہزادے کو نقاب پوش کرا کر دست بدست محل مین لایا۔ شاہزادے نے فرمایا مجہے اپنی نقابداری کی وجہ معلوم ہوئی۔ سپید پوش نے کہا۔ ہمارے لشکر کی یہی رسم ہے جب تمام نقابدارون کی نقابین دور ہونگی ہم تمہاری نقاب بہی بلند کرینگے۔ شاہزادے نے پوچہا وہ نقابدار کہان ہین۔ نقابدار سپید پوش نے کہا۔ آسمان کیطرف دیکہو۔ شاہزادے نے جو نظر بلند کی کیا دیکہتا ہے کہ صد ہا تخت پریزادون کے دوش پر اوج ہوا مین معلق استادہ ہین اور اُن تختون پر حد قیاس سے زیادہ نقابدار سوار ہین۔ اُس وقت اِس کثرت سے روشنی مہتاب و مشعل ہو رہی تہی جسکے روبرو روز روشن کی بہی کچہ حقیقت نہ تہی

جہان ملکہ نوبہار تخت عز و وقار پر رونق افروز تہی وہان ایک سائبان مروارید نگار کشیدہ تہا جب شاہزادہ قریب پہونچا بادشاہ سپید پوش نے وہ سائبان دور کرا دیا تاکہ نوبہار بہی نقابدارون کو دیکہے۔ بعد ازان شاہزادے سے کہا۔ دیکہو یہ فرما

کہ عروس کی صورت اور نہ دیکھے گئے یا مین نقابدارون کی نقابین بلند کرادون شاہزادے
نے فرمایا صورت عروس کی بہر حال دیکھی جائیگی مین نقابدارون کی صورت دیکھنے کا زیادہ
مشتاق ہون خصوصاً تمہارے شوق دیدار نے کمال مضطرب کر رکہا ہے سپید پوش نے
اپنے چہرہ پر سے نقاب بلند کی۔ شاہزادے نے دیکھا کہ وہ نقابدار اقبال شاہ ہے
شاہزادے نے بے اختیار اقبال شاہ کو سینہ سے لگا کر پوچھا اے برادر عزیز القدر اب تک
تم کہان تشریف رکہتے تہے۔ اقبال شاہ نے کہا اے شہریار مین اپنی سرگذشت ایک وقت
بیان کرونگا۔ اب تم ان نقابدارون کی شکلین دیکہو۔ شاہزادے نے جو نظر بلند کی ان
تختون پر حفیظ ثریا مکان اور احمر اور مسعود اور ملکہ فرہنگ سلطان اور حمرا اور ربابہ
اور شہاب نوجوان وغیرہ تمام مرد و زن طلسمی سوار تہے بلکہ صدہا پریزاد و آدمزاد ایسے تہے
کہ انکو کبہی نہ دیکہا تہا۔ اس سامان سے شاہزادہ سمجہا کہ معاملہ حسب دلخواہ ظہور مین آنیوالا
ہے اور جو ساعت بدر عالم منجم نے بتائی تہی وہ بہی نزدیک تہی۔ اب شاہزادہ عروس
کی جانب بہ این قصد متوجہ ہوا کہ عروس کے چہرے سے نقاب اتار کر صورت دیکہے قضارا
ملکہ نوبہار کی طبیعت مین بہی اس وقت یہی خیال گذرا۔ چنانچہ شاہزادے کا ہاتہ
ملکہ کے نقاب پر اور ملکہ کا ہاتہ شاہزادے کے نقاب پر دفعتہً اور بلا تفاوت ہوگیا
دونون کو عجب قدرت خدا نظر آئی یعنی ملکہ نوبہار نے بجائے شمس القمرین شاہزادہ معز الدین
کو اور شاہزادہ معز الدین نے بجائے زہرۃ الریاض کے ملکہ نوبہار کو موجود پایا۔ لیکن وہ
دیکہنا تہا گویا داروئے بیہوشی تہی کہ بہ مجرد دوچار ہونے کے دونون کو ولولہ شوق
اور جوشش عشق نے بیہوش مطلق کر دیا

## پہونچنا شاہزادہ نامدار اور ملکہ نوبہار کا شہر عرشیہ مین

جب ملکہ نوبہار گلشن افروز ہوش مین آئی اپنے کو تخت فرمانروائی پر متمکن دیکھا
اور شاہزادہ معز الدین بھی پہلو مین موجود تھا۔ اِس اثنا مین شہزادے کی بھی آنکھ
کھلی اور اُس نے دیکھا کہ ملکہ نوبہار کے زانو پر سر میرا رکھا ہوا ہے اول حیران ہوا
کہ خدا جانے یہہ ملکہ نوبہار ہے یا کوئی شعبدہ طلسمی ہے بالآخر ملکہ کے تصدق ہو کر پے در پے
دست و پا کو بوسے دیئے۔ ملکہ نوبہار بھی نگاہ حیرت سے خاموش شاہزادے کی صورت
دیکھا کی۔ قصہ کوتاہ تمام شب عاشق و معشوق کو اسی صحبت حیرت و خاموشی مین گذری ج
وقت صباح نادرہ رازدار نے ملکہ نوبہار سے کہا اے ملکہ خوبان روزگار اب حیرت و تعجب
مین تا کجا گرفتار ہوگی خدا کا شکر کرو کہ پروردگار نے تمکو تمہاری مراد دلی اور مقصد
اصلی کو پہونچایا

سے بادہ مے بستان دست بزن پا بکوب — للہ الحمد کہ بسیار بساز آمدۂ

ملکہ نوبہار نے نادرہ کو سینہ سے لگا کر کہا اے خواہر عزیزہ آیا تجھے کچھ میرے حال کی بھی خبر
ہے کہ ان چند روز مین میرے سر پر کیا مصیبت گذری اور کیا کیا معاملات تازہ پیش آئے
نادرہ نے کہا اے ملکہ جس روز تم عالم بیدماغی مین شکار کے واسطے گئین شام کے وقت
ایک پریزاد تمہاری خواص خاص نے مجھ سے کہا کہ ملکہ کا کہین سراغ نہین ملتا۔ اِس خبر
وحشت اثر سے جہان میری نظر مین سیاہ ہو گیا اور کوئی جائے ویسی باقی نہ رہی جہان
مین نے تمکو تلاش کروایا۔ جب کہین نشان نہ ملا ناچار اُسی وقت مین جناب حکیم صاحب
کی خدمت مین پہونچی اور تمام حال گذارش کیا۔ حضرت نے فرمایا دلجمعی رکھ چند
روز کے بعد نوبہار خود بخود محل مین آجاے گی اے رازدار مین نے تیری ملکہ کو ایسی
جائے گرفتار کیا ہے کہ قدرے تکلیف کے بعد تمام غرور و تکبر اُسکا سر سے نکلجاوی

اور معزالدین کی جانکاہی اور سرگردانی کی قدر کرے۔ علاوہ ازین شاہزادے کا عقد
بھی نوبہار سے اُسی جلسے مقرر ہی۔ مین نے کہا مجھے بھی حضرت وہان پہونچا دین تاکہ مین بھی
اپنی خاتون کی مجلس عقد مین شریک ہوؤن۔ حکیم صاحب نے فرمایا عقد طلسمی مین تیرے شریک
ہونے کی کچھ حاجت نہین البتہ جو عقد ملکہ کا بیرون طلسم واقع ہوگا اُس وقت تیرا موجود ہونا
ضرور ہے۔ بعد ازان حضرت نے تمام کیفیت محفل عقد میرے روبرو بیان کی۔ اور یہ بھی فرمایا
کہ مین شب عقد وہان جاؤنگا بلکہ تمام قبائل وعشائر ملکہ کے اور کل ساکنین عجائبات
حاضر ہونگے۔ اے نادرہ وہ اقبال شاہ جو حصار چار شلثہ مین معزالدین کا مددگار رہا ہے
لشکر کا سردار بادشاہ ہوگا اور تمام اہل لشکر طبقہ اعلے کے جن ہونگے لیکن معزالدین اور
نوبہار کو تا وقت ملاقات ایک دوسرے کے حال سے آگاہی نہین ہوئی تھی۔ ملکہ نوبہار نے کہا جو
ہے یہی صورت پیش آئی۔ ہرگاہ ملکہ نوبہار وہان سے دوسرے مکان مین تشریف لائی نادرہ
نے کہا اے ملکہ جناب حکیم صاحب نے ایک اور پیام بھی تمکو دیا ہے یعنی تم شہزادہ سے زیادہ مختلط ہونا
کیا معنی کہ یہ عقد طلسمی ہے اگر اس سے تجاوز ہوا تو بیرون طلسم شاہزادے کا دل تم سے منحرف
ہو جاویگا۔ اور یہان جسقدر اپنی حفاظت و خودداری کروگی اُسیقدر بیرون طلسم شاہزادہ
تمہاری ملاقات کا مشتاق رہے گا۔ انشاء اللہ تعالی جبل لعلے مین بعد عقد شمس تاجدار کے
مین بذات خود شاہزادہ سے تمہارا عقد باندہونگا۔ روز ازل سے چار بی بیان شاہزادے
کی تقدیر مین ہین۔ اول قوم آدمزاد سے شمس تاجدار۔ دویم ناطقہ روشن بیان۔ سیوم قوم آتشی
سے نوبہار گلشن افروز۔ چہارم صبح دلکشا ملکہ یہ امر بھی حضرت نے فرمایا ہے کہ اب تم اپنی صحبت
عیش مین صبح دلکشا کو بھی بلا لو۔ اور جو کدورت اُسکی طرف سے تمہاری طبیعت مین ہے
رفع کرو۔ علاوہ ازین اور چند کلمات نصیحت بھی حضرت نے فرمائے ہین ایک وقت بیان کرونگی

اور جو بزم ہائے عیش و نشاط باہم واقع ہونگی انمین حکیم صاحب کا بہی دخل ضرور رہی۔ ملکہ نے فرمایا سمعنا و اطعنا۔ اسی اثنائے مین شہزادہ نے ایک خواص کے ہاتہہ ملکہ کو پیام بہیجا۔ اے ملکہ خوبان روزگار مجہے ثابت ہوتاہے کہ ہنوز میری طرف سے تمہاری طبیعت نازک صاف نہین ہوئی ہے ملکہ نوبہار نے نادرہ کے کہنے سے شاہزادے کو اسی جا بُلا لیا۔ شاہزادہ ملکہ کے پاس تشریف لایا۔ ملکہ نے نہایت اعزاز سے اپنے پہلو مین بٹہایا۔ شہزادے نے فرمایا ای ملکہ آفاق یہ صحبت جو مین اب دیکہتاہون آیا خواب ہے یا عالم بیداری۔ اللہ اکبر تمہارے فراق مین کیا کیا تکلیفات شاقہ میرے سر پر گذرین اور اثنائے تلاش مین کیا کیا تماشائے عجیب طلسم مین دیکہے مگر واللہ مین اپنے حال مین ایسا مبتلا تہا کہ کسی چیز کا لطف نہ آیا خصوص جس وقت مجہے معلوم ہوا کہ تم مجہسے آزردہ خاطر ہو۔ پہر مین خدا جانے رات دن کس صورت سے گذارتا تہا۔ ملکہ نے کہا فی الواقع درد ہجران ایسی ہی بلائے سخت ہے کہ خداوند عالم کسی جن و بشر کو نصیب نہ کرے۔ مگر فضل الہی سے انجام بخیر ہوا۔ اب ان ایام تکالیف کا خیال نہ کرنا چاہیے۔ نادرہ نے ارباب نشاط کو رقص و سرود کا حکم دیا۔ اب جو شہزادے نے ملکہ کو پہلو مین موجود پایا اور صحبت بے تکلفانہ میسر آئی رقص وسرود مین ہر ہزار دون کے نہایت لطف آیا۔ خلاف زمانہ ہجا جرت کے کہ شورش عشق اور ولولۂ سودا مین اپنے حال و استقبال کی خبر نہ رکہتا تہا۔

ہرگاہ وہ تمام روز اسی عیش و نشاط مین گذرا وقت شب بعد تناول طعام نادرہ نے شاہزادے کے واسطے علیحدہ مکان مین فرش خواب بچہوایا۔ شاہزادے نے نادرہ کو خلوت مین بلا کر فرمایا اے خواہر عزیز القدر حالانکہ میرا اور ملکہ کا نکاح ارادۂ و قسمت مین ہو چکاہے لیکن مین جانتا ہون کہ ہنوز یہان آتش درد کاسہ ہے یعنی بحسب ظاہر ملکہ میرے حال پر مہربان ہے اور باطن مین طبیعت صاف نہین۔ نادرہ نے عرض کیا اے شہریار عالم حاشا ثم حاشا اب ملکہ کی طبیعت مین

تمہاری طرف سے کسی طرح کا غبار باقی نہین رہا بلکہ تمام جہان تمہاری جمال کے پرتو سے
ملک گور روشن نظر آتا ہے۔ اے حضرت یہ مقدمات طلسمی ہین انکو بر محمل محض سمجھنا چاہیئے یہان
ہر لحظہ ایک تماشے مین سے تماشائے تازہ پیدا ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس عقد تمہارا بھی ایک شعبدہ
طلسم تھا۔ اب تم اسی معنی کا درگاہ خدا مین شکر ادا کرو کہ اول فقط دیکھے کے مشتاق تھے اور
بالفعل صحبت بے تکلفانہ میسر ہے۔ شاہزادے نے فرمایا اے خواجہ اول تو مجھے بدر عالم کے مجمل
حال سے آگاہ کر کہ یہ شخص بھی کسی شعبدہ طلسم مین داخل ہے یا موجودات طلسمی سے خارج ہے۔ جب
نادرہ نے کہا بدر عالم بیچارہ تمہاری مانند بنی آدم ہے اور جو سرگذشت اپنی اس نے بیان کی
وہ صحیح اور نفس الامر ہے۔ شہزادے نے پوچھا اب بدر عالم کہان ہے نادرہ نے کہا شہر غریبہ
مین اپنی معشوقہ خوشنواز پری کے ساتھ بے غل و غش عیش و آرام کرتا ہے۔ کل جس وقت
تم بدولت و اقبال بجائے ملکہ نوبہار تخت فرماندہی طلسم پر جلوس فرماؤگے بدر عالم بھی
ملازمت کے واسطے حاضر ہوگا۔ خداوند نعمت بدر عالم کو تمہارے عاشق صادق نے واسطے
دریافت اس حال کے بلایا تھا کہ آیا مین بھی صحبت سے شہزادہ کے بہرہ مند ہونگی یا نہین خوشنواز
پری اسی تمہاری عاشق کی ہمشیر خواہر یعنی گوکہ ہے۔ ہرگاہ وہ ملنہ انہ نادرہ و دختر بدر عالم کو لیکر
کوہ پر پہونچین اُنہون نے وہ شب اسی جائی گذاری وقت صباح کہ ہنوز بدر عالم بیدار نہوا تھا
جو انکی آنکھ کھلی کیا دیکھتی ہین کہ ایک دیو کوہ پیکر عنداق حرام خور نام جو مدت دراز سے
خوشنواز پری پر عاشق تھا اُس وقت کوہ پر آیا۔ اور اُس نے خوشنواز و دلنواز کو وہان سے
لیجانے کا قصد کیا۔ دلنواز دیو سے بمقابلہ پیش آئی اور خوشنواز وہان سے بے سروپا بھاگی
خدا کی قدرت سے ایک عالم پریشانی مین بخط مستقیم سروستان حیرانی مین پہونچی بعد روانہ ہونے
خوشنواز کے عنداق نے دلنواز کو ہلاک کیا۔ یقین ہے کہ کل جس وقت بدر عالم خدمت باسعادت

مین حاضر ہوگا خوشنواز پری بھی ہمراہ آوے گی۔ اور اپنی اور مقتولہ کے خون کا دعویٰ کریگی
تم اکابران لشکر کو حکم دینا کہ عنداق کو بھی اُسکے سزائے اعمال کو پہونچاؤ۔ شہزادے نے پوچھا
وہ عاشق میرا کون ہے نادرہ نے کہا وہ محبوبہ ملاحت پری ہے۔ جب صباحت پری ملاحت پری
کی والدہ فوت ہوئی سلطان شمسون پدر بزرگوار ملکہ نوبہار نے بجائے صباحت پری ملاحت پری
کو پردۂ سبز نگار کا حاکم کر دیا۔ قضارا ملاحت پری کو تم سے تعشق پیدا ہوا اُس نے اپنی طبیعت کا حال
عبیدہ زن عابدہ سے بیان کیا۔ عبیدہ زن نے حکیم ابو المحاسن سے سفارش کی حکیم ابو المحاسن نے جناب حکیم
صاحب سے کہا۔ حکیم صاحب نے فرمایا بجز اس تدبیر کے اور کوئی شکل موصلت نہین کہ ملاحت پری ملکہ نوبہار
کی کنیزون کے زمرہ مین داخل ہو اور جہیز مین جاوے۔ کیونکہ طریقۂ محمدی مین چار بیبیان کو
جائز و مباح ہین۔ الا زن متاعی اور حرم و خواص کی کچھ قید نہین۔ جس حال مین حسب مشیت ایزدی
شاہزادے کی چار بیبیان مقرر ہو چکی ہین پھر ملاحت پری شہزادی سے کسطرح منعقد ہو سکتی
ہے پس ملاحت پری نے تمہاری محبت کی نظر سے اپنی کنیزی بجان و دل قبول کی۔ جیسا کہ اردوئے
قسمت مین تم نے دیکھا ہوگا۔ شہزادے نے پوچھا میری اُن تہائی علاقہ کا کیا نام ہے۔ نادرہ نے کہا
قوم عرشی مین ایک ملکہ نوبہار دوئم صبح دلکشا اور قوم انسان مین ایک ملکہ ناطقہ روشن بیان
بنت روح الملک اور زن چہارم ایک شاہزادی نازنین مجہول الاحوال ہے جسکے نام سے مین واقف نہین
شہزادے نے فرمایا خدا جانے وہ میری زن چہارم گم نام کون ہے۔ دوئم صبح دلکشا جسکی بابت تمام آفات
طلسمی میرے سر پر نازل ہوئین مجھ سے منعقد ہو اور ملکہ نوبہار کو ناگوار نہ گذری۔ سیوم ناطقہ
روشن بیان اگر میری منکوحہ ہے اور عقد میرا اُس کے ملک ہندوستان مین ہو گیا پھر وہ میرے روبرو
کس واسطے نہ آئی اور مین نے اُسکی شکل تک نہ دیکھی۔ بلکہ برعکس اقبال شاہ حصار چار مثلثہ مین یہی
کہتا تھا کہ برادر خورد میرا اقبال نام ناطقہ پر عاشق ہے۔ اور وہ مین فقط مقبل کی کاربراری کے واسطے

اپنے ملک سے نکلا ہوں۔ نادرہ نے کہا اے حضرت یہ تمام حال ہی خدمت شریف میں گذارش کیا ہے
کہ مجھے تمہاری زائچہ چار رمہ کے ذریعہ سے آگاہی نہیں اور ملکہ نوبہار کا اب یہ حال ہے کہ وہ تمہاری
کسی حرکت سے آزردہ نہیں ہوسکتی۔ اور ناطقہ روشن بیان محض بکہ نوبہار کے خوف سے تمہارے روبرو
نہ ہوئی۔ ہان ایک وقت خلوت خانے میں حاضر ہوگی۔ اور شاہ اقبال شاہ نے تمہیں کو مقبل خطاب
دیا ہوا اور وہ تمہید مصلحتاً تمہاری روبرو بیان کی ہے۔ ورنہ تم ان خیالات دور و دراز میں ہرگز
مبتلا نہ ہوتے۔ بلکہ احتمال قوی تھا کہ اگر ملکہ نوبہار کی شورش محبت میں ناطقہ کے عقد کا تم سے ذکر کیا جاتا
تم بے تکلف اقبال شاہ کی رفاقت سے بھی دست بردار ہوتے۔ اور یہ حرکت خلاف قاعدہ
بانیان طلسم کے تھی۔ لیکن یہ عقد ناطقہ اور نوبہار کا جو بالفعل طلسم میں واقع ہوا بمنزلہ اُس عقد
کے ہے جو بالائے آسمان بمشیت ایزدی میں جاری ہوتا ہے جسے زبان ہندی میں سنجوگ کہتے ہیں
بس وہ عقد آسمانی واسطے خاکیون کے کافی نہیں تاوقتیکہ پردۂ دنیا پر علی رؤس الاشہاد بطریق متعارفی
عمل میں نہ آوے۔ اسی لحاظ سے جناب حکیم صاحب نے عقود ثلاثہ زائچہ چار رمہ کے عقد پر موقوف
رکھے۔ شہزادے نے پوچھا اے رازدار سروستان حیرانی کیا مقام ہے اور ملکہ نوبہار وہاں کس
تقریب سے پہونچی۔ اور کل اہل طلسم وہاں کسطرح وارد ہوئے۔ نادرہ نے کہا اے شہریار آگاہ ہو کہ
سروستان حیرانی بھی مقامات طلسم سے ایک مقام جدید ہے حکیم صاحب کا ساختہ ہے۔ مگر جب حکیم حقیقی ازلی
نے حکیم قسطاس کو مثل افلاطون و ارسطو خلعت علوم و حکمت عطا فرمایا تھا حکیم صاحب کی بالطبع
مرضی ہوئی کہ تمہارا اور ملکہ نوبہار کا باہم عقد کر دینا چاہیئے۔ مگر علم نجوم سے یہ حال بھی معلوم
ہوا کہ نوبہار سرکشی طبیعت اور تندی مزاج کے سبب بظاہر عذر و بہانہ کرے گی اور مرکب ناز و غرور
سے زمین پر قدم نہیں رکھنے کی۔ بلکہ شہزادے کو بطریق امتحان تمام جہان میں آوارہ
و سرگشتہ کرے گی۔ لہذا نوبہار کو بھی ایسی جائے گرفتار کرنا مناسب ہے کہ جہاں فی الجملہ تکلیف پائے

اور ملاقات شہزادے کی غنیمت سمجھے۔ اِس واسطے یہ مقام تیار کیا۔ اور وہ نقابداران نارنجی پوش
وہی زن و مرد حفیظ و فرہنگ سلطان مغیرہ تہے۔ اُن کے وہان پہونچنے کی یہ تقریب ہوئی
کہ جس وقت شہر ظہورستان مین تمہارا عقد ناطقہ روشن بیان سے ہوا ملکہ نوبہار کو یہ امر نہایت
ناگوار گذرا۔ اور منزل خاص سے تمکو نکلوا دیا۔ لہذا ان اُسی غیظ و غضب مین حفیظ اور منطقہ
اور بہرام و شرف افزا مین جنکا عقد ہونا محض تمہارے باعث سے واقع ہوا تہا۔ ایسی تفرقہ اندازی
کی ہر ایک زن و مرد کو کسی تقریب سے صحرائے ویران مین پہونچا دیا۔ اور وہ قریب ہلاکت
ہو گئے۔ اگر جناب حکیم صاحب کی مہربانی شامل حال نہ ہوتی بلاشبہ اُن اشخاص مذکور کی
کسیطرح جان نہ بچتی۔ آخر کار حکیم صاحب نے ہر ایک زن و مرد کو نامعلوم رستون سے سرستان حیرانی
مین پہونچایا۔ اور وہان اُنکی باہم ملاقات کروائی ہر چند سلطان روح الملک اور اُسکے باپ دادا
ارسطو کے وقت سے طلسم کے بادشاہ ہوتے آئے ہین لیکن وہ حکیم صاحب کے خوف سے ناچار
ملکہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے۔ اِس سوال و جواب مین بہت وقت گذر گیا شہزادے
نے نادرہ کو رخصت کیا اور خود آرام فرمایا۔ صبح کے وقت حکیم صاحب کے حکم سے دیوان عام علیٰ
از سر نو پاک و مصفا ہوا اور تمام شہر آئینہ بند کیا گیا

شہزادے نے بعد ادائے نماز صبح لباس شاہی پہنا اور جواہر بیشمار زیب بدن فرمایا اور
سرپیچ گوہر سہیل جو محض نو پور شاہی ہے سر مبارک پہ باندہا اور محل سے برآمد ہوا بمجرد
برآمد ہونے شہزادے کے چار طرف سے خبردار و ہوشیار کی آواز بلند ہوئی اور نوبت
سکندری و سلیمانی کی صدا افلاک ہفتم تک پہونچی۔ اُس وقت شہزادے نے دیوان عام مین
اسقدر آدمزاد و پریزاد کا جوش و ہنگامہ برپا دیکہا کہ شمار نہ ہو سکتا تہا اور اسطرح کی
رونق و زینت نظر آئی کہ کبہی آنکہ سے نہ گذری تہی۔ الغرض الامر بساعت سعید تخت عرشیہ

پر قدم رکہا اور سریر سلیمانی پر جلوس فرمایا۔ اول مرتبہ ایک خوش جمال و خوش لباس نے مبارکباد دی۔ شہزادے کو گمان گذرا کہ مین نے اِس مرد کو کہین ضرور دیکہا ہی۔ آخر پوچہا اے جوان تو کون ہے۔ اُس نے کہا اے شہریار کامگار بندۂ درگاہ حضرت کا رافع بن ارفع ہی۔ شہزادے نے فرمایا مین نے مرات الغیب مین تجہے نہایت لاغر و ناتوان دیکہا تہا۔ اب تو اپنا حال بیان کر کہ اُس مرض روحانی سے شفا پائی یا ابہی اُسی حال مین گرفتار ہی۔ رافع نے عرض کیا پیر و مرشد خدا جانے حضور کو مرات الغیب مین میری شکل کسطرح نظر آئی تہی لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ جس وقت ملک فوج حیدر خسر نے میری شفا کے واسطے دعا کی تیر دعا اُسکا ہدف اجابت پر پہونچا۔ یعنی جس چشمہ مین مین نے غسل کیا تہا وہان سے چند نفر جن مجہے لے گئے اور انہون نے درست بدرست شفاخانۂ سلیمانی مین پہونچا دیا۔ جو پردۂ قاف مین ہی۔ شفاخانہ کے داروغہ نے جسکا نام طلیبون جنی ہے میری نبض دیکہہ کر کہا۔ تجہے فقط غلبۂ محبت کے باعث یہہ مرض عارض ہوا ہے۔ اے شہریار شفاخانہ مین ایک حوض مربع اسی طرح کی مرضون کے واسطے مقرر ہے طلیبون نے اُسی حوض مین مجہے غسل کروایا جب غسل کے بعد مین حوض سے باہر نکلا اپنے کو اصلی ہئیت پر دیکہا۔ اور کسی نوع کی شکایت نہی۔ مین نے طلیبون جنی سے رخصت طلب کی۔ اُس نے کہا اے آدمزاد اگر تو اور چند روز میرے پاس رہے مین تجہے ایک ایسا اسم بزرگ بتاؤن کہ تو عالم عجائبات مین سلطان روح الملک کا نائب خدمت مقرر ہو اور تمام انسان و پریزاد سے پہلے شہزادہ معز الدین کو سلطنت طلسم کی مبارکباد دے۔ مین نے موافق ارشاد حکیم ایک ہفتہ وہ اسم پڑہا۔ روز ہشتم طلیبون نے مجہے رخصت کیا۔ اور چند تحفے پردۂ قاف کے عنایت فرمائے۔ مین وہان سے براہ راست سلطان روح الملک کے پاس آیا۔ سلطان نے فرمایا اے رافع ہم تجہے بنیابت شہر عرش کو بہیجا چاہتے ہین۔ تو شہزادہ معز الدین کو

ہماری طرف سے جلوس تخت کی مبارکباد دینا۔ سلطان نے ایک خلعت گرانبہا مجھے دیا اور ہزار
سوار خوش پوش مسلح کی جمعیت سے روانہ فرمایا میں نے اُس کو برپا کیا اور تمام لشکر کا لباس
کبودی رنگ مقرر کیا۔ اے شہریار نامدار اس اعزاز و افتخار کے علاوہ ایک اسپ بے مثل
صبا رفتار فلک سیر نام سلطان کی سرکار میں ہے وہ فقط آپ کے متعلق ہوتا ہے وہ اسپ
بھی سلطان نے مجھے عنایت فرمایا۔ شہزادے نے کہا تو سچ کہتا ہے میں نے شہر حشمت نگار میں
رمز موجودات لشکر ایک نقابدار کبود پوش کو دیکھا تھا مگر اُس وقت میں تیری حقیقت
دریافت نہ کر سکا الحمد للہ کہ اب تو خوش حال ہے

رافع بن ارفع کے بعد بہرام سرخ قبا اور قاضی الملک اور جارون ملس حصار چار مشتملہ
اور سعید لوحدار اور محفوظ قلمدار اور رفیع کرسی نشین اور حفیظ ثریا مکان اور حکیم ابوالمحاسن
اور عبید ون جبار اور حکیم طالقوس اور شہاب نوجوان اور عالی سلطان اور شارون نوجوان
وغیرہ اشخاص نے مبارکباد دی۔ بلکہ جن جن انسان و پریزاد نے شہزادے سے ملاقات کی اور
خارج طلسم میں بھی موجود تھے دیوان عام میں حاضر ہوئے اور بالاتفاق مبارکباد دی
اسی اثنا میں بدر عالم منجم بھی ملازمت کے واسطے حاضر ہوا۔ اور پایۂ تخت کو بوسہ دیا
شہزادے نے پوچھا اے بدر عالم تیرا کیا حال ہے۔ بدر عالم نے کہا پیر و مرشد اُس شب جو
حضور عقد کے بعد محلسرا میں تشریف لے گئے غلام کو بھی چند ملازم ایک خیمہ میں لائے
وہاں میں نے اپنی معشوقہ کو موجود پایا۔ میں کمال متحیر ہوا اور اُسی عالم حیرت میں آخر شب
سو رہا۔ جب وقت صباح آنکھ کھلی اپنے کو ایک مکان عالیشان میں مع اپنی محبوبہ بخوشنوازی
کے موجود پایا۔ غرضکہ حضور کی تصدق سے اوقات عیش و آرام میں گذرتی ہے لیکن
غلام کی منکوحہ عنداق دیو پر اپنی مادر مقتولہ کے خون کا دعوے کیا چاہتی ہے۔ شہزادی نے

چند دیوون کو حکم دیا کہ عنداق حرام خور کو بھی اسی وقت قتل کر دو بعد شر کے وقت شہزادہ
دیوان عام سے محلسرا مین تشریف لایا۔ یہان محل مین بھی نازنینان آدمزاد و پریزاد
کا اس قدر ہنگامہ برپا تھا کہ گروہ گروہ ہر طرف پھر رہی تھین اور صدہا پریزادین پیالہ
ہائے بدقلمون ملکہ نوبہار کے گرد و پیش جمع تھین۔ اور صدائے عیش و نواے طرب محلسرا
کے ہر گوشہ سے آتی تھی۔ ہر گاہ شہزادہ قریب پہونچا شرف افزا اور مسلطفہ زرین کمر اور
سوداوہ سیہ نقاب اور حمرائے گلگون پوش اور کبودرو اور منظر اور رہا دہ وندان
اور ملکہ فرناگ سلطان مرصع کمر اور سعیدہ قمر طلعت اور رانی چندربان جس کا شمرائی حور پیکر
لقب تھا اور نرگس شہلا وغیرہ نازنینین اول تصدق ہوئین۔ بعد ازان سلطنت طلسم
کی مبارکبادی دی۔ غرضکہ وہ تمام عورتین محلسرا مین موجود تھین جنکو نوبت بہ نوبت شہزادے
نے طلسم مین دیکھا تھا۔ بجز ملکہ صبح زرنگشا کہ وہ جو اُس روز عبادت خانہ سے آزردہ ہو کر
ملک قاف کو گئی پھر ملکہ نوبہار کے پاس نہ آئی۔ الا طاحت پری کو حسب الارشاد حکیم صناع
ملکہ نوبہار نے اپنے پاس بلالیا

تین روز و شب شہزادے نے اس طرح بوقات گذاری کہ تمام روز دیوان عام
کرتا تھا اور وقت شب محلسرا مین پری وشون سے گپ لگاتا تھا۔ روز چہارم ملکہ نوبہار
نے شکار کا حکم دیا اور نادرہ سے کہا کہ عرصہ سے مرغزار مین چند صید گاہین ایسی کیفیت کی
ہین کہ بعینہ بہشت برین کا مزا آتا ہے۔ مین چاہتی ہون کہ وہ صحرائے بہار شہر آلوی
کی نواح سے بھی گذرے۔ پھر وہان سے نہر سلسبیل کو چلین گے اور کنار رود پر نہر کے فانوس
و شمع کی روشنی کا حکم دین گے۔ راوی گذارش کرتا ہے کہ رشک سلسبیل وہ نہر ہے جو
شہر علیین سے ستکوہ حیرت تک جاری ہے اور مرغزار مسرت بصورت باغیچہ ہر روز

اُسمین غور فرمایا چاہیے جسطرح اول ذکر ہوا۔ غرضکہ نادرہ وہانسے شتابی حکیم صاحب کی جناب میں گئی جب
سے اجازت لائی۔ نادرہ نے حکیم صاحب کو ملکہ کے قصد سے آگاہ کیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا اے نادرہ
ہماری خوشی ہے کہ ملکہ نوبہار اور شہزادہ معزالدین مرغزار علیین مین اس طرح عیش و عشرت
کرین جسطرح وقایع خسرو و شیرین کا ملک ارمن مین گذرا ہے اور تو اُس وقت بجاے مہین بانو
جو شیرین کی پہوپہی تہی ہر وقت ملکہ نوبہار کے پاس موجود رہنا۔ نادرہ نے کہا اے قبلہ
و کعبہ البتہ کنیز نے بہی یہ قصہ سنا ہے کہ زمانہ سابق مین شہزادہ خسرو نام ایک عورت
شیرین پر عاشق ہوا تہا اور انہون نے باہم عیش و آرام کیا ہے۔ الا مفصل حال اُنکا نہین
سنا۔ حکیم صاحب نے کتاب تاریخ خسرو شیرین کی نادرہ کو دی اور فرمایا کہ اول اس کتاب کو
خود بنظر غور دیکھنا بعد ازان بطور فسانہ مجلس عام مین ملکہ نوبہار اور شہزادہ معزالدین
کے روبرو بیان کرنا۔ اے نادرہ اس تاریخ کے سنانے کا یہ فائدہ ہے کہ عورت بہی کیفیت
اپنی خودداری کرے

## جانا شاہزادہ معزالدین اور ملکہ نوبہار کا واسطے سیر و شکار کے اور ملاقات ابوالحسن کی

جب حکیم صاحب نے اجازت سیر و شکار بخوشی ملکہ نوبہار نے شہزادے کو اپنے قصد سے آگاہ کیا
اور کہا تم ایک صبح پہلے روانہ ہو جاؤ مین اُسکے دوسرے روز آؤنگی۔
دوسرے دن وقت صبح شاہزادہ معزالدین بجمعیت سلاطین ذوی الاقتدار و امراے
نامدار اسپ شبگون نام پر سوار ہو کر مرغزار نشاط مین تشریف لایا۔ وہ صحراے پربہار
اسکی کیفیت و نزہت کا دیکھا کہ اس طرح کی رونق و نضارت باغ مین بہی نہین ہوتی قسم قسم
کے درخت ثمردار و بے ثمر اور سبزہ و گل سے جنت کی یاد دلاتا تہا اور نہر رشک سلسبیل

مثل چشمہ آب حیوان جاری تھی۔ علاوہ ازین ہر طرح کے جانوران چرند و پرند کی کثرت
تھی۔ شاہزادہ نے رفیقون کے ہمراہ تمام روز صید و شکار مین گذارا اور شام کے
وقت خیمہ و محلے مین تشریف لایا جو لب نہر استادہ تھا۔ رفیقون نے شکار روزانہ شاہزادے
کی نظر انور سے گذرانا۔ شاہزادہ نے طبخ حضوری کا حکم دیا اور فرمایا اے یارو جنہ جنہ
اپنے ہاتھ سے پکاؤ تیار ہوے اپنی اپنی معشوقون کو بھی بھیجو ہر ایک واحد نے تعمیل کی اور
شاہزادہ نے بھی ملکہ نو بہار کے واسطے کباب بھیجے

ہر گاہ کباب شکار ملکہ کے پاس پہونچے بہ آواز بلند خواتین مجلس کو پکارا اپنے لطیفہ غیرہ
نازنینین حاضر ہوئین اور اپنا اپنا حصہ لے گئین۔ ملکہ نو بہار نے بھی شاہزادے کی مہر
کو آنکھون سے لگایا بعدہ کباب کھائے۔ اس وقت نادرہ کو باوجود منصب رازداری رنج ہوا
اور دل مین کہا افسوس ہے مجھے کسی مرد سے تعلق نہ تھا ورنہ میرے واسطے بھی تحفہ آتا۔ اس بات
نے نادرہ کے دل مین ایسا خطرہ کیا کہ کسی صورت سے دفع نہ ہوا بلکہ ہر لحظہ قوی تر ہوتا جاتا
تھا۔ جب زیادہ بیقرار ہوئی حکیم صاحب کی خدمت مین پہونچی۔ پردے کے اندر سے آواز
آئی۔ اے رازدار خیر ہے۔ آج تیرا خلاف وقت آنا علت سے خالی نہین۔ نادرہ کچھ کہہ نہ سکی
حکیم صاحب نے فرمایا مجھے ملول ہونا مناسب نہین۔ لیکن تو نے خوب کیا جو میرے پاس آئی۔
مین خود تجھے بلا لینا چاہتا تھا۔ آگاہ ہو کہ تمہاری ملکہ کی سرکار مین ہر ایک طرح کا سامان خسروانہ
بہترین زیادہ تر موجود ہے الا ہنگام نقل ہمکو ایک ایسے مرد کی حاجت ہوگی جو مصور بے بدل
اور عیار کامل ہو۔ اے نادرہ کل جس وقت ملکہ نو بہار مع غزالہ عشرت کیطرف روانہ ہو تو
نہر رشک سلسبیل کے کنارے کنارے جانا۔ بارہ فرسخ کے بعد ایک کوہ بلند و رفیع الشان
دیکھے گی جسکا نام جبل رفعت ہے۔ وہان تجھے ایک جوان ملیگا تو اسکو اپنے ہمراہ میرے

پاس لے آیا تا نادرہ نے ملکہ نوبہار سے آکر کہا مجھے حکیم صاحب کا حکم ہے۔ ملکہ نے فرمایا اے
خواہر بہر حال حکم کی تعمیل واجب ہے۔ صبح کو نادرہ نے ملکہ نوبہار سے پیشتر جبل فرحت کی راہ لی
ملکہ نوبہار بعد روانہ ہونے نادرہ رازدار کے اسپ گلفام پر سوار ہوئی اور تمام
نازنینوں کو ہمراہ لیا انمین سے بعض فن نیزہ بازی و چوگان بازی مین اپنا ہمسر و نظیر
نہ رکھتی تھین۔ اسپ تازان صید افگنان مرغزار عشرت مین پہنچین شہزادے کو جو ملکہ کی
آنے کی اطلاع ہوئی خیمہ کے اندر سے باہر نکلا اور دست بدست ملکہ کو خیمہ کے اندر لے گیا ملکہ
نے کہا اے شہریار میرا جی چاہتا ہے کہ مین اول تمام مرد و زن مین علاوہ شوہر و زن کے رشتہ خواہری
و برادری جاری کرا دون تا کہ کوئی عورت کسی مرد سے پردہ دار نہ رہے۔ شہزادے نے فرمایا
نہایت مناسب ہے ملکہ نوبہار نے باہم صیغہ و برادری مستحکم کروا دیا۔ بعد ازان ایک طرف عورتین
اور دوسری طرف مرد چوگان بازی مین مصروف ہوئے اور ایسی مغلوبہ واقع ہوئی کہ غالب و
مغلوب مین تمیز نہ ہوا۔ سب کے آخر ملکہ نوبہار اور شہزادہ معز الدین نے اس طرح چوگان بازی کی کہ
صدائے تحسین و آفرین ہر ایک آدمزاد و پریزاد کے حلق سے بلند ہوئی۔ چوگان بازی کے بعد
ہر ایک مرد و زن نے صید ہائے مختلف کے عقب مین مرکب جولان کیے۔ شہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ
ہر ایک نازنین مثل مردون کے صید افگنی مین بلائے روزگار ہے۔ بعد ازان شہزادہ معز الدین نے
بنفس نفیس پانچ آہو نیزہ سے مارے اور دو آہو کمند سے باندھے۔ اسی طرح ملکہ نوبہار نے تین
آہو شمشیر سے شکار کیے اور دو آہو زندہ گرفتار کیے جب شام کا وقت ہوا شہزادہ اور ملکہ
نوبہار اپنے خیام فلک احتشام مین داخل ہوئے اور رقص و سرود کا حکم دیا۔ اثنائے صحبت
مین شہزادے نے ملکہ نوبہار سے پوچھا اے ملکہ نادرہ کہان ہے مین نے اسکو چوگان بازی
مین نہین دیکھا۔ ملکہ نے کہا حکیم صاحب نے نادرہ کو کسی مرد کی طلب کے واسطے بھیجا ہے وہ کسی کی

تلاش میں گئی ہے

اب چند لمحے تاریخ ختم بیان ہوتے ہیں جس وقت ابوالحسن جوہر نے طلسم سے نکلا ہر لحظہ و ہر وقت
شہزادہ معز الدین کے تصور میں بیتاب رہتا ہے اگرچہ غمزۂ شیرین کا اور بستان افروز پری کا
بھی گاہے خیال آجاتا ہے لیکن نہ اس قدر وابستہ امیر جلال الدین امیر اسمٰعیل اور امیر سلطان
وغیرہ بہ نسبت شہزادہ کے معشوقان طلسمی کی مفارقت سے زیادہ نالان ہیں۔ اور کسی صورت
سے حکیم صاحب کی ملاقات میسر نہ آتی تھی۔ کیونکہ حکیم صاحب نے سہیل کو حکم دیا تھا کہ خبردار چالیس روز
تک کوئی آدمی گنبد کے دروازہ پر نہ آوے۔ ناگاہ ایک شب بقعۂ فیض کے اندر سے آواز
آئی اے سہیل جوہر کو ہماری خدمت میں حاضر کر۔ سہیل نے اسی وقت جوہر کو آستانہ فیض نشانہ
پر حاضر کر دیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا اے جوہر اب میں تجکو ایک کام کے واسطے بھیجتا ہوں ایک
ساعت شب باقی رہے یہاں سے روانہ ہو۔ جب چار فرسنگ راہ طے کرے گا ایک کوہستان میں
پہونچے گا۔ بالائے کوہ ایک درخت شفتالو کا ہے اور قریب درخت کے چودہ عدد چشمہ ہائے
پر آب زلال پہلو بہ پہلو مختلف رنگ اس شکل کے ہیں کہ اُنکے پانی کو ہر ساعت تبدل و تغیر
ہوتا ہے تو برہنہ ہو کر ایک چشمہ میں غسل کرنا یقین ہے کہ وہاں سے میرے پاس پہونچ جاوے گا
جوہر نے حکیم صاحب کا ارشاد قبول کیا اور تمام شب ستارہ شماری میں گذاری جب صبح طالع
ہوئی کمر بستہ کوہستان کیجانب روانہ ہوا۔ اس طرح کا کوہستان سرسبز و پر بہار تمتع دیکھا
جسکے روبرو جبل العلی کی بھی اصل نہ تھی۔ فی الواقع درخت شفتالو کے قریب ہی چشمے مختلف
رنگ پہلو بہ پہلو دیکھے اور چشمۂ وسط کا رنگ ہرگز تمیز نہ ہو سکتا تھا۔ اور پانی اُنکا مثل
گرداب چرخ کہا رہا تہا اور فاصلہ ہر چشمہ کی مابین شاید ایک گز سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور اسکے
کی سنگہائے مختلف رنگ کنارہ ہائے چشموں کے نصب تھے کہ بجائے خود فرش قالین معلوم

ہوتا تھا۔ جوہر نے کہا سبحان اللہ یہ بھی ایک تماشا عجیب نظر سے گذرا۔ بہر حال موافق ارشاد
حکیم صاحب کے لباس اُتار کر کنارہ پر رکھدیا اور خود چشمہ میں غوطہ لگایا۔ جب باہر نکالا گیا دیکھتا ہے
کہ وہ اصلیہ اِن چشموں کا جاتا رہا اور تمام چشمے ایک سطح آب ہوگئے یعنی جہانتک نظر جاتی تھی
ایک دریائے موج خیز نظر آتا تھا۔ ناگاہ ایک نہنگ سے طویل القامت مثل غار دہن کشادہ پیدا
ہوا۔ جوہر نے جو نہنگ کو دیکھا کہا اے جوہر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ظاہر اسباب
اب کوئی شکل تیری زندگی کی نہیں۔ مگر خدایا میں نے ایسی کیا تقصیر و خطا مجھ سے سرزد ہوئی کہ حکیم
صاحب میرے درپئے ہلاکت ہوئے۔ اسی عرصہ میں وہ نہنگ قریب آیا اور اُس نے جوہر کو
چشمہ سے باہر نکلنے کی فرصت نہ دی بے تکلف نگل گیا۔ جوہر کو اُس وقت اپنے حال کی خبر نہ تھی
جب ہوش میں آیا دیکھا کہ نہ وہ نہنگ ہے نہ چشمے ہیں اور میں بالائے کوہ استادہ ہوا ہوں
جوہر نے اپنی سلامتی جان کا سجدہ شکر کیا اور سمجھا کہ شاید بادیگر حکیم صاحب نے مجھے کسی طلسم
میں بھیجا تاکہ شہزادے کے آنے تک بیکار نہ رہے۔ مگر واہ خدا۔ کیا لطف کی بات ہے
کہ یہاں میرے پاس بجز ایک لنگ اور کچھ لباس نہیں ہے۔ اگر عالم برہنگی میں کوئی انسان
مجھے دیکھیگا دل میں اپنے کیا کیا کہے گا۔ حق ہے کہ اس دفعہ حضرت نے عجب شان سے طلسم
میں بھیجا

اسیطرح شکوہ و شکایت کرتا ہوا ایک درخت سایہ دار کے نزدیک آیا وہاں ایک پیر مرد
خضر صورت کو زیر درخت بیٹھا دیکھا اور ایک طرف خوان پُر از طعامہائے رنگارنگ رکھا
ہوا تھا اور برابر خوان کے ایک بقچہ اسباب بھی موجود تھا۔ اُس وقت جوہر کے دل میں یہ ولولہ
شیطانی پیدا ہوا کہ بقچہ کو بطریق عیاری پیر مرد کے روبرو سے دزدی کرنا چاہیے بجز دا[illegible]
[illegible] کے بیچ میں خوب پہنا اور اُس سے وہ بقچہ اسباب براق عیاری جوہر کے موجود تھا

بعدہ اُس نے کہا اے جوان یہ اسباب نفیس فقط تیرے واسطے یہان رکھا تھا اب تیری ملک
ہے۔ جوہر اپنے خیالات بیہودہ سے کمال نادم ہوا۔ بقچہ کو جو کھولکر دیکھا اُسمین سے وہی لباس نکلا
جو چشمہ کے کنارہ پر رکھا تھا۔ اس امر سے زیادہ تر حیرت ہوئی اور کہا بار خدایا یہ کیا اسرار
ہے۔ آخر وہ لباس پہن لیا اور یراق عیاری جسم پر لگائے۔ بعدہ پیرمرد سے پوچھا کہ حضرت
کا نام کیا ہے اور یہ کیا مقام ہے مین نے لباس و اسباب اپنا اُن چشموں کے کنارہ پر
رکھا تھا یہان کسطرح موجود ہو گیا۔ دوسرے تعجب کی یہ بات ہے کہ بروقت غسل ایک نہنگ
مجھے نگل گیا اور پھر مین زندہ و سلامت یہان پہونچا۔ پیرمرد نے کہا اے جوان میرا نام
خضر کوہستانی ہے اور اس کوہ کا لقب جبل رفعت ہے۔ مین تمام عمر سے یہان رہتا ہون
جب کوئی زن و مرد کوہ پر وارد ہوتا ہے گویا میرا مہمان ہے۔ اسی سبب سے مین نے تیری توقیر
و عزت کی ہے اور لباس و یراق عیاری ابھی جہان تو نے رکھے تھے وہان سے منگا لئے۔
آگاہ ہو کہ اکثر موکل میرے تابعدار و مسخر ہین جو ہر لحظہ احوال غائب کی مجھے خبر دیتے ہین چ
اور نہنگ سے نگلوا لئے اور تیرے یہان پہونچنے کی یہ حقیقت ہے کہ بانیان طلسم ہر طلسم کی
راہ خلاف اندر غیر مقرر رکھتے ہین یعنی بعض طلسم کی راہ عجیب ہوتی ہے بعض کی عجیب
اسیطرح اس طلسم کی یہ راہ تھی کہ تو نہنگ کے موہنہ مین داخل ہوا اور یہان پہونچا۔ اب بجمعی
تمام اوقات عیش و آرام مین گذار۔ ابوالحسن نے بے تکلف شراب پی اور کھانا کھایا۔
پیرمرد میکشی کے وقت کسی بہانہ سے روانہ ہوا۔ جوہر کو اُس وقت نشہ مین شہزادہ یاد
آیا۔ تمام سامان و آلات تصویر کشی بقچہ مین موجود تھے۔ تصویر شہزادہ کی تیار کی اور تصویر
کا حسن و قبح نظر اصلاح سے دیکھنے لگا

نادرہ حکیم صاحب کے حکم سے کوہ رفعت کو روانہ ہوئی تھی بروقت پہونچی ہے اُس نے

دیکھا کہ ایک جوان پر عنا خوش شکل و شمائل اور حسن و وجاہت کا زیر درخت بیٹھا ہوا ہے
کہ آفتاب عالمتاب بھی اُسکے حسن جہان سوز کے روبرو شرمندہ ہوتا ہے اور کسی کا فدو سکے
مطالعہ میں ہمہ تن مصروف ہے۔ نادرہ مُشرکب کو ایک درخت سے بندھوا دیا اور خود مع جوہر کے
قریب جاکر تصویر کو بغور دیکھا۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہ تصویر بعینہ شہزادہ معز الدین کی ہے
جوہر نے جو عقب پر نظر کی اُس سرح کی ایک نازنین مہ جبین رشک قمر خورشید مثال حسین
صاحب جمال کو پس پشت استادہ دیکھا کہ گویا صانع علی الاطلاق نے اُسکے چہرے کا خمیر خاص
اپنے دست قدرت سے بنایا ہے ابوالحسن جوہر با ہزاران ہزار جان و دل نادرہ پر اندازہ
پر عاشق و مبتلا ہو گیا بلکہ قریب تھا کہ بیخود ہو جائے الا بہزار دشواری طبیعت کو قائم
رکھا اور یہ شعر پڑھا

قربان صورت تو مصور ہزار بار  لیکن بحیرت است کہ تا تو چون کشد

نادرہ نے جواب دیا خدا خیر کرے اس اختلاط کو ہم کو کیا کہتے ہیں۔ اے بندۂ خدا تو نے مجھے
کہاں دیکھا۔ ابوالحسن نے کہا در حالیکہ میری تمہاری ملاقات روز ازل سے مقدر رہتی پھر آشنائی
کو بھی ازلی تصور کرنا چاہیئے۔ آخر ابوالحسن نے نادرہ کو بٹھا لیا۔ اول تصدق ہوا بعد ازان
ایک عالم شوق میں یہ شعر پڑھا

یار می آید و من فکر نثارے دارم  یک دم از من مرو اے دل کہ تو در کار دارم

نادرہ نے بچشم شرم آلود کہا اے صاحب وہ کون تمہارا یار آتا ہے جسکے تم منتظر ہو۔ جوہر نے کہا
کہ واقعی مجھسے غلطی ہوئی ورنہ اسطرح کہنا لائق تھا

یار من آمد و من فکر نثارے دارم

اب تو بیان کر کہ کس گلستان کی نخل شاداب ہے اور کس دریائے حسن کی گوہر شہوار ہے۔ نادرہ نے کہا

مین پریزادون کے بادشاہ کی ہمشیر ہون۔ بالفعل میرے یہان آنے کی یہ وجہ ہے کہ ذوبن
ہمارا بادشاہ خسرو شیرین کی نقل بالتفصیل بنانا چاہتا ہے۔ ہرچند تمام سامان و اسباب نقش
کا ہماری سرکار مین موجود ہے الا ہمین ایک مرد شاہد صفت کی جو خسرو کا عیار ہو تہی
نہایت تلاش تہی۔ ایک بزرگ ہمارا ہادی و پیشوا ہے۔ اُس نے مجہے اِس کوہ رفعت
پر بہیجا اور فرمایا کہ وہان تجہے ایک جوان شاہد صفت ملیگا تو اُسکو بادشاہ کی خدمت
مین پہونچا دینا تاکہ نقش تمام ہو۔ الحق فن مصوری مین تو عجب طرح کا نادرہ دستہ ہے
جوہر نے کہا شاید بزرگ وہادی تم جناب حکیم صاحب مدظلہ العالی کو کہتی ہو۔ دوم
تمہارے فحوائے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اِس دفعہ مجہے جناب حکیم صاحب نے محض سلسلۂ
نقل و تقلید کے طلسم مین بہیجا ہے۔ خیر اب معلوم ہوا کہ مین یہان ایک نقل بن کر رہ
جاؤنگا۔ نادرہ جوہر کی اِس بات سے خوب ہنسی اور پوچہا کہ تمنے یہ تصویر کسکی بنائی
ہے۔ جوہر نے کہا میرے قبلہ و کعبہ کی ہے۔ نادرہ نے کہا تو صاحب تصویر سے کیا نسبت
رکہتا ہے۔ جوہر نے کہا بعد نسبت غلامی و خانہ زادی جو نسبت تمکو اپنے بادشاہ سے ہے
وہی نسبت مجہے شہزادہ سے ہے۔ نادرہ نے کہا تو ہمشیر برادر شہزادہ معز الدین کا ہے۔ جوہر نے
کہا البتہ۔ نادرہ نے کہا نام تیرا جوہر اللہ الحسن ہے۔ جوہر نے کہا ہان میرا نام یہی ہے مگر تمکو
میرے نام سے کیا آگاہی۔ نادرہ نے کہا ہم نے اپنے بزرگون کی زبان سے سنا تہا کہ جوہر شہزادہ
معز الدین کا ہمشیر ملبوس ہے۔ جوہر نے کہا سبحان اللہ عجب مرتبہ کے تمہارے بزرگ ہین کہ
جن کو ماضی و استقبال پر کامل دستگاہ ہے۔ نادرہ نے پوچہا اب شہزادہ معز الدین کہان ہین
جوہر نے کہا مدت دراز سے حکیم قسطاس نے اپنے عجائبات کی سیر کے واسطے بہیجے ہین
بلکہ مین بہی ایک طلسم مین بہیجا گیا تہا جب مین طلسم سے نکلا تو ... زندگی ابتدا پر حکیم

صاحب نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ مگر گمان میں شاید یہ سرزمین بھی عجائبات میں داخل ہے۔ نادرہ نے کہا
ہوگی میں آگاہ نہیں۔ جوہر سمجھا کہ یہ عورت دانستہ اغماض کرتی ہے۔ اسی حرف و حکایات میں
تمام روز میکشی کرتے رہے اور ایسے ازخود رفتہ ہوئے کہ نادرہ کو جوہر کا حکیم صاحب کے پاس
لیجانا یاد نہ رہا۔ وقت شب باباخضر کوہستانی وہاں شمع و چراغ اور دو بستر خواب لایا۔ نادرہ
پیر مرد کے شرم و لحاظ سے عرق عرق ہوگئی بلکہ جوہر کو بھی پیر مرد کا آنا ناگوار گذرا۔ پیر مرد نے
نادرہ سے کہا اے نادرہ تو ہمیں ایک عورت بالغہ و عاقلہ معلوم ہوتی ہے اور تم دونوں
زن و مرد ناکتخدا ہو اور اس کوہ کا جہاں تم وارد ہوئے ہو جبل رفعت نام ہے لہذا تم کو یہاں
باہم نامحرم رہنا مناسب نہیں۔ نیز ظاہر ہوتا ہے کہ تم باہم فریفتہ ہو مناسب ہے کہ تم بجائے خود
زمین و آسمان کو دو گواہ قرار دو اور میں تمہارا باہم عقد کر دوں۔ تاکہ یہ شب تم کو عیش و
آرام اور صحبت بے تکلفانہ میں گذرے۔ اس بات سے نادرہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا جوہر نے
جو یہ جملہ معترضہ سنا باباخضر کے دست و پا کو آنکھوں سے لگایا۔ نادرہ نے کہا ای جوہر خاموش شاید میں
ایسی بے وارث ہوں کہ میرا عقد ایک عالم تنہائی و ناچاری میں واقع ہو۔ باباخضر نے کہا نکاح
کے معاملہ میں عورت بالغہ کو مشکل یا حجت نہیں عقد کو رضامندی طرفین کفایت کرتی ہے۔ اے نادرہ تو
خوب واقف ہے کہ باوجود ان دولت و ثروت تمہاری فکر کا کس عالم بیکسی میں ادا ہوئے قسمت
میں نکاح ہوا اور تم باوصف منتسب از داری نوبت اپنی وہاں نہ پہونچی۔ نادرہ نے کہا حضرت نے
درست فرمایا تو مجھے جناب حکیم صاحب کی رضامندی بغیر رضامندی کا خیال ہے۔ باباخضر نے
کہا اگر جناب عالی کی مرضی نہ ہوتی وہ مجھے کوہ رفعت پر ہرگز نہ بھیجتے۔ نادرہ خاموش ہو رہی
باباخضر نے جوہر اور نادرہ کا باہم عقد کر دیا اور خود وہاں سے روانہ ہوگیا۔ ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ
چند خدمتگار طعام رنگا رنگ اور میوہ ہائے گوناگون مع شراب گزک لائے اور دسترخوان

بچھایا

بچھایا گیا جوہر اور نادرہ نے پہلو بہ پہلو ایک سترخوان پر کھانا کھایا۔ اور بعد الفراغ طعام
آرام کیا۔ صبح کو نوروزین نے ایک ہی سجادے پر نماز ادا کی۔ اسی اثنا میں بابا خضر ایک
مرکب باد روش جوہر کے لیے لایا۔ نادرہ نے کہا اے حضرت میں باوصف منصب رازداری
تمہاری حقیقت سے آگاہ نہ ہوئی۔ بابا خضر نے کہا میری مانند اکثر غلام و خادم جناب عالی کی
خدمت میں حاضر رہتے ہیں از انجملہ ایک میں بھی ہوں۔ نادرہ بابا خضر سے رخصت ہوئی
اور جوہر کو ہمراہ لیکر شمشت نگار کی راہ سے بالا بالا شہر غلنین میں آئی۔ جوہر کو اپنے مکان
میں مہمان کیا اور خود حکیم صاحب کی خدمت میں پہونچی۔ پردہ کے اندر سے آواز آئی ای نادرہ
اب بھی تجھے اپنے بخت سازگار سے کچھ شکایت ہے۔ اس استفسار سے نادرہ سمجھی کہ بلا شبہ یہ معاملہ
بغیر مرضی مقدس ظہور میں نہیں آیا اور بزبان شرم آلود جواب دیا پیرو مرشد جس خادم و کنیز کا
جناب عالی کی مانند آقا و سرپرست ہو اسکو شکوہ روزگار سے کیا سروکار۔ حکیم صاحب نے فرمایا جوہر
کو ہمارے پاس لا۔ نادرہ جوہر کو منزل خاص میں لائی جوہر نے وہ آستانہ فلک نشانہ اور
رونق و شان کا دیکھا جسکے ہر در و دیوار سے بوئے حکمت آتی تھی۔ عین وسط مکان میں ایک
حوض وسیع تھا اور حوض کی اس طرف ایک پردۂ زرنگار افتادہ تھا۔ نادرہ نے پردہ کو ہٹایا
اندر سے آواز آئی اے ابوالحسن سلام علیکم۔ جوہر نے آواز حکیم صاحب کی پہچانی۔ راوی
کہتا ہے کہ جسطرح ملکہ نوبہار کا عقد شہزادہ سے تقدیری تھا اسی طرح نادرہ کا عقد جوہر سے
مقرر تھا۔ حکیم صاحب نے نادرہ کو نوبہار کی ہمشیر ہونے کے باعث منصب رازداری عطا فرمایا
تھا۔ اب کہ شہزادہ معز الدین نے بجائے ملکہ نوبہار تخت طلسم پر جلوس فرمایا۔ حکیم صاحب
نے جوہر کو بھی خدمت رازداری میں نادرہ کا شریک کر دیا۔ اسی سبب سے جوہر کو خلوت خانہ
خاص میں بلا کر دیا تھا مجمع اذکیا مستعجب ہو کہ اس مکان میں کسی انسان کو بے اذن کے دخل

القصہ جوہر نے جو حکیم صاحب کی آواز سنی جو طریق زیارت نادرہ نے بتایا بجا لایا حکیم
صاحب نے فرمایا اے نادرہ اب تو ابوالحسن کو اصل حقیقت سے آگاہ کر دے۔ نادرہ نے تمام حقیقت
علی سبیل الاجمال جوہر کے روبرو بیان کی جوہر نے جو سنا کہ میرا شہزادہ یہان موجود ہے اور معشوقہ اسکی
ملکہ نوبہار گلگشت افروز گل عجائبات کی بادشاہ ہے اور در نیولا ملکہ نوبہار اور شہزادہ کے باہم محفلہائے
نشاط و بزم ہائے عشرت گرم ہوا چاہتی ہین اور تجھے بھی حکیم صاحب نے طلسم مین انکے شریک
ہونے کے لیے بھیجا ہے نہایت خوش ہوا اور خیال کیا کہ شہزادے سے اس ظرافت و خوش طبعی
سے ملاقات کرون کہ شہزادہ تیری ملاقات کو غنیمت سمجھے اور تمام اہل طلسم کو میری ظرافت
و خوش طبعی مین لطف آ دے۔ آخر مافی الضمیر اپنا حکیم صاحب کی خدمت مین عرض کیا
اور ملکہ نوبہار اور نادرہ کے شریک ہونے کی بھی اجازت حاصل کی۔ نادرہ
ایک زمان جوہر کو منزل قدس کی جسکو منزل حکیم بھی کہتے ہین راہ مخفی سے جو سلامت کوچہ یا
نقب کی شکل ہے اپنے مکان مین لائی اور ایک مسند پر تکلف پر بٹھایا۔ بعد ازان کہا۔ اے
جوہر اب مین ملکہ کے پاس جاتی ہون تو بیان کر کہ مین تیری طرف سے ملکہ کو کیا فہمایش کرون۔
جوہر نے کہا اے خاتون مین ایک نازنین شکیلہ کی صورت سے اپنی تبدیل ہیئت کرونگا تو میری جانب
سے ملکہ کی خدمت مین عرض کر کہ وہ مجھے مع تزک تمام لشکر و حشم سے اپنے پاس بلا وے۔ بعد ازان
شہزادے کے روبرو یہ تقریب کرے کہ فلان ملک کی شہزادی میری ملاقات کے واسطے
آئی ہے اور تمام مردمان طلسم سے روپوش ہوتی ہے۔ مین اس ضمن مین اور مراتب بھی تم کو
تعلیم کرتا جاؤنگا مگر تقریب اس لطف و سلیقہ سے کی جاوے کہ شہزادہ میری ملاقات کا بالطبع
مشتاق ہو حتی کہ مرتبہ بیتابی شیفتگی پہونچے۔ ہرگاہ حال ظاہر ہوگا پھر تم دیکھو گی کہ کیا تماشا نظر
آتا ہے۔ نادرہ جوہر سے رخصت ہو کر ملکہ کے پاس آئی۔ یہان اُس روز بھی شہزادہ ایک طرف

جدا اور ملکہ اپنی خواصون کے ہمراہ علیحدہ شکار کو گئے تہے۔ جب شام کے وقت شہزادہ اور ملکہ
خیمہ معلی مین تشریف لائے نادرہ رازدار بہی آئی اور ملکہ اور شہزادے کو سلام کیا۔
شہزادے نے پوچہا اے خاتون تو کہان گئی تہی۔ نادرہ نے کہا۔ آنحضرت جناب حکیم صاحب
کو تمہارا اور ملکہ نوبہار کا خسرو اور شیرین کی مانند عیش و عشرت کرنا منظور ہے۔ اِس واسطے
مجہے جناب عالی نے ایک جوان شاپور صفت کی تلاش مین فلان کوہ پر بہیجا تہا۔ مین جو کوہ
پر گئی وہ جوان مجہے وہان نہ ملا مین نے حکیم صاحب کو اطلاع دی۔ حضرت نے فرمایا وہ خود
تمہارے پاس آجاویگا کچہہ تلاش کی حاجت نہین۔ اِسی وجہ سے مین خدمت عالی مین حاضر
نہین ہوئی۔ شہزادے نے فرمایا۔ اے نادرہ باوجود این تفضل و مہربانی مجہے حکیم صاحب
اپنے شرف قدمبوس سے محروم رکہتے ہین۔ ملکہ نوبہار نے کہا۔ اے شہریار اِس امر کا جناب عالی
سے شکوہ ناحق ہے۔ تم دیکہو کہ مین اُنکی فرزند ہون اور کوئی درجہ مہربانی و شفقت کا
باقی نہین جو حضرت میرے حال پر نہ فرماتے ہون۔ الا میری کیا مجال جو بغیر طلب اُن کی
خدمت مین حاضر ہون۔ ہان جس وقت میرا دل دیکہنے کو چاہتا ہے نادرہ کے ہاتہہ کہلا بہیجتی
ہون اگر منظور ہوا بلوا لیا یا خود ایک ساعت کے واسطے میرے پاس تشریف لے آئے
بعد ازان ملکہ نوبہار نے ایک نعرہ سرد مارا اور چشم پُر آب ہو کر کہا۔ اے شہریار
ایک روز شدنی ہے کہ تم بہی حکیم صاحب سے ملاقات کروگے۔ شہزادے نے فرمایا۔ قربانت
شوم اثنائے تقریر مین آہ سرد کی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ شاید حکیم صاحب کی ملاقات
کسی قباحت کا موجب ہے جو تم آبدیدہ ہوئین۔ ملکہ نے کہا۔ نہین مجہے اسوقت اپنا زمانہ
طفولیت اور جناب حکیم صاحب کا شفقت فرمانا یاد آیا

جب ملکہ نوبہار شہزادے کے پاس سے مکان خلوت مین آئی نادرہ نے جوہر الحسن

کی حقیقت بیان کی۔ ملکہ نے جو سنا کہ نادرہ کی جوہر سے ملاقات ہوئی نادرہ کے سراپا کو خوب
نظر غور سے دیکھا کیا دیکھتی ہے کہ نادرہ کے بشرہ سے تمام آثار و اطوار فریفتگی ظاہر ہیں
آخر گلے سے لگا کر فرمایا اے خواہر مسموع ہے جناب خیالی کے سر سامر کائی مدتہا مدید سے
اُس فکر میں مبتلا تھی کہ کوئی سلاطین زادہ خواہ آدمزادہ خواہ پریزاد تیری مانند دانشمند و صاحب
کمال اگر مجھ پہونچے اُس سے تیرا عقد کر دوں لیکن کوئی مرد ایسا ہاتھ مجھے نظر نہ آتا تھا
اور جوہر کے حال سے لاعلم محض تھی کہ وہ بھی شہزادہ سے یہی نسبت خصوصیت رکھتا
ہے جو تو مجھ سے رکھتی ہے۔ نادرہ نے کہا میں نے جوہر کا حال بارہا جناب خیالی کی زبان سے
سنا الا حضرت نے اظہار سے منع کیا تھا جب میری اور جوہر کی کوہ رفعت پر ملاقات
ہوئی بلکہ رسم نکاح طلسمی بھی وقوع میں آئی حضرت نے اظہار حقیقت کی اجازت دی۔ ملکہ
نے فرمایا الحمد للہ۔ اب تو یہ بیان کر کہ ابوالحسن کس شکل و شان کا انسان ہے اور جوہر عقل
و دانش کس درجہ خدائے تعالے نے اسکو عطا فرمایا ہے۔ نادرہ نے کہا میری عقل نے
جہانتک رسائی کی میں نے جوہر کو جامع علوم و نیک صفات پایا اور حاضر جوابی و ظرافت
حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ بعد ازان کہا اے ملکہ عالم جوہر شہزادہ سے باین طریق
ملاقات کیا چاہتا ہے۔ ملکہ نے فرمایا بلا شبہہ اس طرح کی ملاقاتین عجیب تماشا ہوگا اور
اُسی وقت نیشاپری کو حکم دیا کہ تو جوہر کو بارہ ہزار پریزاد کی جمعیت سے باین حشمت و
سامان فلان کوہ پر لیجا میں بھی کل وہان آؤنگی

جب شب گذری علی الصباح ملکہ نوبہار نے شہزادہ سے کہا اے شہریار
کوہ قاف کے دامنہ میں ایک شہر عناصر حصار نام ہے۔ اُس شہر کا عناصر شاہ بادشاہ
تھا قضائے کردگار اُس نے رحلت کی اور اسکی دختر حسن افروز بعد وفات پدر تخت نشین

ہوئی

ہوئی۔ لیکن حسن افروز اِس قدر صاحب حُسن و جمال ہے جسکی تعریف میری زبان سے نہین ہو سکتی۔ اتفاقاً ایک روز بنظر سیر و تماشا مین حسن افروز کے ملک مین گئی وہ میرے استقبال کے واسطے آئی۔ مین نے حُسن افروز کو جو تمام صفات سے موصوف پایا باہم رشتہ خواہری مقرر کیا اور دو چار روز کے بعد وہان سے چلی آئی۔ در نیولا حُسن افروز بارہ ہزار سوار کی حشمت سے میری ملاقات کے واسطے آئی ہے اور فلان کوہ پر مقیم ہے۔ اگر تم اجازت دو مین بھی استقبال کے واسطے جاؤن۔ شہزادے نے پوچھا حسن افروز کتخدا ابھی ہوئی ہے یا نہین۔ ملکہ نے کہا اُسکا عقد ہونا بقول ایک حکیم کے محالات سے ہے۔ شہزادے نے پوچھا آخر حکیم نے مانع عقد کوئی علت بھی بیان کی ہوگی۔ ملکہ نوبہار نے کہا مین نے خارجاً سنا ہے کہ حسن افروز کو عالم طفولیت مین ایک مرض صعب عارض ہوا تھا۔ ایک حکیم حاذق نے بعد تشخیص مرض کہا کہ اگر کسی مرد کا حسن افروز کے جسم کو ہاتھ لگا پھر خون اگر اُسکی قلب ماہیت ہو جائیگی۔

اُدھر جب نیسانہ پری بہ آن حشمت و سامان جوہر کے پاس پہنچی اُس نے علیحدہ خیمہ مین جاکر اِس طرح کا ایک روغن عیاری چہرے پر ملا کہ رنگ لعینہ پریزادون کے رنگ سے مشابہ ہوگیا۔ ملکہ نوبہار نے جو جوہر کو اِس ہئیت سے آکر دیکھا ہرگز شناخت نہ کیا کہ وہ جوہر ہے ابوالحسن بعد عرض حال نقاب افگندہ ملکہ نوبہار کے ہمراہ آیا۔ جب شاہزادے نے سنا کہ ملکہ نے مع مہمان مراجعت کی محلسرا کے اندر تشریف لایا اور پوچھا اے ملکہ وہ مہمان عزیز تمہاری کہان ہے۔ ملکہ نے کہا فلان خیمہ مین مقیم ہے لیکن کسی مرد نامحرم کے روبرو نہین ہوتی۔ شاہزادے نے فرمایا جس حال مین کوئی زن طلسمی مجھسے روپوش نہ ہوئی پھر تمہارے مہمان کا روپوش ہونا ناحق ہے۔ ملکہ نے کہا حسن افروز طلسم کی باشندہ نہین کہ

تمہارے روبرو ہو۔ اگر تم ایسے ہی اُسکے دیکھنے کے مشتاق ہو اُسکے خیمہ کے ملحقہ خیمہ مین جاکر
دیکھ لو۔ دونون خیمون کے درمیان جو در ہے اُسپر فقط ایک پردہ زنبوری آویزان ہے
تم خاموش وہان سے اُسکی صورت دیکھ لو۔ شاہزادے نے ملحقہ خیمہ مین جاکر جو اُس خیمہ مین
نظر کی اِس طرح کا ایک شعلہ نور نظر آیا کہ بے قرار ہو گیا۔ جوہر اثنائے تقریر مین ایسی
حرکات و انداز کرتا تھا کہ شاہزادہ مضطرب ہوا جاتا تھا۔ آخر ملکہ سے آکر مصر ہوا کہ
حُسن افروز کو ملاقات کے واسطے لائے۔ ملکہ نوبہار بعد حیلہ و حوالہ حسن افروز کو نقاب افگندہ
لائی۔ جوہر نے اِس ناز و انداز سے ملاقات کی کہ شاہزادہ معز الدین بجان و دل
خریدار ہو گیا اور اپنے دل مین کہا کہ کاش مجکو چہار رمز جمال الا حوال یہی حسن افروز
ہو اور اگر زنان چہارم کوئی اور ہے تو حکیم صاحب اِس سے متعہ کی اجازت دین
حسن افروز چند لمحے کے بعد رخصت ہوئی۔ شاہزادے نے اُس سے وعدہ لے لیا
کہ ہر روز چند ساعت آیا کرے۔ ادہر ملکہ نوبہار اور نادرہ سے کہا کہ حسن افروز کو بے نقاب
ملنے پر راضی کرو۔ ملکہ نے کہا حسن افروز میری خاطر سے بے نقاب آنا بھی منظور کرے گی
بشرطیکہ تم بے اعتدالی کو کام نہ فرماؤ۔ شاہزادے نے منظور کیا۔ دوسرے روز حسن افروز
بے نقاب آئی۔ شاہزادہ بیک نگاہ بے قرار ہو گیا۔ ملکہ نوبہار گلشن افروز اور نادرہ
رانو ار شاہزادے کے احوال پر دل مین ہنسین اور تھوڑے دیر کے بعد دیگرے مع خوبصورتون کے
اُس خیمہ سے چلی گئین۔ شاہزادے نے اُس وقت اُنکا جانا غنیمت سمجھا اور رفتہ
رفتہ حُسن افروز سے زانو بہ زانو ہو گیا۔ حسن افروز نے بھی اپنا زانو شاہزادے کے
زانو پر رکھدیا۔ شاہزادے نے اُسکی یہ حرکت رضامندی پر محمول کی اور بے تکلف
سینہ سے لگا لیا۔ بمجرد اِس حرکت کے حسن افروز نے ایسا نعرہ بلند مارا جسکی آواز نے

تمام

تمام مجلسرا مین پہونچی۔ اُس وقت اُسکا تمام بدن مثل بید لرزنے لگا اور آنکھین مثل خون
کبوتر سرخ ہوگئین اور کف موہنہ سے جاری ہوئی اور بسرعت خیمہ سے نکلکر ایک حجری مین
داخل ہوئی اور اندر سے دروازہ بند کرلیا۔ اِس عرصہ مین ملکہ نوبہار اور نادرہ رازدان
اور راحت بیوی وغیرہ وہان آئین اور حسن افروز کا حال پوچھا۔ شاہزادہ نے سب حقیقت
بیان کی۔ ملکہ نے کہا۔ خدا جانے تم اپنی حرکتون سے کیا بلا ہمارے سر پہ نازل کراؤ گے
خیر اب حجرے مین جاکر دیکھو کہ زندہ ہے یا مرگئی۔ شاہزادہ بمشکل تمام دروازہ کہولکر حجری
مین داخل ہوا کیا دیکھتا ہے کہ حسن افروز کے عوض ایک جوان وجیہہ مسلح و خنجر برہنہ
ہاتھون مین لیئے ہوے عیارون کی مانند چرخ لگا رہا ہے اور آب خنجر مثل دائرہ گرد محیط
ہو رہی ہے۔ شہزادے نے فرمایا ابھی مین کیا جانتا تہا کہ وہ حکیم صادق القول ہے
لیکن اب بچشم خود دیکھا کہ واقعی حسن افروز کی قلب ماہیت ہوگئی اور قلب ماہیت بھی ایسی
کی کہ جسکی صورت دہیبت کے روبرو رستم و افراسیاب کی بھی کچھ اصل نہین۔ ہرگاہ
شاہزادے نے نظر غور سے دیکھا اُسنے ان کو بعینہ جوہر ابوالحسن کی صورت پایا

اِس اثنا مین جوہر نے آواز دی اے فرزند سلطان اسمٰعیل و اے دلبند عالیہ خاتون و اے
شہزادہ معزالدین آخر تو نے مجھے اِس شکل کو پہونچایا اور اب نظر حیرت سے دیکھ رہا ہے۔ شہزادہ
نے کہا اے حسن افروز مین دیکھتا ہون کہ تو میرے برادر عزیز القدر جوہر ابوالحسن کی صورت
ہوگئی۔ جوہر نے جواب بالخیر جو امر شدنی تہا ظہور مین آیا اب حیرت سے کیا حاصل و کان امر اللہ
مفعولا۔ اب تجھے مجھسے بغلگیر ہونا چاہیئے۔ یہ کہکر خنجر غلاف کیئے اور بقصد بغلگیری شہزادی
کیطرف متوجہ ہوا۔ شہزادے کو اول اُسکے مکر کا وہم آیا بالآخر حیرت زدہ بغلگیر ہوا۔ لیکن
اِس طرح کی تفریح قلب حاصل ہوئی جیسے بہائی یا پدر و مادر کے ملاقات سے تسکین ہوتی ہے

اور اُس وقت خود بخود خیال آیا کہ شاید حکیم صاحب نے جوہر کو طلسم میں بھیجا اور نادرہ اُسکو یہاں لائی اور اُس نے باین طریق مجھہ سے ملاقات کی

جب جوہر اور شہزادہ معز الدین ایک مسند پر پہلو بہ پہلو بیٹھے شہزادے نے پوچھا ای حسن افروز ماضی و ابو الحسن حال ہر گاہ تیری شکل جوہر کی صورت سے تبدیل ہوئی یقین ہے کہ میرے لشکر کے حال سے بھی تجھے ضرور آگاہی ہوگی بیان کر کہ میرے برادر عزیز القدر جوہر ابو الحسن کا کیا حال ہے۔ جوہر نے جواب دیا اے عاشق ماضی و اے شہزادہ معز الدین حال سرداران لشکر خیر و عافیت سے ہیں اور انکو ہر وقت تمہاری تشریف آوری کا انتظار رہتا ہے جو حال میرا ہے وہی جوہر کا ہے۔ شہزادے نے فرمایا اے نقش بند نگار خانہ عجائب غرائب یہ کیا تیرے خیال میں آیا جو تو نے مجھے ان پریزادوں میں ذلیل کیا۔ شاید تمام قسموں عیاری تجھے میرے ہی حق میں خرچ کرنے تھے۔ جوہر نے کہا معمولی طور پر ملنے سے ملاقات میں بے لطفی واقع ہوتی۔ شہزادی نے ملکہ نو بہار سے فرمایا کہ تم ارباب طرب کو میری اور جوہر ابو الحسن کی ملاقات کے ترانہ شروع کرنے کا حکم دو

اثنائے صحبت میں جوہر نے نادرہ کیطرف اشارہ کرکے کہا شہزادی کو جوہر کے اشارے سے گمان گذرا کہ شاید اسکا میلان طبیعت نادرہ کیطرف ہے۔ پس فرمایا ای برادر یہ نادرہ راز دار قوم پریزاد میں ایک ہے اپنے مثل و بے نظیر ہے و نیز اکثر حرکات تیری اسکی حرکات سے مشابہ ہیں۔ جوہر نے کہا ہونگی پھر مجھے کیا۔ شہزادی نے فرمایا میرا حاصل کلام یہ ہے کہ اگر تجھے منظور ہو میں تیرے مقدمہ میں سلسلہ جنبانی کر دوں۔ جوہر نے کہا مجھے بے وجہ کسی کا ممنون احسان ہونا منظور نہیں۔ شہزادے نے فرمایا تم دلجمعی رکھو یہ بار میری گردن پر ہوگا۔ جوہر نے کہا حضور کی باتیں صلاح سمرقندی میں داخل ہیں علاوہ ازین میں جو ایک کارپرداز کے واسطے تمکو ناحق تکلیف دوں کیا حاصل۔ ملکہ نو بہار نے کہا اے شہریار

تم جوہر کی رمز کو نہین سمجھتے انکے معاملہ مین تمہاری سعی و کوشش کی کچھ حاجت نہین ہے یعنی اِن زن و مرد نے میری اور تمہاری بے اطلاع اپنا کام بالا بالا درست کر لیا ہے۔ شہزادے نے فرمایا بسیار خوب۔ آخر ہم بہی سنین کہ کیا حقیقت گذری۔ ملکہ نے اِنکے ملاقات اور عقد کی مفصل حقیقت بیان کی۔ شہزادے نے فرمایا سبحان اللہ اکثر معاملات یہان ایسے مخفی ہوتے ہین کہ ہمین ہرگز اطلاع نہین ہوتی

شہزادے نے ابو الحسن کی ملاقات کی خوشی مین از سر نو شہر علیین سے مرغزار عشرت تک تمام بیابان کو آئینہ بندی کرا دیا اور چند روز چوگان بازی اور صید و شکار مین بسر کیے ہر شب کو مجالس افسانہ گوئی برپا ہوتی تھی جسمین خاصکر خسرو اور شیرین کی نقل شہزادے کے گوشگذار کی جاتی تھی جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ شیرین ہمین بانو کی نصیحت سے تا وقت عقد خسرو کے ہاتھ سے محفوظ رہی۔ لیکن جب اُسکا بھی کچھ اثر نہوا تو ملکہ نے نادرہ کو حکیم صاحب کے پاس بھیجا۔ نادرہ اول شہر علیین مین آئی بعد ازان اُسی راہ معین سے حکیم صاحب کی خدمت مین پہونچی حکیم صاحب نے پوچھا خیر ہے نادرہ نے تمام کیفیت صحبت ہاے گذشتہ کی حکیم صاحب کے روبرو بیان کی حکیم صاحب نے فرمایا بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہین کہ تو اُسی حصیر با دپیما پر سوار ہو کے مقام الامتحان مین جا اور قدرے پانی اُس سرزمین سے نکالا۔ جہان سے مقام الامتحان کے حوضون مین پانی آتا ہے اور وہ پانی مشکوے حیرت کی تمام در و دیوار پر چہڑک جب اِس کام سے فارغ ہو تو اور ملکہ نوبہار شہزادے کے روبرو مشکوے حیرت کا ذکر کرنا۔ شہزادہ تمہارے اخواے بالضرور مشکوے حیرت کے ہر قصر کو بالتفصیل دیکھے گا اور ہر شب ایک قصر مین مہمان رہے گا۔ ہم نے اول ہی مشکوے حیرت کی نازنینون کو شہزادے اور جوہر کی مہمانی کا حکم دے رکھا ہے۔ پس باین طریق بعد بیچاریان بھی اپنی مراد کو پہونچین گی۔ دویم جو عہد و اقرار مدزانال نے واقع ہوا

اُسکا بھی ایفا ہو جائیگا۔ نادرہ نے پوچھا وہ کیا اقرار ہے حکیم صاحب نے فرمایا کہ از راہ محبت
ہم نے اُن پریزادون کو وقت شب صورت انسان اور ہنگام روز شکل حیوان ہونیکی
تعلیم کی اُنہون نے قبول نہ کیا۔ ہم نے بسیار عجائبات شہزادہ معز الدین کی صورت اُنکو دکھائی
اور کہا کہ اگر تم ہمارے کہنے کے موافق عمل کروگی یہ مرد تمہارے ہان نوبت بنوبت رات کو گزشتہ
مہمان رہیگا اور تم اسکی دولت وصل سے بہرہ مند ہوگی۔ ہرگاہ بانیان طلسم نے اس طلسم کو تحفہ
شہزادے کی سیر کے واسطے ترتیب دیا ہے لامحالہ وہ نازنینین شہزادے کی صورت دلپذیر پر
عاشق ہوگئین اور اپنا انسان و حیوان ہونا بخوشی دل قبول کیا۔ نادرہ نے کہا۔ اے قبلہ و کعبہ حضرت
اس حال سے بھی کنیز کو آگاہ فرماوین کہ آیا شہزادے کی نظر سے تمام مرحلات طلسم گذر گئے یا
کوئی مقام باقی رہا ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ بجز ایک مقام کے جسکا قبۃ المثال اور گنبد گیتی نما نام
ہے تمام مقامات معز الدین نے بالتفصیل وہان جا کر دیکھ لیے بلکہ وہی مقام شہزادی کی طلسم سے
برآمد ہونیکی راہ بھی ہے اور اسقدر عالی درجہ ہے کہ باوجود بادشاہی طلسم اور منصب رازداری
تو اور ملکہ نوبہار گنبد گیتی نما کے حال سے واقف نہین۔ دیکھنا ایک طرف کس واسطے کہ وہ گنبد بجائے
خود ایک طلسم کا حکم رکھتا ہے اور بالفرض کوئی انسان یا پریزاد اوسمین داخل ہو تمام ارکان
طلسم مین اُسی وقت تزلزل عظیم واقع ہو جاوے۔ اے نادرہ حکمائے متقدمین سے نقل ہے
کہ جس وقت غیبت طلسم کا زمانہ نزدیک آویگا کسی تقریب سے خود بخود گنبد کا نام وارد غیر طلسم کی
زبان سے نکلیگا۔ شاید وہ وقت اب قریب آیا جو تو نے مجھ سے سوال کیا اور میرے گنبد کا
نام لیا۔ نادرہ نے کہ جو ملکہ طلسم مین نشو و نما پایا تھا حکیم صاحب کے اس بیان سے کمال متعجب ہوئی
اور کہا اے عالیجناب میرے نزدیک مصلحت یہہ ہے کہ کوئی آدمزاد و پریزاد گنبد کا نام زبان
سے نہ نکالے۔ حکیم صاحب نے فرمایا مجھے خبر ہے امور تقدیری کسی تدبیر سے رد نہین ہوتے جو مین

بند و مجبت کرون اب تو جاکر اپنے کام مین مصروف ہو

## اب کچھ حال ملکہ صبح دلکشا کا بیان ہوتا ہے

راز صبح ہو کہ ملکہ صبح دلکشا کو بھی شہزادہ معز الدین سے محبت قلبی ہے بعد صرف جب اسکو معلوم
ہوا کہ بانیان طلسم میر اعتقد بھی شہزادے سے متفرد کر گئے ہین وہ محبت اسکی ہزار درجہ زیادہ
ہوگئی۔ لیکن جسطرح ملکہ نوبہار نے تمام نازنینان مشکوے حیرت سے شہزادے کی طبیعت کا
حال پوچہا صبح دلکشا سے بھی دریافت کیا۔ اُس نے ملکہ کے خوف سے جو معاملہ طلسم آفتاب مین گذرا
تھا مفصل بیان کر دیا۔ ملکہ کو التفات شہزادے کا صبح دلکشا کی نسبت ناگوار خاطر ہوا جب بار
دیگر صبح دلکشا حکیم صاحب کے حکم سے ظہورستان کے زمرد سیرگاہ چہارم مین آئی ملکہ نوبہار نے
صبح دلکشا سے تاکید فرمایا کہ اگر اس دفعہ شہزادے سے تیری ملاقات ہو تو اُسکی طبیعت کا خوب
امتحان کرنا اور دیکہنا کہ کس طرح سے پیش آتا ہے۔ لیکن خبردار اپنے دہرم کا بھی لحاظ رکہنا کوئی
حرکت میری خلاف مزاج سرزد ہو ورنہ مین قیامت تک صاف نہین ہونے کی۔ ہرگاہ سیرگاہ چہارم
مین شہزادے کی صبح دلکشا سے ملاقات ہوئی اور وہ اشارہ محلدار کے اغوا سے صبح دلکشا
کیطرف ملتفت ہوا۔ صبح دلکشا حسب نصیحت ملکہ نوبہار کے ہرگز متوجہ نہ ہوئی اور اُس نے فقط
باواز بلند ایک قہقہہ مارا۔ بعدہ وہان سے غائب ہوگئی۔ جب شہزادے نے جادوان شاہ کے عبادتخانہ مین
ملکہ نوبہار اور صبح دلکشا سے ملاقات کی اور وہان نوبہار اور صبح دلکشا مین باہم الفاظ طعن
و تشنیع واقع ہوئے پھر اُس روز سے جو صبح دلکشا اپنے ملک شرق کو گئی آجتک نہین آئی اور نہ
ان محفلون مین شریک ہے۔ لیکن جب شاہزادہ معز الدین اور ملکہ نوبہار کے باہم گرم صحبتی اور
عیش و نشاط روزمرہ کی خبر سنی اُسکے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور آتش رشک نے

جو خصلت جبلی فرقۂ نسوان کی ہے دل و جگر جلا دیا۔ آخر ایک روز بذریعہ نادرہ و زنانہ وار ناطقہ روشن
بیان سے ملنے کی حکیم صاحب سے اجازت طلب کی اور اول ملکہ روح افزا ناطقہ کی مادر بزرگوار سے
ملاقات کی۔ اور کہا افسوس ہے کہ ناطقہ جسکا عقد خود حکیم ارسطو نے مقرر کیا ہے محروم ہے
اور نوبہار راتدن عیش کرے۔ روح افزا نے کہا تو کلمۂ حق کہتی ہے الا مین چند روز اور دیکھتی
ہون کہ حضرت خود مجھسے استفسار حال فرماوین ورنہ مین بذات خود اپنے طلب حق مین کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہین کرنے کی۔ اس گفت و شنید کے بعد ناطقہ صبح دلکشا کو اپنے محل مین لائی اور
نہایت تکلف سے مہمانی کی۔ جب صبح دلکشا اور ناطقہ روشن بیان کا بادۂ ناب سے سرگرم ہوا ناطقہ
نے کہا اے خواہر صبح کیا تماشے کی بات ہے کہ تمھاری خواہر نوبہار غیر کے شوہر کو زبردستی اپنا شوہر کیے
لیتی ہے اور کوئی کچھ نہین پوچھتا۔ مین بے مبالغہ کہتی ہون کہ اگر اس معاملہ مین جناب حکیم صاحب کا
قدم درمیان نہوتا تم دیکھتین کہ مین کیا گل کھلاتی ہون۔ صبح دلکشا نے کہا حکیم صاحب نے دانستہ تمھارے
مقدمہ مین دخل نہین دیا تھا۔ انھون نے خاص ملکہ نوبہار کی ذات پر انصاف مقرر کیا ہے کہا ہے
کہ آیا بالنفس اسکو بھی کچھ خیال آتا ہے یا نہین۔ تم نے سنا ہوگا کہ مقام الامتحان مین
امتحان کے بعد کیا حقیقت گذری۔ ناطقہ نے کہا ہان مینے سنا ہے کہ حکیم صاحب نے محض پاس خاطر
اور رنج شاکت ملکہ نوبہار کے شہزادے کو مقام الامتحان مین بھیجا تا کہ عشق ہم جنس مین گیر ہو۔
وہان اکثر زنان مرد فریب شہزادے کے پاس آئین۔ از انجملہ ایک تمھاری بھی ہمشکل تھی ہستا ہہ
تمام سامان مقام الامتحان مین فقط تمھاری تضحیک و فضیحت کے واسطے جمع ہوا تھا بعد ازان
یہ حال بھی مینے سنا لیکن کوئی کلمہ سخت نوبہار نے حکیم صاحب کی شان مین فرمایا اسی علت مین
خود بھی ایک طلسم کے اندر گرفتار ہوئی اور اسی جائے اسکا عقد شہزادے سے ہوا۔
صبح دلکشا نے کہا جو کلمہ نوبہار کا ناگوار گذرا آیا تمکو معلوم ہے یا نہین وہ کلمہ یہ ہے کہ

ملکہ

ملکہ نوبہار کو تمہارا عقد شہزادے سے فسخ کروانا منظور تھا اور خود بلا شرکت غیری عیش و آرام کیا چاہتی تھی۔ ناطقہ نے جو یہ لفظ سنا آتش غضب سے چہرہ کا رنگ روشن ہو گیا اور غمزہ شیریں کار لمارہ محالہ کی خبر ہے کہا تو نے سنا صبح دلکشا کیا کہتی ہیں۔ تو اسی وقت میری والدہ کے پاس جا کر اپنی طرف یا اپنی مادر کیطرف سے کہہ کہ اب تم کو اس عقدہ میں غفلت کرنی و جب تمہیں ہماد تم غافل ہوا ور حریف اپنا مطلب حاصل کرے۔ غمزہ نے ملکہ روح افزا کو اطلاع کی روح افزا نے کہا مجھے تم سے زیادہ فکر ہے خاطر جمع رکھو میں چند روز کے بعد کسی معتمد کو حکیم صاحب کی خدمت میں ضرور بھیجونگی صبح دلکشا یہ کارروائی کر کے رخصت ہوئی

## راوی فی الحال نادرہ کی کارروائی ذکر کرتا ہے

نادرہ رازدار حسب الحکم حکیم صاحب حصیر زبرجدی پر سوار ہو کر مقام الامتحان میں پہونچی اور وہاں سے پانی لی اور ملکہ نوبہار سے کہا جناب عالی کا حکم ہے کہ شاہزادے کو بار دیگر مشکوئے حیرت میں لیجاؤ۔ اسی ضمن میں قبۃ المثال اور گنبد گیتی نما کا بھی ذکر کیا۔ ملکہ نے جو گنبد کا نام سنا ہوش جاتے رہے اور اشک حسرت و افسوس آنکھ سے جاری ہوئے۔ نادرہ نے کہا۔ نالہ و زاری سے کیا فائدہ۔ ملکہ نے فرمایا۔ اے خواہر دل میرا خود بخود گواہی دیتا ہے کہ گنبد گیتی نما میرے اور شاہزادے کی مفارقت کا دروازہ ہے۔ نادرہ نے کہا اے ملکہ تم ناحق افسوس کرتی ہو۔ شاہزادہ واسطے عقدہ اُس زن کے جو اصل الاصول ہے طلسم سے ضرور نکلیگا اور شہر فردوسیہ کو جاویگا اور جب تک یہ نہ ہوگا تم بھی بہرہ مند نہ ہوگی۔ ملکہ نے فرمایا اگر حکیم صاحب شاہزادہ کی زن چہارم کو بھی طلسم میں بلالین کیا

گناہ کی بات ہے۔ پھر ہم چار دن شریک الحال عیش و آرام کرین گی۔ تو ایک بار پھر
جناب عالی کی خدمت مین جا اور میری طرف سے عرض کر۔ اے حضرت آپ ایسا انتظام کیجیے
کہ شاہزادہ گنبد کی سیر سے باز رہے۔ نازرو نے کہا تم دل جمعی رکھو جب تک شہزادہ خود گنبد کی سیر
کی استدعا نہ کریگا حکیم صاحب ہمین نہ بھیجینگے۔ ملکہ نے فرمایا ارے مین صرف یہی مصلحت وقت
یہ ہے کہ شاہزادہ گنبد کے حال سے آگاہ نہو۔ نازرو نے سر تسلیم خم کیا اور مشکوے حیرت کو
روانہ ہوئی۔ وہان پہنچکر مقام الامتحان کا بانی مقام بہ مقام پھرا کیا اور مشکوی حیرت
کی نازنینون کو جو باعتبار قصر نشینی مقصورات شہر رہین شہزادے کی تشریف آوری کا
مژدہ دیکر اپنے اپنے قصر کی آرایش کا حکم دیا

ادہر ملکہ نوبہار شہزادے کے پاس آئی اور پوچھا اے شہریار تمنے مشکوے حیرت کو
بھی دیکھا ہے شہزادے نے فرمایا ہان مین بروقت داخل ہونے طلسم کے اول مشکوی
حیرت مین پہونچا تہا اور وہان ایک سیر و تماشا نظر سے گذرا۔ ملکہ نے کہا سیر اجمالی کی ہوگی
بالتفصیل نہ دیکھا ہوگا۔ اب بدولت و اقبال نہر رشک سلسبیل کی راہ سے مشکوے حیرت مین
تشریف لے چلو اور وہان کے ہر ایک قصر کو مفصل دیکھو۔ علاوہ ازین تم مشکوے حیرت
کی نازنینون سے کچھ وعدہ بھی کر آئے ہو اب اس عہد کا ایفا ضرور ہے۔ شہزادہ جو ہر وقت
تماشائے تازہ کا مشتاق تہا فرمایا مجھے اُن نازنینون کے عہد کا چندان خیال نہین البتہ
تمہارا محکوم حکم ہون جو فرماؤگی منظور کرونگا۔ جب شب گذری اور صبح کے وقت شہزادہ
معز الدین اور جوہر ابو الحسن اور ملکہ نوبہار ایک کشتی مین سوار ہو کر مشکوے حیرت کیطرف
روانہ ہوئے۔ باقی تمام رفیق مع اپنی اپنی معشوقون کے ایک ایک کشتی مین جدا سوار تہے
اس اثنا مین نادرہ بھی دلبستہ ہوتی ہوئی پہونچی۔ شہزادے نے راہ مین بعض جگہ نہر

اسقدر عریض دیکہی کہ دریائے بے کنار معلوم ہوتی تھی اور بعض جا ایسی تنگ وقلیل نظر آئی کہ ایک کشتی سے زیادہ گنجایش نہ تھی لیکن باوجود عمق پانی نہایت صاف و شفاف تھا۔ تہ مین بے شمار صدفہائے حاملہ پُر از مروارید نظر آتی تہین اور بجائے سنگریزہ پڑے ہوئے یاقوت و لعل و زمرد افتادہ تھے۔ علاوہ ازین وقت شب پانی کے اندر اسطرح کی روشنی چراغان ہوتی تھی کہ تمام نہر ایک دریائے نور نظر آتی تھی اور جانوران خوشرنگ اور آدم آبی عجیب الخلقت کا ذکر زبان قلم سے خارج ہے۔ شہزادے نے جو یہ تماشائے عجیب دیکہا کمال متعجب ہوا اور فرمایا خدائے تعالی نے بشر کو بہی کیا قدرت و دستگاہ عطا فرمائی ہے

## یہہ قصہ یہان موقوف رکہکے ملکہ روح افزا و ناطقہ روشن بیان کا حال بیان کیا جاتا ہے

جس وقت صبح دلکشا رخصت ہوئی ملکہ روح افزا نے اپنے شوہر سلطان روح الملک سے باب مین مشورہ کیا اور غمزہ شیرین کار سے جسکا حال جوہر کے سیر طلسم مین ناظرین کے مطالعہ سے گذر چکا ہے کہا اے فرزند تو حکیم صاحب کے آستان فیض نشان پر جا اور ناطقہ کے بارے مین چارہ جوئی چاہ کے تفصیل عرض کر۔ راوی کہتا ہے کہ جسطرح نادرہ نزار زار ملکہ نوبہار کی طرف سے ...سو کے واسطے مقرر ہے۔ اسی طرح غمزہ شیرین کار بہی ناطقہ روشن بیان کی وکیل مطلق ہے اور حکیم صاحب نے چار جن قوی ہیکل غمزہ کے تابعدار کر رکہے ہین تاکہ بوقت ضرورت غمزہ کو جلدی حکیم کی خدمت مین پہونچا دین

غمزہ نے اُن چار جنون مین سے ایک جن خیزران جنی نام کو بلایا اور ... ہوکر آستان حکمت پر پہونچی اور حسب قاعدہ پردے کو پایہ پردہ سے ... ...

اے غمزہ خیر ہے غمزہ نے بعد سلام و مجرا روح الملک اور روح افزا کا پیام گذارش کیا
حکیم صاحب نے فرمایا اے غمزہ انکے حق بجانب ہین لیکن مینے بھی حکمائے پیشین کے حکم کے موافق شہزادہ
کا عقد اول ناطقہ سے ظہورستان مین کیا بعد ازان اردوے قسمت مین عقد نوبہار کا واقع ہوا
باقی رہی رسم زن شوی یہ واقع ہوگی تا وقتیکہ شہزادہ طلسم سے نکلے اور بانیان طلسم نے
گنبد گیتی نما کو طلسم سے برآمد ہونے کی راہ مقرر کی ہے تو چاہو کسی مناسب تقریب سے شہزادی کو
گنبد کی سیر پر آمادہ کر غمزہ نے یہ حال آکر ناطقہ اور اسکے والدین سے بیان کیا اور اس مہم کو اپنے
ذمہ لیا

## راوی شہزادہ والا قدر اور ملکہ نوبہار کا قصہ بیان کرتا ہے

جب شاہزادہ نہر رشک سلسبیل کی راہ سے سیر و تماشا دیکھتا ہوا مشکوے حیرت کی سرحد مین
پہونچا۔ اول مرتبہ عالم افروز پری نادرہ راز دار کی نائب مع اپنے متعلقین کے استقبال کیواسطے
حاضر ہوئی اور بعد قدم بوسی اس نے عرض کیا کہ حضور اپنے نور جمال سے کنیز کے کلبۂ احزان کو روشن
فرماوین نادرہ نے کہا اے عالم افروز شہزادہ بدولت و اقبال وقت مراجعت ضرور تشریف لاوے گا تم
سامان مہمانی مہیا رکھنا عالم افروز بعد پیشکش کرنے عطر و گل کے رخصت ہوگئی اسیطرح مشکوے
حیرت کی تمام نازنین نوبت بہ نوبت حاضر ہو کر رخصت ہوگئین

اگرچہ اس غنچۂ شہزادے نے درختون کو ہیئت اصلی پر دیکھنا او وہ جانورستان خیابان سے مختلف الحال
پر نظر نہ آئے آخر نادرہ سے جانورون کا حال پوچھا نادرہ نے کہا اے شہریار وہ جانور ان
ہی نازنینون تھین جو تمہاری خدمت مین حاضر ہوئین شاہزادے نے پوچھا انہون نے اپنے
شکل و صورت کی تبدیل ہیئت کس لیے ترک کردی نادرہ نے کہا وہ جلوہ محض تمہاری تماشا کیواسطے

برپا ہوتا تھا۔ ہر نگاہ نظر سے گذر گیا پھر تکرار کی کیا حاجت ہے

جب شاہزادہ شکوے اول میں پہونچا وہانکی نازنین سے نوبت فریفتگی پہونچی اور یہی حال جوہر کا اُسکی وزیر کی بنسبت تھا لیکن شاہزادے نے ضبط کیا اور بعد سیر چراغان آب و طعام سے فارغ ہوکر ملکہ نوبہار سے باب استراحت کرنے کی درخواست کی۔ ملکہ نے کہا اگر تم آج اِس نازنین سے محفوظ رہے مین کل تمہارا حکم مانون گی۔ شہزادے نے اِس بات پر عہد کر لیا اور بالاخانہ مین جاکر بستر راحت کے واسطے دراز ہوا لیکن کسیطرح نیند نہ آئی۔ اِس اثنا مین نازنین صاحب قصر حاضر ہوئی اور اسکی وزیر جوہر کے پاس پہونچی جوہر نے بے پس و پیش اُس سے حظ وافر حاصل کیا لیکن شاہزادے ملکہ نوبہار کے وصال کی امید مین نصف شب تک اُسکی طرف متوجہ نہ ہوا۔ ناگاہ اِس شدت کا ورد ہوا کہ تاب نہ رہی لاچار اُس سے التفات کیا اور بغور اسکے درد جاتا رہا۔ جب خواب راحت سے آنکھ کھلی ملکہ نوبہار خلوت مین شاہزادے کے پاس آئی اور اِس انداز سے سلام کیا کہ شاہزادہ شرما گیا ملکہ نے کہا جو ہوا مناسب ہوا شرمانے سے کیا حاصل اُٹھو غسل کرو کہ قصر دوئم کو چلنا ہے۔ شاہزادہ خوابگاہ سے برآمد ہوا اُس طرف سے جوہر بھی آیا۔ نادرہ اُسکی صورت دیکھکر خوب ہنسی جوہر نے کہا اے عورت یہ خندہ بے محل کیا نہ تو انکار کرتی نہ یہان تک نوبت پہونچتی۔ نادرہ نے کہا میرے رشتی طالع جو مین ایسی سعادت سے محروم رہی مگر تو کسقدر صاف بدن ہے کہ اپنی حرکت پر نادم نہین ہوتا اور برعکس ہمپر قائل کرتا ہے

شاہزادہ مع رفقا بعد غسل و تنلول ماحضری کشتیون پر سوار ہوا اب جو نازنین قصر اول کو دیکھا اُسکی محبت شب مطلق قلب مین نہ پائی بلکہ دل مین کہا اسی عورت کے سبب مین اپنے مطلب سے محروم رہا۔ آخر کہا اے نیکبخت اب تو ناحق ہمارے ساتھ آتی ہے نادرہ نے کہا اے حضرت یہ نازنین اُسی قصر تک اپنے قصر کی پابند تھی کہ حضور نے دست آلودہ نہ کیا تھا اب ملکہ نوبہار کی خدمت مین رہیگی

رض گفتگو مین کشتی قصر دوم کے قریب پہونچی۔ گل رخسار پری اُسکے استقبال کے حاضر ہوئی جس وقت
اُسے دیکھا شاہزادے کے دل کو خودبخود کشش ہوئی اور اُسکی وزیر گلعذار پری پر جوہر مائل
ہو گیا شہزادے نے نادرہ سے پوچھا اے رازدار شاید طلسم مین کسی فن سحر کا عمل تین استعمال کرتی
ہین نادرہ نے کہا یہان فن سحر کا کچھ دخل نہین شاید وعدے کا اثر ہو جو حضور ان نازنینون سے کر گئے
ہین جب شام ہوئی شہزادے نے پوچھا مرغ اسرار کی کلات زیارت نہین ہوئی۔ نادرہ نے کہا مرغ اسرار
نا اُسی وقت یہان داخل تھا کہ جب نازنینین مشکوئے حیرت کی اپنی تبدیل ہیئت کرتی تہین بالفعل
یہ مکان حیرت نشان تمہارا دار النشاط ہے۔ شہزادے نے آج پہر ملکہ نوبہار سے وعدہ لیا
ور گلرخسار پری کو پاس آنے سے روکا لیکن آخر ضبط نہ ہو سکا۔ اسی طرح قصر سوئم مین ملکہ نوبہار
سے عہد و پیمان کیا اور وقت پر مجبور اُسیم غبغب سے مختلط ہونا پڑا۔ قصر چہارم کی نازنین ملکہ آتشین
رخسار سے بہی محفوظ نہ رہ سکا قصر پنجم کی نازنین ملکہ قمر طلعت سے بچنے کے لئے حکم دیا کہ آج باورچی خانہ مین
کسی کے لئے چارہ نہ جائین تاہم محفوظ نہ رہا قصر ششم مین مصلائے عبادت بچھوایا۔ پہر بہی ملکہ خرو آرا سے
مختلط ہونا پڑا۔ قصر ہفتم مین ملکہ ناہید طلعت کو خوابگاہ مین آنے نہ دیا اور دروازہ بند کر لیا
مگر بعد نصف شب مجبور ناہید طلعت کو بلوایا قصر ہشتم مین خورشید طلعت اور اُسکی نائب مہر آرا
منتظر ہوئین۔ شہزادے نے یہ سمجھکر کہ حفاظت نہ بہ شرط شے و نہ لا بشرط شے اور نہ بے شرط
شے ممکن ہے۔ خورشید طلعت سے بے تکلف کام دل حاصل کیا۔ شہزادے نے پوچھا اے نادرہ اس منزل
مین زوال صبح دلکشا حکمران تہی۔ نادرہ نے کہا صبح دلکشا اپنے ملک مشرق نگار مین ہے اور خورشید طلعت
تائب مقام ہے قصر نہم مین جمرا خونخوار سے شہزادہ اور اُسکی نائب گلنار پری جوہر سے مختلط ہوا۔
رہے کہ ہر ایک مقام کی نائب جوہر کا حق رمال ہے۔ شہزادے نے جمرا سے فرمایا اے خاتون
تماشا میرے داخل ہونے کے وقت تم نے کیا تہا اب بہی وہی تماشا دکھاؤ۔ جمرا نے کہا

رد تماشا اُسی وقت کے لیئے تہا۔ قصر دہم مین شاہزادہ اور جوہر سعادت بخش اور سعید طالع پری سے محظوظ ہوئے۔ یہان اپنے رفقا کے ہمراہ قیصریہ کی سیر کی جو بطور ایک قلعہ کے تہا اور اُسکے مضافات مین باغات و دیہات بشمار واقع تہے۔ نادرہ نے کہا ہر ایک قصر کے ساتہہ ایک ایک علاقہ ہے اور ہر ایک قلعہ کا نام قیصریہ ہے۔ قصر یازدہم مین ملکہ مشکین طرہ اور اُسکی نائب مشکفام پری شاہزادہ و جوہر کی منظور عنایت ہوئین اور صبح کو صید و شکار کا شغل کیا۔ قصر دوازدہم مین شب کو بعد چراغان و رقص و سرود رفعت خاتون مالک قصر اور رفیعہ بلند پیشانی کو آقا و خادم نے عزت بخشی۔ صبح کو اثنائے شکار مین ایک حوض تخمیناً ہزار در ہزار گز دیکہا جسکے چار جانب حلقہ ہائے آہنی نہایت مضبوط و کلان نصب تہے مگر اُسمین ایک قطرہ پانی کا نہ تہا۔ شاہزادے نے فرمایا حیف یہ حوض باین کلانی و وسعت خالی ہے نادرہ نے اُن حلقون مین سے جو چار طرف حوض کے نصب تہے مشرقی حلقہ کو پیچ دیا بمجرد اسکے حوض مین آب گرم داخل ہونا شروع ہوا اور طرفۃ العین مین حوض کو بہر دیا بعد ازان اُسی طرف ایک اور حلقہ کو پیچ دیا اور سب پانی خارج ہو گیا۔ دوبارہ غربی حلقون مین سے ایک حلقہ کو پہیرا حوض آب سرد سے لبریز ہو گیا اور اُسی جانب ایک دوسرے حلقے کو پیچ دیا تو حوض خالی ہو گیا۔ شہزادے نے فرمایا اے نادرہ آب گرم و سرد کے خزانے کہان مین۔ نادرہ نے کہا اُس کوہ پرجہ سامنے واقع ہے لیکن آب سرد کا خزانہ قدرتی ہے اور آب گرم مصنوعی جسکی تہ مین ایک چراغ طلسمی روز و شب روشن رہتا ہے اور اِس حوض کا نام برکۃ الغرائب ہے۔ قصر سیزدہم مین حسن افروز اور شرف افروز کو اور قصر چہاردہم مین عالم افروز اور حوران رخت کو مخدوم و خادم

نے سرافراز کیا

جب دوسرے روز تخت دولت کا مرادی یہ حال نہ رہا ملکہ نوبہار نے کہا کوئی گرہ
اور بھی باقی ہے یا تمام مرحلات طلسم ختم ہو گئے۔ ملکہ نے کہا اے شہریار جو شخص کہ در انغلا
مین داخل ہوا پھر اُسکو کسی سیر کا ... کہا حاجت۔ شہزادے نے فرمایا شاید ... آخر
ہے جہاں لیسے نکلنا ناممکن نہیں ... طلسم تمہاری ذات خاص کو مبارک ہے اگر مین باہر
خوبیہاں نہ نکلوں گا ... شاہزادے کی طرز گفتگو سے ملکہ نوبہار
کے ہوش بجا نہ رہے۔ فی الجملہ شاہزادے کی طبیعت اب پریشان رہنے لگی آخر ایک
روز جو خواب راحت سے آنکھ کھلی بعد ادائے نماز صبح ملکہ اور نادر کے بے خبر جوہر کو ہمراہ لیکر
سوار ہوا اور سیر کنان ایک کوہ کے دامنہ مین پہونچا۔ کوہ پر سے ایک ساز ہندی کی نہایت
کیفیت سے آواز آئی۔ شاہزادے نے جوہر کو بالائے کوہ بھیجا۔ جوہر نے دیکھا کہ ایک جوان
رعنا حسین و صاحب جمال بہ لباس درویشی سجادہ عبادت پر نماز مین مشغول ہے اور ایک
ساز خوش ترکیب اُسکے پہلو مین رکھا ہے۔ ہرگاہ جوہر نے فقیر صاحب کو بہ نظر غور دیکھا
دل مین کہا کہ مین نے اِس صورت کو کسی جاے ضرور دیکھا ہے۔ جب درویش نماز سے
فارغ ہوا بعد سلام جوہر نے کہا۔ اے عارف باللہ مجھے گمان قوی ہوتا ہے کہ مین نے
کہین تمہاری زیارت کی ہے۔ فقیر صاحب نے کہا بابا اللہ دنیا مین دیکھنا معلوم البتہ
عالم رویا مین میری روح کو تیری روح سے کچھ نسبت تھی جو آج تو مجھسے ملا ہو شاید عالم
اسباب مین بھی دیکھا ہو فقیرون کا کہان گذر نہین ہوتا۔ اِس گفتگو مین شاہزادہ
بھی بالائے کوہ پہونچا فقیر نے پوچھا یہ مرد کون ہے جوہر نے کہا شہزادہ معز الدین
ہمارا آقائے نامدار ہے درویش نے کہا شاید اسکا ایک نام اسیر طلسم بھی ہے

شہزادے نے بعد سلام و مصافحہ پوچھا اسیر کا لفظ حضرت کس کی شان میں فرمایا۔ فقیر نے
کہا معز الدین کی شان میں اور یہ مسعود اختراع نہیں ہے تمام مخلوق تجھکو یہی خطاب
کرتی ہے شاہزادے نے فرمایا مجھکو مردان طلسم شہزادہ جہان اور شاہزادہ
شمس القرین کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جس حال میں میں نے نہ ان طلسم کی صورت
بھی نہیں دیکھی مجھکو اسیر کیوں کہیں۔ فقیر نے کہا اے جوان تمام فعل اصل بنائے طلسم
نہ ان سے عبارت ہے خصوصاً تیری مانند انسان کے واسطے جسکو طلسم سے
نکلنے کا مطلق اختیار نہیں ہاں جو انسان اسرار اور انجام کار سے واقف ہیں انکی
نسبت یہ خطاب لازم نہیں آتا۔ شہزادے نے فرمایا اے حضرت یہ جو تم نے کہا
کہ تجھے طلسم سے نکلنے کا اختیار نہیں آیا واقعی فرماتے ہو یا بطریق خوش طبعی۔ درویش
نے کہا۔ اگر واقعی نہ ہوتا اس خطاب سے تو مخاطب نہ کیا جاتا اور بہرتقدیر تجھے کہنا
ہمارا ناگوار گذرتا ہے طلسم سے نکلنا ہم تجھے پوچھتے ہیں کیا تیرے پدر و مادر بھی
تھے یا تو بھی منسوبات طلسم میں داخل ہے۔ شہزادے نے فرمایا اے حضرت میں
طلسم میں ایک نازنین پریزاد پر عاشق ہوں جس وقت خلوت صحیح میسر آئی پھر طلسم
میں نہیں رہنے کا۔ درویش نے کہا بشرطیکہ وصال حقیقی میسر آئے اور لذت فانیہ
طلسمی بھی منزل مقصود کی حارج نہ ہو اس وقت باختیار خود طلسم سے نکلنا ممکن
ہے اور اگر عالم بے اختیاری میں نکالا گیا اور کیفیت طلسمی طبیعت سے محو نہ ہوئی پھر
بجز پشیمانی اور کچھ حاصل نہیں ہونے کا اور طلسم سے خارج ہونا بھی ایک امر یقینی
ہے کہ کسی تدبیر سے رد نہیں ہو سکتا۔ شہزادے نے فرمایا اول تم نے کہا کہ تو اسیر
طلسم ہے اور اب کہتے ہو کہ طلسم سے نکالا جائے گا یہ بات میرے فہم میں نہ آئی

فقیر نے کہا بابا میرا کلام اختیار و عدم اختیار میں ہے ورنہ اسمین شک نہین کہ عمر طلسم اور عمر تماشا اور نہ عمر تماشائی آخر ہو جاے گی اگر مرد تماشائی قابل و عاقل ہے بجاے خود غور کرتا ہے کہ آیا تمام مرحلات میری نظر سے گذر گئے یا کچھ باقی ہین اور آخر کار مین طلسم سے خارج ہونگا اور میری منزل مقصود عالم طلسم سے خلاف ہے البتہ ایسے مرد دانشمند کی نسبت لفظ اسیری شاید نہین ہوتا اگر پیر اصل عاقل فطک اسی شعر پہ رہا

عیش مدام است از لعل دلخواہ کارم بکام است الحمد للہ

تو اسکا خار تجھے معاملات اصلی سے بے نصیب کریگا ہر چند یہ جوہر ایک مرد عیار پیشہ اور ذوفنون ہے لیکن نادیدہ روزگار اور ناتجربہ کار ہے یعنی جو اول اسنے دیکھا اب یاد نہ رہا جوہر درویش کے خوف سے ایسا دم بخود ہوا کہ گویا ایک پیکر تصویر ہے۔ شہزادے نے فرمایا برائے خدا ارشاد فرماؤ کہ کوئی مرحلہ طلسم مین باقی رہا ہو جو میری نظر سے نہ گذرا ہو۔ درویش نے کہا بجز ایک مرحلہ کے جو تمام مرحلات طلسم سے بہتر و باکیفیت ہے بلکہ وہی مرحلہ تیری منزل مقصود کی راہ ہے بشرطیکہ طبیعت تیری مستقل رہے اور کسی کے بہکانے پر تو عمل نہ کرے۔ شہزادے نے پوچھا اُس مرحلے کا نام کیا ہے۔ درویش نے کہا اُسکو قبۃ المثال اور گنبد گیتی نما کہتے ہین لیکن وہان کی سیر جب میسر آوے گی کہ اول تو تمام تعلقات طلسمی سے دست بردار ہو بعدہ نادرہ رازدار کی معرفت حکیم صاحب سے گنبد دیکھنے کی درخواست کر اور اگر تو بہانہ سیر گنبد کی مانع ہو اُس سے ملنے بھیجے کی درخواست کرنا اُس نے تیرا کہنا مانا تو سمجھنا کہ فقیر درغگو اور بہکا رہتا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ درویش نجم شیرین کار ہے۔ شہزادہ اور

جو ہر فقیر سے رخصت ہوکر محل مین آئے ملکہ نوبہار نے جام بادہ ریحانی پیش کیا۔ شہزادی
نے فرمایا اس وقت شراب پینے کو دل نہین چاہتا بلکہ رقص و سرود بہی موقوف کہو
تاکہ شہزادے کے انکار سے بزم بجو دہوگئی۔ نادرہ رازدار نے کہا قربانت شوم آج
حضور خلاف عادت کچہ بے دماغ ہین شہزادے نے فرمایا تمہاری ملکہ میرے روائے
مطالب مین دریغ نہ کرے یا کوئی سیرگاہ تازہ بتلاؤ نادرہ نے کہا روائے مطلب مین
ملکہ کو کیا تامل ہے البتہ اسکے لئے ایک وقت مقرر ہے اور سیرگاہین متعدد ہر طرف
موجود ہین۔ شہزادے نے کہا اگر میرے روائے مطالب کا ہنوز وقت نہین آیا تو جو
ایک مرحلہ باقی ہے وہی دکہا دو۔ ملکہ نے پوچہا اس مقام کا نام کیا ہے۔ شہزادے نے
فرمایا قبۃ الشال اور گنبد گیتی نما نام ہے ملکہ نوبہار نے جو گنبد گیتی نما کا نام سنا چہرے کا
رنگ متغیر ہوگیا اور نادرہ کی طرف دیکہا۔ نادرہ ملکہ نوبہار سے زیادہ متحیر تہی آخر
ملکہ نے کہا اے شہریار تمکو میرے سر کی قسم اول تم یہ بتاؤ کہ قبۃ الشال کا ذکر تمسے
کس نالایق نے کیا اور وہ کون دشمن جانی تہا جس نے ایک آتش سوزان ہمارے
سراپا مین لگادی شہزادے نے فرمایا الغرض دشمنی سمجہ مین نہ آیا ملکہ نوبہار نے کہا مین
دشمنی کی وجہ بہی بیان کرونگی اول تم بتاؤ کہ وہ کون روسیاہ تہا۔ شہزادے نے فرمایا
مین باین شرط بیان کرتا ہون کہ تم میرے سیر و تماشا کی مانع نہ ہو ناملکہ نے کہا۔ مین
مانع نہین ہونے کی بیان کرو۔ شہزادے نے فرمایا اے ملکہ آفاق مین جو تنہا شکار کو
گیا بالائے کوہ ایک درویش خدارسیدہ کو دیکہا اور اُس نے مجہے گنبد گیتی نما کے
حال سے آگاہ کیا۔ ملکہ نے کہا اس نواح مین فقیر کا کیا دخل اور وہ فقیر کہان سے آیا اے
نادرہ تو اسی وقت وہان جا اور فقیر کا حال دریافت کر۔ نادرہ حسب الحکم بالائے کوہ

گئی اور تمام کوہ پر فقیر کو تلاش کرایا مگر کسی ذیحیات کا نشان تک نہ ملا البتہ جاسوداروں کی
زبانی سنا جو شہزادے کے ہمراہ گیا تھا کہ آواز ساز و نغمہ کی کوہ پر سے آئی اور شہزادہ
اور جوہر بالائے کوہ گئے اور چار ساعت کے بعد دونون خادم و مخدوم وہان سے
چلے آئے نادرہ نے ملکہ نوبہار سے حقیقت بیان کی۔ ملکہ نوبہار نے کہا بلاشبہ یہ کام کسی
زشتی تحفہ کا ہے خیر جو ہوا سو ہوا اب لڑکی مشورہ دیتی ہے نادرہ نے کہا بس مصلحت
یہ ہے کہ حتی المقدور شہزادے کو تنہا نہ ہونے دین ورنہ وہ جس وقت مجھے فرماویگا
کہ تو مجھے حکیم صاحب سے تماشائے گنبد کی اجازت لا دے پھر میری مجال نہیں کہ مین عذر
کرون۔ ملکہ نے کہا تو شہزادے سے بیان کرنا کہ جو انسان پریزاد گنبد مین جاتا ہے
پھر اسکا نشان نہیں ملتا

جب شب گذری وقت صباح شہزادے نے پھر ملکہ نوبہار سے فرمایا آخر تمنے نادرہ
کو حکیم صاحب کے پاس بھیجا نادرہ نے کہا حضور کے حکم سے نہ ملکہ کو عذر ہے نہ مجھکو لیکن
سنا ہے کہ گنبد کے سیر کنندہ کو مراجعت نصیب نہیں ہوتی۔ شہزادے نے فرمایا تو کتنے
انسان و پریزاد تمہاری ملکہ کے ایام سلطنت مین گئے ہین نادرہ نے کہا ملکہ کے زمانہ
مین کوئی نہین گیا البتہ زمانہ گذشتہ کا حال سنا ہی۔ شہزادے نے کہا جس شخص کو
حکیم صاحب گنبد مین بھیجین گے وہ کسی مصیبت مین گرفتار نہ ہوگا تو حکیم صاحب کی
پاس جا اور میرا مقصد بیان کر اگر گنبد کا جانا میرے لیئے مضر ہوگا تو حکیم صاحب اجازت
نہ دینگے نادرہ ملکہ نوبہار کی خلوت مین ملی اور کہا اب مین جاؤن نا چار کل صبح کے
وقت حکیم صاحب کی خدمت مین شہزادے کا پیام گذارش کرون گی۔ ملکہ نہایت
درد سے رو رہی نادرہ نے کہا تم نا حق رنج و افسوس کرتی ہو فضل الہی سے ایام مہاجرت

بہت جلد گذر جائینگے ملکہ نے فرمایا اگر شہزادہ سیر گنبد سے باز نہین رہتا تو تم حکیم صاحب
سے میری جانب سے پوچھنا کہ مین بھی شہزادے کی شریک سیر ہوسکتی ہون یا نہین

روز دویم نادرہ نے شہزادے کا پیام حکیم صاحب کی خدمت مین عرض کیا حکیم
صاحب نے ایک لوح ہفت جوش جسکی سطح مین چند نقش کندہ تھے نادرہ کو دی اور چند سحر
مخفی کان مین کہے۔ نادرہ نے ملکہ کا پیام بھی عرض کیا حکیم صاحب نے فرمایا تم ملکہ سے کہنا
کہ تماشا گنبد گیتی نما کا سیار طلسم کا حق ہے اور سیار مین یہ بھی خصوصیت ہے کہ عنصر خاک سے
ہو۔ دویم بانیان طلسم جس شخص احمد و محمود کے نام فتح یا سیر طلسم مقرر کرتے ہین وہی طلسم
مین داخل ہوسکتا ہے تجھے حسب معمول امور سلطنت مین مشغول رہنا چاہیے چند روز کے
بعد بیرون طلسم پھر شہزادے سے بوجہ احسن ملاقات میسر آئے گی

نادرہ جواب لیکر ملکہ کے پاس آئی ملکہ ابر نوبہار کی مانند روئی اور کہا اب مرتبہ
میرا عین الیقین سے گذر کر حق الیقین کو پہونچا کہ شہزادہ طلسم مین ضرور جائیگا اور
مین اسکے انتظار مین جنون کرونگی۔ نادرہ نے کہا ایک باعث ضعیف گنبد سے شہزادے
کی مراجعت کا معلوم ہوتا ہے۔ ملکہ نے پوچھا کیا۔ نادرہ نے کہا جس روز ہم شہزادے کے
ہمراہ گنبد کے دروازے پر پہنچینگے اور شہزادہ لوح ہفت جوش گنبد کے قبہ کو دکھائیگا
دروازہ گنبد کا کھلیگا اور حکیم خشت پزان داروغہ گنبد باہر نکلکر اول مرتبہ شہزادے
کو یہ فہمایش کریگا کہ جو کوئی ان مکانات گنبد سے ایک مکان مین بھی دوبارہ جاتا ہے
اسکی حالت غیر ہو جاتی ہے اس وقت ہم اور تم شہزادے کو خائف کرینگے کہ وہ مکرر
کسی مکان مین نہ جائے اور جب مکرر ایک مکان مین نہ جاویگا پھر اسکا طلسم سے [illegible]
ہونا محال ہے

نادرہ ملکہ کے پاس شہزادہ کی خدمت مین آئی اور عرض کیا اے شہریار حکیم صاحب
نے دعا فرمائی ہے اور گنبد گیتی نما کی سیر کی تمکو اجازت دی ہے۔ شہزادے نے پوچھا
گنبد یہان سے چند روز کی راہ ہے نادرہ نے کہا بقدم انسانی چھ مہینے کی راہ ہے اور
پریزادون کے دوش پر روز شنبہ کو یہان سے روانہ ہونگے اور مع الخیر جمعہ کے روز
جا پہونچین گے اور شنبہ دویم کو بدولت و اقبال تم گنبد مین داخل ہو جانا نادرہ شہزادہ
سے گنبد کا حال بیان کر رہی تھی اور ملکہ نوبہار کی آنکھ سے اشک حسرت جاری تھے ملکہ
تمام زن و مرد عجائبات کے اس خبر سے ملول تھے کہ شہزادہ گنبد گیتی نما کی سیر کو جاتا ہے
جہان سے کسی کو مراجعت نصیب نہین ہوتی

روز چہارم کہ شنبہ تھا جب آفتاب مثل فراق زدگان خون آلودہ نکلا شہزادہ
اور ملکہ نوبہار اور جوہر اور نادرہ راز دار ایک تخت پر سوار ہوئے اور اہل لشکر کو
حکم دیا کہ شارع عام سے کوہ زمرد کے دامنہ مین پہونچو پریزادون نے تخت اٹھا کر آسمان
کی راہ لی۔ اول گذر انکا مقام الامتحان اور سروستان حیرانی مین ہوا اہل حشمت نگار
اور شہر آئینہ دار ان مین مرفوع نذر و تحفہ پیشکش کر کے ہمراہ ہولیا۔ شہر صورت
پرستان سے رافع وار فعی نے ہمراہی اختیار کی۔ ہر گاہ شہر ظہورستان مین آئے سلطان
روح الملک اور چارون بیٹون نے استقبال کیا لیکن سلطان روح الملک نہایت خوش
ہے کہ شہزادہ اب طلسم سے نکلتا ہے اور بیرون طلسم نوبہار اور ناطقہ کا رتبہ مساوی
ہو جاویگا۔ غرض تمام مقامات طلسم دوبارہ نظر سے گذرے اور سوائے روح الملک و
طافی شاہ وغیرہ رئیس ارلعبہ اور صبیح دلکشا کے اور سب رؤسا ہمرکاب چلے۔ حکیم الہی سوس
اور طالقوس منجم نے بھی ملاقات کی اور کہا اے شہریار ہم بھی تمہارے عقب مین ہان

حاضر

حاضر ہوتے ہیں

شہزادہ بروز جمعہ کوہ زمرد کے دامنہ مین پہونچا اور ایک مکان وسیع و دلکش مین مقیم ہوا اور کل امرائے لشکر کو خلعت و انعام سے سرافراز فرمایا۔ اسمین ایک ہفتہ صرف ہوگیا۔ جمعہ دوئم کو گنبد گیتی نما کیطرف روانہ ہوئے ناگاہ دور سے گنبد بہشت بیمثل آفتاب روشن نظر آیا۔ شہزادے نے فرمایا کہ ابر کے باعث شمسہ کسقدر روشن ہے۔ تاور نے کہا اے شہریار گنبد کی چار طرف ایک فرسخ تک دائم الاوقات اسی شکل سے ابر محیط رہتا ہے اور شمسہ گنبد کا آفتاب کی مانند چمکتا ہے جب شاہزادہ قریب پہونچا دیکھا کہ گنبد کے گرد و پیش بیشمار مکانات وسیع بنے ہوئے ہین اور گنبد بعینہ آسمان کی مانند مرتفع ہے جسکا تخمیناً سو گز ارتفاع ہوگا اور عرض نیم فرسخ سے کم نتھا علاوہ ازین بلندی کے وسط سے سات شعبے نکلے ہے اور جہان شعبے آخر ہوئے تھے وہان سات گنبد مختلف رنگ تھے یعنی ایک گنبد کا رنگ سیاہ دوئم صندلی سوم سرخ چہارم زرد پنجم سپید ششم کبود ہفتم سبز لیکن رنگ گنبد ہشتم کا جو تمام گنبدون سے بلند تر تھا ہرگز محسوس ہوسکتا تھا۔ اسمین نو طبقے تھے اور وہ شمسہ روشن مثل آفتاب گنبد کے طبقہ چہارم مین نصب تھا جب شب گذری وہ شمسہ مشعشہ گنبد کے طبقہ چہارم مین غروب ہوگیا اور طبقہ اول سے ایک ماہ روشن تر از ماہ نخشب طلوع ہوا۔ شاہزادے نے دل مین کہا سبحان اللہ عجب شکل کا گنبد ہے جسکی ترکیب و شان مین فلک الاعظم سے کچھ فرق نہین۔ افسوس ملکہ نوبہار اس تماشائے حیرت افزا سے مجھے محروم رکھا چاہتی تھی

شاہزادہ شام کے وقت محل مین آیا ملکہ نوبہار اسوقت بے اختیار رو رہی تھی اور تمام خواتین طلسم گرد و پیش جمع تھین۔ شاہزادے نے دیکھا کہ اسوقت ائے متعرض

حال ہونا مناسب نہین۔ حکم دیا کہ میرے واسطے سجادہ عبادت بچھاؤ۔ خواتین بھی عبادت
مین مشغول ہوئین۔ ملکہ نوبہار گلشن افروز نے بعجز و نیاز درگاہ خدا مین دعا کی۔ یارب العالمین
یا خیر الناصرین یا مجیب المضطرین و یا جامع المتفرقین اگرچہ مین قوم آتشی مین پیدا
ہوئی لیکن دل میرا ایک خاکی آدمزاد پر ایسا مبتلا ہوا ہے کہ اُسکی ایک لحظہ کی جدائی
بھی میرے دل کو گوارا نہین لیکن میری بھی نہ علاج ہے کہ صدقہ اپنی وحدانیت اور عظمت
وجلال کا وہ روز بدبخت نہ دکھانا کہ مین شاہزادے سے جدا ہون اور بر تقدیر بھی
امر شدنی ہے امیدوار ہون کہ زمانہ مہاجرت کو طوالت نہو اور مین تا وقت ملاقات
بہ صبر و شکیب تیری اطاعت و بندگی کرون

دوسرے روز علے الصباح لوح ہفت جوش نادرہ نے شاہزادے کو دی اور کہا تم
چشم بند لوح کو نزدیک سے گنبد پر مارو دروازہ گنبد کا ظاہر ہوگا اور گنبد کے اندر سے
حکیم خشیجان نکلکر تم سے ملاقات کرے گا تم اُس سے سیر گنبد کی درخواست کرنا شاہزادہ
گنبد کے قریب آیا۔ ملکہ نوبہار بھی بہ لباس مردانہ نقاب افگندہ مع تمام خواتین کے گنبد
کی ایک طرف جاکر استادہ ہوئی۔ دوسری طرف تمام لشکر صف بہ صف استادہ تھا۔
شاہزادہ حسب ہدایت نادرہ چالیس قدم گنبد سے شمال کی جانب گیا اور بقوت تمام
چشم بند لوح کو گنبد پر مارا

## داخل ہونا شاہزادہ اسعز الدین کا گنبد گیتی نما مین اور دیکھنا تماشا ہفت اقلیم عالم مثال مین

جب شاہزادے نے آنکھ کھولی گنبد مین ایک دروازہ عظیم الشان منقش و مطلا نظر آیا
شاہزادہ گنبد کے نقش و نگار کو دیکھ رہا تھا کہ گنبد کے اندر سے ایک پیر مرد ریش سفید برآمد

ہوا جسکے سر پر عمامہ سبز اور پاؤن مین سیاہ موزے اور ہاتھ مین عصاے لمبے زردار یگانہ
اور دست راست کی انگشت کوچک مین انگشتری فیروزہ تھی۔ تمام زائرین دو صف ہو کر با ادب تعظیم
پیر مرد کو سلام کیا۔ پیر مرد بعد جواب سلام شاہزادے سے بغلگیر ہوا اور کہا الحمد للہ بعد
انتظار دیدار تمہارا میسر آیا۔ اب مزاج مبارک کیسا خوش ہے۔ شاہزادے نے کہا۔ خدا کا
شکر ہے۔ پیر مرد نے فرمایا۔ اندر گنبد کے چلیے۔ یہ کہا اور دونون پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے۔ اور وہ
شخص جو حکیم ہے پس پشت دست بستہ استادہ ہوئی اور چہرہ شاہزادے کی گردن(؟)
کرنے لگا۔ ہرچند باکمال ادب بھی وہان آپنے قصد کیا لیکن حکیم صاحب نے اجازت نہ دی
حکیم اخشیجان نے دو ساعت کامل مراقبہ کیا۔ بعد ازان پوچھا کہ کس قصد سے
یہان تشریف لائے ہو۔ شاہزادے نے کہا شوق سیر گنبد کھینچ لایا ہے۔ حکیم اخشیجان نے
کہا۔ سیر گنبد مبارک۔ مینے مراقبہ مین استادون سے اجازت حاصل کرنا ہے لیکن گنبد کے
کسی مکان مین دوبارہ جانیکا حکم نہین اور نہ کسی ایسے شخص کے ساتھ کسی مکان مین جانا چاہیے
جو ایکبار اُس مکان مین داخل ہو چکا ہے۔ ہرچند کہ تمہارا داخلہ پہلی مرتبہ ہو۔ اگر اسکے
برخلاف عمل کیا تو تغیر حال ہو جاویگا۔ البتہ دوسری شق مین اُسکا تغیر حال لذات
طلسمی کے باعث واقع ہوگا اور تمہارا اُسکے سبب۔ شاہزادے نے فرمایا آپ تغیر حال
کی صورت بھی فی الجملہ بیان فرمائیے۔ حکیم اخشیجان نے کہا جو معاملہ پیش آئیگا بچشم خود
دیکھ لوگے۔ شاہزادے نے فرمایا مین بعض رفقا کو بھی شریک سیر و تماشا کیا چاہتا ہون
حکیم اخشیجان نے پھر مراقبہ کیا اور ایک لحظہ کے بعد جواب دیا کہ مین ایک اسم پڑھتا ہون
بعد تمام ہونے اسم کے ایک جانور بشکل طاؤس اوج ہوا پر سے گنبد کے قبہ پر موجود ہوگا
تم اُسکی آواز غور سے سننا۔ اگر اُس نے ایک بار آواز کی ایک رفیق کی اجازت سمجھنا

اور رصد کے دروازے میں وہ روزن تیر کا وقس علی ہذا - اور اگر خواہش پروانہ گیا تم فوج آ
داخل ہونا - تم رفقا کو بصف بستہ استادہ کرو وہ جانور بوقت روانگی اُنکے سر پر سے
گذرے گا اور اُن فیلتوں کا بجا منہ ہو جائے گا جنکو جہاں جانا چاہیے - حکیم اخشیجان نے
اسم پڑھا اور جانور ہلے آکر تین بار متواتر فرمانی جبکہ انداز شاہزادے کے رفقا
کے سر پر سے گذرا اور جو پرندہ تھا بیٹھا رہا جب جانور غائب ہوا شب ہو گیا

حکیم اخشیجان نے کہا اب تم کل برج نشر لیجو دن وال ورجواب میں وقت
مقرری گذر گیا - زوال کی ساعت ہشتم مین پہونچ انا - شاہزادہ مع ملکہ نو بہار مجلسرا
مین آیا - نامہ جو جواب و سوال حکیم صاحب اور شہزادہ مین باہم واقع ہوئے تھے
ملکہ کے روبرو بیان کیے - ملکہ یہ آواز دردناک رونی کہ شاہزادے کا بہی قلب
ہل گیا مگر ساتھ ہی درویش کی نصیحت یاد آئی اور رونیکو ضبط کر کے رخصت ہو کر مع
ہر سہ رفقا حکیم اخشیجان کے ساتھ گنبد مین داخل ہوا

گنبد کے اندر سو گز سے سو گز میدان تھا اور گنبد کے حصہ چہارم مین سات دروازے
کلان پہلو بہ پہلو واقع تھے - گنبد کی سطح کا رنگ بعینہ آسمان کے رنگ کے مطابق تہا
اور ہر دروازے کی پیشانی پر ایک اقلیم کا نام لکھا تہا - اُن دروازوں کے پہلو مین
ایک زینہ تہا - حکیم اخشیجان نے کہا - اے شہریار تم زینے کی راہ سے اوپر تشریف
لیجو - وہان عالم مثال مین عالم علوی کا اسطرح تماشا نظر آئے گا کہ مادہ نہین فقط
صورت اور کیفیت کا دخل ہے - ہرگاہ عالم علوی کو فضیلت ہے تم بہی اول اُسی کا تماشا دیکھو
اِس طلسم کا اسی وجہ سے اجرام و اجسام نام رکہا ہے کہ اسمین علوی و سفلی دونون کے
تمام نمونے موجود ہین - حکیم اخشیجان مقدم ہوا اور شاہزادہ مع رفقا ہمراہ ہو لیا جب اوپر پہونچے

دست راست

دست راست کی جانب ایک دروازہ دیکھا۔ اخشیجان نے کہا پیوستہ خود ہمدرد دانشمند ہو دروازہ کہو
اس دروازے کے اندر کرہ ہوا کی مثال ہے۔ شاہزادہ مع رفقا داخل ہوا۔ وہان
کوئی شے نظر نہ آئی البتہ ہوا اسقدر تند تہی کہ حواس پراگندہ ہو گئے۔ وہان سے
نکلکر دوسرے زینے کی راہ سے ایک اور مکان مین گئے وہان کرۂ آتش کی مثال
دیکھی کہ بجائے حقہ ایک کرہ آتش روشن تہا الا حرارت و سوزش نہ تھی۔ جوہر اور
بدر عالم نے متفق الکلام سوال کیا اے حضرت تمنے فرمایا تہا کہ یہان سب چیزین اصل
مثال ہین اور کرۂ آتش مین ہمنے بھی دیکھا کہ جزو حرارت نہ تہا لیکن کرہ ہوا مین
تندی باد سے حواس ہمارے پراگندہ ہو گئے۔ حکیم اخشیجان نے فرمایا تم جانتے ہو کہ خلا
محال ہے۔ اس مکان مین ہوا اصلی بھی تہی اور کرۂ آتش مین آتش حقیقی نہ تہی بلکہ انوار
تیسرے زینہ پر جاکر مکان سوئم مین داخل ہوئے۔ وہان نیم قرص نان بلند چہار افلاک
نظر آئے۔ انمین ایک فلک قمر بہی تہا۔ باقی تین افلاک اس ہیئت سے زیر و بالا تہے
کہ ایک نقطہ وسط فلک مین فرض کرو اور دوسرے فلک کے نقطہ وسطی سے تفاوت
دو جسطرح دو قرص نان نیرو بالا رکہین اور ایک نان انمین قدرے نکلی ہوئی۔ شاہزادی
نے فرمایا بظاہر یہ فلک قمر کی مثال ہے مگر مینے فلک قمر ایک سنا ہے۔ حکیم اخشیجان نے
کہا یہ چارون ملکر فلک قمر کہلاتے ہین اور موافق علم ہیئت انکے نام جدا جدا ہین۔
ایک کا نام فلک ممثل اور دوسرے کا فلک خارج مرکز اور تیسرے کا فلک تدویر اور
چوتہے کا فلک جوزہر۔ آگاہ ہو کہ حکیم الحکما امیر المومنین حضرت علی مرتضے علیہ السلام
نے مومنین کو تحصیل علم ہیئت و علم تشریح پر مامور کیا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ بغیر
انکی تحصیل کے علم الہیات مکمل نہین ہوتا۔ من بعد شاہزادہ دوسرے دروازے سے مین

داخل ہوا۔ وہان پانچ افلاک کی صورت دیکھی تیسرا ایک فلک کہ تدویر کا [illegible]
رنگ نصب تہا اور پانچون تارک بہ شکل ستارے کی تہے کہ ایک کی گردش دوسرے افلاک کی
گردش سے خلاف تہی۔ مثلاً ایک شرق سے غرب کو دوسرا غرب سے شرق کو متحرک تہا اور ایسا ہی
قمر مین بہی اسی طرح کی گردش دیکھی تہی اور ویسا ہی آئندہ ہر فلک مین دیکھیگا۔ حکیم اخشیجان
نے فرمایا یہ فلک عطارد کی مثال ہے جو خود فلک قمر کی مانند کلی اور چار فلک جزوی
اپنے تابع رکہتا ہے اُنمین ایک فلک کا نام ممثل اور دو فلکون کا خارج مرکز اور ایک
فلک کا تدویر ہے۔ پہر فلک زہرہ کو دیکھا کہ خود کلی تہا اور جزویات سے گانا یعنی ممثل و
خارج مرکز اور تدویر ہمراہ تہے اور ہر کوکب فلک تدویر مین نصب تہا۔ دروازہ چہارم
مین فلک آفتاب کی مثال دیکھی جس سے دو فلک جزوی ممثل و خارج مرکز متعلق ہین
اور انہین افلاک مین سے ایک فلک کا نام تدویر بہی ہے۔ اسی شکل سے فلک مریخ اور
فلک مشتری اور فلک زحل بہی نظر سے گذری اور ہر فلک سے افلاک جزوی بہی منسوب تہے
ہرگاہ فلک ہشتم مین پہونچے اُسکو خلاف افلاک سبعہ ایک فلک سے زیادہ نہ دیکھا۔ اسی وجہ
سے فلک ہشتم کو مفرد و کلی خطاب کرتے ہین۔ دروازہ نہم مین فلک الاعظم کو دیکھا۔ وہ تمام
افلاک پر محیط تہا اور جملہ افلاک اُسکے جوف مین تہے اور اُسمین کوئی ستارہ نہ تہا۔ فلک
ہشتم مین تمام ثوابت یعنی ستارون کی صورت اور بروج و منازل قمر اور منطقہ البروج
کی شکل جو دائرہ کی مانند ایک خط مفروض ہے اور تقاطع دائرہ فلک نہم کا جسکو معدل النہار
کہتے ہین موجود تہا۔ شاہزادہ جس فلک پر جاتا تہا فلک ماتحت کو اس فلک کے جوف
مین اس ہیئت سے دیکھتا تہا کہ سطح کوزہ پشت فلک تحتانی کا مقعر فلک فوقانی سے متصل
ہوتا تہا۔ شاہزادے نے چند ساعت مین سیر افلاک سے جو نو کلی اور دو مفرد اور

سات

سات مرکب اور بیس جزوی تہے فرصت پائی۔ بعدہٗ حکیم اخشیجان شاہزادہ کو مع
رفقا بالا تر لے گیا۔ وہان دیگر ہیئت سے افلاک نظر آئے۔ بعض افلاک مس کے اور بعض طلا
کے اور بعض نقرہ و مروارید و زمرد و یاقوت کے تہے اور ہر فلک پر گروہون اور ملائک
کا جوشش و خروش تہا۔ اُنمین بعض تسبیح و تقدیس و تہلیل اور رکوع و سجود مین مشغول تہے
اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کو فلک چہارم پر مقیم دیکہا

جب آفتاب قریب غروب پہونچا حکیم اخشیجان اور شاہزادہ وغیرہ نیچے اُتر آئے۔
حکیم نے کہا اگر مرضی مبارک ہو میرے پاس شب گذار و ورنہ لشکر مین تشریف لیجاؤ پہر
مع الخیر صباح قدم رنجہ فرمانا۔ شاہزادہ ملکہ نوبہار کے پاس آیا۔ ملکہ نے جو شاہزادے کو
دیکہا ہائے کا نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی سینے سے لگا کر زار زار
روئی اور کہا واللہ یہ نعمت غیر مترقب ہی جو جیتے جی پہر تمکو دیکہا۔ شاہزادے نے سب قصہ
سنایا اور کہا کہ میرے نزدیک حکیم قسطاس الحکمت کے تلامذہ مین حکیم اخشیجان اور ابوالمحاسن
ہم مرتبہ ہین۔ ملکہ نوبہار نے کہا اخشیجان ابوالمحاسن سے عالی رتبہ ہے۔ حکیم اخشیجان
قبتہ المثال کا داروغہ ہے اور حکیم ابوالمحاسن کے منزلات طلسم سپرد ہین۔ اخشیجان کو بہت
بزرگ سمجہنا چاہئے

ملکہ نے نادرہ سے کہا مین جانتی ہون کہ کل حکیم اخشیجان شاہزادے کے جانے سے
اول گنبد سے نکلین گے تو قبل از طلوع آفتاب حکیم اخشیجان کے پاس جاکر میری طرف سے
سلام کہنا اور پوچہنا کہ اگر شہزادہ کسی مکان مین ٹہر گیا اور اُسکی حالت غیر ہوگئی پہر بہی
میری پاس آسکتا ہے یا نہین۔ دوئم میری مرضی ہے کہ شہزادہ تا مدت سیر گنبد تمام دن
گنبد کا تماشا دیکہے اور وقت شب میرے پاس آجاوے۔ نادرہ رازدار صبح کے وقت

شہزادے سے اول حکیم اخشیجان کی خدمت مین پہونچی اور ملکہ نو بہار کا پیام عرض کیا
حکیم صاحب نے کہا - اے رازدار اسمین شک نہین کہ اگر شہزادہ ایک شہر یا ایک مکان
مین خواہ بذات خود خواہ کسی دوسرے کے ہمراہ مکرر نہ جاوے گا تغیر حال نہین ہونے کا
اور بعد سیر ہر گنبد مین پہونچ جاویگا - دوئم یہ بھی شہزادے کو اختیار ہے کہ ہر روز شام
کے وقت تا اختتام مدت سیر گنبد سے باہر نکل آوے اور ہنگام روز گنبد کی سیر دیکھے - نادرہ
جواب لیکر ملکہ کے پاس آئی - ملکہ نے فرمایا - اچھا ہر رات شہزادے کے روبرو گنبد کی قباحت
و مذمت مین ہر شب ایک افسانہ تازہ بیان کرنا چاہئیے تاکہ سیر مکرر سے باز رہے

شاہزادہ بعد اوسکے نادر رفیقون سے ملا اور طلوع آفتاب کے وقت گنبد مین داخل
ہوا اور ہمراہ حکیم اخشیجان اون ابواب سبعہ مین سے جو ساتون اقلیم کے متعلق ہین دروازہ اول
مین داخل ہوا جسپر اقلیم اول لکھا تہا - وہان ایک مسلاحت کوچہ مسقف اسقدر طویل دیکھا کہ انتہا
نظر کام نہ کرتی تہی - لیکن عرض چالیس گز سے زیادہ نہ تہا اور کوچے کی دونون جانب صدہا
دروازے خورد و کلان بپہلو بہ پہلو واقع تھے اور ہر دروازے پر پردہ سیاہ رنگ افتادہ
تھا اور اوس کوچے کے مدخل کے قریب ایک صندلی آبنوس بچھی ہوئی تھی اور اوسپر گردپوش
زرنگار پڑا ہوا تھا - شاہزادے نے حکیم اخشیجان سے پوچھا - یہ کوچہ کیسا ہے - حکیم نے کہا اس کوچے
کو قیصریہ اقلیم اول کہتے ہین یعنی جو شہر و بلاد اقلیم اول سے منسوب ہین اسمین موجود
ہین اور قیصریہ کا ہر دروازہ ایک شہر سے متعلق ہے اور ہر شہر سے قصبات و دیہات
تعلق رکہتے ہین - تم لوح مین دیکھو جو صندلی پر زیر غاشیہ رکھی ہے اسمین کل شہرون
کا نام لکھا ہے - جس شہر کا تماشا دیکھنا منظور ہو وہان تشریف لے جاؤ - اقلیم اول
زحل سے منسوب ہے اور اسمین تین سو چالیس شہر بزرگ ہین اور ہزار شہر کوچک اور

آٹھ کوہ بلند اور بیس دریا نکلے ہین اور مسافات کی حد تخمین یہان کی خلائق کا
رنگ بیشتر سیاہ اور کمتر سبز ہوتا ہے۔ اس اقلیم کا شروع اُس جگہ سے ہے جہان دوران کا
روز تخمیناً ساڑھے بارہ ساعت اور درازی شب ساڑھے گیارہ ساعت ہے اور اُسکے وسط
مین درازی روز تیرہ ساعت تک ہو جاتی ہے

شاہزادے نے لوح کو دیکھکر اوس باغ بہشت شدادی کی سیر پسند کی اور وہ دروازہ
تلاش کیا جو بہشت شدادی کا تھا۔ حکیم نے سچ کہا جب نیم ساعت روز باقی تھا
اُس وقت واپس آجانا۔ اگر کہین شب ہو گئی دوسرے روز اپنے گنبد مین نہ پاؤگے اور
مراجعت کا ایک طریقہ مقرر ہے جو میرا نائب بتلادیگا اور ہر شہر و علاقہ مین میرا نائب
موجود ہے

شاہزادہ مع رفقا دروازے مین داخل ہوا۔ وہان ایک صحرائے بے پایان نظر آیا۔
شاہزادے نے جوہر سے کہا عجب طلسم ہے جسکا آغاز و انجام معلوم نہین ہوتا۔ کیا حیرت کی
بات ہے کہ ہم ایک دروازے مین داخل ہوئے اور صحرا مین نکل آئے۔ جوہر نے کہا حضور نے
درست فرمایا لیکن یہ فرمایئے کہ حکیم اخشیجان کا نائب کہان ہے۔ ناگاہ ایک جوان سیاہ پوش
سبز رنگ بے ریش دست راست کی طرف سے آیا اور بعد سلام کہا جس شخص کو آپ یاد کرتے
تہے حاضر ہے۔ کیا بہشت شدادی کا قصد ہے۔ شاہزادے نے کہا اول اپنا نام حقیقت
بیان کر۔ اُس نے کہا نام میرا عبداللہ ہے اور مقربان درگاہ خدا کا تابعدار ہون
اِس سے زیادہ میرے حال دریافت کرنے کی حاجت نہین

شاہزادہ مع رفقا عبداللہ کے ہمراہ ہو لیا۔ وہ اِنکو ایک باغ فردوس نشان مین
لایا۔ جو بارہ سے بارہ فرسنخ تہا۔ اشجار طلائی و مرصع کار اور گل و برگ یاقوت و زمرد

وغیرہ جواہر کے تہے اور ہر نہر ون مین بجائے سنگریزہ ریزہائے الماس اور یاقوت مثل آفتاب چمکتے تہے اور تین ہزار مکان عالیشان وسیع وفیع کمال تکلف و آرایش کے تھے اور جو مکان وسط باغ مین تہا اُسکے تمام درودیوار طلائی و نقرئی اور ارتفاع دیوار تین سو گز سے کم نہ ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا لاکھ نفر نے چہہ سو برس مین یہ باغ تیار کیا تہا لیکن شداد کو جو حضرت ہود علیہ السلام کا معتقد نہ تہا اسکا دیکہنا نصیب نہ ہوا۔ طرفہ صنعت یہ ہے کہ چالیس فرسنگ کے فاصلہ سے زمین کے اندر ہی اندر باغ کی نہرون مین پانی آتا ہے جوہر نے امتحاناً چند جواہر وہان سے اُٹھائے لیکن عالم مثال کے سبب جو بے مادہ تہے کچھ ہاتھہ نہ آیا

شاہزادے نے بعد سیر اجمالی عبد اللہ سے فرمایا اے برادر جہان سے آئے ہین اُسی جاے ہمکو پہونچادے۔ اُس نے کہا آنکھین بند کرو۔ شاہزادہ اور جوہر وغیرہ نے آنکھین بند کین جب آنکھ کہولی بعد طے کرنے سات قدم شماری کے پہر اپنے کو قیصریہ اقلیم اول مین دیکھا۔ مگر عبد اللہ موجود نہ تہا۔ شاہزادے نے حکیم اخشیجان سے پوچہا۔ اے حضرت وہ جوان کہان غائب ہوگیا۔ اخشیجان نے کہا وہ موکل عالم مثال کا سیر فرما تہلا ہمکا یہان کیا کام شاہزادہ اِس گفتگو کے بعد شہر نونہ مین داخل ہوا اور پہر بقاط کی سیر کی۔ یہان کی زمین شور تھی مگر پانی شیرین۔ بعد ازان شہر سبا کو دیکھا۔ یہان مار و گژدم اور کگس و لیث وغیرہ حشرات الارض بہت کم پیدا ہوتے ہین۔ اِسی سبب سے مدینہ طیبہ یہ بے غفور اسکا نام ہے۔ شہزادے نے شہر صنعان مین ایک قصر عجیب دیکھا جسکے چار ستون زرد و سرخ اور سبز و سپید رنگ تہے اور ہر ستون پر ایک شیر کی صورت بنی ہوئی تھی۔ جب ہوا کی شدت ہوتی تھی اُن صورتون مین سے بعینہ صدائے شیر آتی تھی۔ شاہزادے نے

ملاحظہ مین ہے کہ ایک شہر مین دیکھا کہ خلائق نے ایک چشمہ کے اندر ایک اسپ کو داخل کر دیا ہے اور چار طرف سے شور و غل کرتے ہین اور اُسکو نکلنے نہین دیتے۔ شاہزادے نے عبد اللہ فہیم سے اس واقعہ کی اصلیت پوچھی۔ عبد اللہ نے کہا اس سرزمین مین یہ عمل نزول باران کا باعث ہے یعنی جسقدر زیادہ اسپ کو چشمہ مین حیران کرینگے اُسیقدر بارش زیادہ ہوگی

شاہزادے نے اس پر پچاس سے زیادہ شہر دیکھے اور اکثر متفق سیر کی اور بعض اوقات رفیقون کی علیحدہ علیحدہ تھی۔ جب نصف ساعت روز باقی رہا عبد اللہ سے مراجعت کی خواہش کی اور چشم بند کرکے طرفۃ العین مین گنبد کے اندر پہونچ گئے اور حکیم اخشیجان سے رخصت لیکر گنبد سے نکلے سب۔ بلکہ نوبہار نے تمام حال سُنکر شاہزادے سے کہا تم ایسے مکان مین مکرر نہ جانا مینے سنا ہے کہ بارہا وہیم سیر کرنے والا زندان خانہ دائمی مین گرفتار ہو جاتا ہے یا کسی زنانے بدرو بدخصلت کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ شاہزادے نے فرمایا کہ یہ ایک طرفہ اسقدر شہر و بلاد کا ایک نظر بھی دیکھنا محال ہے

دوسرے روز شاہزادہ مع جوہر ابوالحسن و بدر عالم و دندریس گنبد مین داخل ہوا حکیم اخشیجان اُنکو قصر یہ اقسا یہ دوئم مین لائے اور فرمایا یہ اقلیم کوکب مشتری سے منسوب ہے یہان کی مخلوق کا رنگ گندمی فی الجملہ مائل بسیاہی ہوتا ہے اور جدول اقلیم دوئم وہان سے شروع ہے جہان اطول النہار تیرہ اور نیم ساعت ہو اور رات دس اور نیم ساعت تک پہونچے۔ اقلیم دوئم کے شہر و مواضع متبرک مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور جدہ اور حجاز و طائف ہین۔ علاوہ ازین تین سو شہر بزرگ اور دو ہزار شہر خورد اور ستر کوہ عالی و بلند اور دو سو نہرین کلان ہین۔ شہزادہ عالم مثال مین

مکہ کے اندر گیا۔ اتفاقاً ایام رسم حج تھے۔ اور خلائق کی کثرت حد سے زیادہ تھی۔ شہزادہ
بعد بوسہ دینے حجر اسود اور زیارت مقام ابراہیم و چاہ زمزم داخل حرم آیا۔ جسیم
عبد السلام اقلیم دویم کا سیر فرما شہزادہ کو لے آیا اور کہا۔ یہ شہر بار زمانہ قدیم
میں اس شہر کا نام شیر جانیا بعد ازان ... ساعت چار ... مدینہ منورہ
دیا۔ یہاں کی ہوا بہ نسبت گرم ہے۔ اور مدینہ کے شمال میں ایک پہاڑ ہے اس کو احد کہتے ہیں اور
جنوب میں بیر قضا اور بیر ارحمس ہے۔ شہزادے نے وہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مزار متبرک کی زیارت کی۔ پھر شہزادے نے بندر جدہ کو دیکھا وہاں طرح طرح کے
تحفے تھے۔ اس اقلیم کے بہت کچھ شہر شہزادے نے رفقا کی معیت سے اور علیحدہ
دیکھے اور شام کے وقت فلک تو بہارستان کے پاس چلا آیا

تیسرے دن شہزادہ مع رفقا اقلیم ثالث کے قیصریہ میں داخل ہوا۔ اقلیم سوئم کا
مالک ترک فلک یعنی کوکب مریخ ہے اور خلائق اقلیم سوم کی اکثر سرخ یا گندم رنگ
ہوتی ہے اور جدول اسکا وہان سے شروع ہوتا ہے جہان طول روز تیرہ اور نیم
ساعت ہوتا ہے اور وسط اقلیم میں چار ساعت تک پہونچ جاتا ہے اور درازی شب
دس ساعت سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اِس اقلیم کے شہر و مدائن کلان ایک سو انہتر ہین
اور تین ہزار شہر خورد اور چھ کوہ عظیم و بلند اور بائیس نہر کلان ہین۔ شہزادہ
اول بیت المقدس کے دروازہ میں داخل ہوا۔ بدستور ایک جوان سرخ رنگ
صاحب جمال عبد الصمد نام وہان کا سیر فرما شہزادہ اور جوہر وغیرہ کو بیت المقدس
مین لے گیا اور رسم زیارت بجا لائے عبد الصمد نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ اور
حضرت مریم علیہم السلام کا مقام شہزادے کو بتایا اور کہا سید عالم شب معراج

اسی مکان سے بالائے آسمان تشریف لیگئے تہے۔ شہزادہ بعد زیارت بیت المقدس ایک
زاویہ مین پہونچا۔ عبد الصمد نے کہا۔ زمانہ سابق مین زاویہ کے اندر ایک عصائے آبنوسی رکہا
رہتا تہا اگر کوئی آدمی یہ دعوی کرتا تہا کہ مین فلان پیغمبر کی اولاد سے ہون خلائق کہتی تہی
تو عصا کو ہاتہہ سے مس کر۔ اگر وہ مرد صادق القول ہوتا تب کسیطرح کا ضرر نہ پہونچتا تہا ورنہ
فوراً مرجاتا تہا۔ شہزادہ وہان سے اسکندریہ مین آیا۔ اسکندریہ کی چہار دیواری عالی وسیع
دیکھی۔ لیکن تین دروازے کشادہ تہے اور ایک بند۔ عبد الصمد سے دروازونکی بند اور کہلا
ہونے کی حقیقت پوچہی۔ عبد الصمد نے کہا دروازہ چہارم اسکندریہ کا جمعہ کے روز کہلتا ہے اول
اس شہر کو فیلقوس رومی نے آباد کیا ہے اور ایک دروازے کا نام باب الرشید اور دویم باب الصلح
اور سوئیم باب الخیر اور چہارم باب الفتح ہے۔ شہزادہ مع رفقا اسکندریہ کے ایک جانب آیا وہان
ایک قلعہ دیکہا اور قلعہ کے اندر ایک مینار تہا۔ عبد الصمد نے کہا۔ اس شہر یا یرملیناس فرنگی نے
حسب الحکم سکندر ذوالقرنین کے یہ مینار اس خاصیت کا بنایا تہا کہ جب جہاز جنگی اہل اسلام سے
جنگ و جدل کے واسطے روانہ ہوتے تہے عکس انکا اس آئینہ مین نظر آتا تہا جو مینار پر نصب
تہا۔ اہل اسلام خبردار ہوجاتے تہے اور بہمہ تن حریف کے دفع کرنے مین کوشش و سعی کرتے
تہے اور فی الواقع تا زمانے کہ طلسم قائم رہا کوئی آسیب اہل اسکندریہ کو نہ پہونچا۔ ہرگاہ
اسکندریہ مین عمر عاص کی سلطنت ہوئی اور فرنگیون نے اسکو مردابلہ دیکہا چند آدمی قابل
و دانائے قوم اسکندریہ مین آئے اور انہون نے چند روز اسقدر ریاضت و عبادت کی
کہ خلائق شہر بالطبع انکی معتقد ہوئی۔ جب نصرانیون نے اپنے قول کو بہمہ وجوہ موثر دیکہ لیا
ایک روز اجماع خلائق مین کہا کہ زیر مینار اسکندر کا گنج بیقیاس دفن ہے۔ عمر عاص چونکہ
طامع تہا حکم دیا کہ مینار کو منہدم کرو۔ جب مینار منہدم ہوا ایک حبہ بہی نہ نکلا [illegible]

زلزلہ ہے۔ فرنگی بعد خراب ہونے طلسم کے شباشب اپنی ملک کو روانہ ہوئے۔ بعد ازان عمر عاص
اور چند دانایان اُستاد رئیے ہر چند مینار کو بنایا لیکن وہ اثر باقی نہ رہا۔ کیونکہ مینار آئینۂ اسکندر
کا تھا اور ایک خرچنگ طلسمی کی پشت پر بزبان ہندی مین کیکڑا مشہور ہے مینار کی بنیاد
رکھی تھی۔ شہزادہ وہان سے مصر مین آیا۔ اُس زمانہ مین کافور اخشیدی خلفائے عباسیہ
کیطرف سے مصر کا بادشاہ تھا۔ عبدالصمد نے جوہر سے کہا جو عہد و اقرار تجھسے اور حکیم قسطاس سے
واقع ہوا اسکے موافق اُسکے تجھے کافور کو قتل کرنا ہوگا اور یہان کے لوگون مین محبت اہل بیت پھیلانی
ہوگی۔ جوہر نے کہا مین اسے اپنا فرض جانتا ہون۔ بعد ازان مصر کی نواح مین ایک کوہ عالیشان
پر پہونچے سو وہان یہ تماشا دیکھا کہ کوہ پر سے پانی جاری ہے اور زیر کوہ ایک چشمہ مین جمع ہوکر
چار طرف روانہ ہوتا ہے۔ عبدالصمد نے کہا اِس چشمہ کی خاصیت ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت
ناپاک غسل کرے اُسی وقت چشمے کا پانی روانی سے بند ہوجاوے اور تا وقتیکہ چشمے کا تمام
پانی نہین نکلتا آب تازہ داخل نہین ہوتا۔ وہان سے شہزادہ اہرام مصر مین تشریف لایا۔
عبدالصمد نے کہا اِن گنبدون کے بانی مبانی حضرت ادریس علیہ السلام ہین۔ اِنہین گنبد کلان کا
چار سو گز ارتفاع ہے اور گنبد دویم کا تین سو گز ارتفاع و عرض ہے۔ شہزادہ نے گنبدون کے
اندر صورت ہائے عجیب اور نقش و نگار غریب ملاحظہ فرمائے۔ بعدہ ریگ روان کے دشت مین
پہونچا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ریگ مثل موج دریا روان ہے اور جہان روانی ریگ موقوف ہوتی
ہے وہان ایک مرد مہیب سوار اسپ کی صورت سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے۔ شہزادہ نے
عبدالصمد سے پوچھا یہ سوار کون ہے۔ عبدالصمد نے کہا۔ اِس دنگل کا نام ابوالہول ہے حکمائے سابق
نے علم طلسم سے یہ صورت یہان اسواسطے مقرر کی ہے کہ ریگ روان پیشتر روان نہ ہو ورنہ
معمورۂ دنیا خراب ہو جاتا۔ شہزادہ وہان سے شہر سعید مین وارد ہوا جو مصر کے قریب ہے

شہر سپید کی نواح مین ایک غار دیکھا اُسمین بیشمار لاشین بیع کفن افتادہ تھین عبد الصمد
نے لکھا خلائق شہر مردے کے جسم پر ایک روغن ملکر غار مین پہینکدیتی ہے تا کہ پوست و استخوان
اُسمین نہ ہو اور فی الحقیقت مدت دراز تک مردہ اپنی اصلی ہئیت پر رہتا ہے کسی اعضا مین فتور
نہین آتا بلکہ ایک روایت یہہ بھی مشہور ہے کہ مومیائے مصری انہین مردون کے جسم سے نکلتی ہے
بعدہ عین الشمس مین آیا۔ اِس شہر مین بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے قوم شیاطین نے
متعدد تبخانے بنائے تھے۔ ازانجملہ ایک مینار تہا اور مینار پر ایک مرد کی تصویر مس خالص سے
بنی ہوئی تھی اور تصویر کے دونو طرف دو اور تصویرین مثل خدمتگار راست و چپ استادہ
تھین علاوہ ازین مینار کے جرم سے اسقدر آب شیرین جاری تہا کہ تمام زمین سیراب ہوتی
تھی الاصل مخزن پانی کا معلوم ہوتا تہا اور مینار اِس قسم کے سنگ کا بنا ہوا تہا کہ جرم
سنگ مین بیشتر سیاہ نقطے تھے۔ شہزادہ وہان سے شہر حلب مین وارد ہوا عبد الصمد نے
لکھا حلب کی یہ وجہ تسمیہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام روز جمعہ کو اپنے دواب شیر دار کا شیر
نکالکر شہر کے فقرا و مساکین کو تقسیم کرتے تھے۔ ہرگاہ شیر کو زبان عربی مین حلب کہتے ہین
اور حلب بمعنے دوشیدن بھی ہے اِسلیئے شہر کا یہ نام قرار پایا۔ پہر لاہور کو دیکھا جو مقامات
مشہور اُس عہد مین موجود تہے یا آئندہ بننے والے تہے شہزادہ نے ملاحظہ فرمائے جیسے
باغ و شاہی مسجد و طلائی مسجد و مسجد وزیر خان و شالامار باغ و مقبرہ جہانگیر او چیف کورٹ اور
ریلوے سٹیشن شہزادہ چیف کورٹ کی عمارت کی سقف پر خندہ زن ہوا جسپر کہپریل جڑی
ہوئے تھے

اِسی قیصریہ مین ایک دروازے پر الفرلیقیہ لکھا تہا۔ بمجرد دیکھنے اِس نام کے شاہزادہ کو علاؤالدین
یاد آئے اور بے اختیار اشک آنکھ سے جاری ہوئی۔ آخر بصد شوق اُس دروازے مین داخل ہوکر

دربار میں گیا۔ بادشاہ اُس وقت سردار دل سے شاہزادے کا ہی فکر کر رہے تھے۔ ہرچند عالم
مثال میں صدا نہیں مگر شاہزادے نے اسمائے اعظم کی برکت سے سب باتیں سنیں خواجہ شمس الدین
عزیز اعظم نے بادشاہ کے جواب میں عرض کیا سُنا جاتا ہے کہ شاہزادہ ابو عامر فردوسی کی دختر پر
عاشق ہوا اور مہم کے بہانے سے اجازت لی ہے جاسوس بھیجے ہیں انشاء اللہ جلد تر صحیح و مفصل
خبر آئے گی۔ بادشاہ فرزند کے تصور میں آبدیدہ ہوئے۔ شاہزادہ اور جوہر نے بے تاب ہو کر بادشاہ
کی قدمبوسی کا قصد کیا۔ لیکن جب نزدیک گئے بادشاہ کی صورت نظر نہ آئی۔ ناچار اپنے مقام
پر چلے آئے۔ وہاں دیکھا کہ پھر اُسی صورت سے بادشاہ تخت پر تشریف رکھتے ہیں۔ ناگاہ ایک
عیار نے آکر عرض کیا کہ ابو زید ملان نے طنجہ مغرب میں اپنی حکومت کا رنگ جمایا ہے۔ بادشاہ نے
امیر ناصر الدین کو اس مہم پر نامزد کیا۔ بعد ازاں بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ شاہزادہ اور جوہر
بھی محل میں گئے۔ بدر عالم اور ادریس اور عبدالصمد موکل باہر رہے۔ شاہزادے نے اپنی والدہ
کو بھی اپنے تصور میں گریان پایا۔ شاہزادہ واسطے قدمبوسی والدہ کے نزدیک گیا الا وہی معاملہ
پیش آیا یعنی فریب کے کچھ نہ تھا۔ اسی عرصے میں عبدالصمد نے آواز دی کہ شام کا وقت نزدیک
آگیا۔ اب یہاں زیادہ توقف کرنا مناسب نہیں۔ شاہزادہ چار ناچار محل سے باہر نکلا اور موکل
نے شاہزادہ اور جوہر کو اقلیم سوئم کی قیصریہ میں حکیم اخشیجان کے پاس پہونچا دیا

راوی کہتا ہے کہ اب شاہزادہ کی طبیعت کا حال دگرگون ہو گیا اور بخوبی سمجھا کہ میں طلسم
میں گرفتار ہوں اور میرے والدین بیرون طلسم ہیں

جس وقت شاہزادہ افریقیہ کی سیر میں مصروف تھا۔ ادریس اپنے وطن نیمروز کی سیر کے
واسطے گیا اور بدر عالم اُسکے ہمراہ تھا۔ رفتہ رفتہ دیوان عام میں گیا۔ ناصر شاہ کو تخت
خلافت پر متمکن پایا۔ لیکن اپنے باپ کو کرسی وزارت پر نہ دیکھا۔ پریشان ہو کر اپنے محلسرا کو

قصد کیا۔ عبد الصمد موکل نے کہا۔ اے ادریس ایسا نہ ہو کہ آفتاب غروب ہو جائے۔ پھر تغیر حال
ہو جائیگا۔ اور یہ نہ سمجھنا کہ مین تمہارے بلانے کو آؤنگا۔ یہ فقط اسیار طلسم کا رتبہ ہے۔ ادریس
نے کہا کہ مین نہایت جلد آتا ہون۔ یہ کلمہ کہکر محلسرا کے اندر گیا۔ دیکھا باپ کو بہ خیال خویش
حالت نزع مین پایا۔ اس سے ایسا رنج مین محو ہوا کہ آفتاب غروب ہو گیا اور یکایک دردسر عارض
ہوا اور بیہوش مطلق ہو گیا۔ ہر گاہ ہوش مین آیا اپنے کو باپ کے پلنگ کے پاس موجود پایا۔
اور تمام مستورات محل گرد و پیش جمع تھین۔ اسکی والدہ نے ادریس کو سینے سے لگا کر پوچھا
تو حقیقت مین ادریس ہے یا ہم خواب دیکھتے ہین۔ ادریس نے کہا مین اسکا جواب پھر دونگا اول
تم بیان کرو کہ مین یہان کسطرح پہونچا۔ انہون نے کہا کہ ہم تیرے باپ کے پلنگ کے پاس بیٹھی ہوئی تھین
ناگاہ ہمارے کان مین آواز آئی کہ کوئی چیز نہایت زور سے زمین پر گری۔ ہم اول متوہم ہوئے مین
بعد نظر غور سے جو دیکھا تجھے عالم بیہوشی مین موجود پایا

جب ادریس محلسرا سے نکلا اور وقت قریب پہونچا۔ عبد الصمد موکل نے بدر عالم کو قیصریہ اقلیم سوم
مین پہونچا دیا۔ اسی وقت شاہزادہ سعد الدین اور ابو الحسن جو ہر صبح گنبد سے آئے تھے۔ بدر عالم
نے ادریس کے رہجانے کی خبر دی۔ شاہزادہ ادریس کے حال پر آبدیدہ ہوا اور محلسرا مین آکر
ملکہ نوبہار سے ادریس کی گمشدگی کا قصہ بیان کیا۔ حمرا سے بیگم یعنی رانی چندربان نے
ادریس کے غم مین گریبان چاک کیا اور لباس ماتمی پہنا

شاہزادہ ابو الحسن اور بدر عالم کو ہمراہ لیکر صبح کے وقت گنبد مین داخل ہوا اور اقلیم چہارم
کی سیر شروع کی جسکی سیر مین بوجہ کثرت امصار و دیار دو روز صرف ہوئے۔ شب کو محلسرا
مین آگیا تھا۔ یہ اقلیم قلب الاقالیم اور آفتاب سے منسوب ہے۔ رنگ یہان کی مخلوق کا بیشتر
زرد یا سرخ و سپید ہوتا ہے اور مردمان اسکے عموماً معتدل المزاج ہوتے ہین۔ چنانچہ

اکثر انبیا اور حکما و علما اور سلاطین یہان پیدا ہوئے - جدول اقلیم چہارم وہان سے شروع ہے جہان طول یوم چودہ اور نصف ساعت تک پہونچتا ہے - شاہزادے نے منفق اور فرد افرداً ختا اور تبریز اور مشہد مقدس اور نیشاپور اور ہرات اور غور اور آذربائیجان اور قم و قزوین وغیرہ کو دیکھا - اس اقلیم مین پچپن شہر کلان اور چار ہزار شہر غور و واقع ہین

بدر عالم غور کا باشندہ تہا - وہ روز اول غور مین گیا اور اپنے محلسرا مین پہونچا اور بجز والدہ کے تمام اقارب کو دیکھا - اس سے ملول تھا - دوسرے روز دیگر شہرون کے دیکھنے کے بعد پھر غور اُسکی نظر پڑا اور مادر کے خیال مین مگر اُس دروازے مین داخل ہوگیا لیکن جس وقت مادر کی صورت دیکھی دوران سر عارض ہوا اور بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا دیکھا کہ سر زانو کے والدہ پر رکھا ہے اور خواہرین گرد و پیش رو رہی ہین

شاہزادے کو اُسکی گمشدگی نے اور بھی پریشان خاطر کر دیا اور جب محلسرا مین جاکر ملکہ نوبہار سے بدر عالم کا قصہ بیان کیا تو اُس نے طرح طرح سے شاہزادے کو گنبد کی سیر سے باز آنے کی ترغیب دی مگر شاہزادے پر کچھ اثر نہ ہوا

شاہزادہ روز دیگر مع جوہر ابوالحسن کے اقلیم پنجم مین داخل ہوا جسکا مالک کوکب زہرہ ہے - خلائق یہان کی بیشتر سپید رنگ ہوتی ہے اور جدول اقلیم وہان سے شروع ہوتی ہے جہان روز چودہ ساعت و چالیس دقیقے ہوتا ہے اور وسط اقلیم مین پندرہ ساعت کے قریب پہونچ جاتا ہے - اس اقلیم مین دو سو پندرہ شہر خورد و کلان ہین - شاہزادے اور جوہر نے بالاتفاق اور علیحدہ علیحدہ عبدالرؤف موکل کے ہمراہ اخلاط اور بخشاں شرف اور کربلائے معلی اور یونان اور ارمنیہ اور اندلس وغیرہ بڑے بڑے شہرون کو دیکھا اور شام کو محلسرا مین آگئے

آ گئے

دوسری صبح اقلیم سادس مین قسطنطنیہ کو بالتفصیل اور دیگر بلاد و امصار کو بالاجمال ملاحظہ کیا اور کئی تماشے دلچسپ دیکھے۔ یہ اقلیم کوکب عطارد سے منسوب ہے اور رنگ یہان کی خلائق کا بیشتر سیاہی اور سبزی کے مابین ہوتا ہے۔ اسمین چالیس شہر بزرگ اور ہزار شہر خورد اور بائیس کوہ بلند اور بیس نہر ہائے عظیم ہین

اقلیم سابع کوکب قمر سے منسوب ہے۔ یہان کی خلائق کا رنگ سبزی اور سپیدی کے میان ہوتا ہے اور حد وسط مین اس اقلیم کے درازی روز شانزدہ ساعت ہوتی ہے۔ اس اقلیم مین پچاس شہر کلان اور ہزار شہر خورد اور دو کوہ بلند اور اڑتالیس انہار وسیع ہین۔ شاہزادہ اور جوہر نے اس اقلیم کے بعض شہر دیکھے مگر کوئی خاص تماشا نظر نہ آیا۔ اس اقلیم مین عبد الباری نے سد سکندر اور آبادی یاجوج وماجوج دکہائی اور آخر اُس جزیرہ مین لایا جسمین دجال بد خصال مقید ہے

ایک دن قیصر پر اقلیم ہفتم مین ایک دروازہ دیکھا جسکی پیشانی پر باب الطلسمات والعجائبات متفرقہ لکھا تہا شاہزادہ اور جوہر اُسمین داخل ہوئے۔ وہان نوبت بہ نوبت بہرام اور شرف افزا کا شہر اور شہر کرسی اور ظہورستان کو دیکھا۔ محل کے باغ مین جوہر نے غمزہ کو دیکھا اور پہچانا اور کہا طلسم مین اس سے میرا عقد ہوا تہا اور مین اسکے وصل سے کامیاب ہو چکا ہون۔ عبد الباری نے کہا۔ عقد تو غمزہ ہی سے ہوا تہا مگر کامیابی اس سے غلط ہے۔ تجکو دہوکا دیا گیا۔ اسی طرح شہر صورت پرستان و شہر آئینہ داران و حشمت نگار و مقام الامتحان و سروستان حیرانی تا عرشیہ عالم مثال مین نظر سے گذرے۔ البتہ اقبال شاہ کہین نظر نہ آیا شاہزادہ اس بات سے حیران تھا

روز دیگر تو بطلسم دیکھے جنمین جوہر اور شاہزادے کے دیگر رفیق گئے تھے۔ پھر ایک
روز دروازے مین داخل ہوکر عجائبات ربع مسکون دیکھے جیسا کہ بیابان نوبہ مین ایک
سنگ مربع پر ایک تخت سنگین اور اُسپر ایک آدمی بے جان عریان مطلق بیٹھا تھا لیکن جو حاجتمند
اُسکے روبرو جاکر حاجت اپنی بیان کرتا تھا اُسی وقت روا ہوجاتی تھی۔ نواح مصر مین خلائق
کو غول کا شکار کرتے دیکھا اور غول وہان کی زبان انسانی سمجھتا تھا۔ ہندوستان مین بت پرستون
کی ایک جماعت عید کرتی تھی اور روز عید سردار قوم چند جام شراب پیتا تھا اور شمشیر
برہنہ کی نوک سینہ پر رکھکر ایسی قوت کرتا تھا کہ پشت کے اُسطرف نکل جاتی تھی اور اُس حالت
مجروحی مین سال آئندہ کا حال بیان کرتا تھا۔ جب شمشیر سینہ سے نکال لیتے تھے جراح
زخم پر خاک ملکر باندھ دیتا تھا اور خدا کی قدرت سے ایک ساعت مین زخم کا نشان تک
باقی نہ رہتا تھا۔ ملک چین مین ایک چشمہ ہے کہ ہر مرض کے مریض کو پانی چشمہ کا دکھاتے ہین
اگر زندگی باقی ہے تندرست ہوجاتا ہے ورنہ اُسی وقت مرجاتا ہے۔ اُسی ملک مین
ایک مکان کے اندر ایک مردہ بدست درخت خرما کی شکل شب و روز افتادہ رہتا ہے لیکن
جب کوئی آدمی قریب جاتا ہے مردہ اِس قوت سے تپانچہ مارتا ہے کہ وہ مرجاتا ہے
بصرہ و اہواز کے درمیان ایک آبجو ہے اُسکے اندر سے گاہے گاہے ایک مرد قوی شکل
مینار نکلتا ہے اور اُس وقت چار طرف سے طبل و بوق کی صدا آتی ہے۔ ولایت مراغہ
مین سنگ بجائے زغال جلاتے ہین اور خاکستر کو بجائے صابون کام مین لاتے ہین

ایسے ہی ہزارہا عجائبات دیکھے

ایک اور دروازے مین داخل ہوکر بحار عظیم کی سیر کی جیسے بحر الہند اور بحر الفارس
اور بحر العمان اور بحر چین۔ اِسمین ہزارہ جزائر ہین۔ اور بحر الشام وغیرہ۔ اِس سیر مین

بعض بجروں کو تو وجد کی حالت مین بھی دیکھا

ایک دروازہ مین داخل ہوکر نہرین اور دوسرے دروازہ مین داخل ہوکر چشمے اور
دیگر دروازے مین جزائر اور ایک دروازے مین جبال اور ایک مین [illegible]

اب اڑتیس روز گذر گئے۔ ملکہ نوبہار نے کہا کب تک گنبد کی سیر کروگے۔ شاہزادے
نے کہا۔ دو روز اور رہ گئے ہین۔ پھر تمام عمر تمہارے پاس یہ آرام [illegible]
لیکن میرے والدین کو طلسم مین بلوا دینا کیونکہ جب سے انکی زیارت کی ہے طبیعت بحال
پریشان ہے۔ ملکہ نوبہار نے کہا۔ یہ کتنا کام ہے۔ مین حکیم صاحب سے عرض کرکے ضرور
والدین کو بلوالونگی

انتالیسوین روز شاہزادہ اور جوہر علیحدہ علیحدہ سیر کو گئے۔ شاہزادے کو تو [illegible]
گردی کچھ اور حاصل نہ ہوا۔ مگر جوہر نے ایک دروازہ پر دو دارہ [illegible] دیکھا
اسکی پیشانی پر یہ عبارت لکھی تھی:۔ "سبحن من جعل الشمس سلطان نجوم السمٰوٰت
حسن النسوان العلی ورفع الجبال الاعلی الذی خلق الفردوس من غیر الجبال"
جب جوہر دروازے مین داخل ہوا چند قدم کے بعد ایک کوہ عالیشان نظر آیا اور [illegible]
پر ایک قصر سبز رنگ بنا تھا اور برج قصر کے قبے یاقوت کے [illegible]
تھے۔ جوہر تا کوہ کے نزدیک پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ وہ کوہ جبل [illegible]
[illegible] ہے جوہر [illegible] سیر کرتا تھا اور دل مین کہتا تھا خدایا [illegible] ہے
کہ شاہزادہ معز الدین ملکہ شمسہ تاجدار کے عشق مین الفریقیہ سے نکلا اور اب بکیفیت طلسم کے
سبب اسکے نام تک سے آگاہ نہین۔ خیر شاہزادہ مجبور تھا مجھے کیا ہوگیا تھا جو مینے اس معاملہ
کو طبیعت سے نسیاً منسیاً کر دیا۔ واہ واہ عجب طلسم بندی ہے کہ انسانون کے ہوش و حواس

بھی کبھا نہیں کہتے۔ اب میں سمجھا کہ درویش کا قول درست تھا۔ القصہ جوہر گنبد میں آیا اور
شاہزادے کو ہمراہ لیکر محل سرا کا قصد کیا۔ اثنائے راہ میں اپنی سیاحت کی حقیقت سنائی جو
شاہزادے نے جو شمسہ تاجدارا اور قریہ فردوس کا حال سنا حالت غیر ہو گئی بے اختیار
نعرہ ہائے کا مارا اور اشک حسرت آنکھ سے جاری ہوئے۔ اور کہا واللہ درویش نے بھی اسی جگہ
کو ہمارا منزل مقصود بتایا تھا۔ ہر چند کہ ملکہ نوبہار کی بھی مفارقت دل گوارا نہیں کرتا لیکن
ہر چہ باداباد روز فردا میں بھی تمہارے ہمراہ ضرور چلونگا

فی الجملہ محل میں آئے اور ملکہ نوبہار نے حسب دستور شاہزادے کو سمجھایا کہ اب سیر گنبد سے باز
آ جاؤ لیکن شاہزادے نے نہ مانا اور کہا ایک روز صرف باقی ہے۔ تم مجھے نہ روکو صبح کو
شاہزادہ رفقائے طلسم سے ملکر گنبد کو جایا چاہتا تھا، ناگاہ طلسم کے اندر سے شور محشر کی آواز
آئی۔ شاہزادہ اور جوہر محل میں آئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ملکہ نوبہار اور نادرہ بانو اور
شگفتہ زہرہ پیکر وغیرہ چار ہزار عورتیں [illegible] ایک جائے جمع ہیں اور ہر ایک کے
روبرو ایک جام زہر ہلاہل کا رکھا ہے۔ شہزادے نے ملکہ نوبہار سے پوچھا یہ کیا تماشا ہے
یہ حرکت ہمارے فہم میں نہ آئی ملکہ نوبہار نے جوش غم سے [illegible] اور طغیانی نالہ سے کچھ جواب نہ دیا مگر
شگفتہ اور نادرہ بانو نے کہا اے شہریار اس وقت ملکہ کی آنکھ بند ہو گئی تھی خدا جانے خواب
میں کیا دیکھا جو اپنا یہ حال کیا۔ شہزادے نے ملکہ نوبہار کو سینہ سے لگا کر خواب کا حال پوچھا
ملکہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گوہر گراں قیمت میرے ہاتھ میں ہے اور مجھے اس
گوہر سے ایسی محبت ہے کہ ایک لحظہ جدا نہیں کرتی ناگاہ وہ گوہر ہاتھ سے چھٹکر [illegible] گم ہو گیا میں
گوہر کے گم ہونے سے اس درجہ [illegible]
شخص [illegible] گوہر مجھے دور [illegible] دیکھتا ہے [illegible]

کے موافق تجھے بھی بلجاوے گا۔ مین گو ہر اُس سے زبردستی لیا چاہتی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ نورہ نے
کہا اے شہریار مینے خواب مین دیکھا کہ ایک انگشتری جناب حکیم صاحب نے مجھے عنایت فرمائی ہے
اور مین انگشتری کو جان سے زیادہ تر عزیز رکھتی ہون۔ قضارا انگشتری ہمیشہ پاس سے جاتی
رہی۔ منطقہ وغیرہ نازنینون نے کہا ہم نے خواب مین یہ دیکھا کہ گویا ایک ایک حجرہ ہمارے خوشگوار
کا جدا جدا ہے اور ہر حجرہ مین ایک ایک شمع روشن ہے علاوہ ازین اور ایک مکان عالیشان
ہے اسمین بھی ایک شمع مثل نور آفتاب روشن تھی بلکہ اُسی شمع کلان کے نور سے ہمارے
حجرون کی شمعین بھی روشن تھین ناگاہ ایک دست غیب شمع کلان کو مکان سے لے گیا بمجرد
غائب ہونے شمع کلان کے ہمارے حجرون کی شمعین محض بے نور ہو گئین۔ قمر اے جوہر پیکر اور
خوشنوا نرپری نے جو ادریس نوجوان اور بدر عالم منجم کی معشوقین تھین یہ حقیقت اپنے
خواب مین زیادہ بیان کی کہ اول ہمارے حجرے تاریک ہو گئے بعد ازان شمع کلان محفل سے
گم ہو گئی۔ شہزادے نے جوہر سے فرمایا اے برادر تو نے ان عورتون کی حقیقت سنی اب کیا
تدبیر کرین

طرفہ شورے وعجب غوغائے ست ہر کہ بینی بسرش سودائے ست

غافل از شش جہت این قامت چند گرچہ ہر یک بصفت طوبائے ست

جوہر نے عرض کیا غلام تازہ وارد ہے اور حضور مدت سے یہان تشریف رکھتے ہین انکے درد کا
علاج بھی حضور ہی کو بخوبی معلوم ہوگا شہزادے نے ملکہ نوبہار سے فرمایا آخر تم نے بجائی خود
ان خوابہائے متفق اللفظ کی کیا تعبیر مقرر کی جو جام زہر ہلاہل روبرو رکھ لیے۔ ملکہ نوبہار نے کہا
اس طرح کے خوابون کی تعبیر بجز اسکے اور کچھ نہین کہ تم ہم سے جدا ہو گئے اور ہم خدا جانے
تمہاری مفارقت مین زندہ رہین گے یا مر جائین گے۔ اگر تمکو ہماری خاطر عزیز ہے بر لئے

خدا و رسول خدا سیر امروزہ گنبد کی موقوف رکھو اور ہم آفت رسیدہ مصیبت زدون کے حال پر
رحم فرماؤ ۔ الغرض بہار بار التماس قدامت پر نظر نہین بہار ہی زہر نوشی کے مانع نہ ہو ۔ کیونکہ
ملکہ نوبہار نے جام زہر لب شیرین سے لگا لیا وہ چار ہزار عورتین بھی بالاتفاق ملکہ کے ہمراہ
جان دینے کو مستعد ہوئین ۔ شاہزادے نے جام زہر ملکہ کے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا سبحان اللہ
یہ وہی نوبہار ہے جسکی تلاش مین تو مدت دراز آوارہ پھرا اور اب وہ تیری جدائی مین ہلاک
ہوتی ہے آخر الامر انواع انواع طرح سے ملکہ کی تشفی کی ۔ ملکہ نوبہار نے کہا خدا ایک ہے اور سخن
بھی ایک ہے

یا در فراق در رہ جانان نہیم پائے　　یا بر مراد بر سر گردون نہیم سر

یا از تلخی قند شکر نصیب ماست　　یا زہر شد بہ قسمت ما قصہ مختصر

شہزادے نے فرمایا اول تم اپنا واقعی احوال بیان کرو بعد ازان جو منظور ہو عمل مین لاؤ ۔ دوئم
یہ کیا لازم ہے کہ خواب تمہارا خواہ نخواہ تعبیر طلب ہے اور تعبیر بھی یہی ہے جو تم نے طبیعت سے
تراشی ملکہ نے کہا اسطرح کے خواب متعلق الکلمہ خیال محض نہین ہوتے اور بالغرض ہم کو ہمارے
قول کا اعتماد نہین چندروز صبر کرو مین نادرہ کو حکیم صاحب کی خدمت مین بھیجکر خوابون کی
تعبیر دریافت کرتی ہون حضرت جو کچھ فرماوین واقعی سمجھنا ۔ شہزادے نے فرمایا تمہارے
پیام و جواب کو کسقدر عرصہ گذریگا ۔ ملکہ نے کہا اغلب ہے ایک ہفتہ مین جواب حاصل ہو جائیگا
شہزادے نے فرمایا مین آج گنبد مین ضرور داخل ہونگا کس واسطے کہ روز آخر ہے ۔ ملکہ نے کہا
اگر بپاس خاطر ہمارے چالیس روز مین ایک روز گنبد کی سیر نہ دیکھو گے تمہاری شان مین کچھ فرق
نہ آوے گا ۔ دوئم اب کوئی سیرگاہ ایسی باقی نہین رہی جسکے دیکھنے کی آرزو ہو ۔ شہزادے
نے فرمایا ایک دروازہ پردہ دار باقی رہا ہے ظاہرا اسمین تمام عالم مثال سے زیادہ تر کیفیت

ہوگی

ہو گئی یعنی کہ پردہ دروازہ کا نہایت پُر تکلف ہے۔ ملکہ نے کہا آراستگی و تکلف ظاہری پر
نظر کر نہ چلیے یہ تو ایک طلسم ہے یہاں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ظاہر ہر ایک
کا آراستہ ہے اور باطن مین کچھ لطف نہین

بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چون باز کنی مادر مادر باشد

ہرگاہ پردہ مثال کے اندر ملکہ فیروز وش کی تمثال تھی جوہر نے شاہزادے کو اشارے سے کہا
کہ اپنی معشوقہ کی تمثال کے معنی سمجھو کیا برجستہ لطیفہ ہوا ہے۔ بعد ازان جوہر نے ملکہ سے عرض
کیا اے ملکہ عالم حکیم اخشیجان ارشد شاگرد حکیم صاحب یہان موجود ہے میرے نزدیک اُس سے
اپنے خواب کی تعبیر پوچھو۔ ملکہ نے اس بات کو پسند کیا۔ نادرہ اور جوہر گنبد کے دروازے
پر گئے اور حکیم اخشیجان سے تمام حال بیان کیا۔ حکیم نے بدستور حکماے اشراقیان مراقبہ کیا
بعدہ ایک اسم لکھکر نادرہ کو دیا اور فرمایا کہ جس جس نے خواب دیکھا ہے اسی اسم کو باین
اعداد پڑھے جو حال ہے بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ جوہر اور نادرہ ملکہ کے پاس آئے اور اسم
ملکہ کو دیا۔ ملکہ نوبہار اور نادرہ رازدار اور منطقہ زرین کمر وغیرہ نازنینین اُسی وقت
اوراد اسم مین مشغول ہوئین

شاہزادے نے جوہر سے کہا کہین ایسا نہ ہو کہ اوراد اسم اور شور و شیون مین داخلہ گنبد کا
وقت نہ گذر جاے۔ جوہر نے کہا حکیم اخشیجان نے فرمایا ہے کہ آج روز چہارشنبہ ہے شاہزادے
کو چاہیے کہ گنبد گیتی نما مین زہرہ کی ساعت ہفتم مین داخل ہو اور وہ ساعت عصر کے وقت
ہوگی۔ یہ بھی کہا ہے کہ جب تک تمام اراکین آتشی و خاکی بجز سلطان روح الملک بغرض
رخصت شاہزادہ حاضر نہ ہونگے آج گنبد کا دروازہ نہین کھلنے کا

ادہر جب اعداد اسم ختم ہوے ہر ایک عورت کی آنکھ بند ہوگئی اور عالم واقعہ مین

دیکھا کہ ایک مجلس ہے اور ایک طرف سے حکیم صاحب تشریف لائے ملکہ نوبہار نے حکیم صاحب کو
سلام کیا۔ حکیم صاحب نے ملکہ نوبہار کو سینہ سے لگا کر فرمایا اے فرزند آگاہ ہو کہ تقدیر الٰہی کی
صورت سے تبدیل نہیں ہو سکتی۔ لہذا اب تجھے بھی موافق اپنے وقوف کے جو آرزو قسمت اور
سرنوشت ربانی حیرانی میں واقع ہوا دوسرے کے حال پر رشک نہ کرنا چاہیئے۔ ہر گاہ شرع
محمدی میں مرد کو چار نکاح کی اجازت ہے لاجرم شاہزادہ کے حبالہ عقد میں بھی چار
بی بیاں داخل ہونگی از انجملہ ایک تو بھی ہے۔ انشاء اللہ چالیس برس طلسمی کے بعد پھر
تیری شاہزادے سے بخوبی ملاقات ہوگی۔ اُس وقت تمام مقاصد دلی تیرے بر آدینگے
اب تجھے شاہزادہ کا معترض حال ہونا لائق نہیں بہ خوشی دل اس طرح اجازت دے کہ جیسے
کسی عورت کا شوہر سفر کو جاتا ہے اور بی بی رخصت ہوتی ہے۔ نادرہ رازدار اور
خوشنواز پری اور قمر لئے حور پیکر وغیرہ بھی اُسی وقت منعقد ہونگی جس وقت تیرا عقد
شاہزادے سے واقع ہوگا تا ہنگام ملاقات شاہزادہ تجھے بدستور حکمرانی اور عیش و عشرت
میں گذارنے چاہئیں۔ ورنہ بصورت دیگر زندگی تلخ ہوجائے گی اور یہ امر ہماری ناراضی
کا موجب ہے

جب خواتین کی خواب سے آنکھ کھلی ہر ایک نے اپنے خواب کا حال بیان کیا اور اتفاق
بیان سے اُنکو یقین کامل ہوا کہ اب شاہزادے کا طلسم میں رہنا کسی صورت سے ممکن نہیں جس وقت
ملکہ نوبہار کی اس خواب وحشت انگیز سے آنکھ کھلی اس نوبت سے روئی کہ انسان و حیوان کو
اُسکے حال پر تاسف آتا تھا۔ بعد ازاں خواصوں کو کچھ اشارے سے کہا۔ اُنہوں نے متعدد
خوان لاکر ملکہ کے روبرو رکھدیئے جب خوان پوش اُٹھائے شاہزادے نے دیکھا کہ
اُنمیں لباس زرد ہے۔ اول نوبہار نے خود لباس زرد پہنا اور باقی ملبوسات

زرد و دیگر خواتین نے پہنے۔ شاہزادے نے زرد پوشی کی وجہ پوچھی۔ نادرہ نے کہا۔ اے
شاہزادہ عالی قدر اس طلسم میں یہ رسم قدیم ہے کہ اگر کوئی زن و مرد صاحب مرتبہ مر جاتا ہے
اہل طلسم اُسکے ماتم میں سیاہ پوش ہوتے ہیں اور اگر جدا ہوتا ہے تو اُسکے غم میں لباس
زرد پہنا جاتا ہے

شاہزادہ سُنکر باہر چلا آیا۔ وہاں سب اہل دربار کو زرد پوش اور ملول و حزین بیٹھا دیکھا
ان میں طاقی شاہ جادو زریب شاہ زرد عادل شاہ اور مرطوب شاہ اور بہرام سرخ کلاہ
وغیرہ انکا اہل طلسم حاضر ہوئے۔ وہ بھی زرد پوش اور گریان تھے۔ شاہزادے نے
پوچھا تم کسطرح یہاں پہونچے۔ سراپا ستم کی اگر قیصر صاحب کا حکم عالم واقعہ میں ہوا کہ سلطان
سمندر گنبد گیتی نما کے دروازے پر حاضر ہو کر شاہزادے سے رخصت ہو

فی الجملہ ان زن و مرد کے گریہ و بکا سے شاہزادے کو ایک ایک لمحہ قیامت معلوم ہوتا تھا
آخر شاہزادے نے گنبد کیطرف جانے کی تیاری کی۔ ملکہ نو بہار نے کہا

قمری سوختہ بال بہ پہلے کہ بدو ہم تا بہ کے سرکشی اے سرو خرامان کن

اے شاہزادہ مہمان اور اے شہریار مہربان ایک لحظہ توقف کرو میں حکیم اخشیجان سے ایک
بات کا جواب حاصل کروں۔ شاہزادے نے فرمایا بہتر ہے ملکہ نے نادرہ کے ہاتھ حکیم کو کہلا
بھیجا۔ اگر اجازت ہو تو آج میں بھی گنبد کے دروازے تک شاہزادے کے ہمراہ جاؤں حکیم
اخشیجان نے اُسی طرح ذرا تامل کیا بعدہ جواب دیا۔ نادرہ ابھی لوٹ کر آئی اجازت دی
ہے لیکن گنبد کے پاس جانا کوئی حرکت نہ کرے۔ نادرہ نے جواب حکیم کا ملکہ کو سنایا۔ ملکہ نے بعد
اسکے بہت روئی شاہزادے سے کہا اے شہریار ہمیں بھلا نہ دینا کہ ہم دلگیر شکستہ خاطر ہیں
کو شہزادے فراموش نہ کرنا ہمیشہ حال زار سے کبھی غافل نہ ہونا تم خوب جانتے ہو

کہ میں قید طلسم میں گرفتار ہوں اور مجھے کسی طرح کا اختیار نہیں۔ بقول حزین

اے وائے بر اسیری کز یاد رفتہ باشد در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد

شہزادے نے فرمایا اے رشک قمر معشوقان جہان تیری محبت نے میرے رگ و پے میں ایسی سرایت نہیں کی کہ میں تیرے خیال سے کوئی لحظہ غافل ہوں۔ الا اب مجھے بجز مفارقت اور کچھ علاج بن نہیں آتا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی

اس گفت و شنود کے بعد شہزادہ روبہ گنبد کی طرف روانہ ہوئے۔ ملکہ نوبہار بھی اُسی صورت سے چاک گریبان نوحہ و فریاد کرتی ہوئی ہمراہ ہولی۔ بلکہ کل اہل طلسم نوحہ کنان ہمراہ تھے اور ہر لحظہ درگاہ باری میں دعا کرتے تھے کہ ایک بار پھر شہزادے کے دیدار خورشید انوار سے ہمیں بہرہ مند کرنا۔ جب گنبد کے دروازے پر پہونچے اُس وقت حکیم اخفیجان کو بھی آبدیدہ دیکھا۔ جوہر نے حکیم سے پوچھا کہ باوجود آگاہی حال حضرت کے چشم پُر آب ہونے کی کیا وجہ۔ حکیم نے فرمایا مجھے ملکہ نوبہار کے حال پر افسوس آتا ہے تو دیکھ کہ درجہ معشوقیت سے گذر کر عاشقی کے مرتبہ کو پہونچی۔ خدائے تعالی شہزادے کی مفارقت میں اس مظلومہ کو صبر قرار عطا فرمائے۔ شہزادے نے بار دگر ملکہ نوبہار کو سینہ سے لگا کر فرمایا کہ اب تم بھی بخوشی دل مجھے گنبد میں جانے کی اجازت دو۔ ملکہ نے کہا۔ وہ دل کہاں سے لاؤں جو اپنی زبان سے اجازت دوں۔ شہزادے نے پھر کچھ بات نہ کی اور قدم دروازے کے اندر رکھا۔ ہنوز ایک قدم دروازے کے باہر تھا کہ ملکہ نوبہار نے ہائے کا نعرہ مارا اور شاہزادے کے دامنگیر ایسا ہو کر کہا۔ اے معزالدین برائے خدا ایک نگاہ لطف آمیز سے مجھ دل خستہ خاطر شکستہ کی طرف دیکھ تا میرے قلب مضطر کو البتہ تسکین ہو اور اُس وقت یہ اشعار اُس کی زبان پر جاری ہوئے

خدارا یک نظر بنگر باین سو   کہ دیگر من کجا باشم کجا تو
نمے دانم کہ کے گردد ملاقات   زملنے من ترا بینم مرا تو

اُس وقت گنبد کی تمام در و دیوار سے صدائے واویلا و وا حسرتا آتی تھی اور کوئی ذیحیات بنی آدم وہنی جان سے ایسا نہ تھا جو حالت رقت مین مبتلا نہو حتی کہ حکیم اخشیجان کی بھی یہی صورت تھی - آخرالامر حکیم اخشیجان نے ملکہ نوبہار سے کہا اے ملکہ تمکو اپنے وعدے کے خلاف کوئی حرکت نہ کرنی چاہیئے - چند ساعت کا ذکر ہے کہ تمنے کیا وعدہ کیا تھا - ملکہ نے کہا حضرت مین اپنے وعدہ پر قایم ہون الا بیقراری دل کا مجھسے علاج نہین ہو سکتا - اِس صورت مین حضرت کو اِس وقت میرے حال کا متعرض ہونا مناسب نہین - شہزادے نے جو یہ حال ملکہ کا دیکھا فرط محبت سے نزدیک تھا کہ قدم دروازے سے باہر نکالے اور ملکہ نوبہار کی تسلی کرے ناگاہ گنبد کے اندر سے آواز آئی - اے معزالدین خبردار عزم اپنا موقوف نہ کرنا ورنہ تمام محنت تیری برباد ہو جاوے گی - آگاہ ہو کہ اقبال تیرا یاور و مددگار ہے - شہزادے کو آواز کسی آشنا کی معلوم ہوئی - جوہر نے کہا - ایشہریار تم کس خیال مین مبتلا ہو دیکھو کہ گنبد کے اندر عجب شان و صورت کا ایک جوان تمکو بلاتا ہے - اِس اثنا مین شاہ ارشاد قلندر یعنی غمزۂ شیرین کار بھی ایک جانب سے گنبد مین آئی اور اُسنے بادیدہ پُرآب شہزادے سے کہا - اے فراموش کار اب تجھے معلوم ہوا کہ درویش **خدا** آگاہ دروغ گو نہین ہوتے - جوہر غمزہ سے کچھ کہا چاہتا تھا مگر وہ جس طرف سے آئی تھی پھر غائب ہو گئی - حکیم اخشیجان نے شہزادے سے کہا - اب تمکو توقف کرنا نہ چاہیئے جلد تر گنبد مین داخل ہو ورنہ وقت تنگ ہو جاویگا شہزادے نے جو گنبد کے اندر نظر کی کیا دیکھتا ہے کہ اقبال شاہ باروئے خندان ایستادہ ہے - شہزادہ باشتیاق تمام اقبال شاہ کی ملاقات کے واسطے گنبد مین داخل ہوا -

لیکن اقبال شاہ کو وہان موجود نہ پایا۔ اِس طرف سے دروازہ گنبد کا بہی خود بخود بند ہو گیا
بمجرد بند ہونے دروازہ کے ملکہ نوبہار اور نادرہ رازدار اور منطقہ زرین کمر اور شرف فرخ فال
اور گلگونہ اور حفیظ اور بہرام سرخ کلاہ اور احمر نوجوان وغیرہ زنان و مردنے بالاتفاق
ہائے کے نعرے مارے اور بیہوش ہو گئے۔ وہان شہزادے نے ایک ساعت آواز فریاد و دوگانہ
داویلا سنی پہر کوئی صدا کان مین نہ آئی اور اُس وقت عالم اسباب کا شوق پیدا ہوا۔
ناگاہ بار دگر اقبال شاہ گنبد کے ایک گوشہ سے آیا۔ شہزادے نے جوہر سے فرمایا۔ اے برادر
وہ اقبال شاہ نامی بہی جوان ہے جو طلسم مین ہر جائی اور ہر کام مین میرا ممد و معاون
رہا۔ خدا جانے اسکی طفیل مینے کیا کیا سیر و تماشا دیکہا۔ جوہر نے کہا۔ فی الواقع اقبال شاہ
اسی طرح کا عالی مرتبہ ہے جسکی پیشانی سے نشان جوانمردی ظاہر و ہویدا ہین۔ شہزادہ
اقبال شاہ سے بغلگیر ہوا اور فرمایا۔ اے برادر عزیز القدر تم کہان غائب ہو گئے تہے
مینے تمکو عالم مثال مین بہی نہ دیکہا۔ اقبال شاہ نے کہا۔ مین کسی وقت تمہارے حال سے
غافل نہ تہا اور اب یہان فقط تمکو رخصت کرنے آیا ہون۔ بس یہ ملاقات میری آخری
ہے یعنی عالم ظاہر مین پہر مجہے نہ دیکہو گے۔ البتہ حال مفصل میرا تمکو حکیم قسطاس الحکمت
کی زبانی دریافت ہوگا۔ اِس گفتگو کے بعد بار دیگر اقبال شاہ شہزادے سے بغلگیر ہوا
اور اثنائے بغلگیری مین غائب ہو گیا۔ شہزادے کو بعد غائب ہونے اقبال شاہ کے
وہی غرور حشم و جاہ جو اول تہا دل مین پیدا ہوا اور خیالات طلسم بالکل طبیعت سے
رفع ہوئے

## پہونچنا شہزادۂ نامدار کا عالم مثال شہر مینو سواد کے اندر اور بہرہ مند ہونا تمام تماشائے غرائب اسماء سے

شاہزادہ اور جوہر رفتہ رفتہ اُس دروازے کے قریب ہی پہنچے جسکی پیشانی پر دہ فقرات عربی لکھے تھے۔ جوہر نے کہا یہی دروازہ ہے جہاں سے مین جبل اعلےٰ مین پہونچا تہا۔ شاہزادہ اور جوہر اُس دروازے مین داخل ہوئے مگر اُس روز کوئی موکل سیر فرما اُنکے پاس نہ آیا اور خود بخود چند قدم کے بعد قریہ فردوس مین پہونچ گئے۔ جوہر نے قصر اخضر کا قبہ طلائی شاہزادے کو دکہایا۔ شاہزادے نے زیر کوہ مجمع نوروز برپا دیکھا اور اُس وقت اژدحام خلائق ہو رہا تہا۔ جوہر نے کہا عجب حیرت کی بات ہے کہ ہر سال ایک دفعہ صبح سے یہان مجمع برپا ہوتا تہا اور عصر کے وقت متفرق ہوجاتا تہا لیکن عالم مثال مین بغیر نوروز کل بھی مینے مجمع دیکھا اور آج بھی وہی ہنگامہ نظر آیا۔

اب شاہزادے کو تمام حال گذشتہ اپنا بخوبی یاد آیا کہ مین شمستاجدار پر عاشق ہون اور طلسم مین حسب کیفیت طلسمی ملکہ نوبہار پر عاشق ہوا۔ شاہزادے نے دیکھا کہ ابو عامر اور ابو حاکم ایک تخت پر پہلو بہ پہلو متمکن اور شمستاجدار تخت کے روبرو کرسی زرنگار پر جلوہ فرما ہے اور پادری ایڈورڈس ہوافق معمول خلائق کو افہام و تفہیم کر رہا ہے۔ جب آفتاب قریب غروب پہونچا شمستاجدار قصر اخضر مین داخل ہوگئی۔ ہرگاہ عالم مثال مین کچھ بند و بست نہ تہا شاہزادہ اور جوہر بھی ملکہ کے ہمراہ محل مین آئے۔ ملکہ چہرہ آفتاب مثال پر سے نقاب اٹہا کر مسند ناز و وقار پر رونق افروز ہوئی اور اُسی ورق تصویر کا مطالعہ شروع کیا جو جیب سے نکالا تہا۔ شاہزادہ نے جو ملکہ شمس کی صورت نزدیک سے بے حجاب دیکھی ہوش و حواس بجا نہ رہے۔ بعد ازان ورق تصویر کو بھی دیکھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ تصویر ہو بہو میری شکل ہے۔ شاہزادے نے جوہر سے کہا جس ورق تصویر کے نکلنے کا تو نے ذکر کیا تہا غالباً وہ یہی ہے اور تو نے کہا تہا کہ خدا جانے ملکہ کس گیدی کی تصویر پر عاشق ہوئی ہے۔ جوہر نے کہا

لیکن پھر طبیعت کو سنبھال کر عرض کیا کہ نادانستگی عجب بری بلا ہے۔ مجھسے حضور کی خدمت مین
بعالم بے خبری سو ادبی ہوئی اور ملکہ نوبہار نے اس پردہ کے حق مین جسکے باز کرنے سے
حضور اپنے معشوق اصلی تک پہونچے

چون باز کسی نادر نادر باشد

استعمال کیا۔ شاہزادے نے تبسم کیا دو ساعت کے بعد خادم و مخدوم زیر کوہ آئے اور شہر کی سیر
کرتے ہوئے [illegible] درخت کے سایہ مین جب پہونچے جو مرتبہ اول جوہر اور پروین کا وعدہ گاہ تھا وہان
بیٹھے ایک ساعت نہ گذری تھی کہ ایک ہوائے سرد و مفرح قلب محسوس ہوئی اور بے اختیار آنکھین
بند ہو گئین۔ جب آنکھ کھلی اپنے کو عالم مثال سے عالم ناسوتی مین پایا یعنی درخت کے شاخ و برگ
ہاتھ سے محسوس ہوئے اور معاملات طلسمی بطریق خواب فراموش معلوم ہونے لگے۔ شاہزادہ اور
جوہر سمجھے کہ ہم باین طریق طلسم سے نکلے

شاہزادے نے فرمایا چلو ایک بار پھر ملکہ شمسہ کی صورت دیکھیں۔ جوہر نے عرض کیا اب
وہان حضور کا جانا مناسب نہین۔ [illegible] حکیم قسطاس الحکمت کی خدمت مین چلو۔ آپ شہر شاہ
عالم [illegible] اس [illegible] جو حکیم صاحب نے مجھے طلسم مین بھیجا قدرے روغن بھی دیا جسکی بو سے جانور آپ
سے پرہیز کرتے ہین اور فرمایا تو روغن کو باحتیاط رکھنا شاید کسی کام آوے۔ اب معلوم
ہوا کہ اسی وقت کے واسطے دیا تھا۔ انشاء اللہ راہ کوہستان سے دو روز کے بعد حکیم صاحب
کی خدمت مین جا پہونچین گے

راوی کہتا ہے ایسا کہ طلسم کی نظر مین دنیا کا ایک روز و شب ایک ماہ طلسمی محسوس ہوتا ہے
اسی طرح امیر صفاء الدین فیروز زمینی جو اپنے گمان مین نو سال اور چھ مہینے کے بعد طلسم سے
برآمد ہوئے [illegible] اور امیرزادہ سیف الدین چار سال طلسمی یا ایک ماہ اور اٹھارہ روز دنیا کے

اور

اور امیر خلیل اور امیر سلطان پانچ سال طلسمی یا دو ماہ کامل دنیا کے اور شاہزادہ آٹھ برس اور نو مہینے ناقص یا تین مہینے اور پندرہ روز کامل طلسم مین رہا۔ یہ حساب برج حمل اور آفتاب کے دورہ کے مقابلہ سے کیا جاتا ہے یعنی آفتاب کا ایک دورہ جو دنیا کا سال شمسی ہے زحل کے دورہ سی سالہ سے مطابق ہوتا ہے۔ ایام آخرت بہ فحوائے آیہ کریمہ "تعرج الملئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ" ایام دنیا سے کامل تر یعنی ایک دن آخرت کا دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ اور یہ حکیم صاحب کا تصرف تھا کہ امرائے شاہزادہ جب اپنے اپنے طلسم سے نکلے تو انکو یہ معلوم ہوا کہ ایک ہی وقت نکلے ہین

جب شاہزادے کی رونق افروزی کا وقت قریب آیا حکیم صاحب نے سہیل کے ہاتھ امرائے لشکر کو کھلا بھیجا کہ تم شاہزادے کے استقبال کے واسطے جاؤ اور استقبال کی یہ صورت ہے کہ صبح کے وقت ایک باغ کا دروازہ نظر آئے گا۔ تم باغ مین داخل ہوجانا اور تین روز وہان سیر و تماشا دیکھنا۔ روز چہارم شاہزادہ بھی اُسی باغ مین تشریف لائے گا۔ اور باغ مین تمام ادنے و اعلے حکیم صاحب کے مہمان ہین۔ لیکن وقت شب ہزار نفر سے زیادہ باغ مین نہ رہین اور جس خیمہ مین پندرہ آدمی ہین اُنمین سے پانچ نفر باغ کی سیر کے واسطے جائین اور دس نفر خیمہ مین رہین۔ جب پہلے پانچ تماشے سے فارغ ہوں تب دوسرے پانچ جائین۔ غرضیکہ نوبت بہ نوبت کل مردمان لشکر باغ کی سیر کرین۔ جو خیمون مین رہین گے اُنکے واسطے وہین سب سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب شب گذرے دوسرے روز علے الصباح تمام حیوانات لشکر کا دانہ و کاہ لشکر مین خود بہ خود موجود ہوگیا اور روبرو ایک حصار سربفلک کشیدہ نظر آیا جسکے بروج و خصائل شمار نہو سکتے تھے۔ سہیل و پروین نے کہا کہ جو شخص زیر و لیزار رہنا نہ ہوگا سزائے کامل پائے گا۔ ہان دروازے سے داخل ہوکر اندرون باغ کا سیر و تماشا کرو

جسوقت اہل لشکر باغ مین داخل ہوئے اُس کیفیت کا باغ جنت نشان نظر آیا کہ کبھی نہ دیکھا
تھا اور چارطرف باغیچے تھے اور اطراف وجوانب مین ہزارہا دوکانین اور بازار آراستہ
ومعمور تھے اور اُنمین تمام جہان کا سامان و اسباب موجود تھا۔ سہیل و پروین نے امرا ور
اعزائے لشکر کو باغ کلان مین اور ادانی کو باغیچہ ہائے کوچک مین داخل کیا۔ جابجا اطعمۂ و اشربۂ
لذیذ اسقدر افراط سے حاضر تہا کہ انسانی عقل دنگ ہوتی تھی اور ہر ایوان و محل مین رقص
وسرود کا ہنگامہ برپا تھا۔ مزید بران حسب حیثیت زر نقد بھی تقسیم کیا گیا۔ عیش کے لئے عورتین
بھی موجود تھین اور طرفہ بات یہ تھی کہ ہر ایک شخص اپنی منظور نظر کو سب سے بہتر سمجھتا تھا

اُدہر شاہزادہ اور ابو الحسن جوہر کو دو روز قطع راہ مین گذرے۔ روز سوئم ایک
دیوار نظر آئی جسکے ارتفاع کے روبرو سد سکندری کی بھی کچھ اصل نہ تھی۔ شہزادے نے
جوہر سے پوچھا یہ دیوار کس مکان کی ہے جوہر نے کہا اے شہریار مین جو بہروین کے
ہمراہ اسطرف سے گذرا تھا اُس وقت دیوار کا نشان تک نہ تہا۔ شہزادے نے فرمایا مین
یہان توقف کرتا ہون تو زیر دیوار جا کر دیکھ کہ کوئی دروازہ بھی دیوار مین ہے یا نہین
جوہر چھہ فرسنگ دیوار کے سایہ مین چلا گیا لیکن انتہا معلوم نہ ہوئی اور نہ کوئی دروازہ نظر آیا
آخر کار شہزادے کے پاس آیا اور کہا مجھے قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ یہ احاطہ اسی طلسم
کلان کا ہے جہان سے ہم نکلے ہین۔ شہزادے نے فرمایا بہرکیف زیر دیوار چلو کہین نہ کہین دروازہ
بھی ضرور ہوگا۔ جوہر نے کہا یہ نیاز جب اُس طرف گیا دور سے نالہ وزاری کی آواز میرے کان
مین آئی حضور بھی اُسی آواز کے نشان پر تشریف لیچلین یقین ہے کہ سراغ راہ ملجائیگا
شہزادہ اُس طرف روانہ ہوا۔ جب چھہ فرسنگ راہ طے کی وہان دیکھا کہ ایک درخت سفر جل
یعنی بہی کا حصار کے اندر داخل ہے اور شاخین دیوار کے اسطرف اسقدر خم ہوگئی ہین کہ

ہاتھ آدمی کا باسانی جا پہونچے اور ایک بندۂ خدا چشم بند زیر دیوار کمال ضعف و ناتوانی سے ہائے ہائے کر رہا ہے۔ شہزادے نے جوہر سے فرمایا بلا شبہ یہ مرد درد رسیدہ آفت دیدہ معلوم ہوتا ہے چلو اسکی حقیقت پوچھیں۔ جب قریب گئے شکل اسکی آنکھ میں آشنا معلوم ہوئی۔ آخر بعد غور معلوم ہوا کہ محمود خراسانی عیار ہے۔ محمود نے جو شہزادہ بیدار اور جوہر ابوالحسن کو دیکھا قدم بوس ہوا۔ شہزادے نے پوچھا اے محمود تو کس حال میں گرفتار ہے اور یہ کیا مقام ہے اور تیرے یہاں پہونچنے کی کیا تقریب ہوئی

محمود نے عرض کیا اے شہریار رفلاک اقتدار جس وقت حضور نے غلام کو طلسم میں جانے کا حکم دیا مجھے برگشتگی بخت سے خیال آیا کہ اول اس مکان کے گرد و نواح کو دیکھو بعدہ دروازہ میں داخل ہو۔ آخر میں نو زیر دیوار روانہ ہوا اور تمام روز مسافت راہ میں گذرا۔ مگر مینے عہد کیا کہ جب تک انتہائے دیوار معلوم نہ ہوگی میں بھی دیوار کے سایہ میں برابر چلا جاؤنگا جب طاقت رفتار باقی نہ رہی روز سیوم عصر کے وقت اس درخت سفر جل کے قریب پہونچا اور ہر چند چاہا کہ ایک دو بھی شاخ درخت پر سے لے کر کھاؤں لیکن بروقت لینے بہی کے شاخہائے درخت خود بخود بلند ہو گئیں اور میرے ہاتھ میں کچھ نہ آیا۔ مین گرسنہ و تشنہ وہاں سے پیشتر روانہ ہوا۔ ہنوز چند قدم درخت سے جدا ہوا تھا کہ اثنائے راہ میں ایک اژدہائے آتش فشان سد راہ ہوا میں خوف سے اُس بلائے ارضی پھر اُسی درخت کے پاس آیا۔ قصہ مختصر تین روز یہی معاملہ پیش آیا جس طرف سے جاتا تھا اُسی اژدہائے خونخوار کو دیکھتا تھا جب مایوس مطلق ہوا ایک روز مینے اژدہی کہا اے ثعبان قدرت الٰہی یا تو مجھے ہلاک کر یا راہ دے کہ میں اپنے مقام کو جاؤں اژدہی نے بزبان انسانی جواب دیا۔ اے محمود خراسانی تو نے خطا کی جو انتہائے دیوار کی تحقیق کے

واسطے یہان آیا۔ سب تجھے بھی اور سرداروں کی مانند کسی باغ مین داخل ہونا تھا۔ اب تو باغ کے زیر دیوار اُس وقت تک اوقات گذار کہ شہزادہ تیر الطلسم سے نکلے۔ مینے پوچھا شہزادہ تیر الطلسم سے کب نکلیگا۔ اژدہے نے کہا اُسکے برآمد ہونے مین آٹھ برس اور نو مہینے کا عرصہ ہے۔ مینے کہا اے حیوان فصیح البیان مین یہان اِس وقت تک کس شغل مین اوقات گذارون اور کیا کھاؤن جس سے زیست ہو۔ اژدہے نے کہا بس یہی شغل ہے کہ یہان سے ہر روز وہان تک جا جہان میری صورت کا دوسرا اژدہا ہے اور پھر اسی جا سے چلا آ۔ ایک بھی تیری قوت ہر روزہ کے لئے کفایت کریگی۔ مین نے کہا استغفر اللہ عجب مصیبت مین گرفتار ہوا ہون کہ کوئی شکل نجات نظر نہین آتی۔ بعد ازان مین نے پوچھا اے عیان الٰہی تیری کیا خلقت ہے۔ دویم ایک بھی سے میری اشتہا کا دفع ہونا معلوم اور نہ وہ بھی درخت پر سے میرے ہاتھ نہین آتی۔ اژدہے نے کہا میرا نام حارس العجائبات ہے۔ اگر تو حرص نہ کریگا تو ایک ہی بہی سے تیرا شکم بخوبی سیر ہو جائیگا۔ آگاہ ہو کہ یہ مقام برق بریق کا ہے تو درخت کی طرف مخاطب ہو کر کہنا اے شجر سعد جل برق بریق کی پاس خاطر ایک بہی مجھے دے۔ اُسی وقت بہی ٹپکا دیگی۔ مین نے پوچھا برق بریق کون ہے۔ حارث نے کہا وہ بھی ایک روز درخت پر آویگی اور تجھ سے ملاقات کریگی اے شہریار عالم مدار اِس سوال و جواب کے بعد اژدہا غائب ہوگیا۔ مین ناچار درخت کے پاس آیا اور حسب تعلیم حارث کے ایک بہی درخت سے طلب کی۔ فی الحقیقت شاخ پر سے خود بخود ایک بھی میرے ہاتھ مین آگئی۔ ہر گاہ مینے بہی کو کھایا اِس قدر سیر ہوا کہ پھر کسی چیز کی حاجت نہ رہی اور جو چشمہ زیر دیوار ہے اِس کا پانی پیکر زیر درخت سو رہا۔ الغرض چھ مہینے کامل اسی صورت سے گذرے۔ قضارا ایک روز صبح کے وقت جو میری آنکھ کھلی کیا دیکھتا ہون

کہ ایک نازنین مہ جبین خورشید جمال بالائے دیوار موجود ہے۔ مین اُسکی صورت پر بہزار جان و دل عاشق ہوگیا۔ وہ بھی گاہے گاہے ایک نگاہ التفات سے مجھے دیکھ لیتی تھی۔ الا کچھ بات نہ کرتی تھی۔ آخر الامر دو ساعت کے بعد دیوار پر سے چلی گئی۔ میرا اُسکی مفارقت مین ایسا بدحال ہوا کہ کسی پہلو آرام نہ آتا تھا۔ رات دن دیوار کیطرف نظر رہتی تھی یہانتک کہ صبح و شام سیر و تماشے کا جانا بھی موقوف کردیا کہ شاید وہ آفت جان دیوار پر آوے اور مین موجود نہ ہون جب چار مہینے گذر رے ایک روز وہ اُس دیوار پر پھر آئی اور بجائے زیور و لباس تمام سلاح عیاری و یراق سرہنگی اسکے قامت سراپا قیامت پر آراستہ تھا اور ہر اعضا چالاکی و چستی پر گواہی دیتا تھا۔ اُس روز مینے کوئی درجہ منت و خوشامد کا باقی نہ رکھا۔ بارے وہ بھی نظر نرم سے میری طرف دیکھکر مسکرائی۔ چار ساعت مستقیم دیوار پر موجود رہی بعدہ روانہ ہوگئی مین اِس دفعہ زیادہ تر بلائے فرقت مین مبتلا ہوگیا۔ جب تین مہینے کا اور عرصہ گذرا ایک روز پھر آئی اور مجھسے کہا اے جوان ناآشنا تو جو میرے عشق و عاشقی کا دعوی کرتا ہے آیا تونے مجھے کہان دیکھا اور مجھے تجھسے کیا نسبت۔ مین نے کہا اے بادشاہ کشور حسن بس یہی مناسبت ہے کہ تو مجھ شیفتہ جمال کو اپنے زمرۂ غلامون مین داخل کرے۔ اُس نے بطریق ناز و شوخی جواب دیا۔ تیری غلامی سے کیا کام نکلے گا۔ اب تو اپنی حقیقت بیان کر کہ کون ہے اور یہان کسطرح آیا مین نے سرگذشت اپنی بیان کی۔ وہ اول خوب ہنسی بعدازان کہا بارک اللہ عیارون کو ایسی ہی بالادوی لایق ہے ہم بھی تجھسے فنون عیاری حاصل کرینگے مین نے کہا البتہ مجھے اپنی حرکت سے اول پشیمانی تھی لیکن جس وقت سے تیری صورت دیکھی تمام خیالات طبیعت سے دفع ہوگئے اور کوئی آرزو بجز تیری زیارت جمال کے دل میں باقی نہ رہی۔

اُس نے کہا بنظر کمالات اگرچہ مجکو بھی ایک نوع کی تجھ سے محبت ہے الا کوئی شکل باہم مواصلت کی نظر نہین آتی کسواسطے کہ مین پریزاد ہون اور تو آدمزاد - دوئم بادشاہ پریزادون کی خدمت شاطری وعیاری مجھ سے متعلق ہے - ہان اگر بادشاہ کی مرضی مبارک ہوئی البتہ تیرا اور میرا وصل ممکن ہے - وگرنہ خیر - مین نے کہا تیرا راضی ہونا شرط ہے بادشاہ بھی خواہے نخواہے راضی ہوجائے گا - اُس نے کہا بادشاہ بھی ایک اور بزرگ کا محکوم ہے - مین نے پوچھا وہ بزرگ کون ہے - اُس نے کہا تو اُس سے بخوبی واقف ہے الا مین نام نہین لے سکتی - مین نے کہا تو اپنے ہی نام سے آگاہ کرتا کہ عالم مہاجرت مین میرے وردزبان رہے - اُس نازنین نے کہا خاطر جمع رکھ اِس دفعہ جو آؤنگی اپنے نام سے آگاہ کرونگی بعدہٗ روانہ ہوگئی اور ایک مہینے کے بعد آئی اور اُس روز مجھ سے پوچھا اے محمود اگر تیری مرضی ہو مین تیرے پاس آؤن مینے جو یہ لفظ سنا قریب شادی مرگ ہوگیا اور کہا اے آرام جان یہ بات اجازت کی محتاج نہین بسم اللہ تشریف لاؤ اور مجھ جگر سوختہ منتظر الوقت کی حال زار پر کرم فرماؤ - وہ دیوار پر سے میرے پاس آئی اور اثنائے صحبت مین کہا - آگاہ ہو میرا نام برق بریق ہے اور اب مین ایک ہفتے کے بعد تیرے پاس آیا کرونگی - اے شہر یار مین اُس روز کا اپنا حال خدمت عالی مین کیا گذارش کرون کہ گویا دونون جہان کی سلطنت مجھے ملگئی - آخرالامر الخوف والطمع مین نے بوس وکنار شروع کیا وہ بھی والستہ خاموش ہورہی - غرضیکہ وہ ہر ہفتے میرے پاس آتی تھی اور محفل شراب وکباب گرم کرتی تھی - بعد ازان ایک روز درمیان آنے لگی - اِسی طرح ایک مدت مدید گذری اب چار روز کا ذکر ہے کہ ایک روز شب میرے پاس رہی اور وقت رخصت کہا اے محمود مین جاتی ہون اگر مشیت ایزدی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بلد دیگر عالم اسباب مین میری تیری

ملاقات ہوگی۔ اس بات سے میرے ہوش جاتے رہے اور مین نے کہا تیری مفارقت مین
میرا کیا حال ہوگا۔ برق بریق نے کہا تیرا شہزادہ بھی ہماری خاتون پر عاشق ہے اور
عنقریب طلسم سے نکلے گا اگر اسکا عقد میری خاتون سے ہوا پہر میری مواصلت بھی تجہہ سے
ممکن ہے۔ مینے جو یہہ جملہ سنا مثل تصویر حیران و نگران رہ گیا اور اشک حسرت میری
آنکھ سے جاری ہوئے۔ برق بریق میری تشفی خاطر کے بعد روانہ ہوگئی۔ مین اسکے جانے
کے بعد تپ محرقہ مین ایسا مبتلا ہوا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی بلکہ اسی حالت بیہوشی
مین حضور اور استاد ابو الحسن کی آواز میرے کان مین آئی۔ نیز وقت رخصت برق بریق
نے مجہہ سے یہہ بہی کہا کہ شاید شہزادے سے تیری ملاقات ہو اور شہزادہ باغ کا دروازہ
تلاش کرے تو کہنا کہ راہ باغ کی اس درخت کنار پر سے ہے جو روبرو نظر آتا ہے۔
شہزادے نے فرمایا اے محمود مین تیری معشوقہ برق بریق کے حال سے خوب واقف
ہون وہ طیرانہ پری کی دختر ہے اور طیرانہ ملکہ نوبہار کے مقربان خاص مین داخل ہے
اگر میری بارے دگر ملکہ نوبہار سے ملاقات ہوئی عقد تیرا برق بریق سے ضرور کرادونگا

## ملنا شاہزادہ کا حکیم صناب سے اور کھانا حسب ثمرۃ الفہم اور تحصیل صحیفہ باطن القدر استعداد

شہزادہ مع جوہر ابو الحسن اور محمود کے فراز درخت پر پہونچا۔ فی الحقیقت ایک دروازہ
وہان نظر آیا۔ جب اندر وہان زمین پر اسکے داخل ہوئے دیکھا کہ ایک باغچہ بانزہت ہے اور اسمین اراذل
لشکر مصروف عیش و عشرت ہین ایسے ہی متعدد باغیچون کی سیر کے بعد جہان فرقۂ اراذل
ادانی فوج محو عیش تھے باغ کلان مین داخل ہوئے۔ وہان امرائے لشکر کو علیحدہ علیحدہ
ایوانون مین خورد و نوش اور رقص و سرود مین مصروف پایا۔ جب رفتہ رفتہ

شہزادے کی تشریف آوری کا علم ہوا جملہ اکابر لشکر نے ملازمت حاصل کی اسی اثنا
مین سہیل پرویز حاضر ہوئے اور اُس باغ مین شہزادہ کو لائے جو شہزادہ کی
آسایش کے واسطے مخصوص تھا ارباب طرب نے ترانہ مبارکباد گایا اور سرداروں نے اشرفیان
اور جواہرات نذر گذرانا اور شعرا نے قطعات تاریخی کہے چنانچہ شاہ آمد ایک کامل مادہ
تاریخ تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادہ معز الدین ۱۱۵۳ھ مین سیر طلسم سے فارغ ہوا
شہزادہ اور ابوالحسن جوہر کو اُس محفل نشاط مین ملکہ نوبہار اور نادرہ زمان
یاد آئین اور بے اختیار آنکھ سے اشک حسرت جاری ہوئے۔ امیر جلال الدین فیروزمند یمنی
اور امیرزادہ سیف الدین اور امیر خلیل اور امیر سلطان کو جو معشوقان طلسمی کے
فراق مین نہایت بے قرار تھے موقع ہاتھ آیا اور عرض کیا کہ حکیم صاحب سے عرض کی
ہماری معشوقین ملا دین۔ شہزادہ اُنکی اِس درخواست سے بے تحاشا ہنسا اور کہا مین
تمہارے کام مین دریغ نہ کرونگا۔ وہ شب لہو لعب اور رقص و سرود مین گذری وقت
صباح حصار و باغ کا نشان تک نہ پایا

جہان ہم اے برادر چون طلسم است | متاع دولت او ہم باسم است
بقاے زینت موجودات او را | ثبات زینت احوالات او را
بہ لیسا دل زبند دہر کہ مرد ست | کہ دنیا بسر انداز دہ مرد دست

پرویز نے آکر شہزادے کو حکیم صاحب کی طرف سے پیغام دیا کہ تم دو تین روز لشکر
مین آرام فرماؤ تاکہ کسل راہ دور ہو بعد ازان یہان تشریف لانا اور ملاقات کرنا۔ شہزادہ
لشکر مین آیا اور ہر ایک امیر سے اُسکی حقیقت سنی اور جہان اُنہون نے کچھ فراموش کیا شہزادے
نے بتایا۔ امرا اس بات سے متعجب ہوئے آخر جب شہزادے نے اپنی سرگذشت بیان کی

انکو معلوم ہوا کہ شہزادے نے عالم مثال مین انکی طلسمون کی بھی سیر فرمائی

روز سوئم حکیم صاحب نے سہیل کے ہاتھہ شہزادے کو واسطے ملاقات کے بلایا شہزادہ
ہمراہ ابوالحسن اور چند امرائے نامدار کو ہمراہ لیکر بقعہ فیض کے دروازہ پر پہونچا حکیم صاحب
تا در گنبد واسطے استقبال کے آئے شہزادے نے بادب تمام سلام کیا حکیم صاحب نے
شہزادے کا سر مبارک سینے سے لگایا اور ہر ایک امیر کی پشت پر ہاتھہ رکھا۔ ہر گاہ صحبت
گرم ہوئی حکیم صاحب نے فرمایا اے معز الدین بیان کرو کہ تمنے عجائبات مین کیا تماشا
دیکھا اور کہان سے کہان پہونچے۔ شہزادے نے فرمایا اے خازن خزینہ الہی و اے معدن
علوم نا متناہی حضرت سے کوئی حال پوشیدہ نہین۔ لیکن مین اپنے حال مین حیران
ہوں۔ اے حضرت اوائل مین ایک نازنین کا عشق میرے قلب پر محیط ہوا اور مین
اسکے تعشق مین وطن سے نکلا۔ اثنائے تلاش مین دوسری نازنین پر مبتلا ہوا اور
کیفیت طلسمی نے مجھکو ایسا بیخود کیا کہ عشق اول سہو و محو ہوگیا بلکہ نازنین طلسمی کو وہی
معشوقہ اصلی سمجھا اور سالہا سال اسی خیال مین آوارہ و سرگردان پھرا۔ جب کیفیت
طلسمی طبیعت سے زائل ہوئی پھر عشق اول نے عود کیا لیکن محبت نازنین دوئم کی بھی دل سے
مفارقت نہین کرتی ہے باین معنے کہ ملکہ شمسہ تاجدار اور ملکہ نوبہار اسقدر شکل و شمائل
مین متحد ہین کہ یکسر مو فرق نہین۔ دوئم اکثر مقدمات طلسمی ایسے ہین جو نادرہ راز دان
اور مرغ اسرار سے بھی حل نہین ہوئے۔ حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند نقل تیری
بعینہ ایک عابد زادہ کی نقل ہے

بلاد مشرق مین ایک عابد خدا رسیدہ تہا۔ خلائق شہر نے جو اسکے اوقات معینہ مین خلل انداز ہوئی
کی اپنی بی بی حاملہ کو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور ایک ایسے غار مین منزوی ہوا

جہان شعاع آفتاب و ماہتاب بمشکل پہونچتی تھی۔ چند روز کے بعد ایک فرزند صاحب جمال عابد کی بی بی کے بطن سے پیدا ہوا۔ جب بچہ سن تمیز کو پہونچا شگاف ہائے کوہ سے شعاع آفتاب اُسکو نظر آئی۔ بچہ نے جو روشنی آفتاب کی نہ دیکھی تھی بے اختیار ضیائے شمس پر عاشق ہو گیا تا وقتیکہ آفتاب روزن کے مقابل رہتا تھا عجیب و غریب حرکات ناز و نیاز کرتا تھا۔ ناگاہ ایک سنگ کلان روزن کے حائل ہوا۔ طفل نے جو ایک دو روز اپنے معشوق کو نہ دیکھا ایک شب باپ کی نظر سے پوشیدہ غار سے باہر نکل آیا۔ یہاں ماہ عالم آرا سے جہان منور ہو رہا تھا۔ عابد کے فرزند نے جو بجز ضیاع آفتاب اور کچھ نہ دیکھا تھا اُسکو یقین ہوا کہ یہی صورت روشن غار کے اندر نظر آتی تھی اور مین اسی کے شوق مین نکلا ہون جب صبح کے وقت ماہ غروب ہو گیا بچہ زار زار رویا اثنا مین آفتاب عالمتاب نے مشرق سے طلوع کیا۔ عابد کے فرزند نے جو آفتاب کو دیکھا سمجھا کہ اصل مطلوب میرا یہ ہے اور روزن کوہ سے اسی کی روشنی نظر آتی تھی۔ افسوس کیا غلطی فاش مجھہ سے سرزد ہوئی کہ مینے خلاف اِسکے دوسرے کو معشوق اپنا قرار دیا مگر انصاف یہ ہے کہ وہ شے دوئی بھی بجائے خود واجب المحبت ہے۔ طفل اپنے باپ کے پاس آیا اور صورت واقعہ بیان کی۔ عابد نے فرزند کو ایک کلمہ نصیحت کہا اور وہ اپنے مطلب جانی کو پہونچا

حکیم صاحب نے نقل ختم کرکے فرمایا اے معز الدین شمسہ تاجدار اور ملکہ نوبہار مین ہم بعینہ آفتاب و ماہتاب کی مناسبت سمجھنی چاہیئے۔ شہزادے نے حکیم صاحب کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور کہا حضرت نے درست فرمایا۔ لیکن وہ کلمہ نصیحت بھی ارشاد فرمایئے جو عابد نے اپنے فرزند سے کہا۔ حکیم صاحب نے فرمایا ہنوز اُس کلمہ کے اظہار کا وقت نہین آیا

البتہ جب تم اپنے والدین کیخدمت مین پہونچو گے اور تمام امور دنیاوی سے فارغ ہو گے
مین تمکو آگاہ کرونگا۔ اب تم جاؤ اور بس فردا شام کے وقت میرے پاس آؤ مین تمکو
اُس سرزمین مین لے چلونگا جہان شجرۃ العقل ہے۔ مین اُسکا پھل جسکا نام ثمرۃ الفہم ہے
تمکو کہلاؤنگا۔ جب تم ثمرۃ الفہم کہاؤ گے تمہارے قوے اِسقابل ہوجائینگی کہ عقدہائی
مشکل کو حل کرسکوگے۔ دوئم تحویل حمل یعنی نوروز ال فروزسیہ مین چھ ہمینے سے کم مدت
باقی رہی ہے۔ مین اِس عرصے مین تمکو خط لوح بیضا بھی آگاہ کردونگا
شہزادے نے بوقت رخصت عرض کیا کہ میرے امرا عشوقان طلسمی کے فراق مین بدحال
ہین اُنکی تسلی کی کچھ تدبیر فرمائیے۔ حکیم صاحب نے فرمایا جس وقت تو جبل اعلے مین پہونچیگا
اور رشمہ تاجدارے منعقد ہوگا تیرے امیر بھی اپنی مراد کو پہونچین گے
شہزادہ مع امرا رخصت ہوکر لشکر مین آیا اور ہرچند کہ دل نہ چاہتا تھا مگر بپاس خاطر
سرداران لشکر کے صحبت رقص و سرود گرم کی
روز سوئم بوقت شام شہزادہ جوہر کو ہمراہ لیکر حکیم صاحب کیخدمت مین حاضر
ہوا۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ تم تین روز کے واسطے بجائے خود کوئی نائب لشکر مین مقرر کردو
شہزادے نے کہا ہرگاہ میری غیبت مین تین ماہ کامل لشکر مین نائب مقرر نہوا۔ اب تین
روز کے واسطے کیا ضرور ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا اُس وقت مین لشکر کا محافظ تہا اور اب
مین بھی تمہارے ہمراہ چلونگا۔ شہزادے نے امیر جلال الدین فیروز یمنی کو لشکر کا سردار
مقرر کیا
جب نماز عشا سے فارغ ہوئے حکیم صاحب نے سہیل کے کان مین کچھ کہا۔ سہیل گنبد سے
باہر نکل آیا اور پروین نے اندر سے گنبد کا دروازہ بند کردیا۔ بعدہٗ دسترخوان بچھا کر

طعام رنگارنگ اور میوہ تر و خشک شہزادے کے روبرو رکہا۔ حکیم صاحب نے فرمایا تم البتہ
کچھ کہاؤ۔ شہزادے نے فرمایا حضرت مین بہی شریک ساتھ ہون۔ حکیم صاحب نے فرمایا مجہے فقط بوئے
طعام کافی ہے۔ جب کہانے سے فارغ ہوئے پروین نے گنبد کے پہلو مین ایک مختصر
دروازہ کہولا۔ شہزادے نے دروازہ مین ایک زینہ نقب کا دیکہا۔ حکیم صاحب نے
زینہ اول پر خود قدم رکہا۔ بعدہٗ اشارے سے کہا کہ تم بہی میرے ہمراہ آؤ۔ شہزادہ
جو ہر متعجب و حیران ہمراہ ہوئے۔ جب نقب مین پہونچے اسقدر گنجایش دیکہی کہ چار آدمی
پس و پیش چلے جاوین۔ پروین ایک شمع روشن ہاتہہ مین لیکر پیشاہنگ ہو لیا۔ اگرچہ
شمع کی مقدار ایک انگشت سے زیادہ نہ تہی مگر دس قدم تک روشنی کا بخوبی عکس پہونچتا
تہا اور اثنائے راہ مین جہان ایک دو لحظہ آرام لیتے تہے پروین ایک روشندان کہولتا
تہا۔ اُس روشندان مین سے نہایت لطیف ہوا آتی تہی۔ جادہ ازین نقب کی
ایسی پیچ در پیچ تہی کہ گاہے دست راست جاتی تہی اور گاہے دست چپ۔ قصہ مختصر
قریب صبح صادق نقب سے باہر نکلکر دریائے محیط کے کنارے پر پہونچے۔ شہزادے نے
اس طرح کا ایک دریائے بے پایان شور انگیز دیکہا کہ طوفان نوح علیہ السلام کی خبر
دیتا تہا

حکیم صاحب نے اول نماز صبح ادا کی۔ بعدہٗ دریا کے کنارے پر تشریف لائے اور ایک
الاسم شروع کیا۔ جب اسم تمام ہوا بآواز بلند کہا اخرج یا دابۃ البحر ناگاہ ایک
جانور مدور راس شکل کا دریا کے اندر سے نکلا جسکی پشت پر ایک احاطہ نیم گز بلند حوض
کی مانند تہا اور وسعت پشت کی دس گز مدور سے زیادہ ہوگی اور دست و پا بعینہ لاک
پشت یعنی کچہوہ کی مانند تہے۔ پروین نے اُسکی پشت پر فرش بچہا دیا اور حکیم صاحب

اور پروین اور شاہزادہ اور جوہر چارون خادم و مخدوم دابۃ البحر کی پشت پر سوار ہوئے
حکیم صاحب نے فرمایا اے جانور دریائی بسم اللہ شمال کی جانب روانہ ہو۔ جانور حسب الحکم حکیم
روانہ ہوا۔ اثنائے راہ مین چند آدمی عجیب الخلقت جنکی صورت انسان کی تھی اور دست و پا
مثل اسپ دریا مین سے نکلے اور اُنہون نے حکیم صاحب کو سلام کیا اور مروارید و مرجان
نذر گذرانے۔ اسی طرح چند آدمی بشکل کبوتر آئے اور عنبر سارا نذر کیا۔ اسی طرح صبح
الغرض شب صدہا آدمی عجیب الخلقت حکیم صاحب کے پاس آئے اور بعد نذر کے [illegible]
رخصت ہوئے۔ شاہزادے نے جوہر سے فرمایا اے برادر عجب حکیم عالی مرتبہ ہے جو بحر و
بر پر حکمرانی کرتا ہے۔ جوہر نے کہا۔ حکیم صاحب ان جواہر کو کس کام مین لائینگے۔ ظاہرا ہیری
قسمت کا آرہا ہے۔ حکیم صاحب نے تبسم کیا اور فرمایا۔ ابھی آمد و رفت مین عرصہ ہے جو یہ سب مال
جمع ہونے دے۔ پھر سب طمع کیا کرنا

ناگاہ نصف شب کے وقت دور سے ایک ستارہ روشن نظر آیا۔ شاہزادے نے حکیم صاحب سے
کہا اے حضرت اس شکل کا ستارہ سرخ رنگ کبھی نہین دیکھا۔ حکیم صاحب نے کہا یہ روشنی شجرۃ الفہم
کی ہے۔ جب جانور درخت کے قریب پہونچا روشنی زیادہ تر کیفیت سے نظر آئی شجرۃ العقل کے
برگ بھی روشن و مجلا تھے جنسے کہ درخت بجنسہ چراغان معلوم ہوتا تھا۔ اس عرصہ مین
ماہتاب قریب غروب پہونچا اور ایک طرف سے دریا کو جذر حاصل ہوا۔ اس وقت شاہزادے
نے درخت کو بالمشافہ دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ ایک مار سیاہ و طویل حلقہ زدہ درخت
کے قریب بیٹھا ہے

حکیم صاحب نے فرمایا اے معزالدین درخت کا قصد کرو [illegible]
پڑھتا اور مار سے کہنا [illegible]

پیشتر تیرا باپ سائیل نگہبان تھا اور اُس سے اول تیرا دادا ہر سائیل محافظ تھا۔ اب تو درخت
سے جدا ہو جا اور راہ دے تا کہ مطلب اپنا حاصل کرون۔ مار سیاہ درخت سے دور تر
ہو جائے گا۔ تو درخت کے سایہ مین جا کر اس اسم کا ورد کرنا اور کہنا اے شجرہ طیبہ بحق کلمہ
طیبہ صاحبہا الصلوۃ والسلام الفاخرہ اگر تجھے حکمائے پیشین اور بزرگان با دین نے بہ نیت
خیر دل تو اب یہان لگایا ہے اپنا ایک ثمر مجھے دے۔ مین راہ دور و دراز سے یہان آیا ہون
اور ایک مطلب عظیم اور مشکل سخت درپیش رکھتا ہون۔ اگر مشیت ایزدی جاری ہوئی ہے
درخت پر سے ایک ثمر تمہارے دامن مین آ جاوینگا

شاہزادے نے حسب ہدایت حکیم صاحب عمل کیا اور ایک ثمر لا کر کہایا۔ ایسا خوش ذائقہ
تھا کہ شاہزادے نے تمام میوے دنیا کے فراموش کیئے اور بہ مجرد کہانے کے شاہزادے
کا گوہر دانش بہ نسبت سابق ہزار درجے روشن و مصفا ہو گیا اور حافظہ کی یہ کیفیت ہوئی
کہ یوم تولد سے تا الیوم جو واقعات دیکھے یا سنے تھے تمام و کمال یاد آ گئے۔ حکیم صاحب نے جوہر
کو چند برگ درخت لا کر کہلائے اُسکا فہم و ذکا بھی زیادہ ہو گیا

بعد حاصل کرنے ثمرہ کے یہ جماعت واپس آئی اور جزیرہ ہام سے گذر ہوا۔ وہان کا
بادشاہ ہمام شاہ مروارید پوش واسطے استقبال کے آیا اور تحائف گران قیمت نذر کیئے
اسی سے دیگر جزیرون کا حال قیاس کرنا چاہیئے۔ اثنائے راہ مین حکیم صاحب نے فرمایا اے
معز الدین ثمرۃ النعم کے کہانے سے طلسم کے اکثر امور خود بخود تمنے سمجھ لیئے ہونگے لیکن پھر بھی
اگر کوئی امر دریافت طلب رہا ہو بیان کرو۔ شاہزادے نے دست بستہ عرض کیا یا حکیم الوقت
اب اکثر عقدے حل ہونے لگے ہین تاہم بعض امور کا دریافت کرنا میرے لیئے مفید ہوگا۔
اول مرغ اسرار کا حال پوچھتا ہون۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ یہ پرندہ باقمت پہلے

اعظم اور تصفیہ قلب اپنے ہمزاد سیماب جنی کو ایسا مسخر کیا ہے کہ اُسکو میرے دستو پر بطلق
دستگاہ نہین اور بہر حال میرا فرمانبردار ہے بس وہی سیماب جنی میرے حسب فہمایش تمام
مقدمات طلسم کو انجام دیتا ہے ہرگاہ میرا ہمزاد بھی ہے میری اور اُسکی آواز مین کچھ
فرق نہین۔ شہزادے نے کہا اے عالیجناب اقبال شاہ کا حال ہرگز معلوم نہ ہوا جو آپ
نے اسمین دیکھین البتہ وہ ملائک کی سنی مین حکیم صاحب نے فرمایا آفرین ہے خوب سمجھا اے
فرزند اقبال شاہ تیرے برج اقبال کا موکل تھا جب مجھے حصار چار مثلثہ مین تیرے کام
کو انجام دینا منظور ہوا مین نے علم دعوت سے تیرے اقبال کے موکل عزائیل نام کو
کیا بعد ازان شہر خفا مین بھیجا جہان کا نور الزمان شاہ بادشاہ تھا نور الزمان شاہ
کے دو فرزند ایک دختر سعادت بانو اور ایک پسر صاحب جمال اقبال شاہ نام تھے قضا
کردگار اقبال شاہ بن نور الزمان شاہ پندرہ برس کی عمر مین آزار دق سے مر گیا
ایک شب عالم واقعہ مین نور الزمان شاہ سے کہا کہ فلان کوہ کے دامنہ مین ایک جوان
ہم عمر و ہم صورت تیرے فرزند کا ہے بلکہ اوضاع و اخلاق مین اقبال شاہ پر بھی فضیلت
رکھتا ہے تو اُسکو اپنی فرزندی مین لے اور عزائیل موکل کو فہمایش کی کہ تا حکم ثانی
اپنی تبدیل ہیئت نہ کرنا بلکہ ایک مہر خموشی اُسکے لب پر لگا دی تاکہ اس راز پر
کا افشا نہ کر سکے نور الزمان شاہ میرے حسب الحکم عزائیل موکل کو شہر مین لایا
مشہور کیا کہ میرے فرزند کو مرض سکتہ ہو گیا تھا جب قبر مین دفن کیا خدا کی قدرت
اُسکے دماغ میں ایک سنگ سختی کی ضرب پہونچی اور جو خون دماغ سے جاری ہوا
بعد ازان خود بخود ہوش مین آ گیا اور ہمنے قبر سے نکال لیا۔ اقبال شاہ کے
کو جو تین روز کا عرصہ گذرا تھا خلائق شہر کو یقین آیا نور الزمان شاہ

تمام کاروبار سلطنت اقبال شاہ کے سپرد کر دیئے اور خود گوشہ نشین ہوا۔ اقبال شاہ بت پیکر
بصورت انسان امور ریاست انجام دیتا رہا۔ اس اثنا میں تم بدولت ہمائے اقبال شہر کرسی
میں داخل ہوئے۔ یعنے اقبال شاہ کو ہر کام میں تمہارا ممد و معاون کیا۔ اقبال شاہ نے
تم سے ملاقات کی اور تمہارے کل کاموں کا کفیل ہوا۔ اب تم اقبال شاہ کے برادر مقبل
کی حقیقت سنو۔ مقبل صاحب اقبال کو کہتے ہین اور طلسم مین صاحب اقبال تم تھے اسی نظر سے
اقبال شاہ نے تمہارے روبرو یہ تمہید بیان کی کہ بھائی میرا مقبل نام شاہ ظہورستان کی دختر
یعنے ناطقہ روشن بیان پر عاشق ہے اور عقد ناطقہ کا قدیم سے رؤسائے اربعہ کے صلح
و صلاح پر موقوف ہوتا آیا ہے تم مقبل کے مقدمہ مین کوشش کرو تاکہ تمہارا مطلب
بھی اس ضمن مین حاصل ہو اور ظاہر ہے کہ اگر اقبال شاہ یہ تمہید وضعی بیان نہ کرتا تم
ناطقہ کے عقد کو ہرگز قبول نہ کرتے اور یہ امر حکمائے پیشین کے خلاف حکم ہوتا۔ مرگانہ مجھے
نوبہار کا بھی تم سے منعقد ہونا منظور تہا مین نے تمکو غلطی دی اور اصل مطلب پوشیدہ رکہا
شہزادے نے کہا اے حضرت اگر ناطقہ کا عقد اول سے منظور تہا پھر وہ مجھسے کس واسطے روپوش
ہوئی۔ حکیم صاحب نے فرمایا مین نے مصلحتاً ناطقہ کو پوشیدہ رکہا ورنہ نوبہار اور ناطقہ
دونو تمہاری مواصلت سے بے نصیب ہتین۔ کیونکہ انسان کے ایک قلب مین دو عشق کی
گنجائش کسی صورت سے نہین ہو سکتی۔ اسی لحاظ سے مراۃ الغیب مین بھی بجائے ناطقہ
تم نے نوبہار کی صورت دیکھی ہر چند کہ نوبہار کو تمہارا عقد ناطقہ سے بالطبع ناگوار گذرا
الا میرے خوف سے کچھ دم نہ مارا۔ البتہ جب تم نے سیرگاہ چہارم مین بارہ محلات کے اغواء سے
صبح دلکشا کو بنظر التفات دیکھا اُس وقت نوبہار کو بہانہ ہاتھ آیا اور اُس نے تمکو ظہورستان
سے نکلوا دیا۔ اور اقبال شاہ نے جو ظہورستان مین تم سے بیان کیا کہ اب میرے بھائی

مقبل یہ ذاتِ بہت کچھ سروکار نہ رہا اور وہ مرشد کا کف مستی کہا کر مرتبۂ اعلے کو پہونچا اُسکی حقیقت یہہ ہے کہ گویا یعنے یا نفس مطمئنہ تم کو مقبل خطاب دیا اسواسطے کہ نفس مطمئنہ کا یہی کمال ہے کہ آخر اپنے مبدء سے واصل ہوجائے علاوہ ازین ایک فال نیک بھی تمہارے واسطے تھی۔ بار دوئم جو اقبال شاہ نے بلباس درویشی بیت المعمور ثانی مین تم سے ملاقات کی وہ مکان قدسی نشان حاجتمند کے واسطے اسی لباس کا مقتضی تہا اور یہ حاجتمند گویا تم تھے۔ یعنی جو فلک اطلس منزل اعلے مین جایا چاہتے تھے۔ بس تمہارے عوض اقبال شاہ نے لباس درویشی پہنا اور بار سوئم سروستان حیرانی مین بآن شوکت وحشمت اقبال شاہ کی تم سے ملاقات کرنے کی یہ وجہ ہے کہ وہان ملکہ نوبہار سے تمہاری تقریب عقد درپیش تھی۔ اور بار چہارم گنبد گیتی نما مین اقبال شاہ کا ملنا اس غرض سے تھا کہ تم ملکہ نوبہار کی محبت کے سبب کہین قصد گنبد کا موقوف نہ رکہو اور یہہ حرکت بانیان طلسم کے قاعدے کے خلاف ہوتی۔ یہہ ملاقات آخر تہی یعنی اقبال شاہ کو بظاہر نہین ملنے کا مگر باطن مین تمہارا ممد ومعاون رہیگا

شہزادے نے کہا اے مجمع کمالات نور الزمان شاہ اور اہل طلسم کی مانند میری ملاقات کے واسطے نہ آیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا نور الزمان شاہ نے اُسی ایام مین رحلت کی تہی اور بجائے اُسکے ملکہ سعادت بانو بنت نور الزمان شاہ فرمانروائی کرتی ہے۔ شہزادے نے پوچھا شاید سعادت بانو کتخدا ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا البتہ منعقد نہین ہوئی۔ شہزادی نے کہا پیر و مرشد جسوقت اہل طلسم طلسم سے نکلین امیدوار ہون کہ سعادت بانو کا امیر مجاہد الدین سے عقد ہو ورنہ اُسکا گلہ باقی رہے گا۔ حکیم صاحب نے فرمایا اول تم اپنے کاموں سے فارغ ہو تو بعد ازان جو کہوگے عمل مین لاؤنگا

شاہزادے نے پوچھا جس وقت مین فردوسیہ مین عالم مثال سے عالم مادیات مین آیا مرات الغیب اور زرہ صد مثقالی اور نیمچہ دیوکش مینے اپنے پاس موجود نہ پایا۔ حکیم صاحب نے فرمایا جن موکلون نے تم کو عالم مادیات مین پہونچایا وہی تمہارے اسباب کے بھی محافظ ہین۔ انشاءاللہ تعالی بوقت کار دینگے

شاہزادے نے پھر سعدل النہار کے آہو اور مزرع و دہقان کی حقیقت پوچھی حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند وہ طلسم فلک اعظم کا نمونہ تہا جو سادہ محض واقع ہوا ہے اور اُسی کو عرش رحمن عبارت ہے۔ حکیم ارسطو اور حکمائے پیشین کو منظور ہوا کہ فلک سادہ مین ایک دو مثالین اور شکلین دنیائے بیوفا کی بعلم حکمت ظاہر کرین۔ ازان جملہ وہ چاہ عمیق دنیا کی مثال اور وہ آہو دنیا کا نمونہ تھا اور وہ شخص کنار خوار طالب دنیا کی مثال تھا اور کنار خار دار متاع دنیا تہا اور وہ دو موش سیاہ و سپید کہ بیخ درخت کو قطع کر رہے تہے روز و شب کی مثال ہے جو ہمیشہ عالم کے نخل عمر کو قطع کرتے ہین اور درخت کنار انسان کی عمر کی تشبیہ تہا اور وہ چار افعی بجائے چار عنصر تہے کہ قلیل فساد جسمی مین آدمی کو ہلاک کرتے ہین اور اژدہا مرگ کی مثال تھا کہ ساعت موعود کی منتظر رہتی ہے اور اُس مرد کنار خوار نے جو یہ کہا کہ تو مجہسے زیادہ تر چاہ بلا مین گرفتار ہے اُس نے کلمہ حق کہا بایں معنی کہ تمہارا روز و شب حشمت سلطنت اور معشوقان راہ طلعت کے خیال مین گذرتا ہے۔ شاہزادی کو اِس بیان سے کمال عبرت ہوئی اور اپنے حق مین دعائے خیر کی

بعد ازان حکیم صاحب نے فرمایا وہ دہقان کہ اے دنیا کی مثال تھی جو انسان کو بادیہ ضلالت سے شاہراہ نجات پر پہونچاتے ہین اور وہ مزرعہ خشک خلائق کی مثال تھی جسمین دانہ ہائے پند و نصیحت بکہیرے گئے۔ جو دانے مزرعہ کے کنارے پر بکہرے

اور اُنکو جانور کہا گئے وہ اُن کلمات نصیحت کی مانند ہین کہ انسان سنے اور عمل نہ کرے
اور بعض دانے کہ مزرعہ مین سنگ پر گرے اور قدرے خاک کے سبب سبز ہوگئے اور پہر
سنگیت نے ریشہ ہائے درخت کو خشک کر دیا یہ مثال اُن سخنان حکمت کی تہی کہ انسان سنے
اور عمل بہی کرے مگر ہوا و ہوس کے سبب جلد بہول جائے۔ اور جو دانے سبز ہوکر کانٹون
مین اُلجھ کر رہگئے یہ اُن کلمات کی مثال ہے کہ آدمی بگوش ہوش سنے اور چندے
عمل بہی کرے لیکن پہر خواہشین اور ضرورتین دنیائے فانی کی غالب آجائین اور
عمل سے روکدین۔ اور جو دانے سبز و پختہ ہوگئے اور تمنے کہائے یہہ مثال اُس کلمہ کی ہی
کہ سنے اور عمل مین لائے اور نتیجہ نیک ملے

شاہزادے نے کہا پیر و مرشد مین آپکو بمنزلہ پدر مہربان جانتا ہون برائے خدا
دو چار کلمات حق مجکو تلقین فرمائو۔ حکیم صاحب نے فرمایا بجز اسکے اور کیا تلقین کرون
کہ ہر کام مین خدا پر توکل کرو اور ہر وقت خلق خدا کی بہتری کے خواہان رہو کسی
کامیابی پر نازان نہ ہو اور کسی مخلوق کا آزار روا نہ رکہو

شاہزادے نے پہر صیاد و جانور کی نقل بیان کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا صیاد نے کلمہ
واقعی کہا کہ اسطرح کا تماشا حضرت موسےٰ اور خضر علیہم السلام نے بہی دیکہا تہا لیکن حقیقت
سے واقف نہ ہوئے۔ آخر ایک فرشتے نے بصورت صیاد موسےٰ اور خضر سے کہا کہ یہہ مثال
رسول آخرالزمان کے علم کامل کی ہے یعنی سرور کائنات کے ایک ایک قطرہ علم نے
چار سمت عالم کو شاداب کر رکہا ہے اور قطرہ نخستین کہ جانور نے پہر دریا مین ملادیا اُسکا
یہ حاصل ہے کہ بجز ذات بابرکات رسول و آل پاک کہ ائمہ اطہار یعنی امیرالمومنین
حضرت علی علیہ السلام اور اُنکے گیارہ جانشینون سے عبارت ہے کوئی عالم اُس علم سے

واقف نہین ہوا جسپر آیہ والراسخون اور حدیث انا مدینة العلم وعلی بابہا شاہد ہے
اس گفتگو مین ایک دروازہ عالیشان منقش و رنگین نظر آیا جب دابة البحر اُس در کے
قریب پہونچا۔ شاہزادے نے دیکھا کہ چوب و سنگ از ہم تمیز نہین ہوتا اور طرفہ تریہ
کہ ہر لحظہ ایک رنگ دوسرے رنگ سے بدل جاتا تہا۔ شاہزادے نے پوچھا یہ کیا مقام ہے
حکیم صاحب نے فرمایا۔ اس مکان غرائب نشان کا نام مبدا العجائبات اور اصل الطلسمات ہے
حکیم صاحب مع رفقا دابة البحر کی پشت سے اُترے اور فرمایا کہ اجا نور دریائی آفرین
خوب خدمت لائق بجا لایا۔ اب ہم نے رخصت دی۔ کل پہر عصر کے وقت اسی جا سے
حاضر ہو جانا

حکیم صاحب براہ زینہ دروازہ کے برابر پہونچے اور بہ زور اسما اُسے کہولا۔ وہان ایک
ایسا باغ دلکشا نظر آیا کہ باغ ہمے طلسم سے بالکل مشابہ تہا اور ترکیب عمارت اور تفریق
مکانات بعینہ طلسم اجسام نراجسام کی مانند تھی۔ ایک مکان مین اس جماعت نے قیام کیا اور
بعد میوہ خوری شب عبادت آمیز نگار مین گذاری۔ حکیم صاحب صبح کے وقت باغ کی
سیر کرتے ہوئے ایک اور دروازے پر آئے اور شاہزادے سے فرمایا کہ اس دروازے
کے اندر نظر غور سے دیکھو۔ شاہزادے نے اُس دروازے کے اندر ایک مکان وسیع دیکھا
جسمین قریب ہزار چرخ کے لگے ہوئے تہے اور ہر چرخ کا رنگ جدا تہا۔ شہزادے نے
حکیم صاحب سے کہا اے معدن دانش و علم ہر چند کہ مینے ان چرخون کو دیکھا الا انکی ماہیت
سے آگاہ نہ ہوا۔ حکیم صاحب نے فرمایا اب مکان کی پشت بام پر چلو۔ شہزادہ اور جوہر
سقف بام پر آئے وہان یہہ دیکھا کہ جہانتک نظر جاتی ہے ایک سقف مسطح ہے اور ایک
گز کے فاصلے سے چودہ عدد صفحے بلند و مربع بنے ہوئے ہین اور صفحہ کلان پر متعدد

صفحہ خورد ہین اور صفحئے خورد پر صدہا شہر و بلاد کے نقشے بنے ہوئے ہین اور شہرون مین انسان و حیوان کی تصویرین تہین اور ایک طرف سقف کے ایک دیوار نہایت طویل تھی اور دیوار مین موافق اعداد صفحہ دروازے تہے اور ہر دروازے پر ایک پردہ افتادہ تہا شہزادہ نے اُن شہر و بلاد اور تصاویر کو غور سے دیکہا گمان گذرا کہ مین نے یہہ شہر و انسان کہین دیکھے ہین۔ اسیصورت سے مکان پائین مین بھی متعدد چرخ تہے انمین چودہ چرخ کلان تہے اور ہر چرخ مین اکثر چرخ خورد نصب کیئے ہوئے تہے غرضیکہ تمام و کمال خورد و کلان ہزار چرخ ہونگے۔ شہزادہ نے حکیم صاحب سے کہا حضرت ان چرخون کے حال سے ہہی آگاہ فرمائین کہ یہہ کیا اسرار ہے حکیم صاحب نے فرمایا صبر کرو مین واضح تر تمکو کہتا ہون بعد ازان پردین کے کان مین کچہہ کہا پردین وہان سے روانہ ہوا ایک ساعت نہ گذری تہی کہ خود بخود ایک صدا پیدا ہوئی۔ حکیم صاحب نے جوہر سے فرمایا تم اِس دروازہ مین داخل ہو جاؤ اور دیکہو کہ کیا تماشا نظر سے گذرتا ہے جوہر دروازہ مین داخل ہوا یہان شہزادہ نے دیکہا کہ اُن تصاویر مین کہ جو صفحون پر نصب تہین خود بخود حرکت پیدا ہوئی۔ حکیم صاحب نے شہزادہ سے پوچہا بیان کرو کہ کیا تماشا نظر آتا ہے۔ شہزادہ نے کہا پیر و مرشد جو ہنگامہ طلسم مریخ مین دُشمن نازنین سرخ پوش منارہ نشین کے روبرو اُن چارون بادشاہون مین باہم برپا ہوا تہا بعینہ یہان نظر آتا ہے حکیم صاحب نے فرمایا صبر کرو جوہر وہان سے آکر حال واقعی بیان کریگا۔ اِس اثنا مین آواز موقوف ہوئی یہان حرکت بہی تصاویر کی موقوف ہو گئی اور جوہر دروازہ سے باہر نکل آیا حکیم صاحب نے جوہر سے فرمایا جو تماشا تمنے دیکہا شہزادہ کے روبرو بیان کرو جوہر نے وہی حال بیان کیا جو شہزادہ نے باطن طلسم مریخ سے دیکہا تہا۔ حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند بخت بلند جو رمز ہو مہ طلسم مین تمہاری نظر سے گذرے

تیرے مجھے ظاہر ہونے کی بھی علت ہی کہ اب تمنے دیکھے یعنے حکیم طالقوس وغیرہ چند نفرون کو حضور نے کام کے واسطے طلسم مین معین کر رکہا ہے تاکہ موافق قاعدہ معینہ یہان ان چرخون کو حرکت دین اور وہان سیار طلسم کو تماشائے غیر مکرر نظر آئے اب اندر سے دیکھو کہ حرکت و سکون اسماے الٰہی سے متعلق ہے یعنے ہر چرخ مین ہر کام کے واسطے ایک ایک اسم کنندہ ہے جب شکست طلسم کا وقت پہونچیگا تمام چرخ تمہارے ہاتھ سے منہدم ہونگے اور پھر اُس وقت طلسم کا نشان تک باقی نہین رہیگا۔ مگر ہان جو بادشاہ و امرا اور جن و بشر خارج طلسم مین بھی موجود رہینگے انکی تمسے طلسم مین ملاقات ہوئی۔ بیرون طلسم تمہارے لشکر مین داخل ہونگے

جوہر نے عرض کیا قبلہ و کعبہ ہرگاہ غلام نے اور سردارون کی نسبت تماشائے طلسم کم دیکھا امیدوار ہون کہ اب حضرت مجھے مبدء العجائبات کے سیر و تماشا کی اجازت دین تاکہ شہزادے کی مانند سیر کیا نظر سے بھی کوئی مقام طلسم مخفی نرہے۔ حکیم صاحب نے اجازت دی جوہر نے بھی شہزادے کی مانند قصر قران السعدین مین بہی تکلیف پائی اور قصر قران السعدین مین اسیطرح شہزادے کی ملکہ نوبہار سے ملاقات ہوئی تھی جوہر کی لعل افروز پری سے ملاقات ہوئی اور یہ تصور کامل ہوا کہ گویا مدت دراز سے عالم طلسم مین داخل ہے۔ یہان شہزادہ بھی بیرون دروازہ یہی تماشا دیکھ رہا تہا جوہر نے طلسم سے نکلکر تمام حقیقت بیان کی۔

اس اثنائے مین حکیم طالقوس و حکیم ابو المحاسن و حکیم اختشیجان و حکیم دانش افروز و حکیم اسلیمون و حکیم ارقیمون و حکیم صدر العلے و حکیم عبد السلام وغیرہ اور انکے تمام شاگرد و خدمتگار حاضر خدمت ہوئے اور انہون نے بالاتفاق سیر طلسم کی مبارکباد

دی بعد ازان اپنے اپنے مقام کو چلے گئے۔ اب شہزادے کو ماہیت طلسم میں کسی طرح
کا شبہہ باقی نہ رہا

حکیم صاحب بھی دریا کنارے پر تشریف لائے۔ وہ جانور دریائی گویا منتظر بیٹھا تھا
حکیم صاحب شہزادہ معزالدین اور جمہور [illegible] دابتہ البحر کی پشت پر سوار ہو کر [illegible]
کی راہ سے گنبد میں پہنچے۔ حکیم صاحب نے تحائف مروارید دریائی نصف جوہر کو اور نصف
شہزادے کو سرفراز [illegible] کو تقسیم کرنے کے لیے عطا فرمائے اور وقت مشخص کیا۔ آخر
غرۂ رجب روز پنجشنبہ کو جو مشتری سے منسوب ہے یہ شغل قرار پایا

شہزادہ غرۂ رجب المرجب روز پنجشنبہ کو مشتری کی ساعت اول میں حکیم صاحب کے پاس
گیا۔ حکیم صاحب نے شہزادے کو حکمائے اشراقیین کے طریق سے ایک اسم بزرگ صفائی قلب
کے واسطے تعلیم کیا اور فرمایا کہ گنبد کے گوشہ میں اس اسم کا ورد شروع کرو۔ شہزادہ حکیم
صاحب کے حسب الارشاد وردخوانی میں مشغول ہوا

# خاتمہ کتاب بوستان خیال جلد چہارم

ناظرین بوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلد چہارم ختم ہوئی۔ ان چار جلدوں کے مطالعہ سے
ظاہر ہو گیا ہوگا کہ یہ کیسی عجیب داستان ہے۔ اس کی آیندہ جلدوں کا مضمون اور بھی زیادہ [illegible]
اگر خواستہ خدا ہے تو جلد تر جلد پنجم بھی چھپ کر ہدیہ ناظرین ہوگی

جلد سوئم عالیجاہ بلند پایگاہ حضور نواب صاحب [illegible] محمد خان صاحب بہادر جی سی ایس آئی دام اقبالہ والی ریاست [illegible] کے نام نامی پر
منسوب کی گئی تھی جو بدولت وزیر با تدبیر میر ابراہیم علی خان صاحب بہادر [illegible] ہو گیا۔ جلد چہارم [illegible] نذر [illegible]

# اشتہارات

## بستان خیال

(جلد اول و دویم و سویم و چہارم)

یہ چارون جلدین چھپ کر برائے فروخت موجود ہین۔ بمقابلہ دلچسپی مضامین و محنت مولف قیمت بہت کم تجویز کی گئی ہے جو حسب ذیل ہے

| نام جلد | قسم کاغذ | تعداد صفحات | قیمت | محصول | رسید ڈاک خانہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جلد اول | ڈمی | ۲۰۸ | ۱۳ار | ار | ۰ر | ۱۴ا۰ر |
| ؍؍ | سریرام پوری | ؍؍ | ۱۰ار | ار | ۰ر | ۱۱ا۰ر |
| جلد دویم | ڈمی | ۲۵۶ | عصہ۱ | ار | ۰ر | عصہ۱ ا۰ر |
| ؍؍ | سریرام پوری | ؍؍ | ۱۲ار | ار | ۰ر | ۱۳ا۰ر |
| جلد سویم | ڈمی | ۲۵۶ | عصہ۱ | ار | ۰ر | عصہ۱ ا۰ر |
| ؍؍ | سریرام پوری | ؍؍ | ۱۲ار | ار | ۰ر | ۱۳ا۰ر |
| جلد چہارم | ڈمی | ۳۷۰ | عصہ۱ ۸ر | ار | ۰ر | عصہ۱ ا۰۹ر |
| ؍؍ | سریرام پوری | ؍؍ | عصہ۱ ۲ر | ار | ۰ر | عصہ۱ ا۰۳ر |

کوئی صاحب زیادہ احتیاط کرین تو ہر بابت حق رجسٹری روانہ فرمائین ورنہ بلا رجسٹری کرائے کتاب روانہ کیجائے گی لیکن اس صورت مین نہ پہونچے تو مطبع ذمہ دار نہو گا دوبارہ نہ بھیجے گا

اگر ان او رمنگانیوالون کی خدمت مین بھیجا جائیگا جبکہ ۵ یا اس سے زیادہ قیمت کی کتابین منگائین یہ کتابیں رجسٹری کرا کر بھیجی جائینگی

(المشتہر) سید نادر علی سیفی مالک و مہتمم مطبع حنفی لاہور

# بوستان خیال جلد پنجم

یہہ جلد چہپ رہی ہے اور رہبر ہند کے اُن خریدارون کو جو زر پیشگی عنایت کرتے ہین اُسکی اوراق ہر پرچہ کے ساتھہ بہیجے جاتے ہین - امید ہے کہ رہبر ہند کے تمام خریدار حساب کی صفائی پر توجہ فرمائینگے تاکہ اس دلچسپ کتاب کے اوراق مفت ہدیہ ہون

اس جلد کے ختم ہونے پر اسکی قیمت تجویز ہوکر عام شائقین کتاب کے واسطے اشتہار دیا جائیگا

المشتہر سید نادر علی سیفی مالک و مہتمم مطبع سیفی لاہور

# بوستان خیال پر احباب کی رائے

زبانی اور تحریری جو اظہار پسندیدگی بوستان خیال کے بارے مین احباب نے فرمایا ہی اُن سب کا چہاپنا ہم طول عمل مین داخل سمجہتے ہین اور اس لئے چند خطوط کا انتخاب شایع کیجاتا ہے جسے صحیح تقریظ کا درجہ دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا

انتخاب خط جناب خان بہادر سردار محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی ڈسٹرکٹ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

مہربان من جناب سیفی صاحب سلمہٗ - تسلیم آپکے پرچہ اخبار کے ساتھہ بوستان خیال کے پرچہ نمبر ۱ سے ۲۰ تک پہونچے - مین اُسکی عمدگی کی وجہ سے نہایت مسرت سے اُسکا خواہشمند ہون

تحریر ۹ ستمبر ۱۸۹۱ع نیاز مند محمد حیات خان از سیالکوٹ

انتخاب خط جناب پنڈت ہرکرشن صاحب نائب تحصیلدار

آپنے خیال کی وہ جلد جو تیار ہوئی یا ہونیوالی ہو بذریعہ قیمت طلب پیکٹ بہیجدیوین

۲۴- اکتوبر ۱۸۹۲ء - نیاز مند پنڈت ہر دکشن رائن

انتخاب خط جناب منشی ویدیا ساگر صاحب منصف

جناب سیفی صاحب زاد عنایتہ - تسلیم - واقعی کتاب بوستان خیال نہایت غم غلط کرنیوالی ہے یہ کتاب آپکے مطبع کی یادگار ہے - ۱۱ ستمبر ۱۸۹۱ء ویدیا ساگر منصف

انتخاب خط منشی قادر بخش صاحب سوداگر انارکلی

کرمفرمائے بندہ جناب سیفی صاحب زاد عنایتہ - تسلیم - واقعی کتاب بوستان خیال نہایت غم غلط کرنیوالی ہے یہ کتاب آپکے مطبع کی یادگار ہے - ۲۶ دسمبر ۱۸۹۱ء زیادہ آداب

انتخاب خط مرزا جہانگیر صاحب عرضی نویس شاہپور

حضرت شاہ صاحب دام عنایتہ - السلام علیکم میںنے چند صفحے بوستان خیال کا مطالعہ کیا اسکا مجکو شوق ہے - آپ اشتہار قیمت اسکا بھیجدیں - ۳۰ - اکتوبر ۱۸۹۱ء مرزا جہانگیر بیگ عرضی نویس شاہپور

انتخاب خط منشی مہتاب الدین صاحب پٹواری سرہالی کلان ضلع امرتسر

جناب سید صاحب - السلام علیکم - میںنے بوستان خیال کا اشتہار دیکھا - بہت سے صاحب اسکی شایق ہیں براہ مہربانی اسکی قیمت سے اطلاع دیں - راقم مہتاب الدین پٹواری سرہالی کلان

انتخاب خط جناب منشی رگ نندن لال صاحب سپروائزر صیغہ تعمیرات لدہیانہ

مہربان من جناب سیفی صاحب دام عنایتہ - تسلیم - یہ کتاب لاجواب آپکے مطبع کا فوٹو ہی جس سے پژمردہ دلوں کو شگفتگی حاصل ہوتی ہے - الراقم رگ نندن لال سپروائزر لدہیانہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۲ء

انتخاب خط مولوی شہاب الدین احمد صاحب مدرس اول فارسی مدرسہ ضلع ہوشیارپور

پہلا حصہ بستان خیال کا پہونچا - از بس شکر گذار ہوں الفاظ شکریہ مل نہیں سکتے - اسواسطے صمیم شکریہ سے معذور ہوں جو قدر اسکا مجکو ہے وہ کسی کو کاہے کو ہوگا - الملتمس

شہاب الدین احمد - ۳ - اپریل ۱۸۹۲ء

عنایت فرمائے بندہ تسلیم - مزاج مبارک حضرت - بندہ آپکے کلام اعجاز
التیام کا دلدادہ ہے بے لگاوٹ عرض کرتا ہون کہ خدا جانے آپکی تحریر مین کیا اثر
ہے جو پڑہتا ہے دل ہاتھہ سے دیدیتا ہے - زبان نہین کہ آپکی تعریف کرون

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

اب التماس یہہ ہے کہ ایک پرچہ بستان خیال کا جو غالباً ۲۹ - اپریل سنہ الیہ کے اخبار مین
آیا تھا خوبی قسمت سے گم ہوگیا - لہذا امیدوار ہون کہ ایک کاپی جلد سوئم کی صفحہ ۱ سے
۹۶ تک اسے ارسال فرمائیے گا تو بعید از بندہ نوازی نہوگا - مین آپکا ہمیشہ ممنون ہون گا
۱۲ مئی ۹۰ء منوہر لال خلف الصدق رائے بہادر منشی کشن سروپ صاحب مدار المہام ریاست بیکانیر

عنایت فرمائے سید نادر علی سیفی زاد لطف فرما

بعد تسلیم آنکہ - بوستان خیال جلد سوئم کے ختم ہونے کا شکریہ ادا کرتا ہون
بندہ منوہر لال خلف کشن سروپ دیوان ریاست دہولپور

انتخاب خط جناب خان یوسف خانصاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مشفق و مکرم بندہ جناب شاہ صاحب سید نادر علیشاہ زاد الطافکم

تسلیم و نیاز کے بعد التماس ہے کہ اوراق بستان خیال جلد دوئم و سوئم ہمراہ
اخبار رہبر ہند پہونچتے رہے ہین - در اصل یہ کتاب بغم غلط التصور ہوئی ہے اسکی عمدگی کی
تعریف جہانتک ہو بجا ہے - جلد اول بستان خیال بھی بذریعہ قیمت طلب یا پارسل ڈاکخانہ
مین بھیجدو یجئے - یہ ہر چہار حصہ بستان خیال آپکے مطبع کے لطبد بیادگار کے رکھے جاوینگے

۲۳ ستمبر ۱۸۹۱ء　آپکا نیازمند بندہ یوسفخان از ٹانڈہ

انتخاب خط جناب حاجی محمد شاہ نواز خانصاحب رئیس ضلع شاہنواز خان ضلع منٹگمری

ایک عمدہ ناول جو آپکے پرچہ کے ساتھہ ہوتا ہی میرے پاس نامکمل ہے۔ باقی اوراق بھیجدین الراقم حاجی محمد شاہ نواز خان

انتخاب خط جناب منشی رام چند صاحب پی سارجنٹ بارڈ پولیس پشاور

مہربان من جناب سیفی صاحب دام اقبالہ۔ تسلیم۔ مین بہت شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ بوستان خیال کے اوراق مجھے ہر پرچہ کے ساتھہ بھیجتے ہین۔ واقعی یہ بے مثل قصہ ہی جس سے میرے پژمردہ دل کو خوشی ہوتی ہے راقم رامچند پے سارجنٹ از پشاور

انتخاب خط جناب مفتی محمد داؤد صاحب وکیل عدالت پشاور

جناب من۔ تسلیمات۔ جلد اول و دوئم بُستان خیال کی نیازمند نے مطالعہ کین۔ واقعی اس قسم کی کتابین دل کو خوش کرنے کے لئے نیازمند کی نظر سے پہلے نہین گذرین۔ نہایت عمدہ طریق سے آپنے اُسکا اختصار عبارت فرما کر بہت خوشنما ملونی ہی تالیف کیا ہی۔ امید کہ ایک جلد بُستان خیال جلد سوئم بذریعہ ویلیو پے ایبل عمدہ کاغذ دہری پر ہو ارسال فرماوین گے۔ ادنیٰ قسم کا کاغذ مطلوب نہین ہی ۳۰ دسمبر ۱۸۹۲ء راقم کمترین مفتی داؤد پلیڈر شہر پشاور

انتخاب خط جناب منشی عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار پنڈ دادنخان

جناب عنایت فرمائے بندہ منشی نادر علی صاحب سیفی۔ السلام علیکم۔ آپ براہ مہربانی بُستان خیال ہر سہ جلد کاغذ سپر رائم پیپری بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بوالسی ڈاک ارسال فرماوین اُنکے مطالعہ کا کمال شوق ہے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ عبدالعزیز نائب تحصیلدار

انتخاب خط سردار محمد ذوالفقار خان صاحب رئیس اعظم قصور ضلع لاہور

مکرم بندہ سیفی سید نادر علیشاہ صاحب زاد لطفہ

السلام علیکم آپکے پرچہ مین بُستان خیال کی تعریف بڑے مبالغہ کے ساتھہ اندراج ہوئی

ہے

آپکے ملاحظہ کا مین بھی مشتاق ہون۔ آپ قیمت طلب ارسل کراکر جلدی ارسال کرین

راقم ذوالفقار از قصور - ۱۹ دسمبر ۱۸۹۲ء

انتخاب خط جناب منشی ساون سنگہ صاحب خزانچی تحصیل سونی پت

تسلیم۔ جلد اول بُستان خیال بر رام پوری کاغذ پر بذریعہ ویلیو پے ایبل پکیٹ ارسال مین عنایت ہوگی

انتخاب خط جناب خان بہادر منشی محمد امتیاز علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہوپال

بقلم جناب رودّر پرشاد صاحب دیوان

عنایتہ۔ تسلیم۔ بُستان خیال جو رہبر ہند کے ساتھہ نکلتا ہی واقعی ایک نہایت دلچسپ اور عمدہ [illegible] اور آپکے اخبار کی یادگار ہی راقم رودّر پرشاد دیوان حضور وزیر اعظم

## مطبع اشتہار

جو ہفتہ مین دوبار شائع ہوتا ہی اور جسمین ہر قسم کے مفید عام مضامین اور ضروری خبرین بکثرت [illegible] اسکی پیشگی سالانہ قیمت مع محصول حسب ذیل ہے:۔ گورنمنٹ سلاطین و والیان ریاست [illegible] دیگر اہل ثروت [illegible] چہہ ہزار سالانہ سے کم آمدنی والے [illegible] تین ہزار سالانہ سے کم آمدنی والے [illegible] سال سے کم آمدنی والے [illegible] تین سو سال سے کم آمدنی والے اور طالبعلم [illegible] گورنمنٹ :۔ اسمین میونسپل کمیٹیون اور ڈسٹرکٹ کمیٹیون اور لوکل بورڈون کی [illegible] مکمل بلا اجرت چہپتی ہین میونسپل کمیٹیون کو اخبار رہبر ہند بہی سال کے ساتہہ دیا جاتا ہی [illegible] محصول حسب ذیل ہے :۔ میونسپل کمیٹیان جنکی آبادی بیس ہزار سے زیادہ ہے [illegible]

ڈسٹرکٹ کمیٹیاں ۲۵ میونسپل کمیٹیاں جنکی آبادی بیس ہزار سے کم ہے ۵ میونسپل کمیٹیاں جنکی آبادی بیس ہزار سے کم ہے اور لوکل بورڈ

**فہرست عہدہ داران پنجاب**۔ جو سنہ ماہی مطابق سول لسٹ انگریزی کے چھپتی ہے

قیمت مع محصول حسب ذیل ہے:۔ سرکار و والیان ریاست (عہ) جاگیرداران و دیگر اہل

چھ ہزار سال سے کم آمدنی والے (للعہ) تین ہزار سال سے کم آمدنی والے (للعہ) ایکہزار

کم آمدنی والے (عہ) تین سو سال سے کم آمدنی والے و طالبعلم (عہ)

**اشتہاروں کی اجرت**:۔ اخبار رہبر ہند و رسالہ سیلف گورنمنٹ مین فی

فی کالم یعنی نصف صفحہ للعہ ہر مرتبہ کے واسطے لیئے جاتے ہین۔ لیکن جبکہ ایک اشتہار ایک ماہ سے

عرصہ کے لیئے چھاپا جاتا ہے تو ایک چہارم کی اور جبکہ ایک سال سے زیادہ کے واسطے شائع ہو

نصف اجرت کی تخفیف کیجاتی ہے

**چھپائی کا کام**:۔ اردو فارسی عربی ہندی سنسکرت غرض ہر زبان کی کتابیں

نہایت عمدہ اور صحیح وارزان نرخ پر اس مطبع مین چھاپے جاتے ہین

**عام مشتہر شرائط**:۔ اخبار و رسالہ و فہرست کی قیمت درخواست کے ساتھ آنی چاہیے

بجز قدیم خریداروں کے واسطے پیشگی قیمت کے ادا کرنے کے لئے ایک ماہ کی میعاد مقرر ہے

مابعد دوچند قیمت لیجاتی ہے

(۲) چھپائی کے کام کے واسطے نصف اجرت پیشگی داخل کرائی جاتی ہے اور کام حوالہ نہ کیا جائیگا

پوری اجرت وصول ہو جائے

(۳) روپیہ بپابندی شرائط ڈاکخانہ آنا چاہیئے اور اگر کسی وجہ سے ضائع ہو جائیگا اور مطبع مین نہ پہنچیگا تو مطبع جوابدہ نہ ہوگا

(۴) ہر قسم کی تحریرات بادائے محصول آنی چاہیئن

المشتہر مہتمم مطبع سیفی لاہور